



ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری

**DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY**

JAMIA MILLIA ISLAMIA  
JAMIA HACAR

NEW DELHI

R. L. M. C.

211-42092

CALL NO. 164.E3

Accession No. 61355.1

Call No <sup>Range</sup> 2.97.11.209c Acc No C.1345.51  
164E3

---



میں تو بیق حضرت حق سبحانہ تعالیٰ اس کتاب مستطاب منقولہ نظر اولیٰ الابواب  
نزول برکات و انوار یعنی تذکرہ

# اخبار الاخیار فی اسرار الابرار

۱۰۸۷ھ

۳۰ و کتاب دومیں بر حاشیہ مستفی بہ

## مَجْمُوعَةُ نَسَائِكِ الْمَكِّيَّةِ وَالرَّسَائِلِ

## إِلَى رِزَابِ الْكَلَامِ وَالْفَضْلِ

ابن کتبیات شریف کہ مشتمل بر شصت و ہشت رسالہ  
سید المحققین برگزیدہ جناب باری حضرت شیخ اجل بدیع الجہان

محدث دہلوی البخاری تدریس سرہ

عربی و ہندی تفسیر و تدریس، مدنی اور  
کتاب دستی اور علم کے کاپی



# فهرست نقول و حکایات اخبار الاخیار فی اسرار الابرار

صفحه	بیان ابرار	صفحه	بیان ابرار	صفحه	بیان ابرار	صفحه	بیان ابرار
۱۵	شیخ محی الدین میرزا محمد علی	۲۸	خواجہ حسین الحق الدین	۳۸	خواجہ قطب الدین بختیار کاظم	۳۲	شیخ سید الدین زکریا
۳۴	سید محمد الدین مدک غزنوی	۳۵	شیخ محمد الدین صولی	۳۸	تاجی محمد الدین ناگوری	۵۰	شیخ جلال الدین تبریزی
۵۰	شیخ نظام الدین ابوطیوب	۵۲	شیخ برهان الدین محمود بلخی	۵۲	شیخ احمد نبرانی	۵۳	شیخ محمد ترک نادونی
۵۳	شیخ ترک بیابانی	۵۵	شیخ شاپی موی تاب	۵۵	شیخ بدر الدین موی تاب	۵۶	خواجہ محمود مومند و زرقله
۵۶	مولانا محمد الدین حاجی	۵۶	شاه خضر رحمت الله علیہ	۵۶	شیخ بدر الدین غزنوی	۵۷	خواجہ بسفت
۵۷	مولانا جامع الدین	۵۷	شیخ نور الدین ابن مسین الدین	۵۸	شیخ زید الحق و الله و الدین گجشکر	۶۰	شیخ نظام الحق الدین بدایونی
۶۶	شیخ نجیب الدین منوچک	۶۷	سید جلال الدین بخاری	۶۷	شاه کریم روح	۶۷	شیخ سعد الدین رح
	شیخ کریم الدین ابو الفتح	۷۱	شیخ صلاح الدین درویش	۷۱	مولانا بدر الدین اسفندی	۷۳	شیخ جمال الدین احمد پانزی
	شیخ برهان الدین صولی	۷۵	شیخ عارف	۷۵	شیخ صابر	۷۵	خواجہ نصیر الدین
	ابو شهاب الدین	۷۶	شیخ بدر الدین سلیمان	۷۶	خواجہ نظام الدین	۷۷	خواجہ یعقوب
	ابو دین رومی	۷۷	مولانا دمی الدین متعبد رومی	۷۷	مولانا کمال الدین زاهد	۷۸	شیخ نور الدین
	دین رومی	۷۹	شیخ شرف الدین کرمانی	۷۹	سیدی موله	۷۹	شیخ ابوبکر موسی حیدری
	دین	۸۰	شیخ عبد العزیز	۸۰	شیخ علی کریم مرخی	۸۱	مولانا نادر ترک
	دین	۸۲	خواجہ علی	۸۲	خواجہ حسن افغان	۸۲	شیخ تقی الدین محمد
	سنی	۸۳	مولانا علاء الدین اصولی	۸۳	شمس الملک	۸۳	تاجی جمال لسانی
		۸۵	شیخ شهاب الدین بانسکا	۸۵	شیخ احمد بدایونی	۸۶	تاجی منہاج جرجانی
		۸۷	شیخ نصیر الدین محمود	۹۲	شیخ سراج الدین عثمان	۹۳	شیخ قطب الدین منور
			شیخ حسام الدین لسانی	۹۷	مولانا فخر الدین زلدوی	۹۸	مولانا فخر الدین مردوی
			شیخ برهان الدین غریب	۱۰۰	مولانا علی شاه جاندار	۱۰۱	شیخ طاهر الدین بن شیخ بدیع الدین
			عزیز الدین صولی	۱۰۲	خواجہ تقی الدین نوح	۱۰۲	سید محمد بن سید محمود کرمانی
			شمس الدین بخا	۱۰۴	تاجی محی الدین کاشانی	۱۰۴	مولانا و حید الدین سیف
			بلوی	۱۰۷	امیر حسن علاء سنجری	۱۰۹	خواجہ شمس الدین
			شی	۱۱۲	مولانا ضیاء الدین ساسی	۱۱۵	مولانا جمال الدین اودھی
			بازی	۱۱۶	خواجہ شمس الدین	۱۱۶	خواجہ احمد بدایونی

صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار
۱۲۹	مولانا حبیب شاہ فاضل	۱۲۹	شیخ حسام الدین	۱۲۹	شیخ حسام الدین	۱۲۹	شیخ حسام الدین
۱۳۲	خواجہ احمد	۱۳۲	خواجہ محمد	۱۳۲	خواجہ محمد	۱۳۲	خواجہ محمد
۱۳۳	شیخ غیب الدین فردوسی	۱۳۳	شیخ شرف الدین احمد	۱۳۳	شیخ شرف الدین احمد	۱۳۳	شیخ شرف الدین احمد
۱۳۵	شیخ شرف الدین ولی فاضل	۱۳۵	شیخ ابوبکر مری ناس	۱۳۵	شیخ ابوبکر مری ناس	۱۳۵	شیخ ابوبکر مری ناس
۱۳۷	شیخ شہان سیاح	۱۳۷	سید محمد بن جعفر	۱۳۷	سید محمد بن جعفر	۱۳۷	سید محمد بن جعفر
۱۳۹	مولانا فراہنگی	۱۳۹	مولانا حسین الدین عمرانی	۱۳۹	مولانا حسین الدین عمرانی	۱۳۹	مولانا حسین الدین عمرانی
۱۴۰	شیخ سراج الدین بن عالم	۱۴۰	سید تاج الدین شہزاد	۱۴۰	سید تاج الدین شہزاد	۱۴۰	سید تاج الدین شہزاد
۱۴۲	قاضی عبدالعقید	۱۴۲	شیخ زین الدین	۱۴۲	شیخ زین الدین	۱۴۲	شیخ زین الدین
۱۴۳	سید صدیق الدین راجو	۱۴۳	شیخ فہیم الدین فاضل	۱۴۳	شیخ فہیم الدین فاضل	۱۴۳	شیخ فہیم الدین فاضل
۱۴۴	قنات بخاری	۱۴۴	شیخ سادہنگ	۱۴۴	شیخ سادہنگ	۱۴۴	شیخ سادہنگ
۱۴۷	قطب عالم	۱۴۷	شاہ عالم	۱۴۷	شاہ عالم	۱۴۷	شاہ عالم
۱۴۹	شیخ وحید الدین	۱۴۹	شیخ علاؤ الدین	۱۴۹	شیخ علاؤ الدین	۱۴۹	شیخ علاؤ الدین
۱۵۰	شاہ بدیع الدین بداد	۱۵۰	شاہ سمانی	۱۵۰	شاہ سمانی	۱۵۰	شاہ سمانی
۱۵۱	شیخ انوار	۱۵۱	میر سید اشرف سمانی	۱۵۱	میر سید اشرف سمانی	۱۵۱	میر سید اشرف سمانی
۱۵۸	سید یزدان اللہ علیہ	۱۵۸	شیخ پیارے	۱۵۸	شیخ پیارے	۱۵۸	شیخ پیارے
۱۶۰	شیخ سودا اللہ	۱۶۰	شیخ رزق اللہ	۱۶۰	شیخ رزق اللہ	۱۶۰	شیخ رزق اللہ
۱۶۱	شیخ شمس الدین طاہر	۱۶۱	شیخ عبداللہ شطاری	۱۶۱	شیخ عبداللہ شطاری	۱۶۱	شیخ عبداللہ شطاری
۱۶۲	مولانا خواجہ	۱۶۲	شیخ کلاو	۱۶۲	شیخ کلاو	۱۶۲	شیخ کلاو
۱۶۹	شیخ محمد میسے	۱۶۹	قاضی شہاب الدین	۱۶۹	قاضی شہاب الدین	۱۶۹	قاضی شہاب الدین
۱۷۸	شیخ کبیر	۱۷۸	خواجہ حسین ناگوری	۱۷۸	خواجہ حسین ناگوری	۱۷۸	خواجہ حسین ناگوری
۱۹۳	شیخ احمد عبدالحق	۱۹۳	شیخ صلاح درویش	۱۹۳	شیخ صلاح درویش	۱۹۳	شیخ صلاح درویش
۱۹۷	شیخ عادت	۱۹۷	شاہ داؤد	۱۹۷	شاہ داؤد	۱۹۷	شاہ داؤد
۲۰۰	شاہ سید	۲۰۰	راجی حامد شہزاد	۲۰۰	راجی حامد شہزاد	۲۰۰	راجی حامد شہزاد
۲۰۳	مولانا اللہ داد	۲۰۳	شیخ معروف	۲۰۳	شیخ معروف	۲۰۳	شیخ معروف
۲۰۷	شیخ بدیع شطاری	۲۰۷	محمد حماد الدج	۲۰۷	محمد حماد الدج	۲۰۷	محمد حماد الدج
۲۰۹	محمد شیخ عبدالقادر	۲۱۳	شیخ عبداللہ	۲۱۳	شیخ عبداللہ	۲۱۳	شیخ عبداللہ

صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار
۲۱۲	شیخ مولیٰ	۲۱۳	شیخ داؤد	۲۱۴	میر سید اسماعیل	۲۱۵	شاہ فیض
۲۱۶	مولانا سجاد الدین	۲۱۸	شیخ عبد اللہ بیابانی	۲۱۹	سید کبیر الدین حسن	۲۲۰	شیخ حام الدین متقی ملتان
۲۲۰	شاہ عبد اللہ قریشی	۲۲۱	شیخ حاجی عبد الوہاب	۲۲۲	شاہ جلال شہرآزی	۲۲۳	شاہ احمد شرعی
۲۲۴	شیخ سلیمان	۲۲۴	شیخ عبد القدوس	۲۳۰	شیخ امجد دہلوی	۲۳۰	شیخ اودھن دہلوی
۲۳۱	شیخ یوسف قتال	۲۳۱	مولانا شعیب	۲۳۲	ملک بن الدین دزیر الدین	۲۳۳	شیخ حامی
۲۳۵	سید شاہ میسرک	۲۳۵	سید حسین پائی مناری	۲۳۶	شیخ یوسف چریا کوٹی	۲۳۶	شیخ خانوگواہری
۲۳۷	شیخ علاؤ الدین بن نواز الدین	۲۳۷	سید سلطان پیرا نیکی	۲۳۸	سید علاؤ الدین	۲۳۸	سید علی
۲۳۹	شیخ اودھن جو نیہی	۲۳۹	میاں قاضی خان قفرا بادی	۲۴۰	شیخ محمد غفور دلاور	۲۴۱	شیخ محمد حسن
۲۴۳	شاہ عبدالرزاق جھانڈ	۲۴۴	شیخ امان پانی پتی	۲۴۹	شیخ سیف الدین	۲۵۰	سلطان جلال الدین
۲۵۰	میر سید ابراہیم	۲۵۰	سید رفیع الدین صفوی	۲۵۰	شیخ بہاؤ الدین مفتی	۲۵۸	شیخ حاجی حمید
۲۵۹	میر سید عبد الوہاب	۲۵۹	میر سید عبد الازل	۲۶۳	شیخ علی بن حسام الدین	۲۶۵	سید شیخ عبد الوہاب سنی القادسی
۲۸۵	شیخ عزیز اللہ متوکل	۲۸۵	مخدوم جیو	۲۸۵	میاں غیاث	۲۸۶	میاں محمد طاسر
۲۸۷	شیخ رحمت اللہ	۲۸۷	شیخ حسین	۲۸۶	شیخ عبد الحارث شیخ حسن طاسر	۲۸۶	شیخ جنید حصار
۲۸۹	الدین	۲۸۹	شیخ برہان کالپی	۲۸۹	شیخ سلیم بن بہاؤ الدین	۲۹۰	شیخ نظام الدین
۲۹۱	انجوتی قریشی	۲۹۱	شیخ جلال الدین خان میرزا	۲۹۱	شیخ اسلمتی	۲۹۲	شیخ عبد الغفور مانو
۲۹۳	مولا بخش	۲۹۳	مولا بخش	۲۹۳	ذکر بعضہ حاجی ایچ داد پٹنہ	۲۹۳	میاں سعید
۲۹۵	دب	۲۹۵	مسود نخاسی	۲۹۳	شاہ ابوالغیب بخاری	۲۹۵	شیخ حسن مجتذب
۲۹۶	شیخ عبد اللہ ابدال دہلوی	۲۹۶	شیخ عبد اللہ ابدال دہلوی	۱۹۷	میاں مونگر	۱۹۷	بابا کپور مجا دب
۲۹۰	اشرف الدین مخدوب	۲۹۹	شاہ منصور	۲۹۹	شیخ یوسف	۲۹۹	شیخ یوسف
	ذکر نساء صالحات لبی سلمہ	۳۰۱	لبی قاطرہ سام	۳۰۱	ولادہ شیخ فرید کرگش	۳۰۲	ولادہ شیخ فرید کرگش
	لبی ادیا	۳۰۲	نکملہ	۳۰۲	حاتمہ	۳۰۲	حاتمہ
	قصیدہ مصنف	۳۱۰	تمت				

مذہبی کتب سستی اور عمدہ ملنے کا پیشہ

سند (یو پی) کو ہمیشہ یاد رکھیے

# فہرست اسما رسائل و مکتوبات شریف حصہ سہد المحدثین شیخ عبد الحق محمد دہلوی انجدار قدس

نمبر	صفحہ	نام رسالہ	اسما مکتوب الیہم	نمبر خاند	صفحہ	نام رسالہ	اسما مکتوب الیہم
۱	۴	رسالہ طریقی الفلاح جہ غفرلہ	محضر خواجه	۱۹	۲	صدق العشق والدوم فی طلب المعصی	بنواب حاجی مان
۲	-	الترتیب بالاصطلاح	محمد باقی نقی	۲۰	۱۶۰	تفتیح القدم علی الاصطلاح	شیخ ابو الفضل شعنی
۳	۱۲	اصول التلخیص لکشف الخفیة	ایضاً	۲۱	۱۶۲	انجمن بدیع الذکر فی بیان حقیقہ اشکر	بنواب زبیر رفیع خاں
۴	۲۴	تبیین الطریق الی الایمان	ایضاً	۲۲	۱۶۵	انکاب الاحیاء بیان حدیث الحق	بنواب خاتون
۵	۶	بالترجمہ و نقل و تالیف و اجادہ	-	۲۳	۱۶۸	تذکرہ الافکار والہجاء من مکتبہ الافکار	شیخ اسماعیل
۶	۴	تفتیح الایمان بتفہیم حال التداوی	ایضاً	۲۴	۱۶۹	مسبب الخیر فیہ	بنواب زبیر رفیع خاں
۷	۵	تحصیل الکیل القوی بالاختصار	ایضاً	۲۵	۱۸۱	اشرف الاسماء	ایضاً
۸	۵۱	زعم الاسماء بانی الاحوال	ایضاً	۲۶	۱۸۴	سلاطین النعمان	علیہ
۹	۶	المشایخ و اولیاء الہم فی السماع	-	۲۷	۱۹۰	کشف البصائر عن تحقیق الکلیات	ابو عبد اللہ
۱۰	۷۹	ورد الایمان بالاصطلاح علی الایمان	ایضاً	۲۸	۱۹۹	تذکرہ الخیر و التبریر بالاختصار	ابو عبد اللہ
۱۱	۸۲	رغایۃ الاغنی و الاعتدال فی	شیخ عبد اللہ	۲۹	۲۲۳	تحقیق الایمان من نوازل الایمان	ابو عبد اللہ
۱۲	-	استعداد المعوقین من ارباب العلم	سیار علی محمد	۳۰	۲۳۴	حدیث النعمان	ابو عبد اللہ
۱۳	۸۹	ایضاً	-	۳۱	-	من جمیع الجہات	ابو عبد اللہ
۱۴	-	نور علیہ السلام الدین المنعم	-	۳۲	۲۴۳	اسکوک طریق تعلیم بیکار	ابو عبد اللہ
۱۵	-	اقامۃ الحراسم فی اعمال المؤمن	-	۳۳	۲۶۱	مشادۃ الامیر من النعمان	ابو عبد اللہ
۱۶	۱۰۰	تغریب الایمان من صفة النعمان	-	۳۴	۲۶۴	استغفر سر اللہ	ابو عبد اللہ
۱۷	۱۱۸	اذنیاب الایمان و تسلی لانتظار	بنواب خاتون	۳۵	۲۷۷	ہدایۃ الامام	ابو عبد اللہ
۱۸	-	اکشف و انجلی	سید سالار	۳۶	۲۸۸	تہذیب الایمان	ابو عبد اللہ
۱۹	۱۳۳	مغنی الطالب یا تفتیح المحبوب	بنواب زبیر رفیع خاں	۳۷	۲۹۱	تہذیب الایمان	ابو عبد اللہ
۲۰	۱۴۸	تذکرہ الامام علیہ السلام	بنواب خاتون	۳۸	۱۰۵	تہذیب الایمان	ابو عبد اللہ
۲۱	۱۵۳	رفع موت حبیبہ ام المومنین	شیخ ابو عبد اللہ	۳۹	-	تہذیب الایمان	ابو عبد اللہ
۲۲	۱۶۷	تعلیم الایمان علی اربعۃ اقسام	بنواب زبیر رفیع خاں	۴۰	-	تہذیب الایمان	ابو عبد اللہ
۲۳	۱۷۹	تہذیب الایمان علی اربعۃ اقسام	بنواب زبیر رفیع خاں	۴۱	-	تہذیب الایمان	ابو عبد اللہ
۲۴	۱۸۹	سکون ارباب الایمان	بنواب خاتون	۴۲	-	تہذیب الایمان	ابو عبد اللہ

ترتيب	صفحة	نام رساله يا	اسم المکتوب اليه	تاريخ	صفحة	نام رساله يا	اسم المکتوب اليه
١	٣٨٤	توضيح في طريقة البعد في تقويم معنى	.	٥٥	٣٨٤	تجربة الاقضية بان العمرة جمال الله	سألمه مکتوب اليه
.	.	شرح الصود	.	٥٦	٣٨٤	اسقاط الاعتبار الاحياء والاشباح	
٢	٣٨٥	تأثير ايمان في ايجاب شكر المريد	.	.	.	عند طائفات الغلب والارواح	
.	.	واسكرية لمعنى خمسة داسو حيد	.	٥٧	٣٨٥	ذكر احوال الاقوال بينة على رعاية	
٣	٣٨٥	تحقيق الدواعي والاشواق بلسان	.	.	.	طريق الاستقامة ان عند ال	
.	.	الحال والقال والاستعداد	.	٥٨	٣٨٥	تحصيل الغنائم والبركات بتفسير	
٤	٣٨٥	طیسان الغلب ببيان لارادة الافي	.	.	.	سورة وامايات	
.	.	القدم ادا عدم	.	٥٩	٣٨٥	ترجم مکتوب النبي الابل في عزية	
٥	٣٨٦	العبارة في الاستبصار بتفسير النفس في	.	.	.	ولمعاذ بن جبل	
.	.	مطلب العلم	.	٦٠	٣٨٦	ايراد العبارات ببيان ابل الاشارات	بشاه ابو المعالي
٦	٣٨٦	جودة ايمان بنى الكشف ببيان	بشاه ابو المعالي	٦١	٣٨٦	انطلاق اللسان بشكايه حال الجرح	تدس سره
٧	٣٨٦	طبيب المذاق بوجوه في مقام الاحقاد	.	٦٢	٣٨٦	اظهار اخلق والاضطراب في حصول	
.	.	جراسته الايمان عن مكابدة انقضاء الشبهات	.	.	.	المطلوب بل امر يتلب	
.	.	توضيح الامور في باب الاواب	.	٦٣	٣٨٦	توضيح الاخوان بالبرهان على الزمان	
.	.	ابن الفكر رعاية آداب الذكر	.	٦٤	٣٨٦	طلب الغوري في قصة سفر لاهور	بشاه نور الحق دهلوي
.	.	ابن انكر ميان فضيلة على الفكر	.	٦٥	٣٨٦	سلوك الطريقة على نوح الجواز في نظرة	
.	.	بين الصبر والشات عند	بشاه نور الحق	.	.	الحقيقة	
.	.	اسباب اللذات	عليه الرحمة	٦٦	٣٨٦	تسليته السائل بين المسائل	
.	.	ادالا على بالحنف	.	٦٧	٣٨٦	و بيان البرد باستنظام الورد	
.	.	بشاه المشاهدة	.	٦٨	٣٨٦	جمع كلمات المعنيين من ابل الصدق	
.	.	.	.	.	.	دايقين	

تمت

# اجمال احوال برکت اشتمال حضرت مولف جامع الکمال علیه رحمة الله المتعال شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ

زمزمہ اشتمال برکتش گوش جہان بیان را نواخته و نغمہ مورخان بہ تحریر مناتب ہمایہ نش : جمالا و تفصیلا  
پرداختہ سطر چندی بلوچ سنگی نقش کردہ در قبتہ مزار انوارش تعبیر کردہ اند : درین جریدہ بر عبارت  
لوح اکتفا میرودہ آن این است : مجملہ از احوال رامت منوال این شیخ وقت مقتضای زمان صاحب  
المفاخر ابوالمجد **عبدالحق** رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعہ آنکہ از مبادی شتور بعادت حق و طلب علم  
کمر بستہ نزد یک آدان بلوغ اکثر علوم دین تحصیل کرد و در سن بہت و دو سالگی از ہمدہ آن فارغ شدہ  
و کلام عید از برگرفتہ بر مستندانہ نشست و ہم در عنفوان جوانی جاذبہ الہی در رسیدگی بار دل از یاد و  
دیار برکنندہ متوجہ حرمین محترمین گشت مدتی مدید بآن مقامات شریفہ اقامت و رزیدہ باقطاب زمان  
و ادبیای کبار معیتہا داشتہ بود ایچ ارجمند و رخصت ارشاد طالبان اختصاص یافت و علاوہ آن تکمیل  
فن حدیث نمودہ با برکات فراوان بوطن مالوف مراجعت فرمودندہ پنجاہ و دو سال بمعیت ظاہر و باطن  
مکمل یافتہ تکمیل فرزندان و طالبان بجا آورد و بنشر علوم سہا علم شریف حدیث پرداختہ بہ ہنجے کہ در دیار عجم  
احد سے را از علمائے متقدمین و متاخرین است ندادہ است ممتاز و مستثنی گردید و در فنون علمیہ خاصہ  
فن حدیث کتب معتبرہ تصنیف کردہ چنانکہ علمائے زمان اعتنا بآن ورزیدہ دستور العمل خود دارند و اہل  
انش از خواص و عوام بجان خریداری می نمایند : تعانیف این فیاض والا از صغیر کبیر بعد مجلد بحسب  
شمار ابیات بہ پانصد ہزار رسیدہ است : در عزم ۹۵۰ ہجری این نور اتم پر تو ظہور بعالم عنقریب داد و در  
۹۵۰ ہجری تمام آگہی و کشادہ پیشانی بعالم قدس خرامیدہ

ارتخ ولادت شیخ اولیا و تاریخ رحلت **فخر العالم** است فقط (کہذا فی کتاب تاثر انارام)  
۹۵۰ ۱۰۵۶



۱۳۵۵

# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شکر حضرت صاحب علیا و انصاری و تقدس که عطا ی اورا پایان نیست و شکر الای او در حین ارکان نه اول  
نعمت نعمت وجودت و سایر نعم بعد از وی مشهور و نعمت وجود دانه دوم نعمت راده ام شکر لازم پس  
از عهده شکر آن که بر آید تا بشکر نعمتهای دیگر زبان بکشاید قطعه عقل در اندیشه فرو شد مگر  
مگر خداوند تعالی کند دید که هرگز نتواند کلمات اثنی عشر آن در گوشت و الا کند تا ابد الدهر بر سر مندی

الهی لا احمی بن و علیک  
صلوة علی نبیک الداعی الیک  
انت کما انتیت علی نفسك  
و هو کما صلیت علی فی کتابک  
الذی لا یترا اهل من غفر  
و لا من بین یدیک یحقیق حمد  
خداوندت مصطفی را و خدا  
کسی نیار گفت و تو بر این  
را ندان جز دست آوردت حق  
تواند شکر از آنکه هر چه  
اورا چون خدا نشا سجد چنانچه  
خوارا چون وی بکلیک نشا سجد  
ست و خدای خدا خداست  
و بنده او در این همه دنیا و  
الهم حمد اکتفا الیک وصل  
علی محمد و آل محمد و علی  
آل محمد و آل محمد و علی  
عبد الحق بن سید الدین برقی  
را جلی از سالی مرا تیب بود  
با تفتا و وقت و دنا سبست  
حال اگر کرده بقیه رحمت  
جلیان احوال از این سوره نازل

بسی از نعمتهای نامتناهی الهی که بر لعل بی تقصیر و کوتاهی نافع است نفس است  
که در آمده شد آن چندین هزار نعمت موجود است و همه احوال آن از شمار عقل مفقود یک نفس که  
باند و دل و آید و بگر که از آن چه کار با آید چون آب جیات خواهد که در آنها و جدا و اول عروق و دانه شج  
اعضاد و اوراق اطراف را طرقت افزاید اول در عشق خلق آنچه از خلق خاشاک بخدات غیظ و اجز  
غریبه بود لطیف نموده لطیفه خلافت اول بر شش رسد از وی بگلز دل تا بکلی عروق و اعماق و  
مسامات بدن آید و تبدیل تروح حرارت غریزی نماید گو یا از سرنو لباس زندگی پوشانید و بر سر شریعت  
نوشنیدند چون باز گرد و بطریق روح التبعیض از همان جذبی و سنا دل در آمده و در هر کمالی آنچه از نعمت  
و کثافات مانده بر آورده و تفریح و تنشیه طبیعت آرد و کلفت حبس ضیق بر دل و نفسی بخود فرود  
از محاسن اندیشه بشود که از هیچ ناشام چه مندر نفس را اصل برست و در صفت آن چه نسبتا حاصل پس شکر که ام  
یکی از اینها دانی کرد حق آن بجای تو ای آید و شکیان من جلیت قدرته و دقت حکمت مشنوی

روح از دانه فدا کند برود	دلش باد و اهلش خورد	مانده تازه نزول آورد	بر نفسی نو که وصل آورد
بر نفسی تازه حیات دگر	واسطه مهر و شتاب دگر	بل نمی آید بخلق جدید	بر نفسی ندگی آید پدید
خجسته جان مترجم از دانه	ببخشود دل تنسم از دانه	در مزاج دل از دانه خوش	هر یک از آن مرده و حیوان

















بیارود و بار از کفایت باری  
و غلظت و ادا و انصاف  
پرسیده را چه معلوم است  
و به انصاف مزاج و احسان  
کار باشد از تیر و سال تمام  
و غرضش عمل و ذکر و تقرب  
می نمود و به هر چه می توانست  
معینان و درگاه معالجه  
طبیعت از حق مروری را  
نسبیک شده هر یک و بعد  
از آن معین بعضی را  
بعضی آتش ماه و بعضی  
و کتب بعضی بعضی از  
و بعضی را که از خلوت  
کامل و امن می بود  
بشت و ملوک تربیت و اصلاح  
و اینچنین طایفه تربیت  
تدریس طایفان را در این روش  
تربیت در میان مردم  
مندی و نظایر پیدا می نمود  
و همی از انما فاعله با جمیع  
الحی و او کتب حال می  
و در دست می نمودند که از  
درست و بهجت و حال چنان  
باشد که به طایفه و در این  
نظم ایستاده بهت و ارشاد  
آداب و بیعت مشغول دارد  
در پادشاه و بهجت حال خود را  
و اندازد و بهت و نفوذ  
و کار و بهجت و سلیقه  
بر کار و در حق و علی حلق  
و ارشاد و تکمیل به کتب  
این طایفه نیز پیدا می نمود  
بر لغات و استدلال و تحقیق  
و توجیه اعتقاد طایفه بهت

و آنرا حضرت نود سال دو فاضل و هدی دستین و در ستمشان و دشمنین دار بهجت که  
سال عمر حضرت بشده بود و بنده و قدوم سعادت لزوم ارزانی داشت و قصد اشیاخ و انکه اعلام  
است و علمای سنت و اعیان دین نموده اول قرآن مجید را یار و ایت و در ایت و سر مدخل نبوت  
انتهای تجوید فرمود و در جمیع علوم اهل و اقوام و عباد و بنیاد و خلافت از جمیع اعلام بخدا بگشاید و علمای با و در  
خدا شد و تکمیل آن فرموده و در جمیع علوم اهل و اقوام و عباد و بنیاد و خلافت از جمیع اعلام بخدا بگشاید و علمای با و در  
حق تا حق الکل فی الکل و مدار جمیع فی جمیع بعد از آن حق و در علمای ابر و خلق ظاهر گردانید قبول  
نعیم و عظمت تمام در تالاب خواص را غام نهاد و بر تبه قبلیت کبری و لایت علمی مخصوص گردانید جمیع  
حوائج را از فقها و علمای طلبه و فقرا از اقطار ارض و آفاق عالم توجه بجانب عرش تبار داد و در پناهی  
صلوات رحیمه تدبیر و بر ساحل سان جاری ساخت و از ملکوت اعلی تا بهبوط اسفل صیقل مال آوازه  
جلالت را در آنگاه و علامات قدس و امارات لایت و شواهد تخصیص و دلایل کرامت او از آفات نفی  
ظاهر و با هرگز گردانید و مخفی فرماید و از سه تهرات و جود را بقصد اقتدار و دست اختیار او  
پس و تلو به جمیع خوانند نام را به سخن سلطان بهجت و قهرمان عظمت او ساخت و کل اویای وقت  
اراد و حفاقه لغات و عمل تمام در آنرا امر او گزاشت تا ما مورد من عند الله بقول او قدمی به علمای رتبه  
کل و ولی الله جمیع اویای وقت از حاضر و غائب قریب و بعید و ظاهر و باطن کردن طاعت سرانجام  
نهادند و خوانند از مدح و طمعی المیزین و طایفه اوقات و سلطان الوجود امام العزیزین و محبة اعیانین  
روح المعونه و طلب الحقیقه خلیفه الله فی ارضه و وارث کتاب و نائب و رسول الوجود المحبت و انوار الهی  
سلطان المطریق و المتصرف فی الوجود علی تحقیق معنی الله تعالی عنه و من جمیع الادیان و حلیه آنحضرت  
تحف الیمن و ربع القامه و عین العبد و عین النعمه و ملو علیها سمر ملون مقرون الحاجبین و فراصوت  
جه و حکمت بی و قدر و علم و فی له و بهت و دعوت و سمعت و در کلام آنحضرت نوعی از  
سرعت و جبر بود که سماع را در عباد و معینی در دل می افزود و از جمله غزالی کلام او آن بود که در شنیدن  
آن قریب و بعید یکسان بودند و بحسب قریب و بعد مکان مجلس تفاد و ظاهر غنی شد و در دلت تکلم او  
هیچکس را جز سکوت و انصاف گنجایش نداشت و نزد آمدن بچیز می جز مبارکات با مثال صورت  
فی لبست و هر که نظر بر حال با کمال او اندازی اگر چه در رسدات تبلی ممکن بودی فتوح و خفوش  
درست و او را در هرگاه مسجد جایت برآمدی خلافت به دست یغما آوردندی و حاجات خود را از  
درگاه قاضی الحاجات خواستندی نقل است که روزی آنحضرت در مسجد جامع طهه نو  
و از مردم آواز بر ملک الله و هر چه یک چندان برخاست که مستبند باشد خلیفه که در مقصود جامع  
نشسته بود متوهم شد و پرسید که اینجا فریاد است گفتند که شیخ عبدالقادر طهه زده است و مردم





کتاب شیخ رکاب العالم الوفا  
 القیم الغاروق سیدی ته  
 الشهیر برزونی صاحب  
 قواعد مطبوعه فی جمع بین  
 الشریعہ و الخلفیۃ قدس سرہ  
 فقہ الامام حسن و امام حسین  
 فی الکشف بالکتابین المصنف  
 ثم کتبه المبلد المصنف  
 العلماء و کمال جابلی صاحب  
 فخر الملة الاجتہاد  
 علی ثلاث او بسا  
 من شیخ شیخ استیلم کلی  
 الکتاب لیبی حاذق فی  
 موارید العلم شیخ ابوبکر  
 عنہ الصبح لدون ماضی  
 شیخ الطریقہ کیفی عن القفا  
 و انبرکت اخذ کل من وجه  
 ثم انشأ النسخة الاربعة  
 تا بلید لا بد من شیخ  
 و اللیب کیفی الکتاب  
 ترقی کن لایسلم من عوینہ  
 نقد ان من لا جوار  
 بروینہ صلیا شاک المنظر  
 لکما مشا تا مقوی الایمان  
 الی شیخ لبیا بناد و موها  
 و الاستقامتہ بنجاح الی  
 الشیخ فی تیز الاصلح فیها  
 تدلیفی دہ البلیب  
 بالکتاب مجاہدہ الکشف  
 و الترقیۃ لا بد فیہا من شیخ  
 برج الی فی فخر جابر  
 علی الصلوة و السلام  
 موزن علی درۃ العلم یا خا  
 النبوة و صادی ظهورها  
 ناجاد الحق و دہ الطریقہ

در برج بغداد که اورا بجهت طول مکث من دو سه برج عجمی گویند مشغول بودم باخلاص عبادی بستم که  
 بخورم تا بخوارند و مایتهای مدید برین میگرفت و عهدی شکستم و هرگز عبادی که با خدا بستم شکستم  
 فرمود رفتی در بعضی سیاحت شخصی پیش من آمد و استدعای صحبت کرد با شرط صبر و حدم مخالفت  
 و آن شخص مرید در کجای نشاند برنت و وعده کرد که تا نایم از اینجا برنخیزی سال تمام برین حال  
 نشست و آن شخص بیدار شد و من بروعه آنجا نشسته بودم بعد از انقضای مدت یکسال بید  
 برانسته یافت بار دیگر همچنین وعده کرد و رفت تا سه مرتبه این چنین اقع شد و بت آخر با خود مان  
 و شیر آورد و گفت که من خفزم را مومم که با تو این طعام بخورم همانرا خوردیم پس گفت بر خیز و برو بغداد  
 برو بکشین و ترک سیاحت کن پرسیدند درین مدت سه سال تو متنازل کجا بودی گفت از هر چه  
 بیداری شد و بر زمین افتاده می بود **تقلست** از شیخ ضیاء الدین ابن عربی موسی که گفت شنیدم از  
 و الدود شیخ محی الدین عبدالقادر رحنی الشریعہ کے در بعضی سیاحت بدشتی افتادم که در آنجا آب  
 نبود چند روز در آنجا بودم و آب نیافتم تشنگی علیہ کر حق سبحانه تعالی ایسی بر گماشت که برین سایه ک  
 و قطرات چند ازو سے بکشد که بدان تسکین یافتم پس زوری ساطع شد که تمام آنقدر گرفت و درون  
 عجیب از ان بیان ظاهر شد و نداد و داد که یا عبدالقادر منم پروردگار تو حلال کردم بر تو هر چه حرام شدم  
 بر غیر تو بکبر خجلی و بکن هر چه خواهی گفتم **أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ** و در شری ملون این  
 چه سخن است ناگاه آن روشنائی به تاریکی مبدل شد آن صورت دو رنگت و گفت یا عبدالقادر بخت  
 یافتی تو از من بواسطه علم تو یا کام پروردگار و فقر تو باحوال منازلات خود و من بمثل این واقعه افتاد  
 قن را از اهل این طریق از راه بروم که یکی از آنها بجای خود نایستاد این چه علم و هدایت است که حق تعالی  
 ترا عطا فرموده گفتم خدا افضل و المنة و منه الهدایة فی البیدایة و النہایة و اما دعا مختصر **تقلست**  
 که فرمود و ابتدائے کلام در تعظیم و تمام مامور و منہی می شدم و غیری کرد بر من کلام بحدی که بے اختیار  
 می شدم و قدرت سکوت ندا شتم و حاضری شد در مجلس من دوسه از افراد ناس که از من سخن می شنیدند  
 عاقبت اجتماع و ازدحام مردم بجای رسید که در مجلس بجای نشست مانند هر معالی شهر میرقم سخن میگفتم  
 آنجای گاه نیز مردم تنگ شد کسی به بیرون شهر برود و خلایق بی شمار از پیاده و سوار می آمدند و  
 مآوای مجلس را گرد گرفته می ایستادند تا آنکه عدد نزدیک به قتل بر میر رسید **تقلست** که در مجلس  
 و عطا آنحضرت چارصد نفر و است و تلم گرفته می نشستند و آنچه از وی می شنیدند اعلامی کردند فرمود که  
 و اداں حال رسول خدا صلی الله علیه و سلم و حضرت مرتضی را علیه رضوان الله و خواب دیدم  
 که امر فرمودند مرا بتکم و انداختند در دهن من لعاب دهن بکش و بر من ابواب سخن **تقلست**  
 از مشایخ که هر گاه که شیخ محی الدین عبدالقادر بکری می آید و می گوید الحمد لله خاموش می گردد

سپردلی خدائے کرم بدوئے زمین هست حاضر، غائبانین جهت است که این کار را مکرر گوید و در میان  
آن سکت می گردد و اولیا و ملائکه از دهام می کنند و مجلس او آنگاه که در محال او حاضر شوند و نمایه  
بیش از انداز آنجا که غایت یکی از مشایخ عصر حضرت گوید که یکبار فی الزیاری حضرت را بمن دعوت کردم  
و روانم خواندم و بیخ یک از یهیدیان اجابت نداد و حاضر نشد و آنچه معتاد بود از ایشان بر گذشت و درین  
عزم که سبب این ناخیر چه باشد چون جماعه از ایشان حاضر شدند پس بر سر یک به موجب تاجیه چه بود  
گفتند که کتب محی الدین بر اعتبار و عطف مؤمنان فرمودند و ما همه بخدا حاضر و دویم و بعد ازین اگر دعوت کنی  
در وقتی که نمی شنویم و عطا باشد که لازم در حضور ما تا خیر برده خواهد داشت گفتند که تا بنزد در مجلس  
و عطا حاضر می شدیم گفتند که اجتماع ما در مجلس او پیشتر است از این جماعه و میمان، عطا گفت که نیز  
ما به دست او اسلام آورده اند و از انابت نموده اند گفتند که من آن حضرت بهرگز از جماعه  
نیورده نقدی و امثال ایشان که بدست او معیت سلام آوردند و از طوائف عصابه از  
نقل طریق و در باب بدعت و فساد و رذیله و عتقاد که نسبت می داشتند خالی نبود از زیور  
و نقد بیشتر از پانصد و از طوائف دیگر پیش از صد هزار بدست او نائب شده و از سود و سرپرست  
باز آمدند و از آن دیگر خائف بود چه توان گفت نقل است که در آن حضرت بکسی بر می آمد با تو  
علوم حکم می کرد و حاضران همه از مشاهده هیبت و عظمت سکت و عصامت می بودند و ملائکه و یهیدیان  
کلام می فرمودند معنی الغال و عطف با حال این گفتن و در مردم اضطراب و حال و آمدن یکی در  
گرمی و فریادی آمد و دیگری جامه پاره می کرده و محرابی گشت و دیگری به جوش می افتاد و حال  
میداد و قهقار بود که از مجلس و عطا آنحضرت جنازه با بیرون می آمد و جهت غلبه شوق هیبت  
تصرف تهرمان عظمت و جلال او از آنچه از خوارق و کرامات و تجلیات و عجائب و غرائب حدوث  
اشیای عجیبه و ظهور امور غریبه در مجلس و عطا آنحضرت نقل کرده اند خارج از حد حصر و احصاست  
و آنکه آن مافی الارضین هر چه می گفت و آنکه از آنجا که جمیع اولیا و انبیاء اعیان با جبار  
و احوال بار و ارجحین و ملائکه در مجلس او حاضر می شدند و حضرت مصیبت عالمین علی الله  
علیه السلام و آله اجمعین نیز از برای تربیت و تأیید قلبی می فرمودند حضرت علیه السلام اکثر اوقات از  
حاضران مجلس شریف می بودند از مشایخ عصر هر کرا ملاقات می کرد و وصیت می نمود بکار دعوت مجلس  
شریف او می فرمود من اراد الفلاح فلیه بکار دعوت هذا المجلس نقل است که آنحضرت مدعی  
حکیم می کرد و ناگاه چند خطوه برپا آمد فرمود وقف یا اسرائیلی و اسح کلام الحمدی چون باز بکمان  
خود جوع نمود و پرسیدند که این بود فرمود ابو العباس خضر از مجلس مای گذشت و تیر می گذشت  
پس رفتم بجانب او و گفتم که تیر مرمو و سخن بشنو نقل است که آنحضرت بر بالای کرسی می فرمود



ای راه روان ای ابدال ای او تادای پهلوانان ای طفلان بیا نید دیگر یافعی از دریا  
 که کران ندارد و عزت پروردگار که نیگهان و بدختان همه عرض کرده می شود بر من و نظر من  
 در لوح محفوظ است تمام خواص دریائے علم و مشاهد الهی من بجهت خداوندم بر تمامه شهادت نائب  
 رسول الله و ارث ادیم و زمین و شیر فرموده است آدمیان را مشایخ اند و پریان را مشایخ  
 فرشتگان را مشایخ و من شیخ همه ام نقل است که آنحضرت در مرض موت می فرمود نسبتی نیست  
 میان من و شما میان من و خلق تفاوت آسمان و زمین است قیاس نکندم را یکی کسی را این فرمود  
 از درایء امور خلق من و دارای عقول اینانم یا اهل الارض شرقا و غایا یا اهل السماء حق تعالی  
 فرموده است **وَاعْلَمُوا مَا تَخْلُقُونَ** من از آنها ام که هر خدا میداند شما نمیدانید گفته می شود مرا  
 در شب و روز بمقتاد بار و انا اخترک لتضع علی عینی گفته می شود مرا یا عبد القادر بجفتی که مرا با است  
 تکلم کن تا شنیده شود از تو گفته می شود مرا یا عبد القادر بجفتی که مرا با است بخود بنوش و بگو این  
 ساقم ترا از دو سو گند بخدای عزوجل نکردم و نگفتم چیزی را تا مامور شوم بدان و فرمود قنیه که  
 حکم یکم من بجای بر شما باد که مقدم کنید آنرا که تکلم من ناشی از یقین است که شک را رد می نماید  
 و با گردانیده می شود پس می گویم و داده می شود پس می بخشم و امر کرده می شود پس می بخشم و عهده بر کسی  
 است که مرا امر کرده است و اندیشه علی الحاقه تکذیب شما را از هر قائل است مردین شمارا بسبب دل  
 دنیا آخرت شماست انانیات انا قاتل و یحذرکم الله نفسه اگر نمی بود نگام شریعت بر زبان من هرگز  
 خبری کردم شمارا با آنچه بخود میدی نمیدور خانه های خود من میدانم آنچه در ظاهر و باطن شماست و  
 شما درنگ ششها نید در نظر من نقل است که آنحضرت در نهایت کدب غایت جامه نفیس  
 پوشیده روزی خادم پیش ابو الفضل برآوردت و گفت جامه می خواهم که گری بدینا بدو نه پیش  
 و نه کم پرسید که این جامه برای که میخری گفت برای شیخ خود می الدین عبد القادر او را بخاطر رسید که  
 شیخ جامه برای خلیفه نم نگذاشت هنوز این خاطر تمام نشده بود که ساری از غیب در پیا او غلبید  
 که کار بروت رسید هر چند که در بیرون آوردن آن سعی کردند فائده نداشت مراد بر او داشته پیش  
 آنحضرت آوردند فرمود یا ابا الفضل چرا باطن خود بر این اعتراض کردی بجزت بپوشیدم من جامه تا  
 آنقدر نشد که بجفتی که مرا برتست یا عبد القادر بپوش جامه را که یک گز او بیک دینار باشد یا ابا الفضل این  
 جامه کفن میت است کفن میت نیک باشد این بعد از برآمدن میت بعد از آن دست میدک  
 خود بر موضع الم رسانید ای که بود بدر رفت گویا که اصلا نبود پس فرمود که اعتراض او بر این شکل شد  
 بعزت مسهل در سید یاد آنچه رسید رضی الله تعالی عنه و عن حجج او لیما نه و اکرامات و مخلوق عادات  
 آنحضرت که در سائر اوقات بظهور می آمد از حد عصر و احصار خارج است و از مجال تقریر و

علی رسول الله تعالی صلی الله  
 علیه و آله و سلم بخود و اجتماع  
 و صحبت من بدل علی الله تعالی  
 او علی امر الله تعالی و وجود  
 و تفال شیخ ابو الحسن  
 الشاذلی رضی الله تعالی عنه  
 او صافی حبیبی نقال للنقل  
 قدسیک الاحیث ترجو  
 ثواب الله تعالی و لا یفلس  
 الاحیث تاسن غایب من  
 سعیه الشاذلی و لا یفلس  
 از من استغین بر علی ما تفر  
 الله تعالی و لا یفلس  
 انفسک الامن نزد او به  
 یقینا تمل باهم او کلاما و  
 معناه و قال البصافی الله  
 عنه من ذلک الله تعالی  
 غفک و من ذلک الله  
 اعلی نقی انفسک من ذلک  
 علی الله و الله تعالی  
 فقرا به الله و الله تعالی  
 ایشا اهل علی العلم الاخر  
 بکل راضی و امرونی الا  
 و انظر بهما باطنی را باطن  
 انفع دون شرط تا تلو  
 بحسنه ایشا اهل علی  
 است و اشیاء ابطال علی  
 و من یحیی و اهل یا هری  
 فی کل امر اهل الامور و علی  
 الترات و ان الحقایق  
 ظهور الدعای و دن حد  
 نظر یک خسته او سرسته  
 فی همدات و استرسال  
 مع العادات و السماع  
 و الاجتماع فی عموم عادات

و استقامت الوجوه بحسب  
 الامکان و محبت امتیاز الدنیا  
 حق الامتلاء و الصلوات العزیز  
 فی ذلک بقرائن القوم و ذکر  
 احکامهم و لو خففوا حملوا  
 ان الامتلاء سال و هذا بعضنا  
 و القام به بعد راجع من  
 غیر ما ذکره فی سبیل معیا  
 الامتلاء من القدره و ان  
 السعایه فحسب العیوب و  
 الکامل و انما عطا الله  
 بسا ما الحق اذا کان بشرط  
 من السعایه فحسب العیوب و ان  
 و السعایه فحسب العیوب و ان  
 او خلیل فی السعایه فحسب العیوب  
 لا قبل الخلق و الا یمن الحق  
 و السعایه فحسب العیوب و ان  
 غافل و حق فی جابل و ان  
 محبت الاحد فحسب العیوب و ان  
 فی الدنیا و الدین و الدنیا  
 اننا قلم اعظم اعظم اننا قلم  
 حق الله عز وجل من لم یوفق  
 علی طریقک و لو کان ابن  
 سبعین سنه ثلث دهر  
 الذی لا یثبت علی حال  
 و یقبل فی الملقی علی یوح  
 بعد اکثر ما یجد فی الدنیا  
 الطوائف و طوائف الجاس  
 احد هم بقایه جسد کل  
 من او یصلح مع الله فحسب  
 ظهرت منه احدی حست  
 فهو کذاب او مسلوب  
 ارسال الجوارح فی معاصی  
 الله تعالی و یفقد فی طاعه الله  
 و اعطی فی خلق الله الوفیة

و تخریر سرود و دیدار آنکه این سخن حقیقت است نه بمبالغه زیرا که آنحضرت از زمان طفولیت و آوان  
 صبا منظر خدای و محل کرامت بود و در مدت نو و سال که سن شریف اوست دائم الاحوال بر سبیل  
 اتصال فی انقطاع خدای از وی ظاهر بود نقل است که چون وی متولد شد در بهار رمضان  
 از بیسان مادر شیر نمی خوا و در مردم شهرت گردید که در خانه بعضی از اشراف پسر متولد شده است  
 که در روز رمضان شیخ نمی خورد نقل است که آنحضرت پیر سیدند از کجا باز شناسختی تو خود را که  
 ولی خدای فرمود که ده ساله بودم که از خانه سبوی کتیب بی برآدم و در راه فرشتگان می دیدم  
 اگر در سن میرفتند و چون بکتیب میرسیدم می شنیدم که میبایم راجی گفتند فراخ کنید جای را  
 بر دلی خدا روزی مردی را دیدم که سرگزار اندیده بودم و یکی ازین فرشتگان می پرسید که این  
 صبی کیست که او را چنین تعظیم می کنید گفتند که ولی از او بیای خداست که او را شای عظیم خواهد بود  
 درین طایفه این کسی است که او را عطا کنند بی منت و نیکوین بخشید بے حجاب مقرب گردانند بے مکروه  
 از چهل سال شناختم که آن مرد سائل از ابدال وقت خود بود و نیز فرمود که صغیر بودم روز عرفه  
 بجانب سواد شهر برآمده و بنال گاوی از گاو ان حراشت می دیدم گاوی بگردید و بجانب من  
 گامی برد و گفت یا عبد القادر ترا از برای امثال این کار با پیدا نکردند و باینها امر نکرده ترسان  
 و لرزان بجانب خانه برگشتم و بیام خانه برآدم مردم را دیدم که قوف بعزات می گفتند پس پیش  
 والده آدم و از و طلب اذن کردم که بفرماورم و تحصیل علم نمایم و صاحبان را زیارت کنم رضی الله عنه  
 و من جمیع اصحابین او نیز فرمود که هرگاه قصد میکردم که باخوردان بازی کنم آوازی می شنیدم که  
 می گفتند بجانب من بیای مبارک پس از ترس می گویم و در کنار مادری افتادم و آن آن این  
 کلمه را در خلوت خود می شنوم نقل است شیخ علی بن سبتی که گفت ندیدم هیچ یکی از اهل نزلان  
 خود را اکثر الکرامات از شیخ عبد القادر هر وقت هر که از ما خواهد که از و س کرامت مشاهده کند می کند  
 و نوارق ظاهر میگردد و گاهی از و س و گاهی در و س و گاهی بوس و نیز نقل است از شیخ  
 ابو مسعود محمد بن ابی بکر خرمی و شیخ ابی عمر عثمان هر نفی که گفتند کرامات شیخ عبد القادر مثل عقد  
 منقوشه و ندیج اسر که در یک دور در رشته کشیده شده اند هر که از ما خواهد که مشاهده کرامات او را  
 بر دز سر آینه بشمار و چیزهای بسیار را از وی و شیخ بزرگ شهاب الدین عمر سهروردی فرموده است  
 کان شیخ عبد القادر سلطان الطرق المتهری فی الوجود علی التحقيق و کانت له الید المیوطة من الله  
 فی التهریفات و الفعل الخارق الدائم و اما عبد الله یافعی فرموده است کراماته بلوغ حد التواتر  
 و معلوم بالاتفاق ما یبلغ مثلها من احد من شیوخ الایان و ان آنحضرت از هر جنس کرامات نقل کرده  
 اند از تعرف و در طوهر خلق و بواسطه ایشان و اجراء حکم برائش جان و اطلاع ضما و اظهار سرانمر



بول کرو مجھ کو نظر ہوا بر زمین افتاد بعد از اتمام وضو موضع بول را از جامہ بشت و از بدن  
بر آورد کہ این را بغروبید و شستن او بر فقر القدر کفایت کند کہ این جزا و مکافات آنست  
نقل ست کہ یکبارہی آنحضرت بعد از شہرت از براسے حج برآمدہ بود و چون جگہ کہ موضعی  
ست قریب بمکہ آمد رسید فرمود کہ بدینجا خانہ بینید کہ فقیر تو یکس تر دم گم نام ترا دوسے بناتند تا آنجا  
فرود آیم ہر چندا کاہر و رؤساء آن موضع منازل و بیوت عالمیہ ہیا ساختند و التماش شرف  
نزد نمودند بول نیفتاد حمد بعد از تجسس خانہ یافتند کہ پیرے و عجز و صید و وی بود آنحضرت بعد  
از طلب اذن از ان پیر شہب آنجا نزول فرمود ہا یا و نذر از آن نمود و جناس و حیوانات بسیار  
آمد و فرمود من از حق خود کہ درین اسباب دارم بر آمدم و برای این پردادم حاضران نیز بوقت  
آنحضرت از حق خود برآمدند و تمام آن اموال و اسباب را تسلیم آن پیر کردند حق تعالی آن  
پیر را بہ برکت قدم او غنائی و ملکتی ارزانی داشت کہ بچکیں در ان بطعہ بود نقل ست کہ تاجری  
پیش آنحضرت آمد و عرض کرد پیش من مالی ست از غیر زکوٰۃ خواہم کہ آن را بفقر و مساکین صرف  
کنم و یکس مستحق را از نام مستحق تمام حضرت شیخ ہر کہ مستحق دانست بدست فرمودیدہ ہر کہ خواہی از  
مستحق و غیر مستحق تا از حق تعالی بدیاد آنچہ مستحق آن ہستی دآنچہ مستحق آنی نقل ست کہ  
روزے آنحضرت فقیرے را دید کہ بخاطر شکستہ در گوشہ نشسته است پرسید کہ چہ حال داری در چہ  
خیال نشسته عرض کرد کہ بجانب شط رفتہ بودم و چیزی نداشتیم کہ بلاح بدیم تا بکشتی بنشینم و  
از آب بگذرم و ہنوز کلام آن فقیر تمام شدہ بود کہ شخصہ مرہ بخدمت آورد و روی سخی دینار بود  
مرہ را بفقر داد کہ این را برو بلاح دہ و بعضی از شاہخ عصر او در اوصاف آنحضرت نوشتہ  
اند کان الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ ظاہر الوضوۃ دائم البشر کثیر البہا شہید الحیا  
وجب الجناب سہل القیاد کریم الاخلاق طیب الاوقار عطا ناز و فاشوقا کرم المجلس بیضا اذا  
راہ مہم و دارایت ابن سنان و لا اظہر لفظا منہ و بعضی دیگر نوشتہ کان سیدی الشیخ محی الدین  
عبدالقادر رضی اللہ عنہ سریع الدمۃ شہید الخفیۃ کثیر البہیۃ محاب الدعۃ کریم الاخلاق طیب  
الاوقار ابو الناس من الغش اقرب الناس الی الحق شہید الباس اذا انتہکت محام الشرف  
لا یغضب لنفسہ ولا یتغیر لغيرہ لا یرد سائل و لو باخذ ثوبہ کان التوفیق رائدہ و التامید حافضہ  
و اعلم مہذبہ و القرب مودبہ و الخطاب مشہورہ و اللطیفہ و الانس ندیمہ و البسطیمہ الصدوق  
را تہ و الفج بفاعتہ و الحکم صناعتہ و الذکر وزیرہ و الفکر سمیوہ و المکاشفۃ فذاوہ و المشافہ شفاوہ  
و آداب الشریعۃ ظاہرہ و اوصاف الحقیقۃ سرہ رضی اللہ عنہ و من جمیع الصالحین و من مجہم  
اجمعین و اما فضل صاحب و مریدان و محبان و منتسبان آنحضرت بحکم آنکہ خیریت تابع بخیریت

دوف و لکشم لا یزال بعد  
و لکشم بعدا نقدا للفقیر  
بہا و نقدا للفقیر و لکشم  
انہ لی و لکشم و القادر علیہ  
و حیا اللہ نعم لکشم فان یغنی  
رضی اللہ عنہ سبیل الخیر  
جنیہ یغنی علی حق الخیر  
فی التوفیق یغنی لایعینہ  
ولا یغنی علی اللہ تعالی  
و الخیر فی اتباع السنۃ  
بحیث لا یخالف الا بالاصح  
او قارب او کاد و رفع الہمۃ  
عن الخیر بحیث لا یخالف  
ایہم فی امر من الامور لا یخالف  
فلا یم یغنی عن الخیر  
ولا یغنی عن الخیر  
بل من حیث امر اللہ فیہ  
و التسلیم لخلق من حیث ما یم  
فیہ بانقاہ مشہورہ و ایشا  
السلامۃ و الخافۃ بمعہم  
و الاستسلام للقدرة  
جمع الاحوال بالعبور و الفہم  
و الشکر و العمل علی قول  
الشیخ ابی الحسن اما ذلی  
رضی اللہ عنہ اجل المتوفی  
و فلک و لا یفکر مرج  
انفس الم تر فیہ بالغبیب  
او تقر علی الدنیا و یسقط  
منک لشیۃ بالغبیب جوہا  
الی قولہ علی اللہ انک اعلم  
اتق اللہ حیث کنت و اتبع  
السنۃ الحسنۃ تجہد فائق  
الناس خلق جن و انیاس  
القولہ علی اللہ علیہ السلام  
اذا رایت شیخا مطاعا و بہ

تبعه است نیز بسیار است یکی از مشایخ حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم را در خواب دید  
 و فرمود که یا رسول الله دعا کن مرا که بر کتاب خدا و سنت تو میرم فرمود چنین خواهد بود چه از انباشد  
 و حال آنکه شیخ تو شیخ عبدالقادر است گوید که سه بار از آن سرور حسین درخواست کردم و صلی الله علیه و سلم  
 چنین جواب فرمود این حکایت در ازمت و اقامه عظیمه دارد از بهت اختصار بر همین مقدار  
 آنجا که در نقل است از جماعت مشایخ قدس الله اسرارهم که فرموده اند ضامن شده است  
 شیخ عبدالقادر مریدان خود را تار و قیامت که نبرد هیچ یکی از آنها نگردد بر توبه نقل است از  
 مشایخ که از آنحضرت پرسیدند اگر شخصی خود را بتو باز بست و نامزد کرد و منسوب شد توبه بکن  
 بیعت نکرد از دست تو فرقه پذیر میشدی در صاحب تو محدود باشد و در تقاضای ائمه شریک  
 بود یا نه فرمود هر که انتساب کردین و خود را باز بست بنام من قبول کند او را حق سبحانه و تعالی  
 در محبت کند بروی تو توبه بخشد اگر چه بر طریق مکرره باشد و وی از جمله اصحاب مریدان  
 است و هر در گار من عزوجل بفضل خود عده کرده است مرا که اصحاب مراد اهل محبت و  
 تابعان طریق مراد هر که محبت من بود در بهشت در آرد و نیز فرموده است ایضا حق سبحانه و تعالی  
 لا یقوم یعنی بیفتد از پای از اردو چه را خود قیمت نتوان کرد و نیز فرموده است حق سبحانه و تعالی  
 مرا سحلی نوشته داد که در وی نامهای اصحاب و مریدان من که تار و قیامت باشند ثبت است  
 و گفت عزوجل که این همه را بتو بخشیدم و از مالک که خازن آتش در رخ است پرسیدم که نزد  
 تو هیچ کس از اصحاب من است گفت لا بعزت پروردگار که دست حمایت من بر مریدان من  
 مثل آسمان است بر زمین اگر مرید من جید نیست من خود جیدم بعزت پروردگار و جلالت او که  
 از پیش او عزوجل نروم تا مرا یا اصحاب من به بهشت نبرد اگر مرید من در شرف بود پنده گفت او  
 بر افتد من در غرب هر آینه به چشم پنده او را نقل است از شیخ عدی بن مسافر که می فرمود  
 از اصحاب مشایخ هر که از من خرقه طلبید بهم و ملاحظه نکنم مگر اصحاب شیخ محی الدین عبدالقادر  
 زیرا که ایشان عرق اند در دایه رحمت الهی و هرگز کسی در یار گذاشته بستیای نیاید  
 نقل است که آنحضرت فرمود در زمان حسین بن منصور حلاج کسی نبود که او را دستگیری کنند  
 و از لغزشی که او را شده بود باز دارد اگر من در زمان او می بودم او را دستگیری می کردم  
 تا کار او با بخانگی کشید و من دستگیری می کنم هر که از مریدان من مرکب بخورد و از پا س در آید  
 تا در قیامت و در مود مراد هر طوبی علی است که مقادیرت کرده نشود و خیل است که ساقبت  
 کرده نشود و مراد هر لشکر سلطانی است که مخالفت کرده نشود و در هر منصب خلیفه است که  
 عزل کرده نشود و فرمود هرگاه از خدا چیزی خواهم بدو بسپارم خواهی آمد تا خواش شما با جانت

این حدیث در کتاب شریف شیخ محمد باقر  
 اهل بیت و اهل بیت است



محمد و سائر الانبیاء و سلم  
این چند کلمه از رساله موصول  
الطریقہ نقل کرده شد و  
در حقیقت اگر نماند و حق تعالی  
حال گردد و این را بهر  
و عمل باین مذکور دست  
و بهر شیخ جریان آن  
صحت و صفائی وقت  
که حال در دل اید  
یا نقل شیخ ابو العباس  
الکافری رضی الله عنه  
صلی الله علیه و آله و سلم  
الصلوٰۃ علی رسول الله  
صلی الله علیه و آله و سلم  
الطعم و معراج الی الله تعالی  
اوالم یلقی اطهار شیخ  
رشد و حضرت شیخ علی  
رحمة الله علیه حکم کلام شیخ  
احمد بن موسی الشریع  
نقل کرده اند که وی رضی الله  
عنه فرمود من لم یکن له شیخ  
یربیه یرتبه یوصل الی الله  
تعالی تلیزم العسله علی  
النجی صلی الله علیه و آله و سلم  
نهی ترمیم با حسن الآداب  
العبودیه و تلمذ بیاثر  
الاصلاح المحمديه و تفرقه الی  
اعلی زوده انکم ان توهن  
الاعمال الا انکم ان توهن  
اکرم العقول و تنمیر بینه  
و تریه عنایت صلی الله  
علیه و آله سلم و کان یوصی  
اصحابه بقرآنه کل یواظب  
علیه و یکره ان یصل علی رسول الله  
صلی الله علیه و آله و سلم

رسد و فرمود هر که استعانت کند من در کتب کشف کرده شود آن کربت از او هر که منادی کند بنام  
من در شدت کشاده شود آن شدت از او هر که توسل کند بنام منی خداوند حاجتی فغان کرده شود  
آن حاجت مرا و او فرمود یکبار در رکعت نماز بگذارد بخواند در هر رکعت بعد از فاتحه سورۃ اخلاص  
یازده بار بعد از آن در دو بفرستد به پیغمبر صلی الله علیه و سلم بعد از سلام و بخواند آن سرور صلی الله علیه  
و سلم بعد از آن یازده گاه بجانب عراق برود و نام مرا گیرد و حاجت خود را از درگاه خداوندی  
بخواند حق تعالی آن حاجت او فغان گرداند بمنه و کرمه و اما کلام آنحضرت در باب علم  
بدان حضرت که عرائس حکم و مواعظ در لباس عبارات فارسی باطلی اقتباسات آیات مسین مجلی  
و مزین شده است نقل می یابد آنحضرت به نسبت تدبیر عجیب ایشان زبان فرس نیز سخن می فرمود  
اگر چه حکم او در اوقات در مجالس و عظایمان و بی بود و لهذا آنحضرت را از البیانین و اللسانین  
و امام الفریقین می خوانند مکتوب ای عزیز چون بر اقی شهید از خرق غلام ضعیف یقینی اند  
لنور لا من یثیق و در خشنید گیر و در و اسخ و معل از مهب عنایت یختش بر ختمیه من  
نیشا و در روز بدین آید و یا حسین انس و در یا من تلو ب یسکند و بلابل شرفی در بایتین اوداع  
بنعمات یا اسف علی یوسف چون هزار داستان در غم آید و نیز آن اشتیاق در کونین سرور  
شعله یزید و اطبار افکار در فضله عظمت از غایت طبران بے پر شود و قول عقل در وادی  
موصوف بی گم کند و تو اعدا رکان انهم از حد دست بهیست و در تزلزل آید و سغن عزم در بحار کما  
فلک و الله حق قد بر یای و دهی غمی یجسم فی موج کالجبال و کج حیرت فروماند اوداع  
دریا و عشق یجسمه و یجئونه در تلاطم آید هر یکی بر زبان حال ندا کند رب آنزلی  
مکرم المیناس کا دانت خیر المیزان سابقه عنایت ان الذین سبققت لهم منا الحسنه در  
رسد و ایشان را بر ساحل جودی فی مقعده من فرود آورد و در مجالس مستان باد است رساند  
ما حمه نعیم لکن ان احسنوا فیستوی بر یازده را در پیش کشد و کوس و مول از جام قرب  
بایی می سقن و سقنا حمه و رجه سقنا طهور اگر در آن شود و ملک بدی و در دست بر دی  
و اذ آیت تم نایت نبعما و ملکا کسین مشاهده گردد و مکتوبی عریز بر تلبیسم باید که تابر  
رمز قائم و آیا بی الا یصاير اطلاع یابد و عقلا کل باید اذاتق اسرار سیر فیحرا ایا تینا  
فی الا فاقه فی انفسهم و ادر اکند و یقینی صادق تا شاهد معرفت و ان من شی  
الکلیسم یجئیه و لکن لا تقصمون لیسبحهم را بعین تلبیسم مشاهده بیند و بدو اعی و مول  
و اذ سالت عباد ذیقنی فانی تریبه اجیب و عبه الله اذ اعان مستقبل شود



قوم تماشای از تو سودمند نظر  
 صفتان ایشان به غیر  
 و تفصیل و اندر قول حق  
 و هر یک از اسبیل تالیفی  
 قواعد الطریق فی فتح بین  
 الشریعة و الحقیقة و التمام  
 من تلبیس ابلیس بن الجوزی  
 و فتوحات الحاکمی بل کل  
 کتبه از جمله و کان سبعین  
 داین اقله من وین و غیره  
 قدیم من و اضع من  
 الامایة لغزایه جلایه  
 المملکات من و النسخ و التمهید  
 له و المعون من غیره  
 اصول السکین و المقد  
 و مواضع من قوه القلوب  
 لا یطالب الملکی و کتاب  
 السیر و روی و توهم قلم  
 الخ من موارد الخلفاء  
 و تجنب الخلفاء و معادرات  
 العلم و لا یمکن ذکر الامایة  
 ترکیه و اذنه و غفره سلیمة  
 و اخذ باین وجه و تسلیم  
 باعداء و الا ملک انما نظر  
 فیہ یا اعتراض علی الامایة  
 اخذ الشیخ علی غیره و یافهم  
 شیخ و کراهه الله بالخیبر  
 در باب نغمه و فتوحات  
 و امثال آن میفرمود که از  
 و اخذت آن محدوده یا از  
 و در مهمات و موهبات  
 آنها عرض نکرد و میفرمودند  
 در بخا زهر باست مشرک  
 اندود کرده اگر کسی را از  
 و از آنها ممکن باشد مطهر است

و از مقامات اهل حضور که رجال لا تلحقهم فتناة ولا یمنع عن ذکر الله خبر بر سر  
 کعبه مقدسه پائے از سر ساز و دیار سر انقطاع کن و تبتل بالیوم تسبیلاً باز از خبر دیدن الله ثم ذکره  
 و راحله تقویض و اقوفش آهوی را لی الله با قائله اهل صدق که کونوا مع القادریین مسافر شود  
 ساکن ز غارت دنیا که انما جعلنا ما علی الارض من ذینة لها عبور کن و از سبیل ممالک فتنه  
 که انما هو الکفر و اولاد کفر فتنه لبلاست و از منافع ممالک بدی که این هذین کذکره  
 فتن منافع الخن را لی نه به سبیل و سه پیش گیر و لیسان اضطرار که انما یحبب المصطر  
 اذ دعاة بانصرع و زاری بر خوان اهدنا الصراط المستقیم و با مشر عنایت قدیم آلا  
 ان اولیاء الله لا خوف علیهم و لا یخزون بالیندات تحت سلاطین و لا  
 من ریت رجیم پیش بر و بر جنبیت نصر من الله و فتح فریب و بشیر المؤمنین سوار شود  
 بحجاب خلقت انقلبوا ینعیة من الله و فضل داعی شوقیم و مال از هر طرف درو زیدن  
 آید و انداخ شراب محبت با یدی سقا غیب گردان شاهده شود و آسنگ را ان هذا کان  
 لکفر جزاء و کان سنجیکم مشکو را بر کنند و به مقام انس فانه و کلمه الله مؤسی  
 تکلیما آغاز کنند و بیاجه نلما یفنی شبه الخبیل را الطاب دهد و نواظر عبود بشارت از سکر  
 حالات و حذر مؤسی صحیفه خبر باز دهد و از شاهده و جزیه تو مبین نا جنة را لی در قها  
 ناظره را معانته کند و بجز معرفت آید و زبان حال باز گوید لا تذکره الا بقا و هو  
 یبرک الا بقا و بینا شود اکنون بذكر مشایخ هند شروع نمایم و بالله التوفیق فی المیلاد و المعاد

**طبقه اول در ذکر خواجہ بزرگ معین الحق الملة والدين جن الحسینی بنجری قدس سره**

که سر حلقه مشایخ کبار و اتمام سلسله چشتیان دیار است اهل عمره و از خلفاء و مریدان و غیره  
 تعیین پذیرفته است سال در خدمت خواجہ عثمان بارونی قدس الله سره بود در سفر و حضر  
 جامه خواب خواجہ نگاهداشتی انگاه بنعمت خلافت مشرف گردید و در زمان پتھور ارا سے  
 هندوستان با جمیع آمد و بیادات مولی مشغول شد و پتھور انیز در آن زمان در اجیر بود و روزی  
 پتھور مسلمان را از پیوستگان خواجہ من سره بسبی از اسباب رنجانیدن مسلمان التجا  
 بخدمت او آورد و خواجہ بشفاعت بر پتھور گفته فرستاد پتھور گفته شیخ قبول نکرد و گفت این  
 مرد در بنجا آمده است و نشسته سخنان غیب می گویند چون این سخن خواجہ رسید فرمود که پتھور را  
 رازنده گرفتیم و دادیم بحدران یام لشکر سلطان معز الدین سام از غزنین رسید و پتھور استقبال  
 لشکر اسلام بایستاد و بدست معز الدین سام اسیر گشت و از آن تاریخ باز درین دیار اسلام شد

و پنج کفر و فساد متاصل گشت آورده اند که در پیشانی حضرت خواجہ این نقش بعد از موت نوشته  
 پیدا آمد که حبیب اللہ است فی حب اللہ نقل خواجہ سادس رجب سنہ ثلث و ثلثین و ستمائے  
 و قبل فی ذی الحجه من السنه المذكوره و المعجم ہوا الاول دہم در احبیر کہ موضع اقامت او بود مدفون  
 گشت اول قبر خواجہ از خشت بود و بعد از آن صندوقی از سنگ بر بالای آن ساختند و قبر نخستین  
 را ہم بحال خود گذاشتند و بلندی قبرش نقش ازین جهت آمده است اول کیکہ در مقبرہ خواجہ عمارت  
 کرد خواجہ حسین ناگوری بود و بعد از آن درہ ازہ و خانقاہ بعضی از ملک مندو ساختند و از کلمات  
 قدسی سمات اوست کہ در دلیل العارفین کہ خواجہ تطیب الدین بختیار او شی از ملفوظات  
 خواجہ قدس سرہ معجم کردہ مذکور است فرمود دل عاشق آتش زدہ محبت است ہر چہ در فرود آید  
 آن را بسوزد و ناچیز گرداند زیرا کہ تیغ آتشے بالاتر از آتش محبت نیست فرمود از جوہای آب آن  
 آو از می شویید چگونه آو از می آید همچنین کہ بدر یار رسید ساکت گشت فرمود کہ شنیدیم از زبان  
 خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کہ خدای تعالی را دوستانند کہ اگر زمانی در دنیا از محبوب ما مندر  
 تا بود گردند فرمود شنیدیم از زبان خواجہ عثمان ہارونی در ہر کس کہ این سرخسلیت باشد تحقیق  
 بدان کہ حق تعالی او را دوست می دارد اول سخاوت چون سخاوت دریا و شفقت چون شفقت  
 آفتاب تو واضح چون تو اضع زمین فرمود صحبت نیکان بہ از کار نیک و صحبت بدان بدتر  
 از کار بد فرمود کہ مرید ثابت در توبہ آن زمان باشد کہ فرستہ چپ او بہت سال ہیچ کتاب  
 برہنہ بود و ہمہ دیدار و محرر این سطور کہ این شخص را بعضی کا بر متقدمین نیز نقل کردہ اند و حقیقت  
 معنی این سخن چنانچہ بعضی از متاخرین از علمائے صوفیہ فرمودہ اند آنت کہ توبہ و استغفار طایم  
 حال مرید است کتابت گناہان با وجود توبہ و استغفار صورت نہ بندد نہ آنکہ اصل گناہ از وی  
 بوجود نیاید لہذا وصیت کردہ اند بالتزام و در استغفار نزد خواب رفتن تا کتابت گناہان  
 روز کہ بجز یاز غلات رحمت الہی تا این وقت موقوف مانده است بظہر و نیاید فرمود از زبان  
 مبارک خواجہ عثمان ہارونی شنیدیم کہ مرد مسحق فقر کے شود انگاہ کہ از دور عالم غالی بیچ باقی ماند  
 فرمود نشان محبت آنت کہ مطیع باشی و بتری نیاید کہ دست بر اند فرمود عارفان را بر مرتبہ ایت  
 چون بدان مرتبہ رسید ملک عالم و انجہ در عالم ست میان دو انگشت خود بہ مینند فرمود  
 عارف آنت کہ ہر چہ خواہد پیش او آید و یا ہر کہ سخن کند جواب از وی بشود فرمود کہ کمترین بابہ و  
 در جہ عارف در محبت آنت کہ صفات حق در وی بود کمال در جہ عارف در محبت آنت کہ اگر کسی  
 بر بد عوی آید آن را بقوت کرامت لازم گرداند فرمود ساہبا بدین کار مجاہد بودیم عاقبت  
 جز بہیت نصیب ما نشد فرمود گناہ شمارا چندان ہزارند ارد کہ بجز ممتی و غوار داشتن برادر مسلمان  
 و از دشمنان اجتناب

سبارک ست و الاصل خطر  
 ست می فرمودند اول بابہ  
 کہ عقدت بید و حبیب است  
 و جماعت کلمہ شدہ باشد  
 و تردد و لذت با انجا نماند  
 بعد از آن اگر وقت قوم  
 جمع باشند مستغیر گردند  
 سلامت اقرب است  
 و الا کہ سبزه اعتقاد و طریقت  
 درست ناکردہ و فقہ اسلام  
 حکم نا شدہ ہم از دل در  
 مہلت و مہلت و مہلت  
 این قوم غرض کنند محل  
 آنت ست و اللہ اعلم  
 نقل این چند کلمہ اتفاق  
 و خدا ہر بار کہ می فرست  
 کہ بجانب ایشان طریقیہ  
 بنویسد و چیزے ازین  
 سخنان کہ نظر و آمدہ نقل  
 نماید و جابجا بیاید آمد  
 و تا محرمیت را ناپہت خود  
 منظوری اضافات دین مرتبہ  
 کہ تلم تقدیر بہ ساقی  
 و تدبیر جریان یابند کہ  
 چند بظہر آمد و بعد از  
 خواند است و اگر زمان  
 از توجہ و حضور حق بخواہد  
 کارست فرستہ دست دہد  
 و بطالعہ این سخنان توری  
 و حضور پیدا شود کاتب  
 حرف را از ذہن با خبر فرود  
 گذاردند و عارفین است کہ  
 اہم مدنا حق حقار و از فنا  
 تبارک و از باطل باطل  
 و از دشمنان اجتناب

آنکه توفی مسلمانان  
 با صاحبین عاقبت بخیر باد  
 صاحب علی سیدنا و مولانا  
 محمد و آله و اصحاب جمیع  
 المرسلین الشرائع  
 تبیین الطریق الی الله  
 الارادة بالتسليم  
 وظاهیر الخیر والعبادة  
 لا اله الا الله محمد رسول الله  
 شیخ امام اعلی عارف بالله  
 علی المتقی رحمۃ الله علیه  
 رساله بنیادین طبرستان  
 کربن رسول الله تعالی  
 عجلت دست و پاچه تالیف  
 دست بدان قرآن عظیم  
 ان الله ربی و ربکم فاعبدوه  
 بظاهر امام متعظیم عبادت  
 و در قسمت فرض است و  
 نقل و کسر کلام از زبان تنهایی  
 است و احتیاطی احتیاطی  
 آنکه مطلب از آن ایان  
 فعل است و احتیاطی آنکه  
 مقصود ترک پرستش است  
 از فعل اصل عبادت و قرب  
 و ایستادگی از این فرائض است  
 و ایان و نخل موجب  
 تکمیل و تقیم آن افراد  
 و اولیای است و از  
 حدود و احکام و حدود  
 لیکن مختصر است و درین دو  
 نوع و تنهایی و احتیاطی  
 استثنای مثل سنن و مسجبات  
 و ادب استثنای اولی انفس  
 و احتیاطی مثل ترک کلمات

فرمود عبادات اهل معرفت پاس انفاست ست فرمود علامت شناخت حق تعالی گریختن است  
 از خلق و خاموش شدن در معرفت فرمود عارف بمعرفت نزد تا از معارف یاد نیار و فرمود  
 عارف کسی بود که بر پیر و دین او بود از دل بردارد تا یگانه گردد چنانکه دست یگانه است فرمود  
 علامت تنقاهات آنست که معصیت نکند و امیدوار که مقبول خواهم بود فرمود علامت  
 عارف آنست که خاموش باشد و اندوختن بود فرمود هر که نعمت یافت از سخاوت یافت  
 فرمود در پیش آنست که هر آن بنده بر آن کس که بجای آید محروم باز نگردد فرمود عارف  
 در راه محبت کسی است که از اولین دل بریده گردد و فرمود عارف نیز نریم چیز با در جهان آنست  
 که درویشان یا درویشان نشینند و بدترین چیز با آنکه درویشان از درویشان جدا گردند  
 پس بدانکه از علنی خالی نباشد فرمود متوکل بحقیقت کسی است که هیچ و محبت از خلق برگزیده  
 از کسی شکایت دهنه با کسی حکایت فرمود که عارف ترین خلق حق آن بود که متعزیر باشد فرمود علامت  
 عارف دوست داشتن برگ است و ترک راحت و انس گرفتن بزرگ مولی فرمود حق تعالی  
 چون زنده گرداند محبان را با نوارش آن رویت ست فرمود اهل محبت کسانیکه اندک میواسط  
 استاد سخن دوست می شنوند فرمود که عارف کسی است که چون با داد برخیزد از مرتب یادش  
 نیاید فرمود ناضل ترین اوقات آنست که از خاطر و سواس رسته باشد فرمود و علم بحری است محیط  
 و معرفت جوئی از محیط پس خدا و گیاره بنده کجا علم خدای است و معرفت بنده را فرمود عارفان  
 آن فنانیکه در مملکتی عالم می نمایند و از نور ایشان همه عالم روشن ست فرمود که مردم از منزل گاه  
 فرزدیک نشوند مگر بفرمان برداری در نماز زیرا که عوارج مومن همین نماز است چنین گویند که  
 وجه تسمیه اجمیر آنست که آجاتام راجه بود از ارجهای هندوی تا حد غزنین ملک بدست آورده بود  
 و نیز آجاتابا گویند میر بربان هند کوه را گویند در تاریخ نامهای هندوان نوشته اند اول  
 دیواری که بر سر کوه در هندوستان بنیاد نهاده اند همین دیوارهاست که بر بالای کوه اجمیر است  
 و اول حوضی که بر روی در زمین ملک هند کافتند پس کمرست از اجمیر چهار کرده که هندوان ادرا می پرستند در هر  
 سالی شش روز در وقت تحویل مقرب جمع می شوند غسل میکنند و عروا و اولاد خود بر دین باطل ضایع می کنند و آنها  
 که از ایشان فانی بقیامت اند می گویند که قیامت از زمین حوض شروع خواهد شد آن آجاتام از همه هندوان که این  
 ملک داشتند پیشتر بود چطور از پیرترین ایشان مسلمانان ملک هندوستان از دست او گرفتند و شهر ناگوار پیشتر  
 آبادان کرده چطور است و چطور از امیر آخر بودی را گفت که برای طایفهای اسپان جاکتال که در آنجا شهر  
 آبادان کنم تفحص کن میم از خود بسیار گشت چون در زمینی که ناگوار آبادان است رسید همیشه دید  
 که بچه زاده است و گرگ بر او حمله می کنند و آن میش بچه را پس انداخته توه آن گرگ شده است

چون این حالت معاشه کرد گفت این جائیگاه مردانه است و آب و گیاه آن صحرای اسپان  
مضیدید در اینجا شهر بجا کرد و نام او نوانگرواشت یعنی شهر نو چون لشکر سلطان معز الدین  
سام در رسید و پتھور را کشتند در زمان ترکان این لفظ بناگور تبدیل یافت و الله اعلم

## خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی قدس سرہ

خلیفہ بزرگ خواجہ معین الدین چشتی ست از اکابر و میا و اجلہ اصفیائے قبولی عظمیٰ است  
و بقایت ترک تجرید و نقد و فادہ موصوف بود و نہایت استخراق داشت یاد مولیٰ چون کسی  
بزیارت او آمدی زمانی با سستی تا بخوابد بآیندی انگاہ با آئینہ مشغول شدی اگر از حال خود  
یا حال آئینہ چیزے بگفتندی بحدہ گفتی مرا معذور و امید باز حق مشغول شدی اگر یکے  
از اولاد بپردی اور از ان خبر شدی مگر بعد از ان بزمانی نقل **سرت** که خواجہ را  
بقالے بود ہمسایہ در اوائل از دوام کردی و اورا گفتے کہ رام تو چون سی مدام شود دیدی  
از ان ندیدی چون نتوح رسیدی ہم از ان ادا کردی بحدہ ما خود جزم کرد بعد ازین و ام  
نگم بحدہ از فضائل خداے و جل یک قدم زیر پیرایے او پیدا شدے کہ ہمہ خانہ را  
بند بودے بقال و انت مگر خدمت شیخ ازین ناخوش کہ و ام نمی شناسند بخواہ خود را بخت  
تقص حال بجوم شیخ فرستاد رحم شیخ حال را بوی کشف کرد بعد از ان کا ک پیدا شد  
از شیخ نظام الدین او لیا قدس سرہ نقل **سرت** کہ می فرمود کہ شیخ معین الدین آبانہ  
درم شیخ قطب الدین را از ان کردہ کہ قرض کند چون کار کمال رسید ازین نیز دست  
برداشت **نقل سرت** کہ وی در اول عهد بیداری خواب قدس سرہ بختے و در آخر عمر آن بیداری  
دل شد شیخ محمد نور بخش در سلسلہ اندسب زکرا و چنین کردہ است بختیاران اوشی ترکان  
من الاولیاء الساکین المتقین المجاہدین بالخلوة والعزلة و فلة الطعام و فلة الزمان و فلة  
الکلام و الذکر باذیام فی الایامینات و فی احوال الجنان سنان سیر بین السکاکین  
**نقل سرت** کہ او ہر شب سہ ہزار بار درو گفتے انگاہ بختے مگر بعد از ان ایام نے را کج  
کردہ بود و سہ شب این درو از فوت شد مروی بود رئیس نام پیغمبر علی اللہ تعالیٰ و در خواب  
دید کہ پیغمبر بختیار کاکی را اسلام برسان و بگو سرب تخفہ کہ برس پیغمبر ستادی سرب **سرت**  
کہ غریبہ است **نقل سرت** کہ در خانہ شیخ علی سکری صحبت بود و خواجہ در انجا حاضر بود  
و این شیخ علی درویش بود از اقارب خواجہ بزرگ معین الدین حسن بخاری میاید خواجہ را بختیار  
قبر او ہم در حوالی مقام خواجہ است قوال این بیت شیخ احمد دایم از قدس سرہ خواجہ **سرت**

ترک غلاف اولی و ترک  
مادام فی بخت محنت  
و توجع در بخت بخت  
و در بخت بخت  
بخت آس غلبہ شہوت  
و توجع در بخت بخت  
کہ قول شیخ غفر الدین نری  
خان سہ اطریق الی ث  
بعد و انعام الخلق و آنچه  
در حدیث بعدی واقع است  
فی انعام الخلق و انعام  
انرا ہمین خلف بخت  
و انت مانت خلق من جاء  
بختی منہا شہادت ان  
لا اله الا الله و خلق الخلق  
ست بکثرت افراد و اقل  
بختی ازین ذکر لاله الع  
و انما نقل و تلاوت قرآن  
و سغفاد و تسبیح و دعا و  
ما و ہر رسول خداے  
حق علی اللہ و الی آدوم  
و ہم نقل و تلاوت نقل  
و ہم نقل و تلاوت نقل  
عبادت بر غیر تسبیح  
سنانہ و امر معروف  
مردود و س و ام و س  
خود و س و ام و س  
و انواع عافیت سلم کہ  
اولی آن اطاعت اوی است  
از دین مسلمانان غیر ذلک  
مالا بعد لا یجہی پس کر کہ  
بعد او اسے ازین بہر یکے  
ازین افراد و انرا استغاب  
و انت مانت الخلق  
یا کثر ان با نیت حق



باشد که بعضی اوقات غایت  
 برادر بون که فعل متعدي  
 بهتر از نماز نفل باشد و  
 میفرماید که رسم اجتناب  
 اتم و اهم است من حیث  
 الامتثال اما امتی است  
 از آن جهت که هر که در جمیع  
 کلمات اجتناب از کتاب  
 وقت کند بدین اکتفاء  
 نماید برادر ای فریض بقسم  
 امتثال از لواحق است و  
 و اجتهاد در این غایده حاصل  
 شود و معفو و از قرب  
 اگر چه بود از مدته دراز  
 باشد بر شل بیاری که  
 بر سر کفایت این چنانچه بود  
 اگر چه در حال حاضر و  
 شرب نافع کلامی بود  
 صحت قاضی است هر چند در  
 تر اندر هر که اجتناب کنند  
 در قسم امتثال و از کتاب  
 اند که در وقت راهی از غرض  
 موقوف بر سبب تمبر بیار که  
 حاج با دوی بی بر سر کنند  
 و اگر سرور کند لایحه و اکل  
 و اقرب بمعفو خواهد بود  
 و اما بحیثی از اجتناب  
 که دفع هر اتم است نزد  
 قائل از جلب نفع پس  
 اجتناب بکوه اهم بود  
 از امتثال نفل مثلاً آن را  
 که همانا چون شود  
 بکنجه که مودی که بهت  
 ناز گردد و حرف میبش از  
 وقت با سبب آن کتابت  
 اهم بود

صاحب کرامات ظاهره و مقامات باهره و برکات شایسته میر حسینی سادات صاحب زینت الارواح  
 و شیخ فرید الدین عراقی صاحب لمحات بکلازمت اورمیده اند و تربیت یافته نقل است که  
 و گفته که از بغداد ماکالات و برکات بکلمات شرف قدم از آنی داشت اکابر ملتان را بود  
 مسایده اما بطریق کنایت کاسه پر شیر را بخت او فرستادند و عرض آنکه درین شهر گنجائش  
 دیگر نیست شیخ این معنی را در یافته کلی بر کاسه شیر نهاده پیش آن جماعه فرستاد و خصوصاً آنکه  
 جانی را درین شهر این طور که گل بر شیر استاده است خواهد بود کاسه از حسن لطافت این ادا  
 حیران ماندند و متعده شیخ کرامات از گشتند و بی رحم اند علیه از اغنیای شاکر است قول  
 رب صلی که در شان خلیل خود فرموده است و اقتضا که فی النبی احسنه و انک فی الانبیاء  
 کنتم اشرف الخلق و در حق او صادق است بقیه از شیخ گفت را در باب فقر و غنا یا وی  
 گفتگوی واقع بود فرمودی که دنیا بجا همه چه دارد در دنیا منافع الدنیا فکل و معلوم است که از این  
 چه قدر پیش بابا شد و گاهی فرمودی که صحبت ما کس نیست از آنکه از آن را نداند و فرمود  
 که غنا بخل رخساره حالی ما نیست آورده اند که میان او شیخ فرید الدین قدس سرهما خود تے  
 عظیم بود و بهر بابا هم بودند و چنین بیکر که پیر خالید بگذاشت و تے از خدمت او بطبع فرید الدین  
 سخنرانی نمیده بودند که موافق مجلس شیخ فرید الدین بود و معذرت این سخن شیخ بهاء الدین  
 شیخ فرید الدین رفته نوشت یک سخن این بود که میان ما و شما عشق بازی است جواب  
 این معذرت شیخ فرید الدین نوشت که میان ما و شما عشق است بازی نیست نقل است  
 از شیخ نظام الدین او لیاق قدس سره که فرمود شیخ فرید الدین را افطار کم بودی اگر چه پادشاه  
 یا نقد کردی و شیخ بهاء الدین از که یاراهوم کمتر بودی اما طاعت و عبادت بسیار بودی و این آیت  
 فرمود از بابی ایها الرسول کلوا من الطیبات انکم لاصالحا و فرمود او از آنها بود که این آیت  
 در حق درست آید و شیخ محمد نور بخش در سلسله الذمب در ذکر او نوشته است بهاء الدین زکریا  
 ثانی قدس سره کان رئیس الاولیاء ببلاد هندوکان عالما بعلم الظاهرة صاحب الاحوال  
 و فائز من المکاشفات و المشاهدات مرشد مشوب من کثیر من الاولیاء و لدنی الارشاد  
 الناس من الکفر الی ایمان من المعصية الی الطاعة و من النقصانية الی الرده و الحانیه شان کبر  
 مع الاخبار میگوید فی وصایا الشیخ بهاء الحق والدین الواجب علی العبدان عید الله بالعبد  
 و الا خلاص و ذلك معنی الاغیار و محو الاشخاص فی العبادات و الا ذکر و لا سبیل الیه الا بحسن  
 و الاحوال و محاسبه النفس فی الاقوال و الافعال فلا یقول و لا یفعل الا عند الضرورة و یقدم کل  
 فی فعل الاجتهاد الی الله و الاستقامه به لیرزقه الله عز و جل خیر العمل و ایضا قال فی وصایا



بود از اشتغال به بعضی  
 فواصل در آن وقت پس  
 چون سالک سلوک این  
 طریقی نماید مقصود خود که  
 قرب الهی و وصل بوی  
 تعالی و تقدس است  
 بر سر و معنی قرب الهی  
 جدا سالک بود از غروی  
 تعالی معنی و وصل قطع از  
 غیر و غیر محض در نزد  
 و با حق و مراد بخواه  
 صبح منتهیات بود از  
 محرمات و مکروهات مراد  
 بیدار اشتغال بفضیلت  
 تعلق و تعلیم مثل زمین  
 و آسمان و کوه و درخت  
 و اسباب معیشت غیر ملک  
 پس بعد سالک از غفلات  
 بی توکل و بی زیاده  
 قرب ناقص است و باز چو  
 از مسافتات نام پس  
 بر توده که سالک از غفلات  
 بود از جهالتی تعالی قریب  
 بگردد بیان غیر بسیار  
 دیگر بکنیم بگوئیم اولی  
 که مانع از وصول حق  
 چهار اند و بدین مصلحت  
 و طریق از منتهیات و باطل  
 مناجات العالی بر غیرو  
 مذکور است و چون متوجه  
 که طریق وصول الی الله تعالی  
 از در حق بکثیر تر از مباد  
 است با اعتبار و عیاض  
 و فواصل بعضی تعلق و تعلق  
 و بعضی غیر تعلق است

بعضی المریدین علیکم بدهام الذکر و بالذکر یصل المطالب الی الحب المحبته نار حرق کل دنس فاذا  
 تحقق المحبته کان الذکر ذکر مع مشاهدة المذکوره و هذا هو الذکر الکثیر الموعود به الفلاح فی قوله و اذ کلفوا  
 بالله لیکنکم تعظون و ایضا فی بعض رسائله لبعض المریدین این فسیف را خیانت سمع  
 افتاد که شیخ الشیوخ شهاب الدین ابو عبد الله عمر بن محمد السهروردی رضی الله عنه با شیخ خود  
 ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاسم رضی الله عنه در حرم کعبه بوده شیخ ابو النجیب بر سر وقت خود بود حاضر  
 علیه السلام در آمد شیخ بدو التفات نکرد ساعتی با بتاود باز گشت چون خود باز آمد آنگاه بخودت او  
 شیخ شهاب الدین را گستاخی بود پرسید که شیخ چگونه بود که نمی از انبیا علی بنابینا علیه السلام بر  
 زیارت شما آمد شما هیچ التفات بدو نکرد بد شیخ دردی نگارست و ردی سرخ کرده گفت یک  
 تو چه دانی اگر خضر آمده باز رفت باز آید اما این وقت که ما را با حق بود اگر بر حق باز نیامدی و ندانست  
 آن تا قیامت بماندی هم در آن بودند که خضر علیه السلام در آمد شیخ بر خاست و استقبال کرد  
 و توضیح نمود نزد جویمان بر کاهتم من الله الیکیم پس میدار باید که مراقب و شغور روزگار خود باشد  
 و هر چه جز از حق است از دل دور کند و محبت خلق بر خود حرام گردانده باز کز حق موانعت گیرد  
 و اگر اورا باز از حق موانعت نبود او از محبت خدای تعالی بوی نیابد و ایضا فی بعض رسائله  
 بعضی المریدین سلامه الجسد فی فکة الطعام و سلامه الروح فی ترک الاثام و سلامه الدین فی  
 العمله علی محمد خیر الانام علی الله علیه و سلم تو فی رحمہ الله سابع صفحہ ۶۷۱ هدی و ستین و ستانه

سید نورالدین مبارک غزنوی رحمة الله علیه

خلیفه شیخ شهاب الدین سهروردی است مقتدا و شیخ الاسلام دلی بود در زمان سلطان  
 شمس الدین اورا میر دلی می گفتند در فوائد الفوائد می نویسد که در روزی که شیخ نظام الدین  
 ابوالمؤید حکایت فرمودند که وقتی اساک باران شد اورا از مهر گفتند که دعاء باران بکن  
 بر سر منبر برآمد و دعاء باران بخواند بعد از آن روی بآسمان کرد و گفت یا الله اگر تو بلدان  
 نهرستی من پیش ازین در هیچ آبادانی نباشم این بگفت و فرمود آید حق تعالی باران فرستاد  
 بعد از آن سید قطب الدین رفته الله علیه با ملاقی شد و این سخن با او بگفت که ما را اعتقاد  
 حق تورا سخ است و میدانیم که ترا بحق تعالی نیازی تمام است اما این نفاظ چه گفتی که اگر تو باران  
 نهرستی من پیش ازین در هیچ آبادانی نباشم نظام الدین ابوالمؤید گفت که من می دانستم  
 خواهد فرستاد آنگاه سید قطب الدین گفت که از کجا میدانستی گفت وقتی مرا با سید نورالدین  
 مبارک غزنوی رحمة الله علیه در پیش سلطان شمس الدین برازی بردشت نشینی ترا می دانست

من سنی گفته بودم که او گفته شده بود درین صحن مراد عابدان فرمودند گفتیم تو از من کوفته اگر تو  
 با من آشتی کنی من دعا بخوانم و اگر آشتی نکنی تو نام خوانده از دهنه او آواز برآید که با تو آشتی  
 کردم تو برو عابدان از شیخ نصیر الدین محمود قدس سره منقول است که فرمود بزرگی بود که او را  
 شیخ محمد اعلی شیرازی گفتندی سید مبارک غزنوی نعمت از یافته بود بعد از آن فرمود که در آن  
 وقت باز رنگینی بود از مریدان ایشان خدمت شیخ آمده گفت که در خانه من پسر می شود شده منده  
 زاده نهامت نعمتی همراه او کنی شیخ فرمود نیکو باشد چون من فرود آمد از بگذاردم پسر که بسیار می  
 و از جانب راستان من برآئی و در نظرم و از این همان روز سید مبارک غزنوی می شود شده بود پسر  
 سید مبارک در آن مجلس حاضر بود این حدیث می شنید با خود گفت من نیز پسر خود را میارم و در  
 نظر شیخ دارم چون وقت نماز یا ملازمند باز رنگان را در رنگ شد پسر سید مبارک غزنوی بگفت  
 برخاسته بود و نزد شیخ گفت شیخ نماز تمام کرد پسر سید مبارک غزنوی از جانب راستان شیخ در آمد  
 و سید مبارک را در نظر شیخ داشت شیخ در وی نظر کرد این همه نعمتها از آن یک نظر بود بعد از آن باز رنگان  
 و آمد شیخ گفت نعمت نصیب سید زاده شد فرموده و تقی در غنی استفاضا خلقی بر شیخ محمد اعلی  
 شیرازی آمدند گفتند دعائے یکن تاباران مبارک شیخ این سخن شنیده از خانه سیران آمده خلقی  
 دنبال شیخ را با غنی پیش آمد شیخ در باغ رفت باغبان در زیر درختی خفته بود شیخ از راه رسید اگر  
 و گفت درختان خشک می شوند بر خیز و درختان را آب ده باغبان جواب داد باغ من درختان  
 من آن زمان که حاجت آب دادن خواهد بود خواهم داد شیخ باغبان را گفت پس این خلق را  
 منع کنی که دنبال من نکنند ما بندگان خدا و زمین زمین خدا آن زمان که حضرت عزت خواهد  
 خواست باران خواهد فرستاد این سخن بگفت و باز پشت عقب آن چندان باران بارید  
 که نهایت نبود بمقبره سید مبارک جانب شرقی حوض شخصی مشهور است فات او در دست  
 اثنین، ملثین، سمنان.

## شیخ حمید الدین الصونی

احمد انصاری السوالی لقب او سلطان التارکین است و کنیت او ابو احمد از اعظم  
 خلفائے خواجه حضرت خواجہ بزرگ معین الحق والدین است در تجرید و تقرید تدبیر را سخ  
 داشت وی از بندگان خاص حضرت مولی عز اسماء است بهمت عالی او از دنیا و عقی برتر است و نظر  
 التفات از بدینچه در ای شخص نشاء است نمی انداد و اشالی عالی است در تصوف و مکانی نفع  
 در بیان قواعد طریقت و وی از اولاد سید بن زید است که از عشره مبشره اند رضی الله عنهم

مقلد او توغ از جنس عباد  
 مثل حج و زکوة و غیر  
 آن و از جنس عبادات  
 مثل نکاح و طلاق و بیع  
 و شرا و عبادان و غیر  
 از عبادان مثل عدم صلوة  
 و از کار غیر ذلک و از جنس  
 عادات همچو اکل مشرب و  
 نوم و لباس و غیر آن پس  
 نوافل ایند و جنس لابد  
 است و مطالب را از  
 تحصیل آن و استیجاب  
 و قات بدان پس بر طریق  
 اقتضای کتاب عین العلم  
 و ما اشبه ذلک من غفلات  
 حیا، علوم الدین کفایت  
 است و اگر قصد استقضا  
 و از رجوع بکتاب حیا العلوم  
 و کتب مبسوطه فقط نماید  
 و میفرماید که این ضابطه که  
 ذکر کردیم کافی است و مطالب  
 را در معرفت قرب و طریق  
 تحصیل آن اما احتیاج  
 مردم نمیشود و استاد  
 پس از برای تسهیل طریق  
 و صریح و ممول است  
 و مسلک را برای اوستاد  
 و مرشد اگر توفیق الهی رفیق  
 گردد فی الجمله من است  
 بموجب توفیق تعالی الذین  
 جاهدوا فی الله و فی سبیله  
 لیکن معبودند به بدست  
 طویل و پنهان و جدا و الله  
 اعلم حضرت شیخ مصنف  
 قدس سره بفرموده رساله این

جلوت نوشته اند نانه  
تناسب بنده الرساله دي  
ان بنی بنده الرساله علی  
سوفت القبول لایق تحویل  
فن علم بذا يحتاج الیه  
شیار و حکم مبین علم  
شیان و اجبه قه و لا بد  
من تحویل استراح من  
تحویل علم الاشیاء من  
لم علم بذا اصحاب فی تحویل  
مجمع الاشیاء و تبیل بذا  
الحقی ایضاً لایدری  
نفس من هرزه و لا یزال  
مجتزائی امره و قبل انت  
مجتزئی امرک لا کذا ندری  
نعلک من حرکت بر من  
بذا الحقی بالغارسیه زیات  
و خود غمیدنی از ان  
جهت چنین پریشانی  
الرساله الرساله  
تبدیل الی الهی بتفاوت  
حال الابداء و الاتیاء  
لا اله الا الله محمد رسول الله  
شیخ شیخ زمان خود  
شهاب الدین عمر میرزوی  
تدوین شده در عوارف  
المعارف در باب بدهایا  
و بنایات کلامی میفرماید  
که هر چه از اینست بدوی  
را باید که از معارف فقا  
کنای نیستند بقیام اصل و  
صیام بنهار احترام که که  
معاصرت بالایشان بدو  
ست مجاس انبار دنیا

وی از متقدمین مشایخ هندست سن طویل یافته وی گفته شما اول مولودی که بعد از فتح دہلی  
در خانه مسلمانان آمدیم از زمان خواجہ معین الحق و الدین تا دواوئل وقت شیخ نظام الدین  
باتی بود کمال کلمات میان ایشان نیز واقع شده باشد و الله اعلم و شیخ نظام الدین قدس سره  
کلمه او را از تصنیفات او انتخاب نموده بخط خود نوشته بود و صاحب سیرالایمان را از حفظ  
سلطان المشایخ نقل کرده است نقل مست که روزی خواجہ معین الدین را وقت خوش  
بود فرمود هر کس هر چه خواهد گوید بگوید که ابواب جابت مفتوح است یکی دنیا خواست و دیگر عقبی  
رو به بجانب شیخ حمید الدین کرد که تو میخواهی در دنیا و عقبی معزز و مکرم باشی گفت بنده را خواستی  
بنابند خواست خواست مولی ست تعالی بعد از ان رد بجانب خواجہ قطب الدین آورد و بهمین  
کلمه فرمود وی عرض کرد که بنده را اختیار نیست هر چه حکم شود اختیار شماست خواجہ بعد  
از ان فرمود التارک الدنیا و الفارغ عن العقی سلطان التارکین حمید الدین العوفی از ان روز  
او را سلطان التارکین لقب آمد نقل مست که او را در سوائے که موضعی ست از مواضع  
ناگوریک و دفتاب زمین احوالی بود که هم بدست مبارک ان زمین می کاوید و تخم میربخت و قوت  
فرزندان از ان می ساخت و نبات اوبست و نهم ربیع الآخر ششاه ثلث و سبعین و ستاتیر قد  
او را ناگورست قدس الله سره و او را با شیخ الاسلام بهاء الدین ذکر یادر باب فقر و غنا و اسلام  
و مکاتبات بسیارست و مضمون یکے از انها اینست که باطابق مشایخ و بمقتضی النصوص و  
احادیث دنیا و متاع آن مانع وصول بحضرت مولی ست سبحانه و تعالی و چون شنیده می شود که بعضی  
از مشایخ عصر ما حلقه و فرزندان دارند با وجود آن خوارق و کرامات نیز از ایشان ظاهر می شوندند  
این مسکین را درین باب حیرت زیاده میگردد اگر ایشان تلف فرموده ازین اشکال گره بکش اینند  
عین عنایت باشد و در مکتوب دیگر می نویسد مضمون آن اینست این فقر مکتوبی بخد مت شیخ بهاء الدین  
عرضه داشت کرد و از اشکال که این مسکین داشت از خد متش التماس جواب نمود ایشان بیسے از  
اسباب جواب آن نوشتند و اگر نوشتند شافی نبود این حقیر بدگرگاه مجیب الدعوات تصرف  
کرده ناری نمود که مشکل بنده خود را آسان کند و ازین معقود نشانی پیدا آورد حضرت مجیب الدعوات  
دعائے بنده را قبول کرده چنان نمود که از باب شریعت که طالبان ثواب آخرت اند و از برائے  
تحقیل ثواب اکتساب خیرات و مبرات از صلوات و قریبات می کنند از کشف حقائق تقوی و تائق  
نفس و کسے از باب طریقت در یابند محبوب باشند و همچنین از باب طریقت از اسرار قرب انوار  
تجلی ذاتی که مخصوص طالبان مولی ست و پیش ایشان هر چه ماسوائے ذات حق ست اگر چه  
کشف و مشاهده باشد حجاب ذات بود محبوب و معذور باشند پس هر که بر چه ماده حق ست

در آمده است بحقیقت محبوب است هر چند که او نداند محبوب است مکتوبی دیگر بجانب شیخ فریدالدین  
شکر گنج در اینجا نوشته است قیل و یعلم المستقلون بذکری ما فاتهم من قری فی بعضکوا قدیساً  
و لیکوا انکیز او یعلم المستقلون بقری ما فاتهم من الشئ لیکوا و ما یعلم المستقلون بانسی ما فاتهم  
منی ما تقطعت اودا جیههم و ادر التقیفات و مکتوبات بسیار است و او شد نیز دارد و شهر  
تصفیقات ادا اصول الطريقة است و در اینجا میفرمایند بدان راه که روی ایشان بدرگاه است و طالع  
چگونه کلام حمید آمده است انکیز ان صطفتنا من عباده فکنه فکله انفسیه و مبصه  
مقتصد و منه صوابی بالخیرات معذره اند مشکور اند و ما نیامند و معذره اند میانند آنها  
که بعد الايمان بالندو اقراریم با توحید حضرت حاضر نیامند اگر آید بر آید آینه آینه از  
خطاب سار عوا غافل باشند مشکور ان میانند آنها که با جان بختان آید و با قرا بر کاب فانیان آنها  
که خطاب است بر تکرار میا دارند و جواب این که فانیان علی فراموش نکرده اند و درین جهان پیش  
از دعوت بحکم خطاب از وی جواب لم یزلی اجابت کرده در بدایت کار بطلب بهایت اسرار  
بر آمده از بهای بسیار بود و پوشیده رفته اند کسی نام ایشان ندانسته است و نشان ایشان  
و تنی چند را که شناخته اند تعریف خواجده ما محمد رسول الله شناخته اند و اگر نه نام و نشان ایشان  
کس ندانسته و نشان ختمی یکی از ایشان امیر المؤمنین ابو بکر صدیق بود که پیش از دعوت بطلب  
رسالت بر آمد و مرد در خود را و اطلب کرد و یکی از ایشان امیر المؤمنین علی مرتضی بود که پیش  
از بلوغ مستعد قبول دعوت گشت و یکی از ایشان اویس قرنی بود که اگر پیغمبر صلی الله علیه و سلم  
تعریف نکردی نام او از پیچ دیوانه بر نیامدی و نشان او در پیچ دفری ثبت نکرده اند و زنی  
گفت که در حضرت عزت داشت که در دنیا چیزی نهاد و در دنیا چیزی بر نداشت آزاد و مملو شد  
بفت و یکی از ایشان سلمان فارسی است رضی الله عنه که پیش از دعوت در طلب هدایت بود  
و صدق عبید بن جراح از خود بگویند از پیغمبر افتد ایم که فانیان کیانند آنها اند که چون معلوم شدن شد که  
خداوند شان تعالی موجودی است که فنا برد و انیت طالب قتالی شد نه که از او وجود نیست و قدم  
در راه عدم نهادند و سر را در آن راه بیاد دادند و تحت نو میدی اگر چه نه خواهند نیست بخوانند و در راه  
فنا و حید فرید چون الفت بمانند ندوی و جود شان بماند و نه رای غایب عین فانیان شدند هر که در  
باقی شود این معنی را بقای ابد خوانند ازین روی است که در ایشان گویند که ملک ما از و ال  
نیست یعنی ملک ما در پیشی است و در پیشی امر سببی است نه ایجابی را و در سبب است  
اما سلب را سلب روا نیست و این ستری است غامض بفهم دشوار رسد تو اعتقاد نگاه  
میدار که حدود الاحرا بعبور الاسرار خزینه که محمود بود مخزون او مستور بماند و هر خزینه که خواب بود

و در این پیشه است از هر  
آن و با باند که بگویند  
اعمال مثل بقدران است  
و پایه در باب حال برتر  
است از آن بگویند  
که فقیه از موضوع در  
خرق پس است و زیادت  
بر آن حدیث نیست پس  
شیخ می فرماید باید که این  
سمن در گوش جندی در آید  
بدری که که بفرماید که  
نمودیم امور را همه و همین  
داشتیم فخر صالحین را و  
داشتیم که آنها این سخن  
از میند زیادت عبادت  
و نوافل تعالی نیستند و  
در حق حقیقه تقوی را اند  
با وجود آنکه صاحب حال  
صحیح باشد بنده را باید  
که خشک کند هر فریضه و  
فضیلت تاد بدایت  
ناتقدم گردد و حقیقی  
را باید که از تلاوت قرآن  
و حفظ آن غیبه داشته باشد  
و بقول کسی که می ملازم است  
ذکر احد افضل است از تلاوت  
کوش نه بد که بقرآن تلاوت  
آن در دین نماز بر آید  
که درین راه دارد برسد  
و بعضی از شیخ که بر بیان  
را با و است ذکر و احادیث  
فرماند برای آنست که تا  
موجب حج هم گردد و هر که  
ملازمیت تلاوت کند  
در خلوت و تنگ نماید



فوج در دست نیاید ششم مرتبه توجه است توجه بیاید که بی توجه سلوک را نشاید متوجه مرتبه سلوک است سلوک  
بیاید که بی سلوک در پیشگاه نکشاید ششم مرتبه در مرتبه پیشگاه کشادن است و پیشگاه کشاده باید  
مقصود وی نماید اول مرتبه سلوک چیست آنکه بویین برائی معصومیت آنکه توانی کنایه شایع حال  
الا، خفند هم امروز بر خود خوانی رسای  
در بندگی پادشاه روان باشد اول بست مقام که بگذارد بیاید  
را بی در پیش تو نهاده اند هم بار یک و هم در از تر اطمینان داد اند هم نازیکه و تمام و درین معنای  
ترا کرده اند بر نفس این را در زشت بیاید که در است که اندکی علیا علیا درین تاریکی به تو  
بهتانی از معانی عنایت طالع کرده اند که خلقی الخلق فی فلسفه آنکه نفس علیهم جن کوه  
آلله نور السموات و الارض و انهم ذلت الاثر من نور ربها عزیز و شایع این مایه  
را غنیمت دارد این عمر و ماه تر داده اند گذشته ایشان را خود را یکی از مردگان بشمارد اگر نه مرده مردی  
میدان و پیوسته این بیت بر دل می خوان **بیت** جانی ست هرا نیمه بخوابد رفتن  
اندر غم عشق آورد دلش ز **ا** ما خواجه بر بستر غفلت در خواب غفلت خوش بخت است و غنی  
و اندک دعوی محبت که کرده است و بر که دعوی محبت کند و چون شب و آید محبوب خود بخشد تا  
و فرزند ابان بنویسد کذب من ادعی محبتی ثم اذ احسن علی سبیل نام غنی سوال چون مردم میزد جان  
او از کالبد جدا شود باصل خویش راجع شود یا نه جواب راجع آن بود که در زندگی که آن را احیات  
طبیعی خوانند مرجع خود را بشناسد و جایها را بداند و عوائق و علائق معلوم کند و عشق آن عالم در و  
پدید آید و شوق مرآت را بداند که جایها براندازد و عوائق و علائق قطع کند و درو سے از موجود برگرداند  
و درو سے بوجد آرد حق بر معنای چنانکه شرط آنست بگذارد اجزاء و هر مقامی که بدو متعلق است  
هم در آن مقام بگذارد و بزرگ حقیقی پیش از بزرگ طبیعی بمیرد چون چنان بریزد و چنین بمیرد باصل خویش  
باز گردد و اصل را در سانه سوال دنیا چیست **جواب** کل مادی که اندر نهود دنیا هر چه آن دون  
حق است و دنیاست نفس تو دون است و هر چه نفس تو نزدیک است و دنیاست امروز دنیا نفس  
تو نزدیک است فردا آخرت و دنیا فرای او است ازین معنی گفته اند **بیت** امروز پری دوی و دمسردا  
هر چار یک بود تو **فسردا** **ا** نذا انا صدقنا خطاب خوانند کرد لکن چشمتون خرازی که اخلقنا کلمه  
آول مکره یعنی چون آخر کار تان این بود از اول چرا اختیار نکردی بختی که باید که تا این  
اختیار توان کرد که دنیا خانه نفس است و اسباب آفت حرب است و در در خانه خویش یا قوت  
باشد و از آن باب صاحب خود مدد دارد و روح درین عالم از اصحاب احباب خود در افتاده  
است و از معدن اصلی خود میجو رگشته تا به دزدانی نماید هیچ کاری از وی نیاید سوال ملوین دانی که خواهد آمد

سیاست لغت و طریقه اعتدال  
و غیر شرع با و از اعمال  
تا معنی بگوید و بعضی از اصلا  
نقد ایان راحت برین طریقه  
در غیب برین مقام و اگر  
نوع کام مناسب بدین  
ساقی که از چمن چمن  
نخام زد و درو باقی  
درین مقام است که شمع  
طریقه خود را بیان کرد و کام  
جانی است که در سادگی  
تو به یافت لطف شایع و درو  
در معنای غنی را ذکر  
و از این مختلف است با اتفاق  
بر آن که لطف جز می بدو رسد  
و با دست دست نیست  
عبادت اقام و از و بسیار  
ست و اول و نون و زیادت  
لا بعد و حصص است چنانکه  
گفته است جمیع برین بر آن  
سزاوار است انتصاف بر ادای  
در امتناع و صیاق و غیر  
عزت بر نصیحت طلب اهتمام  
تقریر باطن اثبات نفس حق  
تکبار که ذکر امری مقرر است  
جانب مشایخ آنکه گفتند  
بحال بدی و کرم و بحال  
مستطاعات و مبتنی فاند  
یقین است که بر مبتنی مشغول  
دروم ذکر باشد و در تقیض ضیق  
نقد در نایب درو یک باشد  
توجه از جانب حق است  
و در با وجود اعتقاد بر و جات  
وسن از مصلحت بسیار است  
بمنزله مقصود بر سر طریقه









ندیم ست جواب فقره عدی ست بوج و فقر کردن ندیم ست و عدم فقر کردن محمد و ازین ست  
که خواجہ ماصی الشہ علیہ وسلم بوج و دنیا و آخرت فقر کرد و چون کار فقر رسید گفت فقری فقری

### قاضی حمید الدین ناگوری ناگوری محمد بن عطا مست رحمۃ اللہ علیہ

از شیخ متقدمین ہندستان ست، جامع ہوا میان علم فلاسفہ باطن و بی از معاجیان  
خواجہ قطب الدین قدس سرہ است اگرچہ اوراد الہیہ از سلسلہ ہرود دست و مرید حلیفہ شہباز  
نہ وادی گویند کہ شیخ در بعضی رسائل خود نوشتہ است خلفائی فی الہدئہ و فیہم حمید الدین ناگوری  
واللہ اعلم اما بر شہاب او و جلد سماع غالب بود موصوفہ بہ سماع بیکیں و زمان او در این مہذا  
توغل در سماع نہاشت کہ او داشت علمای عہد بر سر او مہذہ ساختہ بودند و جدا زوی شیخ  
نظام الدین اولیا این سلسلہ را بر پا داشت و در زمان خلق شاد بر سر ایشان نیز مہذہ شدہ و ہما  
محاضر کہ در زمان قاضی حمید الدین شدہ بود حاضر ساختہ قاضی حمید الدین را تصانیف بسیار  
ست بزبان فنی و دولہ سخن می کند طوایح شغوس از تصانیف مشہور اوست و در وی شرح سہا  
حسی می کند سخنان بلند و یدل نزدیک بسیاری گوید و جامع میان علوم شریعت و طریقت  
و حقیقت و طریقت بود کاتبے با صاحب مطالعہ نیز کردی گویند روی وی و شیخ برہان الدین قاضی  
کبیر کہ یکی از مشاہیر عہد بود یا ان دیگر سوار میرفتند و اسپے کہ قاضی حمید الدین برہ سوار بود  
بسیار خوب و با اسپان یاران دیگر ہمسر می نمودند کہ در قاضی کبیر نہت کہ اسپ شمار بسیار  
صغیرت قاضی حمید الدین گفت ولی بران کبیر ست و اورا با شیخ فرید الدین گنج شکر مودت بود  
در فائدہ انوار می آورد کہ تحت حکایت شیخ فرید الدین نقاد قدس سرہ ذوقی گرفتن ایشان از  
استماع فرمود کہ وقتی ایشان خوانند کہ سماع بشنوند تو ان حاضر نبود بدین اسحاق و علیہ الرحمۃ  
فرمودند کہ آن مکتوبی کہ قاضی حمید الدین ناگوری فرستادہ است بسیار ید شیخ برادر الدین رفت و خرطیہ  
کہ دردی مکتوبات در قنات جمع کردہ بودند پیش نہاد و دست نہداشت اول ہمان مکتوب بدست  
آمد آن را بخندت شیخ آورد شیخ فرمود کہ ایستادہ بخوان آن مکتوب خواندن گرفت مکتوب این  
بود کہ فقیر حقیر ضعیف نحیف محمد عطا کہ بنزدہ درویشان ست و از سر و یدہ خاک قدم ایشان  
شیخ چون این قلم را بشنید یکی حالی و ذوقی پیدا شد بعد از ان این با سخی ہم با کردند کہ در مکتوب بود با سخی

آن عقل کجا کہ در کمال تورد	آن روح کجا کہ در جمال تورد
آن دبدہ کجا کہ در جمال تورد	آن دبدہ کجا کہ در جمال تورد
آن دبدہ کجا کہ در جمال تورد	آن دبدہ کجا کہ در جمال تورد

و السلام و التہنیت و التبرکات  
و سیرت سلف صالح از صحابہ  
و تابعین با سلسلہ اعتبار  
و احترام از اہل سنیہ شہید  
است آنہوں آن رسا را بطریق  
اختصار و جہتہ تا بداند کہ  
مکتوب چیست لی را یون جز  
بر این بائد اتونی بگوید کہ  
بجہ از برادران و خواستند  
از من کہ تو ہم سری ایشان  
قائدہ مخفی و باقی فقر مکتوب  
جدا از آن بہ سنی پاسدی کہ  
خود بہ دین حاجت و قبول  
کردن و درخواست ایشان فقر  
اسکان ادنی یا نعم و خدا یاری  
می جویم در ان بدان ای برادر  
تو منی دبا و پروردگار علی را  
و اگر گفتہ بود و شایع است  
و درستی ملی کہ گنج آن  
استوار و شاخہای آن بلند  
ست لازم گیرہ خود فقر و شہادت  
محمدی او بر اہل بیت را کہ  
آب از چشمہ خود بہ بکیرت  
و مات نژاد و در اہل طو  
اذا نکبکی و در لہی را از با با  
و نوشی تا بہای در فرستاد  
کہ رنگی نہاد و گون شدہ و از  
ماہر است گویدہ است و می  
کہ تو انہ زمی ہی کہ بگویم  
و این در زاروی دی تو نیز  
شرح کردہ ام پس اگر مری تو  
بر طبق فقر محمدی سید و ام  
ترا کہ بری برادران بنشین  
کہ یاران فقیر و صلی اللہ علیہ  
ہم و علی اللہ ہم اہل بیت و

بر گفته شوی بد ز تو بیا  
و باران دی زیر شقی دی بوی  
که بر آینه شود در نشان  
نخچه‌های شایع خود را بگفته  
خوبی تو ز من پیغمبر و شیخ  
تو محمد رسول الله صلی الله علیه  
و آله سلم سلام بر تو ای خلیف  
و درین میان ازین طریق  
نیست کن بآن برای هر که  
دست می‌داری از برادران  
خود تا باین راه و درجه  
کا بنده بر سر پیران  
شیخ خود پیغمبر و خلیف  
تا بکم رفقه محمدی صلوات  
شرع آن را بر بنایه کنین  
اصول تو اعدا را میان  
کم که بعد از به دست حاکم  
اصول صوریان فرست  
آسان کرده باشد لائق  
تا عله اول این راه  
اینست که تجدید تو بکنی  
تو بعد کار تو کر است  
این بی کریم را فرست  
بردی کتاب از برادر و هو  
تا به بر آری و در جلسه خالی  
که کسی را از بنده داری و دو  
و کت نماز مخصوص و شوع  
تمام بگفتی و بر سر بنده نگاه  
مولی باستی چنان باستی  
که دل تو نرم گردد و به تو  
آب شود و اشک از چشم تو  
ردان گردد و بنای فریاد کنی  
و از تکی گنا تو بکنی و باز  
آنی و سید الاستغفار که در حلقه  
شیخ آمده است بخوانی و بر

و کان وفاته سنه ۶۰۵ هجری و ستاده از شیخ نظام الدین لایما نقل است که فرمود سکه سماع درین  
شهر قاضی حمید الدین ناگوری نشاند و قاضی منهای الدین جوهرانی چون او قاضی شد و صاحب  
سماع بود این کار استقامت گرفت اما قاضی حمید الدین را در میان منازعت و خصومت  
بسیار کردند و بران حرف ثابت بود و بعد از آنکه که بحیران با قاضی حمید الدین ناگوری منازعت  
کردندی تا وقتیکه مولانا شرف الدین بگیری رنجور شد قاضی حمید الدین از صفائی که درویشان را  
باشی عیادت بر در آوردت و در آخر کرد که قاضی حمید الدین آمده است او گفت آنکه خدائی را  
معشوق می‌گوید او آمده است من روی او نه بنیم درین مجلس امیر حسن شایع حاضر بود و عرض داشت  
کرد و مقصود ازین معشوق محبوب است سلطان المشائخ فرمود درین جا بحث بسیار است و نیز  
از شیخ نظام الدین اولیا منقول است که فرمود قاضی حمید الدین ناگوری بهار سیده است که  
سماعی بود با آنکه قولان حاضر بودند و نمی‌گرفت صاحب سماع گفت بیایند اگر کسی را با یکی  
تفاوت حالی باشد با یکدیگر صفا کنید کردیم مؤثر نیاید با گفت بیایند بیگانه در آمده باشد  
تقصیر کردند و بزرگ سماع گرفتند و باستغفار مشغول شدند در نشانه آن درویشی رسید و پیغمبر فرمود  
با سماع آن اثری پیدا آمد عزیز من در آن مجلس بود و بعد از آن حال جان بختی تسلیم کردی نقل از طالع  
شمس و حقیقت آنست که اختصار در انتخاب از آن کتاب حقیقت ماب که هر جامع موج از امر  
حقیقت و قوع قوع از معانی طریقت است متوسرست جمع مواضع او در متانت و حرارت و حالت  
مشاکل متشابه واقع شده از اولی کتاب که شرح اسم هومی کند کلمه چند ایرادی باید چند آن معانی در  
شرح این کلمه گفته که وقت کتاب از احاطه آن قاهرست باری هر چه آمد نیکوست قال قدس سره  
مهر حرف اشارت است و اشارت بی‌شایه بود چون موجودی در نظر آید یا از دی خبر آید از بعد آن  
چون از وی فعلی که لائق او بود دیده شود در معرفت گویند او کرده پس نکو که در چنانکه خلیل صلوات الله  
و سلامه علی بینا و علیه چون روی از نیرات بگردانید و تیریه از کل ظاهر کرد که رانی بپر خفا جمعا  
نظر کنون روی دل محبوب جان آورد و جمعت و جبهی للذی فی فکر السمو اب  
و اکا من حیثه از بعد برای انی بری و تولای و تبهت ویر گفتن انی من تو تبهت فقال  
انی نری انی هو یطعمنی و یسقینی این اشارت اگر چه از مقام تفرقه بود و در حروف اضافات  
دلیل این سخن است اما در طلب مشارع جمع شده و در صفت بار خلت شمع شده در حال در سلوک  
آمد انی ذی اهت انی رتی نیز ذی اهت با نیز میفرمود جمله ذرات عالم کون را در سلوک توجه  
بدو مست زیرا که محله طالب کمال خود اندر کمال جز در عالم لایزال نبود بدین نسبت همه را از چیز عظم و در نظر  
آورد و درو س همه بدان نور آوری حکمی را سوال کردند و گفتند روی در عالم بحیث گفت بهستی است

از توبه الاشیا به رباعی	کرب لم یسوی او تو ابد شد	حال دل خسته ام نکو خواهد شد
نقد چه کنم رشته امبدولم	با او چو کی شود و تو خواهد شد	

لی حبیب خیال نهیب یحیی || اسماء فی ضامری مکون || ان تذکره فکلی غلب || و ان تامله فکلی عیون

ای برادر در عالم سلوک جمعیت محال است انی ذاهب الی ربی سیه یمن و لیل این حدیث است اگر بدو جمع بود سیه یمن چرا گفت و در حال وصل و غلبه و ضلال بود و تا افاق و سحای می سر این معنی است سحری در مقامی که انما باید گفت هو گفتن تغذیه بدو ضلال و در مقامی که هو باید گفت انما گفتن محال بود و نیز ذکره الله بالخیر میگوید که اگر توحید انانیه دران تمام سوخته یحیی بر سر اندی چون بجای هو انما گفت و سر آمده و سیه داشت بر آمده از زمین بجای رفتی و سر آمده و از سر مایه توحید بر آمدی چون انما گفت بر سر آمده و سیه از سر تبه برتر آمدن قلعه فادویه عمری در اشارت مشیر و مشاره اشارت بیاید تا درست آید و این حدیث کثرت مقدمه بشان ثلثه شعاری قریب شود از مقام توحید و در رد الاشیا که ای شرک العبادة عندک سر این سخن است رباعی

آز که بوی تو اشارت باشد	وز معنی عزت عبارت باشد
بیاچاره همیشه در خسارت باشد	ای برادر اشارت حسن محسوس است

بود و اشارت و هم بود و ما بود و اشارت عقل بقول است بود و بود و عزت و کبر و بی محبوب جان بدین عوالم نسبت ندارد پس اشارت بدو جزو شرک و گنج بود اگر غائبی اشارت کیه می کنی و اگر حاضری اشارت بچیزی کنی خالق الخلق لایری و بر انما هزله الله که اشارت بدو جزو غفلت دل نبوده الا الله بر سر دل که تجلی عالم غفلت بود و در ابر و والی یا داشت و نه ندو چون دل از یاد داشت باز ماند هر آینه زبان از یاد کردن باز ماند درین مقام اشارت بدو بود و در

من ابدیم عن الله اکثر هم ذکر الله مصرع || کسی سرش می داند زبان در کش زبان در کش || ای برادر تو خود را فراموش کن و خاموش کن خود این فراموشی یاد کردن عجب بود و اذ که ربک اذ انیت قبل اذ انیت نفک و دوزی شبلی خود را فراموش کرد لب بر لب نهاد و خاموش کرد غمازش از دقت در گذشت چون بخود باز اعتماد در آن اندک از اندک و میگفت سحر

نسیت ایوم من عشقی صلاقی || فلا ادی فدا فی من عشاقی || فا ذکرک سیدی احمی و شری

و وجهک ان رایت شهادت دلی || بدانکه اسم هو یک حزن است و حزن و اواز اسباع ضعیف متولد شده است پس این اسم مقدس دلیل است بر وحدت کسی و هیچ اسمی برین مشابهت نیست عمری ام اعظم باد شاه یگانه یگانه باید ناموجب معانی بی کرانه شود چون دائره پایا حرف مستقیم اتعالی یادست مضاعف بندها محبوب باشد باو بانداه المحبوب لمحبه یا انما النین الصنوا

طریق انبلا محمدی استقامت  
و سوزنای قلب بوی بخت  
از ان برین توبه و برین  
باید در دمار غم برستی فکر  
و استود باشی و مفتی صمد  
و حقیقت و گوش زبان  
فرخ دست راست و دست  
تواند در دمار غم برستی فکر  
شده از ان بود و شرع با داری  
از در حقیقت علم و  
حال تو کاه باشی نامور  
کاه بر وجه و در زبان  
و عازی و در دمار غم برستی فکر  
باشد زود و گوش تو سخن  
و آنچه ناشنیدی ست زنده  
و چشم تو بر زن یگانه  
سپاس از عجب ایشان  
تا به یک باضاعتی  
او بعد از توبه در ای چشم دل  
حق و در مقام تنویر  
ستوی با سواد و سواد  
و اهل و اوقات حوائج  
باشی با سواد و سواد  
و در این صلی الله علیه و آله  
سفید دلی با خدا با ناله  
و جذبات نوای اقبال  
وی و تبار و شانه خیز  
گر بفرست سفید دلی با محمد  
صلی الله علیه و آله  
و حرم بر سواد و سواد  
بود تا زود و کبر با ناله  
خود را از جمیع حقوق ناسخ  
بروشت کنی تا محمد و آله  
برگزین تو تا ناله با دای حقوق

در حق خود نفس خود خلق  
عموماً قصد صانع عالم را  
آنکه با تو در برین طریق درین  
معرفت صحبت را  
برای تو خداوند تعالی به  
تقوی است پس در هر حال  
و مسابقت رفتن به  
و احاطه با صفات حق  
از صفت خود را که از  
در مقام استرشاء دارد  
گاهی بر حق و گاهی بر  
مهربانی او با حق  
در حق و گاهی بر حق  
برای او که در حق  
از به نسبت با خود و غیره  
بهر صفات و صفات  
در کمال و کمال  
و داده بود و در اندک  
کن و تعلیل و تعلیل  
باشد و اگر بطریق حق  
و تعلیل خود را که  
منافق در حق و حق  
بیک حرمت باشد که  
و اعتقاد که با حق  
قبول کن و قطع را  
از وی کنی بر که حق  
تبار و تقاضی که  
قابل صحبت خاص  
عقود بر بدو و بدو  
لطیفه قلبیه که تربیت او را  
عقلی آرد و فیض الهی  
از آن راه بوی میرسد  
و باطن متعین شد و حاصل  
این معنی به حق  
و احترام و عذر و عذر

چون دایره با کج رفت علت که در نظر من می نماید مثل شد صفات بند محب گشت بود و چون  
الحب المحبوب پس ندان حضرت اعلاء او مر عاشقان کار افتاده را باید و نشاندند آید و عاشقان  
در این دایره از حضرت عزت او را تا به عودت وصل او در یابند و آید و در عالم عشق شوق چون  
در حق بین بود با حق بود در خود است و عظیم معبر است رباعی  
ایا باشد که گفتگوی باشد [و ایجا که ز شوق جسته می باشد] ای شبیه ز سر برد های بوی باشد  
بند ای عزیز که اسم بود اشارت است بوجود ازلی و هست لم یزل می صفت با وصف کمال  
و مقتضی انقراض و زوال موجودی که ازلیت او از بند نباشد و هستی که میست او را انبیا  
است و این اول اسم است که از سر او قات غیب در عالم ظهور آمده است چنانکه در سوره  
اعلی بود الله و ظاهر است و اسم اعظم و محلی انوار را بر سر را خالص و هر حدیث ظاهر است و چون  
این اسم از اسماء اشارت بود از برای زیادت بیان اسم الله بر آن هم کردند و الله تعالی نور الهیت  
را در ذات خواص بود و چون از این جهت قاسم او را غفل بشری بود برای زیادت بیان اسم خدا  
بر آن هم کردند و تعالی انوار اهدیت و قاب و باب تحقیق بود چون انوار حدیث محرق ثابت برایت  
بود برای زیادت بیان اسم محمد بر آن هم کردند و تعالی انوار هدایت را شایع او بود و چون  
انوار هدایت را تا حق اسم الهیت بود صفات لم یلد و لم یولد و لم یکن که کون و زیادت بیان  
بر آن هم کردند و چون تعالی انوار این صفات مقدسه را صفات خلق را در نقد عبودیت آید و به  
را طاعت او کار را بر برگاه الهیت آورد و بعد از نهایت نظر برید ایت افتاد دایره های بود و با  
همه محیط هر چند انداز عبارت در سائر اسماء جسمی بود انداز اشارت در آن دایره یا اندک گفته اند  
این اسم معظم اصل اسمی است چنانچه فاتحه ام کتاب است این اسم معظم ام اسمی است  
حقن باز آیم اسم بود بیایچه خُطب جلال ذوالجلال است و فاتحه اهداف کمر است  
اسم اگر چه صاحب نظر باشد و او را از اسرار خبر باشد بغیر سلطان به میت حضرت او و او هم  
شود و در فیض عشق سر روان شود او را از خود نشود و در صفات او غیبت و حسرت و غایت است  
او از بود و نظر سرش و آید و بود لا اله الا الله محمد رسول الله کی از اکابر طریقت فرمود  
و الهان بدیدیم بدون بدور رسیدم او را یا فتم در کمر شهو غرق و بشو دستنق گفتم ما را که کمال به غم  
من انت قال به فتم من این جنت قال به فتم الی این رسید قال به فتم مکر مرادت از حقن بود حضرت  
ذوالجلال تعالی است که ملک لم یزل و لایزال است فشق شهنش و خرقیت از روی حود و  
و جانش با استقبال رویت باد شاه شد عجب خواج عالم صلی الله علیه و سلم چون سانس بجز نباشد  
عالم خودی دور شد و با تو از محبوب مستور شد چون تلام امواج شهود بر آمد سلطان غنی









از در دلی پیوسته می گوید سه	که عالمی حدیث تو کم کنی	راه سرگشت دگوئے حکم سنجی
بس سوه چنفرام کنی	برگفته بگریه دما تم کنی	عجب در تنهایی کار لا احصی

بنیاد ملک است کما انقیت علی فکک گفتن سرائی سست تحریری اگر در بدایت بدن معنی که  
 استغفار موجب کلال باشد در نهایت مسکانت ندی در روزیش همدار استغفار میالستی که در دانی  
 استغفار الله کلایم یا نه مرقه نود و نه بار برای نود و نه نام و یکبار برای استغفار آن استغفار و ذلک سرای برادران ما  
 که رخصت تحمید نصاحت نماید اور مقام توجید دم چون زنده لا احمی ثمار علیک لا اله الا الله محمد

احب مناجات الحبيب با وجه	وکن سات انما شقین کلیل
--------------------------	------------------------

### شیخ جلال الدین تبریزی قدس سره

اکمل مناسبت مناقب ادا از اچیز در کتب مشایخ پشت نوشته اند معلوم توان کرد و در فوائد  
 انوار نقل از سلطان المشایخ می کنند که شیخ جلال الدین تبریزی مرید شیخ ابوسعید تبریزی بود  
 بعد از وفات پیر در خدمت شیخ شهاب الدین سهروردی افتاد خدمت بانی کرده که بیخ بنده و مرید  
 را میسر نشود گویند که شیخ شهاب الدین پرسالی بسفر حج رفتی پیر شده بود و ضعیف نوشته که برای او  
 میباشند و چندان بر مزاج او موافق نبوده است شیخ جلال الدین تبریزی که نوعی کرده بود که یکدانی  
 دیگری بر سر کرده میبرد و آشتی در آن کرده چنانچه سر او نشود تا چون شیخ طعام طلبیدی طعام گرم پیش  
 بر روی ووی با خواجہ قطب الدین شیخ بهاء الدین مودت داشت و ذکر او در کتب مشایخ  
 پشت بسیار است و هم در زمان خواجه بدلی شریف آورده بود شیخ نجم الدین صحرای شیخ الاسلام  
 دلی که قبرا بر برابر قبر ولایت بر بان الدین علی است با او نقاد سے پیدا کرد او را بامری شیخ هتم غلت  
 و چنان انگشت که او را جانب بنگاله روان کردند چون در بنگاله رسید یک روز بر آبی نشسته بود بر خاست  
 و تجدید صورت کرد و حاضران را گفت بیا بنده تا بر حازه شیخ الاسلام دلی نماز کنیم که او این ساعت  
 نقل کرد و بچنان بعد که بر زبان او رفته بود بعد از آن که نماز کرد و وی سوی حاضران کرد و گفت اگر  
 شیخ الاسلام دلی ما را از شهر بیرون کرد شیخ ما او را از جهان بیرون کرد و هم در فوائد انوار از  
 سلطان المشایخ می کنند که فرمود شیخ جلال الدین تبریزی قدس سره چون در دلی آمد بعد از چندگاه  
 روان شدی گفت که چون من درین شهر گدازم زهر فم بوم این شات فقره ام تا پیشتر چه خواهد شد و هم در اینجا  
 نقل می کنند که اندرا آنچه شیخ جلال الدین تبریزی در بدایون دید روزی در دلی خانه نشسته بود مرتب  
 جزات فروشی کوزه جزات بر سر کرده پیش آن در میگذشت و این جزات فروش از جماعت دلی ع طریق بود  
 که دواشی بدایون می باشند چون نظر او بر روی مبارک شیخ جلال الدین افتاد هم در اول تعقیب و نه

و تفاوت ندارد که در دواشی  
 الاجبار از اراکان و اجبار  
 و اجتناب نواهی ادلی صلی  
 در آمدن در سبط یا غیرت  
 که عیضا و توطی یا حق عیضا  
 متعین عیضا بود که بر بنگاد  
 که فخره و ادلی که در مذی  
 حق است در حال انزاع و توبه  
 کند و بیعی باشد که توبه  
 مستقیم کرد و عیضا و صلی  
 و خلد و کله ایشان را غایب  
 که عیضا و ادلی که در مذی  
 در اندک که شمر دله در مذی  
 ایشان فخره که کله مذی  
 نهجانه و بدایون را می است  
 از جهت تعین ایشان بنصر  
 و علم وی عیضا و بنگاد  
 مرتبه سه و ششم حال که  
 این از عیضا فقرت شرم  
 دهیم که در فقره و ادلی  
 از نیم در دلی که نیم  
 از بیات فقره که در مذی  
 که بعد از انتقال امر و اجتناب  
 نمی حفظ عیضا و بدایون  
 حق عیضا و ادلی که در مذی  
 شود بر روی عیضا و ادلی  
 محبت شمر دله که در مذی  
 و ادلی میا سخته شود و اجتناب  
 گدازد از عیضا و بدایون  
 و ادلی شود چون بامین  
 فرسیده بامین که در مذی  
 و ادلی که در مذی  
 انان میا جان ما سربه  
 اما اول فقره و ادلی  
 نهایت من وضع کجایش

بگفت چون شیخ در تیزید گفت در دین محمد صلی الله علیه وسلم این چنین مردان هم می باشند بر فرموده ای  
 آورد شیخ اورا علی نام کرد چون دو مسلمان شدند خانه رفت و یک تک جلیل خدمتی آورد شیخ قبول کرد  
 و فرمود که این اسم را هم نونگا بدار آنجا که خواهم گفت مبعوث رسالتی فی الجمله این اسم بهر کسی بختی  
 را صادر می فرمود یکی را بپناه دیم و یکی را بکشتن بکشیم آنکه فرمودی شیخ جلیل فرمودی نقل  
 نقد شیخ پنج جلیل بودی تا چندگاه بآوردن آن همه اسم و تا شد یک دوم باندان علی می گوید  
 که در دل من گذاشت که بر من یک روز بیش مانده است. اقول شش شیخ بخیرم است اگر کسی  
 چیزی خواست فرمودن چه خواهم کرد بعد از این مانده بودم که بکلی یا در سوال کردیم مرا گفت یک  
 دم را بداده و هم در ای نفس می کند که شیخ شهاب الدین سهروردی و فنی از سفر حج باز آمده بود اهل بخارا  
 بخودت او آمدند بر علی خدمتی او در نقد جلیل بسیار درین میان اهل بیابان که هر چه از چادر بلند خود  
 بکشاد یک دم پیش آورد شیخ شهاب الدین آن یک دم ایندانی آن تکف و بدایا بنهاد  
 آنکه از حاضران هر که بود فرمود که شمار سرچشمی بایه از تحفه من برین بدهد یکی بری حاشه نه فدی  
 و هر که کالانی بری گرفتند شیخ جلال الدین تبریزی طیب الله ثراه حاضر بود و اشارت کرد تو هم چیزی  
 بگیر شیخ جلال الدین بر فراست آن یکدم که آن زال آورد بود برگرفت شیخ شهاب الدین چون  
 این بدیگفت این همه تو بروی چنین گویند که شیخ جلال الدین تبریزی و شیخ بهاء الدین زکریا بایم  
 سیاحت بسیار کرده اند تا وقتی که بشیری که شیخ فرید الدین عطار در محالو رسید شیخ بهاء الدین  
 روش چنان بود که چون بمنزل میرسد عبادت مشغول می شد شیخ جلال الدین سپهر شری بیاید  
 شیخ فرید عطار را بدید که نشسته است محالو از کمالات او شد چون بهاب مگاد باز آمد با شیخ بهاء الدین  
 گفت که امروز شامیاز دارا دیدم که از خود فتم شیخ بهاء الدین فرمود که جوان یا مال پیر یا کوی گفت  
 که با وجود این چیز با دنیا بد از آن تا شیخ باز در میان شیخ جلال الدین شیخ بهاء الدین مفارقت  
 افتاد و فرمود ان شاء الله نقل می کند که شیخ جلال الدین تبریزی مکتوبی بجانب شیخ بهاء الدین زکریا کرد  
 علیه فرستاده است و در آنجا نوشته من احب اخذ التسالم لقلع ایداد و شسته است که هر که دل بر صف  
 بند گوی میابد عبد الدینار و جامع الکلم که از ملفوظات میر محمد گیسو راز... می نویسد که شیخ فرید الدین  
 تدس سره در کودی بیشتر مشغول مستغرق بودی تا آنکه او را مردم قاضی بچه دیوانه می گفتند بارے  
 شیخ جلال الدین در آن منزل رسید بر میر انجارد و روشی بهفت گفت که کودکے مسمت دیوانه شکلی  
 که در مسجد جامع افتاده می بایست شیخ جلال الدین بدیدن او آمد و اندکی با بهاب و او او صانع بود  
 آخر بخیل قسمت کردند بیکرانه افتاده ماند وقت افطار هم بدان و اند روز که کشته اهل روز فرید تری با آن  
 یازت با خود گفت که اگر آن تمام انامی خوردم چه فوایدی بود چون شیخ الاسلام تطیب الدین بیوست

شرح آن ندارد و فقط اخلاص  
 بافتن بر قرقه و زور است  
 و چون دین از شیخین بدایا  
 شکلی مدعیان تنبایا  
 یافت و در مکتوبه که  
 است...  
 که جمله آمده ایم از بهاب  
 سیرت نفس ایشان که در دست  
 و کار ایشان در دست حال  
 عزایتان جان بود که ماند  
 درم همان که باند شیب  
 روزی که در دین چوب خود  
 و صورتی خوب بستند و نقد  
 خوش بشو در اهل آن که کند  
 و صورت نگویند در دین  
 چنان دورا بگفتند تا هم محقق  
 شود و خطاب دنیا بدست  
 آید و از این مکتوبات  
 ایشان فرستاده ایمان تحقیقی  
 در ایشان ندارد و تمام  
 شیب سماع بشوند و در نقل  
 کنند و چون ظاهر باشند و با  
 در نفس اول راغ و فخر  
 بدادن بر ملک امر و در متن  
 نظر حاکم ایشان سوا می کنم  
 از شارب حق و وعده که در داد  
 اما از ایشان که ایشان در زمان  
 حق انداز راه زنی اینان  
 را شده و اصدیت از راه زانی  
 که راه دنیا زنده مال بدهد  
 راه دین زنده ایمان بر ند جان  
 چون ایشان در دین باس فقر  
 باشند و آن که در فقر فقرین  
 است که آن اند اند بسیار باغ  
 ایشان که باک رود پاک

این حکایت که شیخ فرمود بابا فرید هر چه بود همدان یک دانه بود برای تو داشته بودند در سیرالادلیا می نویسد که در اشای آنکه حیان شیخ فرید الدین و شیخ جلال الدین مکالمه میرفت شیخ فرید الدین لغایت جامه پاره داشت هر بار باو میزد و شیخ بدان پیر این محل از او پاره می پوشید شیخ جلال الدین دریافت فرمود که در پیشه در بخارا تعلیم مشغول بود هفت سال از او در تن نداشت فوطه داشت خاطر جمع دل و تاجه شود سلطان المشایخ می فرمود که شیخ جلال الدین ازین درویش مراد نفس خود داشت قبر شیخ جلال الدین تبریزی در جنگاله است بزرگوار و تیرک به قدس الله تعالی سره العزیز

## شیخ نظام الدین ابوالموید قدس الله سره العزیز

از مشاییر بزرگان ست در زمان سلطان غم الدین معاصر خواجہ قطب الدین قدس سره بود شیخ نظام الدین اولیا نیز اورا دیده است میر حسن در فوائد الغوادی می نویسد که بنده عرض داشت کرد شما تذکره کرد و متی بودید فرمود که آری ولی در ان ایام کوک بودم درک معانی چندان برادر نموده است روزی در تذکره آورده ام اورا دیدم بر در مسجد نعلین در یابی داشت آن را از پای کشید و بدست گرفت و در مسجد رها کرد و دو گانه بگزارد من بیکس را در نماز برهنیت او ندیده ام ده گانه باراحت بگزارد و بالائی میرفت مفری بود که اورا قاسم گفتندی خوش خوان آتی بخواند بعد از ان شیخ نظام الدین ابوالموید رحمه الله علیه آغاز کرد که بخط بایابی خود نوشته دیدم ام هنوز سخن دیگر گفته بود که این سخن در حاضران در گرفت همه در گریه شدند آن نگاه این دو مصرع بگفت که  
 بر عشق تو بر تو نظر خواهم کرد | جان در علم تو زیر زبر خواهم کرد | این بگفت و نمر با از خلق برآمد بعد از ان دوسه بار همین دو مصرع بگفت آن نگاه گفت که ای مسلمانان دو مصرع دیگر این رباعی یاد نمی آید چه کنم این سخن بر طریق مجرب گفت چنانکه در همه جمع اثر کرد آنگاه قاسم مفری آن مصرع یاد داد  
 پرورد و بی بجاک در خواهم شد | پر عشق سری ز گور بر خواهم کرد | این رباعی تمام بگفت و فرود آمد  
 جد شیخ نظام الدین ابوالموید را غم الدین غم الدین گویند شیخ جمال کولوی که مقبره او در کول ست از اولاد اوست رحمه الله علیه وفات او در سنه

## شیخ برهان الدین محمود بن ابی الخیر اسعد البلیخی رحمه الله علیه

از اکابر علما و دقت سلطان غیاث الدین بلبن بود موصوف بود بود علم و دانش و جد و سماع جامع بود میان علوم شریعت و طریقت عالم شعر نیز می داشت و بعضی شعرهای درویشانه نیز از وی نقل می کنند چنانکه این بیت  
 هر کرمت عالم شد رفت ز برهان عذاب

نموده اند خدای تعالی در وی فرمود  
 از لوث ایشان که چون  
 کردند سیاه گردانیدند  
 دین را در ارضی با دوی سبحان  
 از اهل خشیت خوف و تقوی  
 بر اقبه سوغت سفت و سفت  
 که خود اند از غلظت و سفت  
 ایشان را در خدای چنانچه  
 بحقیقت خدا را در ایشان  
 اهل حضرت الهیه و صاحب  
 نقیضات قدس سره از سلام خدا  
 یا در ایشان در غمست میگویم  
 از خدای گویم که تو فیض به بار  
 و شمار این باران با سبک  
 طریقت که دست دارد آنرا  
 و راضی ست از ان دو دانه  
 از آنچه مکره است نزد  
 ز نادان می گردانند و نیز می گویند  
 کشتن فقر محمدی آنست که  
 چون بشنود قرآن عاظم گفتند  
 بدان بیل گفتن بیل دخیلی  
 که در وی منکمل سگانه بعضی  
 مقدسه خود بر دلهای ایشان  
 و اعلیای کسی که دعوی محبت  
 خدا کند حاضر نیاید در محبت  
 نزد سماع محکم محبوب حاضر  
 یابد نزد سماع نقیض و تقنی  
 و تعصیف فاضل باشد نزد  
 سماع کمال حق و آقا و محققان  
 جل جلاله سماع قرآن شفا  
 صله ایشان در آسرا  
 ایشان ست حاضر میشود  
 در وی منکمل است با هر می کند  
 اورا در امر و نهی و مدد و عید  
 وی و تقصیر اخلاص و اعتقاد

در بیل حکم شده که چهارید نیست

دی مشارق حدیث را پیش مصنف سند

ایمان دی بر نرم خود کما

ایشان و مخیر گردوداع

ایشان بنیت خود صفات

نفوس این به بقره گرداند

آن صفات غفلت شکم و جلا

معد های ایشان از جیب

برای شایعه رحمت و امان

جود، جلال آرام، می گوید

حشوش من سخن کسی که می گوید

که چون قرآن به حساب

بشرست، جود و ساحت

نمایه شعر مناسب طبعیت

بشری است، حاجت بر ما

حردودهای - سماع و دین

کلام ناسخ و حقیقی نه در خیر

شعر و کلام است باطن

خود سیمار و می که صاحب

نقد خوش از لغات خوشی از

بر خواند و ضم گردد با کی

دع شوند و با تو کی که نشر

نشد در نعمت، فعل، بیام

بمقتضای طبع و جلیت

چه چای گیران این حرکت

نه بمقتضای خاص ایمان

یقین است بلکه بشر بیع

و جلیت است اما در باب

یقین که صاحب خود می باشد

علیه السلام که ساعی که طالع

ایشان با حان می جنانند

قرآن آنچه بهانست در دل

ایشان پس جلیت و دلهای

ایشان خنوع، جلا و شغل

و این جلا در وقت تدوین

حکم معرفت یقین باشد حکم

طبع و جلیت و فهم این سخن

کرده بوده نقل است که وی می گفت که من خرد بودم بقیاس شش بخت ساله همراه پدر خود

راهی میرفتم آذره مولانا بر بان الدین مرغیایا صاحب هدیه در قضا پدر من از تماشای

کرده که کچه دیگر رفت مرا بر جانی گذاشت چون که نه ملا بر بان الدین، یعنی آنی نزدیکی سیر من پیش

شدم سلام کردم بر من تیز بیداده این سخن بخت خدایا چنین می گوید یا نه این کودک در روزگار خویش

علامه عهد شود من این سخن شنیدم و همچنین در کتاب او روان شدم باز مولانا بر بان الدین مرغیایا

فرمود که خدایا چنین می گوید یا نه که کودک چنان شود که بارش با این بر در، بنای نقل است که در بارها

گفته خدایا و در اصل مر از هیچ کسیره نخواهد پرسید مگر از یک سیره زویر سید ندان کسیره که است وقت

سماع چنگ است که چنگ را بیا شنیده ام و این سماع اگر باشد به شندم قرا و جانب شرقی

توضیح می است که آن راخته نورگوزین زار و دیگر یک به مردم این ریا خاک فیرا را با طعانی بخود نمند

تا سبب مزید فتح علم گردد از این جهت قبرا از پایان شکسته به چند باز و بران گردید و باز از مصر

مکات کرده و رحمة الله علیه

### شیخ احمد نهرانی رحمة الله علیه

مرید تاضی حمید الدین ناگوری ست مردی بزرگ بود و با ننده شیخ الاسلام بهاء الدین زکریا

قدس سره که کسی را ایندیدی و در باب شیخ احمد نهرانی گفته است که اگر مشغولی آمد بسببند مایه

و دهه فی باشد شیخ نظام الدین اولیا فرمود در ان سماع که واقعه شیخ قطب الدین بکبار دوستی

قدس سره احمد بود نهرانی نیز در ان مجلس بود شیخ نصیر الدین محمودی گوید که شیخ احمد نهرانی گاه گاه

بر سر کارگاه او را حلی پیدا شدی که او از خود غائب شدی و دست از کار بداشتی و جامه خود بافته شدی

روزی تاضی ناگوری قدس سره بدیدن او آمده بود ملاقاتی کردند بعد از ان وقت و دواع تاضی

حمید الدین گفت احمد را چند درین کار خواهی بود این بگفت و باز گشت همان شیخ احمد بر فراست که

شیخ را حکم کند شیخ نشست شده بود دست بر میخ آمده دست بشکست شیخ احمد بزبان هندی گفت

این بر من تاضی حمید الدین دست من بشکست بعد از ان شیخ احمد ترک کار گردت و کلی بخدا

مشغول گشت قبرا در بدایون ست رحمة الله علیه

### شیخ محمد ترک ناری رحمة الله علیه

اصل او از ترکستان ست و از انجا بدیل مهندرسید و در ناریول ساکن شد گویند وی مرید خواهد

غمان بارونی است و در آنجا از ملفوظات مشایخ دیده ایم ذکر این یافته ایم و عوام آن دیار اود را  
 پیر ترک و ترک سلطان نیز گویند و مقبره او ملجا، خاص و عوام آن دیار است چون از ترکستان بیاید  
 هنر رسید در قصبه نازول حوضی که بود که مدفن ابر لب آن حوض است آن حوض مساحت شده  
 رفته است و در آبادانی شهر در آمده وی آنجا سکونت کرد و مجرد بود و متوکل و حضور و از توالد و  
 تناسل دور و بیکیس را به بیعت دست نداد و مرید ساخت آورده اند که در او اهل اسلام کافران  
 و نازول قوت داشتند و مسلمانان در شهر اندک و مندان فرصت بجهت مبدء اشتغال و زعمید  
 بود در نماز یکبارگی بر سر مسلمانان ریختند و شهید ساختند بسیاری از مسلمانان در آن روز سعادت  
 شهادت رسیدند و شیخ محمد ترک نیز همدان روز شهید شد اکثر شهید را بر لب حوض تهنه پال  
 دفن کردند و شیخ در مسکن مالوت مدفن یافت و در آن شهید و شهید شده اند یکی بر طبقی است  
 او را بلند شهیدی گویند یکی در نشیب او را نشیب شهیدی خوانند هر دو حافظ کلام الله بوده اند  
 گویند که بعضی از صلی آواز تلاوت قرآن از قبر مانع ایشان نشیندند که بطریق دیگری خوانند  
 نقل است که یکبار شیخ نصیر الدین محمود چراغ دلی را بادشاهی با کراهی بجانب تهر دوان ساخته بود  
 بره نازول متوجه تهر بود چون یک کردی رسید از جوده دل فرود آمد و متوجه مقبره  
 شیخ محمد ترک شد و در آن رفته سنگی است مقابل قبر زمانی متوجه بان سنگ استاده بود بعد از آن  
 متوجه قبر شیخ شد چون از زیارت فارغ شد پرسیدند که چه سر بود که او را سنگ متوجه شدید  
 و بعد از آن بفرموده سپه خد متگاری که خداوند گارش خواستن او در خانه او بیاید و او را  
 سر بلند سازد من در حانیت حضرت سید کائنات را صلی الله علیه و سلم بالای این سنگ حاضر دیدم  
 تا آن دم که آن معنی بر من مکتوب بود متوجه آن سنگ بودم چون آن معنی از بعیرت من  
 غائب شد متوجه تربت شیخ شدم بعد از آن شیخ نصیر الدین محمود سر در مراقبه برد چون سر از مراقبه  
 برداشت فرمود بر کراهی صوب پیش آید و باین روضه متوجه گردد امید است که آن دشواری آسان  
 گردد یکی از بانی با کان گفت که اکنون خود شمارا مشکلی پیش آمده است فرمود از برای این میگویم  
 که دشواری مرا حق تعالی به برکت ایشان آسان گرداند و سر منزل از نازول نگذشته بود که  
 یا شاه راه افتد شد و شیخ نصیر الدین محمود بدلی بازگشت آن سنگ در مقابل قبر امنوز است  
 و مردم زیارت او می کنند رحمه الله علیه

در جهان این آیت را می نزل  
 من المومنین که با مشایخ  
 شایع القصر من جلد الذین  
 یحشون ربهم فیکون جودهم  
 فیکون علیهم المومنین و  
 خود را حاضر در معراج تران تبت  
 کنید و ادای یاران من غلبت  
 نصیب از معرفت معظم و  
 عادت ترین مردم مومنانست  
 که خاشع تر بود در معراج کلام  
 وی اگر بدست می خواست  
 که بهر سائید غاری معنی غلب  
 العفو را بشنود از وی  
 تران در ادب شریفه بدران  
 اصحاب پیغمبر و راهی الله  
 علیه آله و سلم و معنی غلب  
 اجماع این ترجمه آن رساله  
 است بعد از اختصار و حذف  
 بعضی لغات و تعلیقات  
 و بعد از آن نام بنک ظاهر شود  
 که قدس نفی و لایق است و در  
 تربت و تسبیح و دستان و  
 توسل و تسکین طالبان مریدان  
 بذیل اود ایشان نیست  
 مقصودش ترغیب و تحریص  
 بر طریق اتباع و اخذ سنت  
 رعایت تقوی و تدبیر است  
 و ترجیح و توفیق طریق سلف  
 صاحب که صاحب تامل و تأمل  
 و اجتناب از بدعت و حزن است  
 که مخالف اصل پیدا کرده باشند  
 و خدمت جامع کلامین بدین  
 فرود شد و علم اعتقاد تابع  
 بواجب باشد و اتفاق در بین  
 دارند و این سخن فرود متفق علیها

## شیخ ترک بیابانی مشهور شاه ترکان صاحب

گویند وی از مریدان شیخ شهاب الدین سهروردی است و الله اعلم و از احوال و چیزی متفق نشده است





[illegible]

او تذکیر گفتی سخن گیر اداست بیشتر سخن از محبت گفتی شیخ فرید الدین شکر گنج در مجلس تذکیر او بسیار  
 حاضر شدی از فرشتین اول بلا جو را بعد از آن بدلی رسید و مرید خواجه شد و سیر الاولین نقل از سلطان  
 المشایخ می گوید که شیخ بدر الدین غزنوی را با خواجه ملاقات بود بدو را و او را گفت که از خضر الدین نهائی نیکی  
 باشد و زنی در مسجدی تذکیر می گفت شخصی در جانی بلند و ترازم می نشست از شیخ به پنداشت و کثرت کرد  
 که خضر است پدر گفت که بعد از تذکیر او را در پایم چون تذکیر تمام شد حضرت عجبی که بود غائب شد  
 سلطان المشایخ می فرماید که من از شیخ بدر الدین شنیدم که می گفت خواجه قطب الدین قدس سره این  
 دو بیت بسیار گفتی رباعی | سودای نواد در دل جوانه است | هر جا که حدیث است آن است  
 بیگانه که در تو گفت آن خوش است | خوشی که از تو گفت بیگانه است | و هم می فرماید که شیخ بدر الدین  
 غزنوی در عمر بزرگ بود و من شده او را گفتند شیخ پیر شده است چه شکری نقد گفت شیخ نمی نقد عشق می نقد  
 هر جا که عشق است او رقص است و هم می می فرماید که شیخ بدر الدین از پیری چندین توانست چون  
 سماع شنیدی و چنان تصدیق گوی که کودک ده ساله می نقد قبر او در پایان قبر خواجه است قدس سره  
 سرها خواجه لب تری است با آنرا از قبر خواجه قطب الدین در جانب شمال او را قبر خواجه است  
 گویند که گویند که در وی پیش از مقبره خواجه است در او انفس فتح دلی و لیکن از احوال ایشان چیزی  
 معلوم نشده است و الله اعلم -

المولانا صاحب الدين رحمه الله عليه

پسر قاضی حمید الدین بن مست و صاحب سجاد - او در سیر الادیب نقل از سلطان المستنصر علی آرد هر که  
 بود که او را از میز شیری گفتند از بداهه بد ملی آند و بد بخدست مولانا نافع الدین بن قاضی حمید الدین  
 ناگویی رحمة الله علیهما تا فرقه در خواهد هم برین نیت بختی کرد بر سر حوض سلطان بعضی از در ایشان  
 آنجا حاضر شدند و برین اغتیاب هر که در طلب خرقه آمده بود چون حوض سلطان را دید گفت این سهل  
 حوضی است حوضی ساغر که در بیاؤں است بهتر از این حوضی است محمد کبیر حاضر بود چون این را بشنید  
 مولانا نافع الدین گفت که او را خرقه ندی که کذاب است -

شیخ فخر الدین قدس سرہ

فرزندخواجہ معین الدین بزرگ بود بکجب زراعت مشغول شد و موضع ماندرل که قریب اجیرست  
احیاء ساخت و آنچه در ملفوظات مشایخ چشتیه است که فرزندان خواص را دیه اجیار بود و حاکم مزاحمت  
می کرد و خواجہ بقریب آن رود ملی تشریف آورد همین شیخ فخرالدین است و می بود از پدر بابت سال

الرسالة السادسة قرع

الاسماء باختلاف اقوال

الشيخ وإخوانهم في السماع

لا اله الا الله محمد رسول الله  
الحمد لله الذي هدانا لهذا

منہ سماع زود شایخ طریقت

تقدس الصلوات فی امرایہ جمہوریہ



در صد حیات بود در قصبه سرور شازده کرده از اجمیر وفات یافت نزدیک حوض ذصبه  
سرور ارمغان دوست رحمة الله علیه

# طبقه دوم در ذکر شیخ فرید الحق والملة والدین گنجشکر و معاصران و مریدان ایشان مقرر شده شیخ فرید الدین مسعود قدس سره العزیز

خلیقه خواجه قطب الدین ست، از خواجه بزرگ معین الحق والدین نیز نعمت یافته از اعیان  
اولیا و ارکان ایشان ست بغایت ریاضت و مجاهده و فقر و تجرید داشت در شرف و کرامت  
آسیبه بود و در ذوق و محبت علایمی همیشه در سزا خفای کوشید و خود را از چشم خلق می پوشید از  
شهری به شهری می گشت عاقبت در مقام اجدین که مردم دی درشت غری و ظاهر پرست و متکبر  
و دلیشان بودند آمد و گفت این محل بودن من ست آنجا سکونت کرد و هر آنجا کسی از حال وی خبر میداد  
بسیرون قصبه در خفا کریر بودند یک درخت بود انبوه زیر آن درخت با حق مشغول بودی و بیشتر  
احوال در مسجد جمعه مشغول بود آنجا اورا فرزندان شده فاقهای کشیدند و مخنثها و شغبها میدیدند  
آخر چون برهان قوی داشت پوشیده ماند لعل ست که وقتی جامه اورا بپار پاره در بلبین  
مردی پیرانی پیش آورد آن را پوشید و در حال از تن بر کشید شیخ نجیب الدین متوکل را داد و فرمود  
من هوئی که در آن جامه داشتم درین جامه نیافتم لعل ست که بیشتر افکار او منبرست و دی تقلدی  
از شربت بیاوردندی و قدری می نوشید و آن کردندی از آن شربت مقدار نصف بلکمه و ثلث بر جواهر  
قسمت کردی و مقدار ثلث ماندی خود بکار بردی زلفیه آنهم کسی را که خواستی نصیب کردی بده  
دو نان چرب کرده بیاوردندی پاره از آن نانهای خوردی و باقی را بجا هفت قسمت کردی بده مانده  
پیش آوردندی و در آنجا از بیرون طعام بودی مردم می خوردند و خود نخوردی مگر باز بوقت افطار روز  
دیگر و در وقت استراحت گلیمی که بران روز نمیشسته همان را بستر می ساخت چنانکه این حکیم پایان  
خی رسید از شیخ نظام الدین اولیا قدس سره نقل ست که می فرمود که شیخ فرید الدین بیشتر نان زنبیل  
خوردی البته وقت افطار یک دو پیکاله نان زنبیل پیش بودی از شیخ نصیر الدین محمود قدس سره  
نقل ست ساها بتجارت شیخ فرید الدین زنبیل گردانیده اند و خدمت شیخ نظام الدین بارها فرمود  
که در آن شب که یله یا گل کریر در خانه شیخ سنبری خوردیم مار در عید بودی و آن را بجان بودی  
یاری می چید و می آورد و همی خوردند ما چون وقت و یله دگر می بودی زنبیل گردانیدند بده فرمود  
که در خدمت شیخ نظام الدین هم ساها زنبیل گردانیده اند بده فرمود این چنین خورده اند انگه بجای  
رسیده اند نقل ست که وقتی برائے شیخ غلام یک دانگ نانک و ام کرد چون بوقت افطار طعام

نقل می کنند از افعال اول  
ایشان با مختلف نمیشد  
جماعت ایشان بجز در قضا  
و طاعت توقف بودند و کمال  
بر رویها نداشتند و اگر کسی  
در دوا این طاعت را ست  
طاعتی معتدایان مت انا  
طاعتی ست و در نمازین  
که در این راه و شریکان  
دستین درگاه اند و در دین  
سیدالطاف حیدر بنعلی قدس سره  
هم آمدند که در سادای طاعت  
کردی و با این جماعت نمیشد  
تک که در خدمت جاساع کانی  
نشست و فرمود از کفریم و پاک  
نفرین است که در خدمت اخوان  
دیدان که از انهای نمیشد با آنها  
نمیشد زیرا که ساع ایشان  
اندلید و با این جماعت  
مشاع ساع اورا جاساع کرده اند  
بشروط و آداب که در کتب  
ایشان مذکور است و سوط جگاه  
گاهی بودند بطریق اخلاص و  
و چون جمیع صفی ایشان ترک  
ساع در زمان خود بجهت نقد  
اطمان بپوشیده کرد و دیگر جوان  
گفت و بعضی این حکایت جمیع  
را با این جمله نقل کنند که جمیع  
می شنید پس از آن تو که در این  
ادنا هر دو جانب می گشت و اند  
ایم و نیز از وی خبر می شنید  
که فرمود فرمودی آید بجهت برکت  
برین طاعت سرور حق فرمود  
همان زیرا که این خود بزرگ  
نقد و صفت قدم نزد خدا



من المبالاة و واجب است که  
مرادوی از ان قول ان خواهد بود  
که هر چه جز در شرع و احکام که محقق  
عبد است اگر باعث جمع بود  
مضروب قلب شوم با که حریت  
و چون روی رقی الغضد در باب  
سماع با این الطلاق خود لایق  
مطلق سماع نزدی و احرام باشد  
و انکه حق نیز بهیست چه عوی  
حرمت سماع علی الاطلاق و  
و خود دلیل قطعی بر حرمت آن  
چنانچه در تفسیر و خود مکتوبه  
است چنانچه میگوید مستفاد گردید  
است حق است و ان شاء الله که  
در شرع دلیل قطعی هم چنانکه روایت  
اونیت بر حرمت اولاد انیز  
غیبت و در قتل انقلاب گردید  
که اگر مطلق سماع و جمیع از  
بعضی به تعقید بعضی انواع  
و تفصیل در احوال مسامان منکر  
لازم آید انکه مطلق صدق  
و علی اتم ابو محمد خراسانی رحمه الله  
علیه در این مسئله بر این جانب  
است در کتاب اعیان العلوم  
بیمار نقل اختلاف علی شریح  
از خود به دلیل اصول اثبات  
اباحت سماع یکی که دیگر  
سماع فتاوی و ذات خود مباح  
است که احداث سماع حرمت  
من است بشین از آواز خوب  
مراسم و در باب الاصل است  
چنانچه با هو روید نالمان  
و انشاک خوب سیر و تماشای  
باغ ممکن است پس از ان محض  
و چیزی بیرون از ذات نگاه

از دین شنیدیم که وقتی بخدمت شیخ فرید الدین رقتی من غیر علم خلاف چیزی نمیدادند و قاطر من گذشت  
که اگر شیخ مرا از علمی پرسد که من نمیدانم چه جواب گویم این اندیشه در دل من بود ناگاه از من پرسید که نتایج  
منها چه باشد و نتایج مناظرات از مسائل علم خلافت من عرض شد و در بیان آن شروع کردم و  
نقش و اثباتی که در آن معنی است بر او گفتم و ذات او بنجم ماه محرم ۷۶۷ هجری قمری در سن و ستاد و عمر و شرفش  
نمود پنج سال نقل است که در شب پنجم بقدرت بر وی غالب شد تا از خفتن بجا آمد بگذارد و بعد  
از آن بی هوش گشت ساعتی که بهوش آمد و گفت که نماز خفتن گزارده ام گفتند آری گفت یکبار دیگر  
گزاریم که دانند چه شود دوم مرتب بگذرد و بعد بی هوش شد این بار بی هوشی بیشتر بود باز بهوش آمد و گفت که نماز  
خفتن گزارده ام گفتند بار دیگر آید گفت یکبار دیگر گزاریم که دانند چه شود سوم مرتب هم گزارید بعد از آن فرمود  
یا حی یا قیوم و جان بحق تسلیم کرد و بعضی از مخلوقات گنج شکر که بخط شیخ نظام الدین او بیایافته اند گفته  
می گرد فرمود چهار چیز از هفت عهدی بر طبقات سوال کردند همه یک جواب فرمودند من اهل الناس  
تبارک اللذین من اکین الناس الذی لا یغتر بشیء و من اعنی الناس القانع و من افقر الناس تارک  
القناعة فرمود الله یسمی من العبدان یرفع الیه یدیه و یرد هما خائبین فرمود اگر مهت علم نیست ما گزین  
نم نیست فرمود و زنا مرادی شب مراجع مراد است فرمود کار گرام خود را بمن سر در دمان نباید گذاشت  
فرمود شیخ الاسلام جلال الدین نور الله مرقدہ گفته است الکلام مسکر القلوب زن اول الکلام و آخره  
ان کان الله فتنکم و الا فافسکت فرمود چون فقیر جامه پوشد چنان پندارد که کفن می پوشد فرمود آن  
نما که باشی در دنیا باز نمیدانستی چنانکه باشی فرمود جذبه من جذبات الحق خیر من عبادة الثقلین فرمود قال  
علیه الصلوة و السلام طوبی لمن تشبه عبید عن عریب الناس فرمود الصوفی یعقوب کل شیء و لا یکدره شیء  
فرمود و اوردم بلوغ درجه الکبار فلیکم بعد الا لغفات الی ابناء اللوک فرمود  
و اندیشه یار نازیم بگرفت | گفتم بسود دیده روم بر در تو | اشکم بدید استیتم بگرفت  
نقل است که در پیش او در باب ایادت و حرمت سماع که در آن خطا علامت گفتند فرمود سبحان الله  
یکی سوخت و خاکستر شد و دیگری هنوز در اختلاف است فرمود آتیه فی التدریس و السلامه فی التسلیم فرمود  
السلامه و اشرف الناس و الفقراء اشرف الاشراف فرمود الفقیر بین العلماء کالبدر بین النجوم و کمال السما فرمود  
ارذل الناس من اشتغل بالاکل و البساس نقل است که مردی بخدمت شیخ بدر الدین قدس سره عرض  
داشت که در که بجانب سلطان غیاث الدین بلبن سفارش نامه برای من در علم آید شیخ نوشت نه  
قضیه الی الله ثم لیک خان اعطیه شیاناً لم یطع به الله و انت المشکوک و ان لم تقطع شیاناً فاما لم یطع به الله  
و انت المحذور

شیخ نظام الحق والدین محمد یدایونی قدس سرہ

خليفة شيخ فريد الحق والدین نام او محمد بن احمد بن علی البخاری است، لقب او سلطان المشايخ و نظام  
 او بیاست وی از محبوبان و مقرران درگاه الهی است و دیار هندوستان مملو است از آثار بركات او  
 خواجه علی بخاری و جلاله و پیر او خواجه احمد و مقرران درگاه الهی است و دیار هندوستان مملو است از آثار بركات او  
 آمده سکونت ساختند و پدر او خواجه احمد و مقرران درگاه الهی است و دیار هندوستان مملو است از آثار بركات او  
 شیخ نظام الدین چون تلمذی بزرگ شد والده او را در مکتب انداخت کلام الله بخواند و کتابها  
 خواندن گرفت و هم در ایام محرم که عمر شریفش قریب بدو ازدده سال بود کتاب لغت میخواند و  
 که او ابو بکر قول گفتندی بخدمت استادان ملتان آمد و حکایت کرد که من پیش شیخ بهاء الدین زکریا  
 سماعت گفتم و این قول میگفتم **لقد سمعت حجة الهی کیدی** معراج آدم یاد نه آمد شیخ یاد داد  
 بعد مناقب شیخ بهاء الدین گفتن گرفت که آنجا که چنین تمیید چنین تا نیز گمانی که آس می کنند  
 هم ذکر میگویند این و مانند این بسیار گفت این معنی پیچ در دل او نه نشست بعد از این حکایت  
 کرد که از آنجا که او در این آدم شای دیدم چنین و چنان سماعت این کلمات در دل او محبتی و ارادت  
 پیدا شد که از خود رفت از آنگاه یاز تخم محبت شیخ فريد الدین در زمین سبز او نشست و در برود تقصیر  
 و تربیت می یافت در نشستن و خاستن و خوردن و خفتن ذکر شیخ فريد الدین می کرد و بعد از آن  
 بقصد تعلم بدلی آمد و تحصیل علم کرد و مقامات حریری را پیش شمس الملک که صدر ولایت بود تلمذ  
 کرد و یاد گرفت و علم حدیث خواند و او را در طالب علمان نظام الدین بجا گفت بعد از آن  
 بشوق ارادت شیخ فريد الدین با جود حسن رفت و وی در آن زمان بابت سال پوشش بسیار قرائت  
 پیش شیخ فريد الدین تجمید کرد و شش باب از عوارف نیز میسر کرد و تمهید او بشکوه سلمی بعضی کتابها دیگر  
 نیز پیش شیخ خواند نقل است که وی فرمود چون سواد پای بوش شیخ فريد الدین حاصل کردم  
 نخستین نسخه که از شیخ شنیدم این بود که خواند بیت **ای آتش فراغت و لها کباب کرده**  
 سیلاب اشتیاق جانی خراب کرده | بعد از آن خواستم که شوق کمال خدمت ایشان باز نمایم و در شت  
 حضور غلبه کرد همین قدر تعلیم که اشتیاق پائوس عظیم غالب بود چون اثر در شت در من مشاهده کرد  
 فرمود بکل داخل دیشبه چهارمین روز بخدمت شیخ محبت کردم و عونه داشت کردم و زبان چسبیت ترک  
 تعلیم کنم و بار داد و نوافل مشغول شوم فرمود ما کسی را از تعلیم منع نکنیم آن هم این که این کمال غالب که آید  
 و درویش را قلمی علم باید بدهد با نعمت خلافت مشرف شده بدین آید و تا شیخ در عید حیات بود  
 هر بار بخدمت او رفت آمد و وقت رحلت شیخ حاضر نبود چنانکه شیخ فريد الدین در وقت رحلت  
 خواجه قطب الدین و خواجه در وقت سفر خواجه بزرگ معین الحق والدین قدس الله سره هم حاضر نبود  
 بعد از آن در دلی با اشارت غیبی در غیاب پور که الآن خانقاه او در آن جا است سکونت کرد

حسنت و استجاب رب که  
 و در این خارج از ذات واجب  
 و حسب رجم و ذکر و دیگر  
 اگر کسی در راه حج فرض یا غلظ  
 او در راه مانده شود و غلظ  
 چنین نگاه شریغبین کش  
 شری از راه باز و از بکشت  
 بنزد راه و در روزه یک  
 و در کمال چهره و احوال باشد  
 و در سال حکم مقادیر این سخن  
 اما از آنکه می بینی هر آنکه  
 سماعت خدا در اصل صحت  
 در صلی بر موت او نیست و الا  
 و چه تا نگردد و در شوق  
 چه تا نگردد و در شوق  
 شوق و پادشاه بخود و باین  
 شوق در رفتن راه حج یا قوت  
 بزرگ بودن کار پیدا کنند و است  
 باشد باشد عاشق کار الیا  
 اثبات ابحاث باید کرد باین  
 این سخن نمک و می نمکین کرده  
 و مظهر زنده و بابت خفاست  
 و در حمت که است بعد از صحت  
 چنانکه تعلیم و صیغه گفته اند  
 غلبه حقیقی می رسد و غلبه  
 شبیه حمت و اندک تقوی است  
 که در خود در حدیث آمده است  
 کان البین الی من تلح و لعل  
 من تقی نیز در حدیث آمده است  
 از این سخن انصاف بخت انصاف  
 فی انقلاب و در مشاهده الهی  
 فی شعب الی این عن جابر علیه  
 سلامین سودا این مجلس

فرموده و گویند یاد کرده اند که  
 مراد علی بن ابی طالب علیه السلام  
 انسان منزه از بشری بود و خداوند  
 استماع غایت می گفت که  
 مراد علی بن ابی طالب علیه السلام  
 من استعظمت نعم ربی و کثرت  
 و عز میرست و فضل من من  
 فرموده و افتخار و توفیق از خداوند  
 احمد و او را در آمده است  
 نافع گفت این مراد را می گویند  
 تا که آه از مراد را می گویند  
 رسیده است و او را گفتند  
 در سوره انعام می گویند که  
 از ان راه بجای دیگر گفت  
 مراد علی بن ابی طالب علیه السلام  
 نعمت من بر من است و ان  
 از گوش گفت این مراد را  
 از غیر مراد علی بن ابی طالب علیه السلام  
 که در نزد شیخ از او زان  
 گویند و ان را نصیر بودم  
 یعنی از خجسته که در مراد  
 شنیدن آن و از ان راه  
 از ان که غایبی است مکرده  
 من به باطل گفت است که  
 سکنه که در ان سبب  
 ست و مراد را گفت  
 که استماع از ان نام جا نزد  
 هر چند پدیده باشد و مذموب  
 انک اعظم از حیضه فی الله تعالی  
 سوره انکه که استماع از ان  
 ست و در نهایت مشهوره از  
 وی آمده که مکرده است و امام  
 مکتب گفته اگر جابر بخود  
 متغیر بر این میباید  
 که بوی متغیر در ان

نقل است که وی می فرموده و در آنجا که معزالدين کيعباد در آنجا شهر نو بنا کرد خلق دين انبوه شدند  
 و آمدند و شد ملوک و امراد و سائر مردم بسیار شدند با خود گفتیم که از اینجا می بیاید رشت درین اندیشه بودیم که  
 همان در روز روز نماز دیگر خوانی در آمد صاحب حسن بنایت خیف اول سخن که بامن گفت این بود بیت

آن روز که مرشدی نمی دانستی | کا گشت نمائی عالمی خواهد شد

بعد از ان این سخن گفت که اول بدست مشهور بناید شد چون این کس مشهور شد باید که چنان شود که در آن  
 قسمت از رسول الله صلی الله علیه و سلم مشرمنه نمایند آنجا که گفت که چه قوت و چه حوصله باشد که از خلق  
 گوشه گیرند و بحق مشغول باشند و حوصله آن باشد که با وجود خلق مشغول حق باشند چون این سخن تمام  
 کرد قدری طعام پیش آوردم بخورد و در وقت بعد از ان اورا اندیدیم چون نیت اقامت او درست شد حق تعالی  
 اورا قبولی تمام داد و خاص و عام را بوی رجوع شد و ابواب فتوح بروی مفتوح گشت و عالمی از  
 موانع احسان و انعام او قوائد برگرفتند و او خود بر یا همت و مجاهده می بود و گویند که در آخر عمر که سن شصت  
 از پیشان بخار زنده بود بنایت مجاهده پیش گرفته بود و صوم دوام داشت و بوقت افطار اندک  
 چیزی چشید و طعامی که وقت سحر بودی اکثر چنان بودی که نخوردی خادم مرصدا داشت کردی که  
 خدمت وقت افطار طعام که می خورد اگر از طعام سحر اندک تناول نکنند حال چه شود و ضعیف قوه  
 گیر و درین محل بگریستی و گفتی که چندین سکنیان و درویشان بجهای مساجد و دوکانها گریستند و  
 فاقه زده افتاده اند این طعام در حق من چگونه فرود و همچنین طعام از پیش بر میباشند نقل  
 کردی گفت قتی با شیخ خود در کشتی همراه بودم شیخ مرا پیش طلبید و فرمود یا ترا چیزی بگویم چون  
 بدلی بردی در مجاهده با شیخی بیکار بودن هیچ نیست روزه داشتن نمی راه است و اعمال دیگر چون  
 و حج نمی راه وقتی دیگر فرمود من از خدا خواسته ام که هر چه تلاز خدای تعالی بخوای بیای و دیگر فرمود از  
 برای تو قدری دین تیار خواسته ام و در وقت خلافت فرمود مجاهده باید کرد برای استوار راه وقت  
 دیگر در محروم سر برهنه کرده و بشو مبارک متغیر شده می گشت و این بیت می گفت ر با من

خواهم که همیشه در رهنای تو زیم | اخاک لبوم و زهر با می تو زیم | مقصود من خسته ز کوفین توئی

از بهر تو میرم و برای تو زیم | چون بیت تمام کرد سر بسجده نهاد چند کثرت مثل این دیدم در محروم  
 رفتم سر در قدم شیخ نهادم فرمود بخواجه چه می خواهی من چیزی دینی خواستم شیخ مرا بخندید و به پشیمان شدم  
 که چرا خواستم که در سماع غیرم نقل است که دی شب تنها در محروم بودی و در بستی و تمام شب رازد  
 نیانه بودی چون روز شدی هر که نظر بر جمال او افتادی تصور کردی مگر مستی طامع ست و از لیس  
 بیدار شب تنها مبارک! سرخ بودی گویند که میر خسرو این بیت در وصف پیر خود گفته است بیت

توشانه می نمانی بر که بودی امشب

که بنزد چشم مست اثری ندارد در

نقل ست که وی فرمود

و شایسته آنکه از امام محمد بن

در واقع کتابی دادند در آن مسطور بود تا تو اتی را حتی بدل پیرسانی که دل مومن ممل فله و ربوبیت صیبت  
 می فرمود که در بازار تیماست هیچ کلاهی را آنچنان در اوج نخواهد بود که دریافت دلمه را نقل ست  
 که اقیه در قیلوله بود و دیشی آمده آن را باز گردانیدند شیخ فرید الدین را در خواب دید که می فرماید اگر در  
 خانه چیزی نیست حسن رعایت آئینده واجب است این از کجا آمده است که همچنین خسته دل باز گردد چون  
 بیدار شد ازین حال تعجب نمود بر این شخص که آن در پیش را باز گردانیده بود گفت شد که خدمت  
 شیخ را در غنبد دیده ام و مرا عتاب می کرد بجهه اگر از قیلوله بیدار شدی بمن بگو چنانچه پرسیدی کمی  
 آنکه سایه گشته است دم آئینده آمده است نقل ست که گفته چند کس تعدی از امت او کردند  
 و هر یک بر سر تخمه چیزی خریدند در آن میان مشغلی بود گفت این برای ای غفلت کجا پیش نه خوانند نه  
 خدمت خواهد برداشت او قدری خاک راه برداشت و در کاغذی پیچید چون بخدمت او رسید هر کس چیز  
 پیش نهاد و آن تسلیم کاغذ پیچیده را نیز نهاد خلا آن هدایا را بر داشت گفت خواست که آن  
 کاغذ را نیز بردارد و فرمود که این را این جا بگذارد که این سر مشرف خاص برای چشم است آن متعلم  
 تمام شد شیخ او را بر مشرف خاص مشرف گردانید و او را مستظهر کرد که اگر ادراری دیوانی را حاجت  
 باشد را بگوئی نقل ست که شخصی از قصبه بقصد زیارت او می آمد در آشنای راه گذر او بر قصبه  
 بوندی افتاد و در آنجا شیخ بود که او را شیخ مومن می گفتن بیدار او رفت پرسید که کجا خواهی رفت  
 گفت بخدمت شیخ نظام الدین گفت شیخ نظام الدین را سلام برسانی و بگوئی که بر حسب جود کعبه  
 طاعات می کنم چون بخدمت شیخ رسید عرض کرد که در قصبه بوندی درویشی ست سالها رسانیده است  
 و این سخن گفته است شیخ منصف شد فرمود که او درویشی عجز ست و بیگن زبان بر خود ندارد نقل ست  
 که یکباردی سلطان علاء الدین بقصد استخوان بخدمت او فصلی چند برداشت و او را احد ملکت نو  
 و یک فصل بدین معهود بود که چون جنگا شیخ مخدوم عالمیان ست و در دین و دنیا هر که حاجتی ست  
 از خدمت او بر می آید حق تعالی از مام ملکت دنیا بدست داده است باید که هر کاری که معصیت که در ملکت  
 پیش آید بزندگی را بگذرد و در این مابدا هیچ فریت ملکت و صلاح مادران باشد اعلام فراید بنا برین مقدم  
 فصلی چندین باب نوشته بخدمت فرستاده است آنچه در آن خیریت باشد بر هر حدیث بنویسد تا آن را  
 برداشت برسانیم و این کاغذ را بدست خضر خان که از جمله پسران محبوب تبریز بود داد و بخدمت  
 شیخ فرستاد چون خضر خان آن کاغذ را بدست او ملا و فرمود حاضران را عرض گفت که ما تحفه جویم به فرمود که  
 در دینش را با کار بادشاه چه کار من در دینش و از شهر گوشه گرفته ام و بدعا گوئی بادشاه و مسلمانان شوم اگر  
 این معنی بادشاه بعد از این چیز را بگویند من از اینجا هم بروم آفرین الله و اسئله چون این خبر سلطان علاء الدین

عقلانی آنکه از امام محمد بن  
 صلیب گفته اند که هر چه ست  
 در سبیل راه دنیا نیست من  
 مرد و مردان نقد و افعال فیه  
 رحمت الله علیهم این مرد ست  
 و در دینش هر چه حاصل صحت  
 ست و مانا که مراد دین اخبر  
 آئیند اشائی از غفلت خود برد  
 که غرض اساع آن بطریق بود  
 موجب اعیانست این بخت  
 حرام بود بطلان با جمیع  
 بین ادیان خطا طریقت  
 محمد بن در احادیث مذکور است  
 سخن هم هست این سخن که  
 که به محمد بن معج دین بود  
 گفته است الله اعلم بحقیق  
 مادر دین رسا بر بین اهل حق  
 شیخ طریقت ست مین با  
 که بکرده اند و گفته اند یک  
 حکایات است بگویند پس ترا  
 درین با خطف قائم با خط نظر  
 از قاری منقلب نقل ست که  
 شیخ حماد را با من در مقصد آبا  
 وقت از شیخ طریقت حضرت  
 فوت اتعین شیخ محمد الدین  
 ابو محمد عبدالقادر صلیبی بودند  
 رحمی الله علیه و حضرت در ابتدا  
 کار در صحبت ایشان بوده و  
 سلوک این طریق نموده اند که  
 بنام جمعی رفتند نگاه داشتند  
 راه آواز سرودی بگویند  
 رسید ایستادند و متوقف شدند  
 و مثل شدند و گفتند آبا بودند  
 چه صحبت از او بود آه که  
 بقوت آن باین بخت شدیم

در نفس خود تفحص کرد و چیزی  
 ازین باب نیافتند برگشت  
 بخانه آمدند و نفس حال نمودند که  
 مگر از ایشان چیزی بود آمده  
 بعد تحقیق حال ندیدند  
 که کاسه فریده بود و آنکه در صورت  
 فرمودند این بود که بنویسی  
 مگر خدایا بدین کاسیت در  
 بجهت الی... در وقت خوابت دیگر  
 بشنو در خوابت آن از خوابت  
 ابو یعقوب و صفی بختی  
 سر که هم در کتاب میجی الی...  
 می آید که تهنیت ایشان و سماع  
 بودند و آنکه در وقت روز  
 سماع شد فرمودند و بعد از  
 شد و در غنچه آمد گفت تا کم  
 الله میراند تا آنکه از حق تعالی  
 تعبیه میهم در حال بود و شیخ  
 ابو یعقوب بختی از کمال ادب  
 و احسانیت شیخ علامه  
 نیز بچشمین آینه اخلاص از کمال  
 یاد بگرشاد و مختلفه شیخ  
 ابو یعقوب بر فرجه عبد القادر  
 محمدانی اند که در حلقه مسلم  
 نقشبنده اند و در آن اسرار  
 و با چو آن دیش خواجیه بزرگ  
 بهاء الدین نقشبندش انوار  
 مرکب کلام بود که می فرماید  
 سکینه اند و آنکه در حضرت خواجه  
 عبید الله احوال نیز بر طریق اجتناب  
 بودند و بعضی در این این  
 بعد از این که بر طریق اصل  
 مانده و شمس را زود اند  
 و دعوی که اند که از حضرت خواجه  
 رخصتی درین باب داریم که

خوشحال شد و معتقد گشت و التماس کرد که اگر قبول فرمائید من بخدمت شیخ بیایم شیخ فرمود آمدن حاجت  
 نیست من بدعای غریب مشغولم و دعای غیب را اثری نیست سلطان علاء الدین باز بجهت ملاقات  
 الحاح کرد شیخ فرموده فرستاد که خانه این ضعیف و دود دارد اگر باشد از یک در آید من از دیگر سیر  
 روم نقل است که وی می فرمود هرگاه که در سماع هفته شنیده ام اکثر بر او صفات و اخلاق حمیده  
 شیخ بکیر حل کرده ام تا روزی در حالت حیات شیخ در جمعی از گوینده این بیت شنیدم  
 خرام بدین صفت مبادا || کز چشم بدت رسد گزندگی || مرا اخلاق حمیده و او صفات  
 گزیده و کمال بزرگی و غایت لطافت یاد آمد چنانکه در گرفت چون بدین حرف رسیدیم پر آب کرد  
 و فرمود بده بے بر نیامد که بر حق پیوستند نقل است که شخصی در مجلس افتخار کرد که در فلان  
 موضع یاران شجاعینی کرده اند و مزامیر در میانست فرمود من منع کردم که مزامیر و محرمات در میان  
 نباشد نیکو نگه اندرین باب بسیار غلو کرده فرمود شیخ او حد الدین کرمانی بر شیخ شهاب الدین که شیخ  
 مصلای خود پیچیده در زیر زانو نهاد این معنی پیش مسلخ غایت تعلیم باشد چون شب آمد  
 شیخ او حد الدین سماع طلبید شیخ شهاب الدین توان را طلبید و مقام سماع مرتب کرده خود بگوشه  
 رفت و بطاعت و ذکر مشغول شد نقل است که وقتی شخصی در وقت که خطابه بجا می نمود  
 بوده بدست شیخ داد شیخ را در مطالعه او در نمی واقع شد فرمود مولانا این خط شماس مولانا محمدت  
 پیش آمد و گفت آری خدمت خطبده طبعی است شیخ بسم نمود و گفت ذی طبع نقل است که وی پیش  
 از رحلت چهل روز طعام نخشید و در آخر وقت که از عالم میرفت می گفت که وقت نماز شده است و من  
 نماز گزارده ام اگر می گفتند که شما نماز گزارده اید می فرمود که بارگیزا دم هر نماز را کمر می گزاردم می فرمود  
 میرودیم میرودیم و باقیال خادم می فرمود اگر چیزی در خانه از بیج جنس نماند بفرماید  
 قیامت بنده جواب حضرت باشد خادم بر ما بداند مگر غله که چند روز غله در دیشان بود فرمود این  
 مرده رنگ چه نگاهداشتند این را نیز بدین در خانه چاروب و در حال انبار خانه بدکشت اند و جهانی  
 جمع شدند و غارت کردند بعد از آن هر که کردند که حال ما مسکینان بعد بخندم چه خواهد شد فرمود که  
 شمارا در روضه من چندان برسد که کفایت باشد گفتند میان ما تمت حاصل که کند فرمود کسی که از  
 سر نصیب خود بر خیزد و فاقات او بعد طلوع آفتاب روز چهارشنبه بجز دم ماه ربیع الآخر شش روز غسل  
 و سباحت رحمة الله تعالی علیه فرمود و روزه بکمال دارد یعنی سالک تا در سبک است اسید و اکمال است بعد  
 از آن فرمود که سالک و واقف و راجع سالک است که او را روزه دو واقف است که او را واقف  
 اقتدر درین محل سوال کردند که سالک را وقف می باشد فرمود آری هرگاه که سالک را در طاعت متور  
 اند چنانچه از ذوق طاعت بماند او واقف باشد اگر زود کلاه او باید و یا نابت پیوند سالک تواند بود





انهادند نیز شیخ نظام الدین فرمود که فردا صبح ازین طائفه را در میان دزدان  
بایستاند و ایشان گویند که ما دزدی نکرده ایم جواب آمل که جامه مردان پوشیدید و غل نکرده و غم  
بشفا هست پیران نجات یا بند نیز می فرمود چندین خرقة ضعیف داده است ازین میان چهار  
سری را خرقة ارادت داده است دیگر سه خرقة تبرک است فرمود در کتب سلوک مذکور است که  
سلوک را همد مرتبه نهاده اند هفدهم مرتبه کشف و کرامت است و اگر سالک همدین باشد بیشتر از دیگر  
کی در پس نظر مقصود بر کرامت باید که نیاشد فرمود در خرقة چهارم من مرا خلافت داد گفت  
حق تعالی ترا علم داد و عقل داد و عشق داد و هر که در وی این سه صفت بودی شایان خلافت  
مرا منح باشد و از وی این کار نیکو آید رحمة الله علیه و علیهم اجمعین

## شیخ نجیب الدین متوکل قدس سره

برادر و خلیفه شیخ فرید الدین گنج شکر است قدس الله سره بهما سخت معامله داشت بنایت متوکل  
بود مدت هفتاد سال در شهر بود هیچ چیز از جنس او در انداشت با وجود عیال و فرزندان عیش و خوشی  
کردی تا بحدی که ندانستی که امروز کدام روز است و این ماه کدام ماه است و این درم چه درم است  
روزی عید در دیشان در خانه اوج آمدند و آن روز هیچ چیز ندانست بالای یام رفت و بحق مشغول  
شده و بادل خود می گفت که این چنین روز عید بگذرد و در خلق فرزندان من طعمی نرود و مسافران  
بیایند و همچنین نامراد باز کردند همدین میان می بیند که پیر مردی بالای یام می آید و این بیت میخواند بیت  
بادل گفتم و لا خضر را ببینی دل گفت اگر مرا نگوید بسم و آن مرد مانده طعم پیش آورد  
و گفت کوس تو کل تو بر عرش میان طار اعلی میزنند و تو بجهت این معنی تلفت گشته گفت که حق  
میداند که بسبب خود تلفت گشتم به سبب باران التفاتی روی نمود غالباً آن مرد خواهی ظهر بود  
شیخ نظام الدین ایامی فرماید که پیش از آنکه من بخد مت شیخ فرید الدین پیوندم روزی در مجلس شیخ  
نجیب الدین برخاستم و گفتم یکبار سوره فاتحه و اخلاص بخوانید به نیت آنکه من تاضی جای شوم شیخ  
نجیب الدین اغماض کردن داشتیم که هیچ مبارک نمیده است باز گفتم یکبار سوره فاتحه و اخلاص بخوانید  
نیت آنکه من تاضی جای شوم درین گوشت بسم کرد و فرمود که تو تاضی مشو چیز دیگر شوق لعل است که  
شیخ نجیب الدین روزی بخد مت شیخ فرید الدین عرض کرد که مردان چنین می گویند که شما در دنیا جات  
یاد می گویند جواب می شنوید که لیک عیدی فرمود خیر بعد فرمود الا در جات مقدمه اکنون باز گفت  
چنین می گویند که خضر بر شامی آید فرمود باز پرسید که چنین می گویند که در خدمت شما ابدال می آیند  
درین باب چیزی فرمود فرمود که تو هم از جمله ابدالی روزی فقری برآمد و پرسید نجیب الدین متوکل

ایم العوالبیم خابین فیم علی  
آندیم بهر خون هم کی از ستم  
شاد نیز ز رود ست کراسع  
الخطاطی و جیه الحق بالان  
صلو علی ابی برکات و اذک  
ساع یحیی ست از بر جی در  
و تیکه صا برود از این با  
میج شایط و ادب قرار داند  
چه جای آنکه از امان بودی بر  
و ادب باشد یعنی در جی حق  
بالا تر از مرتبه سماع است عالم  
که این چه اشکات گمراه حق  
طریق اجناس مست و بیست  
طریق سماع و در دست آن خلایق  
مست و طریقی اجناس است با  
بدان مقام شرف است حق تعالی  
ست که گویند سماع اهل تلو  
و اباب حقی صفاتی را باشد که  
تغیر تحول و اضطرار دین مقام  
پیدا شود و خلاف عقلی ذات کمال  
بر سکون و تمکین و احوال است  
و نیز گویند که سماع شنیدن پیام  
میرسد و پیام شنیدن  
در صفت باشد در حضور این  
چنین گفته اند بعضی است که  
اما تو اندر در حضور نیز سخن از  
زبان مبدع بشنود در بی کلام  
کلام بود محبوب پیام او یارب  
مگر آنکه حالت استواری بود و سماع  
حالت نفاذ استواری نیست چه  
در استواری بی شوری است  
و در سماع قسم شود و چون  
با استواری کشا سماع طریقی  
و حالت نفاذ در سماع آفت  
که اختیار در روز شود نیز

توئی فرمود آری نیم نجیب الدین متوکل قبر او در راه مقام خود اجد قطب الدین ست مقابل مسجد  
منزل که از عمارات سلطان محمد عادل ست و نماز ایشانش و خانه شیخ نظام الدین قدس سرهما  
همین جای بود رحمه الله علیه.

## سید جلال الدین بخاری قدس الله سره العزیز

بزرگ که او را سید جلال سرخ نیز گویند مرید شیخ اسلام بهاء الدین ست وی سید جلال که  
لقب بمخدوم جهانیان ست از بخارا بکبر تشریف آورد و در آن شهر تربیت یافت کرد و بسید  
بدر الدین بکری که از اکابر و اعیان آنجا بود وصلت کرد و گویند که در خواب از جانب حضرت  
رسالت صلی الله علیه سلم بمشرف شد بتزوج صفیه سید بدر الدین نیز بن دوت بشارت یافت  
چون گوشه خود را بوی عقد نزد تنج و از آنجا بجهت حدود نواح احوال بجانب آنچه تشریف آوردند  
و سید جلال الدین را اولاد هوری و معنوی بهم رسید و ابواب برکات کثیر بر سر او مفتوح شد  
قبر او هم در آنجا است رحمه الله تعالی علیه.

## شاه کریم قدس سره العزیز

از سادات کریم ست و از آنجا در ملتان تشریف آورده و توطن نموده و در هند و غیره در آنجا  
مشهور و نامور بکبریه نقل است که وی قبر دست سیدت به بیان پیدا و آلا ن: قبر او ای که  
از آنجا دست می برد آورد گذارست اندکی از دما گئے مشایخ ملتان ست معاصرین و هم شیخ  
بهاء الدین رحمه الله علیهما.

## شیخ صدر الدین رحمه الله علیه

ابن شیخ الاسلام بهاء الدین زکریا بعد از پدر بر مسند ارشاد و تربیت نشست بسیاری از اولیای  
در مسلک ارادت او منسلک گشتند میر حسینی سادات در آنچه مشهور ست به ارادت و در کثره الارواح  
طرح او مدح و الذب بزرگوار و مدح شیخ شهاب الدین سهروردی کرده است در مدح او می گوید شتوی

آن بلند آدازه عالم پناه	سرور دین افتخار صدر گاه	صدر دین در دست این تزلزل حق
نه فلک از خوان جودش یک طبق	آب جوان قطره بجز دلش	چون خضر علم لدنی حاصلش
معتبر چون قول ادا فعل او	هم بیان او گواهی حال او	مقتدای بن قبول خاص عام
دو تش گفته توئی خیر الانام	ملک معنی جمله در فرمان او	هم یکب هم بمیراث ان او

که صاحب باب جلد اول و دوم  
از فطرت و در سجده و سجده  
از جود داشت آن که مقام بر باب  
نگین از شنبلیله است ضایع در  
طواف از شنبلیله و باس غل  
کرده است که فرمود اسلام و حق  
الهیة او جود و خیاچه از سبیل  
شرفی داد و که وی سرگزشت  
ساعت ذکر و تهنیت تهنیت  
روزی در آن طوطی و کاروان نرنگ  
چون در خفا و در خفا و در خفا  
که خدیجه سید ندکیچ بود  
که در آن زمان که در آن زمان  
حال گفتند که ضعف اینست  
قوت کدام باشد فرمود قوت آن  
باشد که بر او و در او و در او  
فرمودند مغیضه نه و چنانچه  
جدیدین که بر آنند که شغفه را

که در کفران بشید زاندر بگریخت  
مقامی زد و بخود می نمودند  
که یک تناس قبل مکن گفت  
نویسانیم به همین ویم و میکن  
اکنون سنت گشت بهای امر او  
این سخن قوت یقین همین  
ست که از حالی کمالی زد و بخیر  
نه پذیرد و اما در آن جنید دین

ساعت را در آن خرم ازین میل  
بود و از خاصیت که شهاب الدین  
سهروردی که در حق الله علیه گوید  
که خدیجه مستغنی از ساعت بود میر  
سید محمد گریه از علی المرتضی در  
پایر آن می گوید که این منتهی ست  
که آفت نیتها و کلام است  
وی گوید در حقش در آفت ست  
یکی در اینجا و دیگری در آنجا

در طرح شیخ بهاء الدین میگوید میریت

من که رو از نیک و بد بر تانتم

بن سادات از قبولش یافتیم **||** کنوز الفوائد از موقوفات شیخ صدر الدین است که یکی از مریدان  
 که خواجیه ضیاء الدین نام دارد جمع کرده است و را بنجای تولیدن و صایا یا شیخ صدر الدین الی بعض  
 مریدین کلام قدسی حکایت عن الله تعالی رسول علیه السلام می فرماید لا اله الا الله حصنی فمن دخله امر  
 من عذابی کما لا اله الا الله حصن من است به که در آید و حصن من رسته گردد از عذاب من حصن است  
 و حصن است حصن آت است که گردد بر گردد و فاما گاه نگاه دارد و گاه ندارد و حصن است که گردد گیر  
 نگاه دارد و در آملن درین حصن بر سه نوع است ظاهر و باطن و حقیقت ظاهر آنکه خوف در حاجت  
 از خدای زائل گرداند که اگر همه عالم خشم شوند یا دوست بغیر حلم ای هیچ نفع ضرر و خیر و شر تو اندر ساقی  
 قوله تعالی ان یتسبک الله یحضر فلا کاشف له الا هو ان یؤذک یخزک لا اذ یفعل به باطل  
 آنکه تحقیق که هر چه پیش از مرگ زندگانی درین سرای فانی رسد جاودانی نیست و رقم علم هم بردن  
 قوله تعالی من علیها فانی ثباتی نماند و دوستی نیستی آن التفات نماید در باطن آن در اعلا مراتب  
 حقیقت است که آرزو و بهشت و خوف و دوزخ در دل نیارند جز بحق فرد نگیرد فی مقعده  
 عذابه و صید مقعده چون آبخار رسد بهشت خود در طبع او گردد و دوزخ از وی گریزان باشد  
 می نویسد قال شیخ الامام الخوارزمی صدر الحق و الدین رضی الله عنه فی بعض و صایا به بعض المریدین  
 اول قدم در مابیت رسول الله صلی الله علیه و سلم ایمان آورد دست بدانچه او ایمان آورد و ثانی بود  
 بران و آن ممکن نگردد الا بد آنکه بنده بدل اعتقاد کند بیشک بی شبهه و بر بان اقرار آرد بطوع و رغبت  
 با محبت و معرفت که خداوند جل و علا یکی است و در ذات و گمان است در صفات خود موصوف است  
 همیشه بصفت کمال تدبیر است با حیلکی اسما و صفات و افعال منزله است از ادراک او با هم و افهام  
 مقدس است از سمات هدرت و عراض و اجسام همه عالم آفریده است و است چونی و چلونی بر ذات  
 و صفات او درست نیست از هیچ وجه بهیچ چیز نماند و هیچ چیز بهیچ وجه بداند و فانیان پنیامبران صلوات  
 علیهم فرستاده او بنید و محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم فاضل تر جلد پنیامبران است آنچه و فرموده است  
 راست و درست است و دران هیچ تفاوت نیست خواه عقل کیفیت آن را در یاد نخواهد در دنیا بد اما  
 آنچه در دنیا بد سلیم باید کرد تا دوستی اعتقاد حاصل آید بد آنچه رسول الله صلی الله علیه و سلم خواست و  
 دانست و کیفیت مشغولی نگشت و اگر بر تامل و اقی آیات و اخبار مکمل فائز و با باشد علامت همت  
 ایمان در دل آنکه اگر نیکویی کند شاد شود و اگر بدی کند بدش آید و علامت استقامت و ایمان یقین  
 باشد یا آنکه خواه رسول خدا دوست تر باشند نزد او از غیر ایشان از روی ذوق و حال نه از روی علم  
 و ایمان و تامل قدس سره فی و صایا به بعض المریدین بیخ نفی بی ذکر بر نیارند که بزرگان گفته اند

ابتدا آن بود که چندان در مشق  
 و غلبه غنای بر وی طاری  
 شود که امری را نگردد و قاتی  
 بر آید تا اورا لذت کامل است  
 دهنده و چون به محول به سبب  
 نکند باید با طاعت و عبادت  
 دیگر نیست برین مانند از سر  
 ایام و در غم طبیعت او  
 نماند بجز ذوق در عبادت  
 و وصل شود در ذوق اتم و  
 انجمن خاص خود و سرور  
 و بر جای خود با ندهد و عاقبت او  
 به شمران و حرمان باز آید و خود با  
 منتهی آفت از آن است که  
 چون بهصال غنای برسد  
 مشغول به لذت و محال گردد  
 و حقیقت نفاق اتم همان زدگی  
 برود بعد از مردن ایمان و وصل  
 عباد و طبیعت او گردد و ذوق  
 وصال هم برود و طلب حائنین  
 جز ذوق خوشی راحت نمیدانند  
 نیست اگر چه صال با ذوق  
 کجا که بدان راحت گیرد و محال  
 چه کار آید اما مشق بر خود دارد  
 آنست که در حالت اشتغال  
 بلذت و ذوق اتم و حقیقت  
 باشد در انتخاب بر چه که محال  
 یا بد ذوق مزید تر خود و طلب  
 زیاده تر گردد و در بر و غیر آید  
 این کلام سید رسته در مکتوبات  
 در ایام بعد از آنکه بگویند من  
 و ذوق مست قطع نظر از کمال  
 و نقصان سید علیه الرحمه سخن  
 خوشی بماند می گویند که ذوق  
 دیگر است که در این جا سخن نرود

[illegible]

شیخ رکن الدین ابو الفتح حمزة اللہ علیہ

ابن شیخ صدرالدین بن شیخ الاسلام بهاء الدین زکریا قدس الله امره اتم حدیث صادق را در بیان شیخ بهاء الدین است در فتاوی صوفیه که یکی از مردان ایشان تصنیف کرده است و او بسیار می کند و در مجمع الاخبار می نویسد من بلغنا فی بعض مسائل بعض المراد بن محمد بن ابی بکر که مجموع آدمی عبارت است از دو چیز صورت و صفت و حکم هر صفت راست است و صورت راست است و این صفت را بنظر اولی صویر و اما حکم و لکن بنظر اولی توکلیم اما ظهور حکم صفت بر سبیل تحقیق بود و در آفات صورت نه بند چه آنجا حقایق است ظاهر گردد و این صورت مثلاً شمی شود و بر سرش برادر و رتی که ملائم صفت او باشد حشر کنند چنانچه علم با عو را با چندین طاعت در صورت سبک بر نهند و مثلاً مثل کتاب و همچنین صاحب ظلم و قوی خویش را در صورت گرگی بنید و صاحب کبر در صورت پلنگی و صاحب بخل در صورت خوک و کَذِبًا عَذَابُ غِيَاثِكَ فَيَصْرُفُ يَوْمَهُ جَدَائِلُ يَنْ بَاشِدُونَ

[illegible]

علامت ظهور این فعل رحمت آنت که اورا بعبود نفس خفیه بینا کنند بر توی از انوار عظمت الهی که همه  
گنونات در جنب آن متلاشی ست بر درونه او بتابد تا همه دنیا و بزرگیمای آن در نظر او خاک بود  
و اهل آن را و دل وی سنگی مانند چون این حالت بر درونه مستولی گشت بر آینه از او صاف  
صیغی که از باب دنیا بدین گرفتار اند اورا نفرت آید و خواهد که بجای آن او صا اخلاق ملکی برود  
نماید چنانچه بجای ظلم و غضب کبر و بخل حرص همه موقوف و تواضع و سخاوت و ایثار پدید آید و هنوز  
این معاملات طلاب عقلی راست کلمات لایان حق بالا تر ازین ست تخلّقوا باخلاق الله مردا ایشان  
سلم ست نیم هر کس بدان نرسد **عبدالیت مرما که نیرم بجز تو دوست** **شرطیت مرما که نخواهم بجز تو**  
و نیز در مجمع الاخبار می گوید که شیخ رکن الدین در بعضی رسائل خود که به بعضی مریدان خود فرستاده نوشته  
است وقتی امیرالمومنین علی کم الله جبر می فرمود که هرگز من با کسی نیوی، بر کسی بدی نکرده ام  
حاضران آن مقام ازان کلام تعجب نمودند و گفتند یا امیرالمومنین شاید که بدی بر کسی از شما در  
وجود نیامده باشد فاما در تنگی چه می فرماید فرمود حق جلّ علای فرماید من غلب خلیفتم فلیتغلب  
من آسأء فغالبها پس هر تنگی و بدی که از من صادر و حادث شده باشد در حقیقت بیای شود و بر خود  
بوده بر دیگری و الله اعلم و از اینجا ست که بزرگان گفته اند صلاح این کس صلاح او نیست  
چون میدانی بر آنچه کاروی دوی **آخر همه حال نکو کاری به** **عاقل را پس قدر نصیحت در کار**  
و دنیا و آخرت بسوده است والله الوفاق با تحیر و ایضا ناسن و صایا الشیخ رکن الدین قدس سره  
مناجعت بر اعمال آنت که جوارح را از منافی و مکاره شری قولاً و فعلاً بجا کند و از مجلس لا یعنی  
پرسیزد و هر چه طالب را از حق مشغول کند مالا یعنی وقت دوست و از صحبت اربابان احتراز کند  
و بر که طالب حق نیست بحقیقت بطلال ست و نیز در مجمع الاخبار می نویسد که روزی خدمت سلطان  
شهید غیاث الدین تغلق شاه طالب مرقه از مولانا ظهیر الدین ننگ بر سید که وقتی از کرامات شیخ  
رکن الحق والدین چیزی معاینه کرده مولانا گفت روز قیامت خلق را دیدم که برای قدوس جمع کرده اند  
در خاطر من گذشت مگر خدمت شیخ تسخیر دار من نیز دانستم، بیکس من توجیه نمی کند با ما را خدمت  
شیخ بروم این مسئله از خدمت ایشان برسم که حکمت در سنت مصطفی استشق چیست چون  
تختم در واقع خدمت شیخ حلا و حق من می کند چنانچه تا روز شری آن واحد بودم فکر کردم که راست  
بمچنین ست که شیطان بچنین عوام را از راه می برد بگاه تری باید رفت مسئله باید پرسید چو بگاه  
خدمت شیخ آدمم شیخ فرمود منتظر شایوم بده من آغاز کرد که جنابت بر دونه ست جنابت دل  
ست و جنابت تن و جنابت تن از صحبت بازن حاصل شود جنابت دل بصحبت ناهموار  
جنابت تن پالک باب شود اما جنابت دل باب دیده مو گردد و بده فرمود که آب راسه صفت باید

قدق می کامل تر از سرودست  
بسته به است این حکایت را  
مانده در کتابی که می گوید  
یک از باب گفتن علی بن ابی طالب  
علیه السلام که چه کردی که  
مردی گویند و دنیا را زنده  
و مرا می خواند می گوید که  
و تو می بیند می سوزد می نامد  
شیخ بر سر کربین بر حال  
المسلم در جواب گفت که کار  
دی از تن دور که اورا راندان  
دو از صفت بر وجهی می  
نهاد ما نیست می نامم می نامم  
بصفت حال خودی دارم  
این حکایت را به فی از حضرت  
روزگار شنیدم گفت بین خود  
مبین مدخل حضرت حال آمد  
و معلوم شد که سمع باشد زنی  
و در روز سوزد و نامد و گویند دیگر  
سخت صیحت گفتن این صیغی  
که این کار نیست تن ازان  
در مدخل المیسر آید که در راجع  
خیال کرده اید می عاشق ذات  
الهی ست و همین گفتن چنین  
و چنین مدح و می کرده است  
کسی یا این طایفه که گویند با ما  
من از این طایفه از اهل توحید  
و جدا انگاشته اند بر ملامت  
و اندیشه می الدین و صیغیت  
که میگوید که تا فرغ مالالت  
برود جویان ست و حرکت  
بدن در قفس این گزند و زود  
دور جانی منزله است از  
ناز نغمه می گوید که سمع غنا  
و تاثیر بیان زده بین حاضران



نه کمال ذاتی حاشا پس آل پرد و سخن یکی باشد و الله اعلم بقبه طعام در میان آمد بعد فراغ از طعام  
 اقبال خادم چند پارچه قاشق اعلی و عدد بنار در سرخ در جامه باریک که عکس دینارها بیرون می افکند  
 پیچیده و زیر قلم شیخ نهاد شیخ رکن الدین فرمود استر و همک شیخ نظام الدین در جامه سفید و دها یک  
 به مدح و معنی ذمیب سبب ستر مذمیب و قباب حال درویش ست تا از نظر عوام مستور باشد  
 شیخ رکن الدین در گریستن آن غور کرد شیخ نظام الدین آن را شیخ عماد سپرد و یکبار دیگر شیخ رکن الدین  
 در مرض بخت عیادت شیخ نظام الدین آمد فرمود که عشره ذی الحجرات هر کس بخت دریانت سعاد  
 حج سعی می کند من سعی کردم تا سعادت زیارت شیخ السرخ در یام بعد از آن شیخ نظام الدین حلت  
 فرمود و نماز جنازه اش را شیخ رکن الدین حاضر شد گفت که ظاهر احکمت آنکه ما را سه سال در دلی  
 از شما در جسد الدین نعمت بود و در ذاتی مدت ربوبت وطن اصلی فرمود در خیر الجاسس نقل شیخ نصیر الدین  
 محمودی اندک فرمود و را چند شیخ الاسلام رکن الحق و الدین از ملتان در دهمی آمدند در آن وجود القیان  
 رسیدند قلندران گفتند شیخ را شربت بده شیخ ایشان را چیزی فرمود جو القیان برخاستند که شیخ  
 را اخراج بده ایشان را نیز چیزی دها به بده گفت آنکه سر قوم ست و در اسه چیزی باید اول مال  
 می باید تا این طائفه هر چه بعبده تواند و اول قلندران این زمان شربت طبیبند اگر بر درویش چیزی  
 بجا نماند و کجا و بدو ایشان بدو بیان بیرون نماند بقوت قیامت که خلد شدند و هم علمی می باید تا چو بعلما  
 صحبت باشد ایشان را علم ایشان بگوید سوم حال می باید تا با درویشان از حال جنبه

## شیخ صلاح الدین درویش رحمه الله علیه

مرید و تفسیر شیخ همد الدین ست بزرگ بود و عالی مرتبه با شیخ نصیر الدین معاصر و همسایه بود  
 آنچه از جانب سلطان محمد بن تغلق شاه به شیخ از ایذا و تکلیف میر رسید شیخ نصیر الدین آن همه را  
 بوصیت مشایخ خود تحمل میکرد و بر سیدار شت سخاوت شیخ صلاح الدین که با سلطان مذکور سخت  
 پیش می آمد و از ملتان بدلی آمد و همین بهامتنوعن آشت و وفات یافت مقبره او نزدیک مقبره  
 شیخ نصیر الدین محمود ست و عرس او بیست و شش صفر ست ما جانی ست در مردم که آن را مانجا  
 شیخ صلاح گویند و را بخای نویسد الهی بجزمت آن وقت و ساعت که صلاح درویش  
 را نبیل سفید خواندی الهی بجزمت تن و وقت و ساعت که صلاح درویش را در زیر درخت بزرگ  
 در مقام امرو به الله تعالی بقرنک السلام لغتی و اشال این کلمات دیگر نیز هست نقل مست  
 که جوانی بر اسب سوار میرفت و آن اسب بسیار خوش شکل و خوش رفتار بود ناگاه آن جوان  
 بروی تازیانه زد که آن زخم بر سر این اسب نقش گرفت شیخ بران جوان غضب کرد و دی را اسب

قدست بنهها... الدین کرد  
 ندی سر آمد و گفت... خدمت  
 شیخ شهاب الدین بود... و  
 نزد خادم شیخ از آن وقت  
 زنت حال را می شنید... الدین  
 در حجره و آمدند... چراغ روشن  
 و قال الله... خواندن آن نصیب  
 آمد... نمودند و  
 زنده حنفی و این خدمت  
 غیب کردند و این خدمت  
 و از قدس... که در آن وقت  
 و مقام... که با او  
 شود در... حضور  
 در یک طوطی... بعد  
 حکایت کرد و چون...  
 که در... و در آن  
 به صلح... و در آن  
 و در... و در آن  
 زبان... و در آن  
 به چو... و در آن  
 ست که... و در آن  
 و در... و در آن  
 شغل... و در آن  
 بودند... و در آن  
 آن حضرت... و در آن  
 در آن... و در آن  
 و در... و در آن  
 می آمد... و در آن  
 که در... و در آن  
 شافعی... و در آن  
 بسوی... و در آن  
 حال... و در آن  
 مشرب... و در آن  
 و چون... و در آن  
 شافعی... و در آن

بغضه و چون نگاه کرد نذر خم آن تازیانه بر اندام شیخ نقش بسته بود و حق الله علیه .

مولانا بدرالدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

ابن علی بن اسحق البلوی خادم خلیفه و داماد شیخ فرید الدین مستوفی قندس سرجهارستان  
نغان خود بود و در زهد و ریاض و فقر و عشق بی نظیر و احوال عالی تحصیل علم می کرد و طایفه علما  
بخوش طبعی و حدیث ذمین ممتاز بود و بعد از آنکه در دینی تحصیل علم تمام کرده و آنچه را شنیده از شیخ خود  
بخواند منوجه بخارا شد و بلا جودین رسید و آرزو کمال است شیخ فرید الدین را شنیده مشتاق حدیث  
او شد یاری داشت و ابرار آن آورد که ملازمت حضرت شیخ نمایند چون ملازمت او یافت  
شد جمیع مفاتیح را که کسب کرده بود در جنب گمان است او بگویم در عاشق جان کمال شد شیخ  
چون او را قابل دیدن بخاوی و دامادی خود مخصوص گردانید و تربیت زبده خلافت شیخ را برین که  
اکثر احوال درگیر بودی و چشم تر داشتی روزی این بیت می خواند بیت پیش ملازم عشق روح معجز  
ای جز صوه کم پس تو را چه میری تمام روز ذوق این بیت در عام نخبه بود چون غار شام در آمد شیخ

[illegible]

شیخ جمال الدین احمد انسوی

الخطیب انساب او با نام اعظم ابو حنیفه کوئی ست از اعاظم خلفای شیخ فرید الدین گنج شکر است که در  
جای کلمات ظاهر و باطن بود شیخ فرید الدین ده از ده سال به محبت او در هاشمی و دور حق او  
فرموده است جمال جمال است و گاهی فرمودی جمال می خواهم که گردد سر تو بگردد و هر که را شیخ

[illegible]









که جنده از شهر بیرون می آورد و در سید فرزندان دیگری خواستند که شیخ را بیرون شهر در میان شهیدان دفن کنند او مصلحت در آن دید که هم در اینجا که علامه شریف است دفن کنند هم بر سر او اتفاق کردند و او در حرب کفار به شهادت پیوست و نشانی از وی پدید آمد رحمة الله علیه

### خواجہ یعقوب

پسر خود شیخ فرید الدین بود بمبذل و ایثار مشہور بود نفسی گیر ادا داشت او بطریق اہل طاعت رفتی با حق بر عکس آن بودی که با خلق نمودی و در سیرالایلیا نویسد که او را در آشنائی راه امر و مردان غیب بر بودند رحمة الله علیه

### مولانا داؤد یالہی

ساکن دیہی بود از دیہائی رودلی مرید شیخ فرید الدین بود شیخ نظام الدین ذکر او بسیار کردی که مردی بزرگ بودی فرمود قتی مراد مولانا داؤد را از پیش خدمت یکجا برداشت و یکجا بیرون تأطیم او در راه گام بلندزدی و پیش رفتی و نماز مشغول شدی تا آنکہ منید و میرسیم چون خراج او معلوم شد بود ما پیشتر می شدیم و او در نماز بودی ما یک کرده یاد کرده می رفتیم او را از محبت بر ما برسیدی و از ما بگذشتی یک کرده پیشتر میرفت باز نماز مشغول می شد و چنان جنگل بیابان راه غلط نکردی نقل سست کردی بعد از نماز یاد ادا از خانه بیرون آمدی در بیابان رفتی مشغول شدی آہوان می آمدند و گرد بر گرد او ایستاده و دو چشم در و نہادہ تا شامی می کردند رحمة الله علیه

### مولانا رضی الدین منصو

بزرگ بود شیخ نصیر الدین محمودی فرماید کہ بزرگ بود در ادب و از رحمت شد چنانکہ سناختگی چمن و گلشن او کردند مولانا داؤد مذکور این مولانا رضی الدین منصو ہر دو بر سر او حاضر شدند گفتند کہ چون ما بر سر او آمدیم ہمچنین نگذاہیم تا صحبت او نخواہیم بعد مولانا رضی الدین گفت یک طرف من شما قبول کنید و یک طرف من مولانا داؤد طرف سرتان قبول کرد مولانا رضی الدین طرف پایان ہر دو نشستند چیزی خواندند بچہ بر خاستند و دست آن مرید گرفتند و گفتند بر خیز در حال بر خاست و صحبت یافت رحمة الله تعالی علیه

### مولانا کمال الدین زاہد

منجلیہ بنامہ بلکم اعلی دیگر  
 مولانا داؤد را باغبان از قاف  
 عادت و جلالت ذکر  
 و تلاوت خطا و ناجات محرم  
 بعضی در اصل نعت و بعضی در نعت  
 اعتقاد محبت را با شہتہ  
 راحت چمن از شبنم عطر کہ  
 با طبع رشید و محرک طبع جامع  
 اشاعت خواست لذتی و در سر  
 و شعری بطور حاصل رفت  
 ایشان گردہ بدن از جانند  
 غریب خوردند و جوایح حقا  
 طغیت شمعند قبول عزت  
 نفس شیطانی این را بعبادت  
 در باضت ترجیح تا جلال  
 آرا منکر شدند از ذوق و لذت  
 عشق محمد شادند از جلال  
 آن بود کہ در ہر مد نظر قدس  
 در باطن بیگانہ نکردند و در  
 افشند و در افشہ ہند بہک  
 خرد غائب و مکنون از نماز جز  
 نشست خاستی ایشان را  
 نصیب نماند و آن نیز بر یاد  
 خوف و جہر نشین خلافت کشف  
 سار فتنہ کار بجا کار سد کہ  
 آن نیز از دست و اگر زند  
 این حسن قضا یا حسن صورت  
 منتقم خود خصوصاً از سار  
 متقیان بہیت ذوق بشوق این  
 بود و علت ہمہ کار و مادی تمام  
 شود و بالاتر از آن ذوق ہر دہار  
 بعضی مفیات کر یا عث اعتدال  
 مزاج طبعی و تنج قوای حیوانی  
 عجز و بکار بردن ذوق قیامی دیگر  
 تمام شد و از جماعت کرامین با

در مجلس سخن وی و ذوق  
 بآثار اشعار در موزه  
 شادمان و اسرار کلمات جود  
 باطنی دارند و موهبت خود  
 با زبان و دهر و کلام  
 مقتدا بطریق انوارند بایه  
 مال ایشان در علم ایشان  
 از آنکه علم و زباده عباد  
 بسد مهاد و انوار انوار  
 کاظمین در آن حال صفت  
 هرگز بنویسایم بخانه  
 تشنگ در آن مجلس طعنه  
 باری صفت بیانی ازین عالم  
 با خود بدیده این طایفه  
 در حقیقت خارج بحث و مروت  
 دانه اعتبار اند و بهر  
 و حق ترا اشتیاقی من تقاضا  
 پیروی پران مستی بی پرچم  
 بزرگان و پیران بکرده اند  
 مایه اتباع ایشان می نموده اند  
 جمیع مستند که انکسار شریعت  
 را ندانست با حادیت اقوال  
 علم را نه شنیده اند ایشان  
 جاها نماند علمشان بایده کرد  
 حقیقت حال کف و تفرقه  
 دیگران که گویند ما را با شریعت  
 اچه کارست ما از ان ایشان  
 و دست تشنگ بر امن عود  
 ایشان زده ایو که چه باشد  
 اینها کافر اند و غیر ایشان  
 کرده حد اعدا و اقامت نمود  
 جمیع که در کفر است و جنون  
 بنمایند و بگویند چون بزرگان  
 کرده اند بے سند و دلیل خواهان  
 بود اگر چه ما ندانیم این  
 سخن تقلید است

موصوف بود و کمال و در ع و تقاضی و دیانت شیخ نظام الدین اولیا مشارقی پیش او مستکرده است  
 و پیش مولانا برهان الدین بلخی و پیش معتمد و مولانا کمال الدین زاهد در ذیل مشارقی که  
 شیخ نظام الدین اولیا زوی سماع دارد و اجازت نامه بخط خود نوشته است و نسخه آن در سیر الاویا  
 منقول است نقل است که سلطان غیاث الدین بلبن آرزوئی آن کرد که مولانا کمال الدین زاهد را  
 بامت فخر نماید باین سبب مولانا را پیش خود علی بدو غایت بار بار کمال نمود و دیانت و صیانت  
 شما اعتقاد تمام است اگر ما با موافقت کنید بمنصب امامت قبول کنید محض کرم باشد و ما را بفرمایید  
 نماز خود در وقتی تمام حاصل شود مولانا فرمود که در نماز چیزی دیگر مانده است اکنون بادشاه چه  
 میخواهد که بشنیم از ما بگوید مولانا چنان این جواب از سر صلاصت و مهابت گفت سلطان سنا  
 شده مولانا با این بجزایر بسیار بازگردد و انقدر رحمت الله علیه

### شیخ نور الدین رحمه الله علیه

ملکیار پیران شیخی بزرگ بود باصل از ناز است و از انجا باذن پیر خود در دلی آمده و از مشایخ  
 زمان سلطان غیاث الدین بلبن است شیخ نظام الدین اولیا بزیارت روضه اوی آمده ظاهر است  
 که زمان حیات او را نیز یافته باشد با ملاقات ایشان بیک بزرگ معتمد نیست و در سیر الاویا از شیخ  
 نظام الدین اولیا نقل می کند که می فرمود پیش ازین که من بزرگم کیلو که می بخاز جمیع میر فتم روزی  
 هوای تابستان بود من صائم بودم و در آن روز که در آن نشستم که در آن گذشت اگر مرا مری  
 بودی من بران سوار می رفتم بیده این بیت شیخ سعدی در دل گذشت **بیت**

ما قدم از سر کشیم در طلب دوستان | راه بجای بیاور که با قدم رفت  
 از آن خط تو به کردم بعد از سه روز غایب شیخ ملکیار پیران رحمه الله علیه ما بیانی بر من آورد که این  
 را قبول کنید من اورا انقتم تو مردی درویشی از چگون قبول کنم او گفت سهم شب است که شیخ  
 ملکیار پیران را در خواب می فرمایند و بیان پیش شیخ نظام الدین بفرموده او را جواب گفتم شیخ تو فرمود  
 اگر شیخ من فرمایا قبول کنم مجلس دیگر آورد و انستم که فرستاده حق است قبول کردم بعد از آن آپ  
 از خانه ما کم نشد چنین می گویند که در وقت که شیخ ملکیار پیران بدلی آمده در آن جای که مقام او است  
 جا گرفت شیخ ابابکر طوسی قلندری در آن زمان بود او را زخمی کرد او گفت مرا پیر من فرستاده است  
 او محبت طلبید مساقت از دلی تا آنجا که پی او بود پس دور بود در آنک زمان که نه بر مری عادت  
 بود از انجا خبر آورد از آن روز او را ملکیار پیران گویند و انشاء علم روضه او بر لب دریایه چون است  
 مقابل خانقاه شیخ ابابکر طوسی مقامی با همیست و عظمت است گویند که در انجا مقام پیران رحمه الله علیه

شیخ ضیاء الدین رومی رحمه الله

از مشایخ کبار دست خلیفہ شیخ شہاب الدین سہروردی سلطان قطب الدین بن علوی و این  
 مبدء خلیفہ او بود که در روز سوم از نقل از چنان شیخ نظام الدین اولیا این بابت اوروست  
 سلطان قطب الدین آنجا حاضر بود شیخ نظام الدین تعظیم کند جواب سلام او نقل است از شیخ  
 نظام الدین که فرمود از شیخ ضیاء الدین رومی شنیده ام که یاری بود او در آسمان حالی بودی  
 بود بعد نقل او در خواب دیدم که در پیشگاه قیام بافت است تا ما معلوم نیست چه بستان  
 مقام کردم و پرسیدم چرا معلوم نشد گفت این همه یافتیم تا آنکه در حالی که در سحاح بودی یایم  
 روضه او در راه مقام خواب قطب الدین مقابل بنده ای که محمد ماول است رفته الله علیه

اما در عالم اعتقاد و بیکری  
 و همی دارد و اعتقاد را می شناسد  
 بایشان می گفت بزرگان که  
 بوده اند فیض علی و سنی و بخیر  
 و نگاه نگاه کرده اند برای  
 وقت متعصبا حال غیاتی  
 شرعی و ادبی که داشته اند و  
 به جا خود را می شناسند و بجز  
 زبانی او نگفته و تعصب و  
 آن روز در حال بود آن  
 نیست بکدام است از آن متعصبا  
 چون آداب است و این است  
 شایسته در این روز خود از یک  
 که درین محاسن و محاسن  
 این سنی بی یقین باطن غایب  
 معنی می کرد بعد با دستان  
 به نیت و اعتقاد و تعصب  
 و نگار که در حدود ثابت این عمل

شیخ شرف الدین لرمانی

ساکن قصبه سرسی بود شیخ نظام الدین اولیا می فرمایند که جمیع نام خولی بود از وی شنیدم که گفت  
 روزی در سماع بوداد بنیت شریفه ای کشید جان بحق تسبیح کرد در حوض انداختی

و این سنی بی یقین باطن غایب  
 معنی می کرد بعد با دستان  
 به نیت و اعتقاد و تعصب  
 و نگار که در حدود ثابت این عمل

سیدی موله

در زمان سلطان غیاث الدین بلبن در آن ملی بود مریدان و اتباع بسیار داشت و در میان  
 پیدا و عوارق می نمود بعضی مردم را به آن مکان میامد و بعضی را اعتقاد و تعصب و کرامات  
 و بعضی را گمان میبرد شنیده که در آن زمان شیخ ابوبکر طوسی در زمان سلطان جلال الدین  
 خلجی گشتند و در نقل او با و اخباری اندازید شد عالم تاریک گشت گویا که قیامت قائم شد  
 و سلطان جلال الدین را مشاهده این حال با و اعتقاد می کرد و سیدی را شنید الله اعلم

و این سنی بی یقین باطن غایب  
 معنی می کرد بعد با دستان  
 به نیت و اعتقاد و تعصب  
 و نگار که در حدود ثابت این عمل

شیخ ابوبکر طوسی حیدری

مشرب قلندر به داشت میمان او و شیخ جمال الدین هانسی بغایت مودت بود چون  
 از هانسی بزم بارت خواجہ قطب الدین شریف آورد در خانقاه شیخ ابوبکر طوسی که بالای آب  
 چون مست نرود فرمودی و صحبت میامی و در پیشانده داشتندی و سماعها کردند شیخ نظام الدین اولیا  
 نیز در خانقاه او حاضر شدی و تلبس داشتی نقل است که در حق شیخ جمال هانسی می آمد  
 مولانا حسام الدین اندر چتی که شیخ الفقاهه و انضیا بود و مرید شیخ جمال بود و در استغیال بود

و این سنی بی یقین باطن غایب  
 معنی می کرد بعد با دستان  
 به نیت و اعتقاد و تعصب  
 و نگار که در حدود ثابت این عمل

استقبال شیخ ابوبکر طوسی بمولانا گفت که شیخ جمال الدین را بگوئی که من کج می‌روم در لقیه اول  
شیخ جمال از مولانا حاتم الدین پرسید آن باز سفید پا چگونگی است یعنی شیخ ابوبکر طوسی مولانا  
حاتم الدین گفت او قصد حج دارد شیخ جمال هم از آنجا مولانا حاتم الدین را باز گردانید و گفت  
آن مرد مصائب من هم می‌رسد و این را با منی را بگوئی که طوسی نوشتد با منی  
این سر به بود بلکه بنی را اولی تر در غار طین ساز چو بوکر از آنکه  
بکر او هم در خالقاه او است یزید و یزید ک به

در این سخن هست و خبری نیست  
است اما شایسته است که  
چنانکه که باریان زمین که  
بودند چه سخن نماند چه بود  
سیکونند و جاری بود از اهل خانه  
که بعضی رعایت که می‌نمودند  
عزت بود با و از یک درخت می‌خوردند  
و غلبه نمودند و هیچ قاری نماند  
لا نشاء الله تعالی است یا غلبتین  
تنبه است یا غلبتین یا غلبتین  
آن بود که نمی‌تواند از اهل خانه  
نمودند اما این بخواهیم که  
با کیفیت بعضی چیزها را  
در آن است اگر نگوییم که  
پیران از ایشان که می‌نمودند  
حیلت است اگر این است  
اندک که کادوش پیران  
سماع و بعضی از آنرا

### شیخ فرید الدین

نمیره سلطان التارکین شیخ حمید الدین صوفی ست مرید و خلیفه صاحب سجاده جلد بزرگوار خود  
ست و در ظل عنایت و تربیت او پرورش یافتد و در الصدوق که از ملفوظات شیخ حمید الدین  
ست او جمع کرده در وقت سلطان محمد تغلق از ناگوار بدلی قدم آورده بود و مسکن گشته قری  
او در فنا و شهر قدیم ست در راه مقام خواب که بجانب شرقی بمحمدل واقع ست و منزل او  
چنان بود سنگ خراس در آنجا افتاده است مردم گویند که شیخ این را در حالت سکر در گردن داشت  
و هم بدین حالت از ناگوار بدلی آمده و الله اعلم رحمته الله تعالی علیه

و باقی جمله بیاد خداوند  
یاد کند که اندک حاش بود که ایشان  
را به پیران نسبت دیران را  
ایشان حقایق باشد پیران  
اهل حق اند و از ارباب حق  
از اهل سلطان که کذب کی را  
شدند جای فعل ایشان بود  
و تعجب نیست حتی اگر تعجب را  
و تشنگی به بنده بر می‌آید  
کنند و تند شوند و گویا که این  
جماعت شریف در اندوخته می‌گردانند  
نعم اینجا جماعت اندام برین عالم  
در راه سلوک نهاده و تعلیم  
در حال صوفیه با اخلاص نموده  
و با حس و دل و با طبعیت  
بمن نیست پوشیده و دردی

### شیخ عبد العزیز

پیر شیخ حمید الدین ست وی هم در عنقوان شب در حالت سماع جان داد و بیله الرغائب  
خانه یکی از صوفیان صحبت سماع بود قوال این بیت را بر خوانده بیت **اجان به جان با جویا به**  
**فانده گفتن لیا حسیست** نوه بزد و گفت دادم و دادم و جان بقی تسلیم کرد و اندی به پیر  
مانده بود شیخ و حیدر شیخ فرید و شیخ نجیب در باره هر یکی ازین سخن نفس شیخ حمید الدین نوی  
دیگر رفت فرمود و حیدر حیدر من ست مثل من آنچنان شد که وی فرموده بود مجرد بی خلق و بی لقب  
به سلسله ارشاد و خلافت از عالم برزت و فرمود فرید صاحب سجاده من ست و نجیب صاحب  
دیوان ست و همچنین واقع شد که او خبر داده بود رحمته الله تعالی علیه

و باقی جمله بیاد خداوند  
یاد کند که اندک حاش بود که ایشان  
را به پیران نسبت دیران را  
ایشان حقایق باشد پیران  
اهل حق اند و از ارباب حق  
از اهل سلطان که کذب کی را  
شدند جای فعل ایشان بود  
و تعجب نیست حتی اگر تعجب را  
و تشنگی به بنده بر می‌آید  
کنند و تند شوند و گویا که این  
جماعت شریف در اندوخته می‌گردانند  
نعم اینجا جماعت اندام برین عالم  
در راه سلوک نهاده و تعلیم  
در حال صوفیه با اخلاص نموده  
و با حس و دل و با طبعیت  
بمن نیست پوشیده و دردی

### شیخ علی کرد

در سیر الایام می نویسد که سلطان الشیخ فرمود و تقی دهانی رسید و در آن ایام شیخ جمال الدین  
قدس سره را در ده داودی بود و در انظار خود شیخ علی را بهمان داشت و در آن ایام

و باقی جمله بیاد خداوند  
یاد کند که اندک حاش بود که ایشان  
را به پیران نسبت دیران را  
ایشان حقایق باشد پیران  
اهل حق اند و از ارباب حق  
از اهل سلطان که کذب کی را  
شدند جای فعل ایشان بود  
و تعجب نیست حتی اگر تعجب را  
و تشنگی به بنده بر می‌آید  
کنند و تند شوند و گویا که این  
جماعت شریف در اندوخته می‌گردانند  
نعم اینجا جماعت اندام برین عالم  
در راه سلوک نهاده و تعلیم  
در حال صوفیه با اخلاص نموده  
و با حس و دل و با طبعیت  
بمن نیست پوشیده و دردی





رحمة الله عليه پرسیدند خواجه عزیز کی و مولانا مخلص الدین معاویه فرمودند آن معلوم نیست اما خواجه عزیز کی نیز سمت یزید گوار مردی بود بعد از آن فرمود در بدایون بزرگان بسیار بود و در رحمة الله عليه اجمعین

## خواجه علی

مرید شیخ جلال الدین تبریزی بود و نعمت ایم از ویافته مشهور است بکرامات نقل است که چون شیخ نظام الدین ادیب قدس سره تحصیل علم تمام کرده والدۀ او بدست خود رسید و دستاری از آن بافید و طوایم ترتیب داد و علیا شیخ شهرت یافت و دعوت کرد شیخ نظام الدین استاد بر کف دست مبارک کرده در مجلس در آمد و پیش شیخ علی بنهاد و شیخ علی یک سر دستار بدست خود گرفت و دوم سر بدست شیخ نظام الدین داد و آن دستار را بر سر سبست و سر در قدم خواجه علی نهاد و خواجه علی او را دعا کرد که حق تعالی ترا از علمای دین گرداند و بمنتهای همت برساند و قصه بدایت حال او در ذکر شیخ جلال الدین تبریزی معلوم شد شیخ جلال الدین او را در وقت زهدت فرمود که خلق بدایون را در پناه تو می گذارم در خیال محاسن از شیخ نصیر الدین محمود نقل می کنند که فرمود در بدایون دو علی مولی بوده اند علی مولی خود و علی مولی بزرگ این که مرید شیخ جلال الدین تبریزی است او را در وقت الباس دستار سر شیخ نظام الدین قدس سره طلبیدند علی مولی بزرگ دست فرمود صاحب نفس بود و تقوی عظیم داشت فرمود که علی مولی هیچ ندانستی پس پنج وقت نماز کردی و بس اما صادق بود و جمله شیخ و علما و خلق دیگر بدین برگ می کردند پای آدمی بوسیدند تبوی درو پیدا شده بهر که در او دیده تحقیق دانستی که مرد خداست رحمة الله عليه رحمة واسعه

## خواجه حسن افغان

از مریدان شیخ بهاء الدین زکریاست شیخ نظام الدین فرموده است که او صاحب ولایت بود در غایت بزرگی و فتنی دی در کوئی می گشت و مسجدی رسید مؤذن تکبیر گفت امام پیش رفت خلقی بجماعت پیوست خواجه حسن نیز در آمد و اقتدا کرد چون نماز تمام شد خلق باز گشت وی نزدیک امام گشت و گفت ای خواجه تو در نماز شروع کردی من تو پیوستم تو از اینجا بدلی رفتی و بر دها فرییدی باز گشتی و این بوده به بیان بردی و از اینجا ببلقان آمدی من دنبال تو سرگشته شدم می گفتم آخر آنچه نماز مست و رحمة الله تعالی علیه

## شیخ تقی الدین محمد

از رسالت السالطه و در  
الامداد بالاستقامه  
لله الله محمد رسول الله  
در حدیث خطاست در حدیث  
علیه آفرینت بعد از آنکه  
بویژه از او را در دویم علیها  
بح طول احوال و صفات  
ما قدره الله ان لم یز علیها  
بیاره و این بوجهی  
ظهور دارد و ماکان در حدیث  
خاص الجبل جلاله قسم  
ان یقر باخند سر از صفایان  
آیا نکرار در خط و موافقت نزد  
شیخ تهراند و اینها را در دست  
مولیانی ایستاده و اینها را تا که  
بقایا و اینها را در دست  
باقی آمده و اینها را تا که  
دو کی کم تقوی و در حدیث  
در مقام طاعت عبادت است  
بعد بر پنج در حدیث و اینها را  
تخصیص فرموده است و اینها را  
نورانیت و یقین باقی شامی  
حال ایشان است که انصاف ایم  
درین مقام کرده پس چون عینی تو  
ای مخاطب بنده ما را در حدیث  
مکانه در امور و اعلی برده است  
و توفیق ارامت و استقامت بر  
آنها بخشیده و او را در حدیث  
کم مبین اگر چه بسیار عارفان  
در بهجت بیان ظاهر و باهر  
خلقه نه بینی و بعضی دین که  
آرزوی می کردی در باطن می پند  
شده که حجب نبین و مقتضی  
ایمانت و ارامت و در حدیث  
آن و در حدیث بود آن نورانی



المرسلات الساجدة  
 الا بالو بلا استقامه علی  
 لادله الله محمد رسول الله  
 و حکم بن مطهر بن محمد  
 علیه السلام بن عبد الله بن محمد  
 بن محمد بن ابراهیم بن محمد  
 بن طولی الا و الله

رحمة الله علیه بر سیدند خواجه عزیز کرکی و مولانا تخلص الدین معاصر بودند فرمود آن معلوم نیست  
 اما خواجه عزیز کرکی نیز سخت بزرگوار مردی بود بعد از آن فرمود در بدایون بزرگان بسیار  
 بود: در رحمة الله علیه اجمعین.

## نوابه علی

مرید شیخ جلال الدین تبریزی بود و نعمت بهم از ویافته مشهور است یکرامات نقل است  
 که چون شیخ نظام الدین اولیا قاضی سره محض علم تمام کرد و والده او بدست خود رسید و ستاری  
 ازان باقیه طعانی ترتیب داد و علماء مشایخ شهر را دعوت کرد شیخ نظام الدین دستا در کف دست  
 مبارک کرده در مجلس در آمد پیش شیخ علی بنهاد و شیخ علی یک سر دستار بدست خود گرفت و دوم سر بدست  
 شیخ نظام الدین و او آن دستار کرامت بر سر بست و سر در تنم خواجه علی نهاده خواجگی او را دعا  
 کرد که حق توانی ترا از علمای دین گرداند و بختهای همت برساند و قصه هدایت حال او در ذکر شیخ  
 جلال الدین تبریزی معلوم شد شیخ جلال الدین او را در وقت زهدت فرمود که خلق بدایون را  
 در پناه تو می گذارم و خیر الحاس از شیخ نصیر الدین محمود نقل می کنند که فرمود در بدایون موی بود و آنده  
 علی موی خرد و علی موی بزرگ این که مرید شیخ جلال الدین تبریزی است او را در وقت الباس  
 و دستار شیخ نظام الدین تدس سره طلبیدند علی موی بزرگ سر برود صاحب نفس بود و توبه  
 عظیم داشت فرمود که علی موی هیچ ندانستی پس پنج وقت نماز کردی و پس اما صادق بود جمله  
 مشایخ و علماء و خلق دیگر بدو تبرک می کردند و پاشی آدمی بوسیدند توبی درو میداشت و بهر که او دید  
 تحقیق دانستی که در خداست رحمة الله علیه رحمة واسعة.

## خواجه حسن افغان

از مریدان شیخ بهاء الدین زکریاست شیخ نظام الدین فرموده است که او صاحب ولایت بود  
 در غایت بزرگی و فتیوی در کوی می گشت در مسجدی رسید موزن تنبیه گفت اما پیش رفت خلقی  
 بمجامعت پیوست خواجه حسن نیز در آمد و اقتدا کرد چون نماز تمام شد خلق باز گشت و نزدیک  
 او گشت گفت ای خواجه تو در نماز شروع کردی من تو پیوستم تو از اینجا بدلی رفتی و بر دبا  
 خریدی و باز گشتی و این بوده به بیان بروی و از اینجا ببلتان آمدی من و دنبال تو سرگشته شدم  
 می گشتم آخر آنچه نماز است رحمة الله تعالی علیه.

## شیخ تقی الدین محمد

ما تخرجه من لم تدر علیه  
 سید احمد بن محمد بن محمد  
 بن طولی و در مکان در دست  
 خاص المجلد جلاله و قسم  
 اند و قریب از آن در دست  
 آنرا که از خط و کلام  
 منسلک شده بر حقیقت و اوست  
 موی خالی الیاده و ابرو تا تک  
 بقایا و حفظه و ابرو تا تک  
 باقی مانده و باقی تا تک  
 موی که موی خالی و ابرو تا تک  
 در مقام طاعت غایت است  
 موده بر من در دست و ابرو تا تک  
 تحسین فرموده است و ابرو تا تک  
 نورانیت و تقوی باقی تا تک  
 حال ایشان است که نقصان کم  
 درین مقام از دست چون منی تو  
 ای مخاطب من بهر که او را الله  
 سبحانه و تعالی و اعمال بر او  
 و توفیق ارامت و استقامت بر  
 آنها بخشنده و بزرگوار است  
 کم زمین اگر چند سیمای عارفان  
 و بهجت خبان خاص و به صاحب  
 حلاله و بی بی بر بعضی دین که  
 آردی می بخورای و باطن در میان  
 شده که کوجب بعضی مقتضی  
 اتمامت و ارامت و در دست  
 آن و او می بود آن نور توفیق

نمی‌توانست اقامت درودارستان

بران سوئی نی یانت در ۱۱۱۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ولہذا لیتا ہوں کہ انھیں کھانا

حق و دلو بوجہ کا کنوہ لایا پرچہ

از دوجو قله، و انحصار نفوس

گشتہ است چہ اگر زیادتہ نیست

و عظیم الکتاب و دس چدا شد

بر از خلق و اعتبار ابدی  
فردیست که در عالم

ایثار و حمید کردی میں ہے  
نہ انہوں نے نہ انہوں نے نہ انہوں نے

آزاد و سرگرمی لازم

الحمد لله الذي هدانا لهذا

غبار حق اندر سحابه تنگ حریت

دبانہ ایشان اگر خفا شود

برکار باشند و نیز باشد را ملحقه

نہیں ہے۔

وَأَنذِرْ عَذِيبَ اللَّهِ الَّذِي لَا يَشْفَعُ لَكَ فِيهِ

مَيَّاتٍ عَنْ الْقَدْرِ مَسْهُةً إِنْ كُنْتَ لِكُلِّ شَيْءٍ شَكِيرًا

باید بود عیلت اعلیٰ از خود،  
و نه آنکه از کرد و کردار او.

وَاللَّهُ يَخْتَارُ  
مَنْ يَشَاءُ

والتامة وخاصة برأي خصم

باید کہ فی مداخلت ہوائی نفس

و تجاوز از حد مقرر باشد یا نه

از من و من بستم محفوظ دارند

تاماوجب طود ضرری نگرود اریجا

ست نفر بعضی مردم به حبس

نورس بار ایہ خصوصیات

حق است که علت تولد از حق

وَسَالِ السَّلَامَةَ سَيِّدُكَ السَّخِيحِ

ابو الحسن شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میفرماید ارم المومنین ان کافرا

عصاة مذنبین دالم پیغم قود

شیخ نظام الدین ابلیس فرماید مردی صاحب حال و دائم الاستغراق بود مراغبه و اخراج چیزی  
نمود و نمیدانست که این روز کدام روز است و این ماه کدام ماه است و وقتی مردی کاغذ  
آورد و گفت شیخ نام خود را بنویس قلم برداشت و تخریج کند خادم دانست که نتیجه نام خود را نوشت  
کرده است گفت نام شیخ محمد است بعد شیخ نام خود بران نوشت ساز و روزی در مسجد تبادرت نمود  
و مسجد رسید بایستاد و تخریج کند خادم دید آنک که شیخ پای راست خود را نموده است خادم  
راست خود بر پای راست شیخ نهاد و گفت پای راست شیخ چنانچه پای راست در مسجد نهاد در ح

شیخ برہان الدین نسفی

در فوائد الفاوی گوید که وی در استغندی کامل سال بود اگر شکر سی بخورد است و بیایدی تا چیزی  
بخواند و گفتی که اهل برین سه شرط را بکن تا چیزی مزایم ازین سه شرط اول اینست که همام  
یک وقت خوری تا دماغی علم خالی ماندن تا دوم آنست که تا غصه کنی اگر یک روز تا غصه کنی دوم روز  
تر اسبق تا غصه شرط سوم آنست چون در راهی پیش آئی حلقه همین سه را کنی و بگذری دست پای  
افتاد و تعلیم زیادت در میان راه کنی

مولانا علاء الدین اصولی بداولی

لغات بزرگ بود و کامل بود و از استادان شیخ نظام الدین بود و خیر المجالس مازنی بود که  
شیخ نظام الدین قدوسی پیش مولانا علاء الدین تمام کرد مولانا فرمود شیخ نظام الدین بعد ازین  
دستار به بند خدمت شیخ سه چهارگزی می بست و دستار میسره نبود و بعد تمام روز ذکر و اجاب علی مذکور  
شد و فرائد الفیاضی گوید مولانا علاء الدین کودکان بود و کوچکی که جای بدایون می گذشت شیخ  
جلال الدین تبریزی را قدس سره نظر بر وی افتاد و را بخواند خانه خود که پوشیده بود و او را بنامید  
آن همه توصفات و اخلاق و از برکت آن بود آورده اند که او را نیزکی بود و برده مگر آن نیزکی  
می گریست مولانا پرسید که چرا می گری گری گفت پسری دارم از جد افتاده ام مولانا و از خانه  
بیرون برده بر سر راه مواشی که از اینجا بود بگذاشت و فرائد الفیاضی گوید که خواجه ذکر الله بالخیر چون  
برین حرف رسید چشم پر آب کرد و فرمود که علای ظاهر این معنی را منکر باشند اما تو ان دانست  
که او چه کرد و برادر بدایون است و از ویتر که به در خیر المجالس می گوید که شیخ نصیر الدین خود  
می فرمود که علاء الدین اصولی هرگز از کسی چیزی قبول نکردی مگر آنکه وقت حاجت کسی چیزی  
آوردی قدر حاجت از وی بستدی و وقتی خدمت مولانا را فاقه بود مولانا را نشسته کنجای می خورد

و درین اثنا مزین و رآمد مولانا علماؤ الدین اصولی علیه الرحمة و الغفران خواست که مزین بر فقرا و اطلاق  
یابد کجایه میلان و ستار پنهان که در مزین محاسن راست کرد مولانا دست فرود آمد و تا مخلوق شود  
و کجاده بر زمین افتاد و روی آن مزین راز با یکی از بزرگان عصر در میان نهاد و آن بزرگ چندین  
مائده و چند سبوی روغن و هزار جلیل بخدمت مولانا فرستاد مولانا آن را قبول نکرد و باز گردانید  
بعد از آن آن مزین را بخود طلبید و ملاصقت کرد و گفت تو بار دیگر بر من نیایی همه آن مزین مردم  
را بشغافت آورد و شرفا کرد که بعد ازین سرور ایشان فاش نکند تا بار دیگر اید بخورده داد رحمة الله علیه.

## شمس الملک

از صدر افاضل روزگار بود و در زمان خود بغض و علم ممتاز شیخ نظام الدین در آون تعلیم پیش  
او تلمذ کرده بود و مقامات حریری را یاد گرفته و اکثر علمای شهر شاگرد او بوده اند شیخ نظام الدین  
می فرماید چون من سبق نامه می کردم در روز دیگر پیش او می رفتم می فرموده **آ آخر کم از آنکه گاه گاهی**

آئی و بجا کنی بجا گاهی | تاج زمره که از شرف وقت بود پیرا می او گفته است

صدر اکون بکام دل دوستان شوی | مستوفی ممالک هندوستان شوی

## قاسمی جمال بد اوئی ملتانی

بزرگ بود شیخ نظام الدین فرمود که وقتی این بزرگ در خواب دید حضرت رسالت صلی الله  
علیه وسلم در سواد بد اوئی گویی که در موضع شسته است و ضومی ساز و چون بیدار شد بر فوریران  
موضع رخت زمین تر شده دید گفت گور من همین جا بجا بیدار شد و فاش بهمان مقام  
در فرمود رحمة الله علیه.

## شیخ صوفی بد هندی

سلطان المشط می فرماید پیری بود در کستیل او را شیخ صوفی بد هندی می گفتند او تبارکی عظیم بود تا  
جگای که ستر عورت هم نداشت آنگاه فرمود که اگر یکی سد جوع را که بدان توام باشد و خرقه جواهر  
که بدان عورت پوشد تا تک شود هم معاقب شود و از اینها بود که از اینها هم در بود این چنین است  
و در فو اند الفواد و در خیر الحاس نقل از شیخ نصیر الدین محمودی کند که فرمود صوفی بد هندی ذوق  
طاعت بسیار داشت در مسجد بودی پیش محراب شب و روز همین نماز گزاردی دیگر هیچ نگریدی  
خلق بسیار را مدد شد کردی روزی دو دانشمند آن آمده بودند از ایشان پرسید که در بهشت نماز

و اینهم چند هم به نظر آید که این  
سپای عارفان بکثرت همان  
کفر بوده است کلام مست  
سپای عارفان چه چیز در نظر  
حمت بر روی خود هم مدعی  
و هم در طلب از و هیچ در آید  
ایشان بجا بنظر آید و نظر  
بر غیر قصد زد و در نزد حق  
دوام انظار دارد پیش روی حق  
و غیر طاعت همیشه مضطر بود

چیت علم او به علم قدرت خود  
در خود بر چیزی نگریست و تعلی  
تا مثل نقد اضطراب نزد حق  
اسباب و عادت در سکون اید  
در احوال و در است چه خود را  
تمام تعلیم و در نزد حق نیاز  
گردانید ایشان را بخود و در  
خود روزی شد تمام اولیای حق  
را از بخا دانسته شود که شفی

ولایت چیت دانست و حق الله  
آیدی نزل کتاب بهر حق  
المصالحین و بهر حق همان  
نشد و در حق تمام ذکر است  
و من دم در حق و در حق  
تجاده و آیین سم طهرت  
بذل اکل و مرصیات محبوب  
و طلب قرب بادی اینها اول  
باطن است و آتاده اندر آن  
ظاهر نیز با سر بود احسن اشراق  
و اعمال چنان گفت آتش  
و لای الحظ لا یخفی علی احد  
کمال الحک لا یخفی از عیفة  
و بر طاعت از ابرار و در حق  
اندر با عباد اسعاد الهی  
اند و بحسب استعداد و تقوی

درمان نوح علی بن حنفی  
 عرفانی و تجلیات و بانی بک  
 تا سر فواید و فیض و دوا و ایستاد  
 بی نهایت است و قابلیت  
 دست و پای مستقیم است  
 بیان توان کرد در هر خیر است  
 آتش خلق شدن دل از استغفار  
 با سر سخن چهل این بخت  
 بهیچاد و طاعت و هر چه اگر نشد  
 به حق شغولی ندای شغل  
 گزاف اندی ترا بخار و بس بکار  
 این استغفار و بهیچاد این  
 حال انکار و در شغل عمارت  
 دل بوقت حق و محبت و  
 حصول این بدوام و کون و کاه  
 و حصول همان بود و نامش  
 ثبوت و اقامت ملایم و حصول  
 این بهیچاد و طاعت و هر چه اگر نشد  
 حضور در حساب ترب و بهیچاد  
 ابو محمد محمد سلیمان بن میثاق  
 ابو الحسن شاذلی و صیت خضر  
 دارم هم بر خود باین یک دو که  
 اسقاط هم ادا باشد و ثبوت  
 ست تعالی محبت مرکز نگذرد  
 در محبت ابو محمد بن شاذلی  
 و محقق دانست که هر چه اگر نشد  
 حال داین باشد تا احوال  
 از حقیقت که ناشی است از طلب  
 وی صدر یا بعد مرکز منتفع نشد  
 و الله اعلم به صاحب علم و فایده  
 او بود و بعد از او و از او  
 سید بن الطاهر و بنده الدود و ابی  
 یا یقین بر او و شافعی و جوده می  
 از مایه نقل در و جز از تره و شب  
 عمل -

خواجه بود ایشان گفتند که آن دار جز است آنجا خوردن و تمسک کردن بیش نباشد هر عبادت که است  
 در دنیا است صوفی بدستی چون شنید که در بهشت نماز نخواهد بود گفت مرا آن بهشت چکاری آید که  
 در آن نماز باشد بعضی گفت بزبان منبری که آنرا نه توان گفت بعد و مذاق و سخن چندی فرمودند  
 که مردی بود بر صوفی بدستی میباید صوفی روزی بالای بلندی میرفت با مرد غریب اما ناتوان گردید  
 به سید که صوفی بدستی چگونه کسی است مرد غریب گفت که مردی بزرگ است اما افسوس همین غلظت  
 گفت باز در حال مستغفر شد و گفت استغفر الله آن مرد بر صوفی بدستی آمد آغاز کرد آن روز که آن  
 مرد غریب گفت اما افسوس چه بود گفت اگر در حال مستغفر نشدی او را چنان از بالای بلندی  
 فرود انداختی که گردن او بشکستی حکایت دیگر فرمود که در آن وقت که او مشغول شدی حافی  
 پیدا شدی که سر جرد او دست جدا و پای جدا گشتی یکی پرسید که صوفی بدستی کدام وقت بود فرمود در  
 عهد دولت شیخ الاسلام فرید الدین بود قدس گویند هرگز کسی ندیده است که زانوی برگردد گنبد  
 او بنشیند یا بر وی بگذرد و الله اعلم و در هر دم مشهور است که خواجه قطب الدین و شیخ صوفی بدستی  
 بدست سلطان چنگیز خانی اسیر افتاده بودند روزی تمام بندیان گرسنه و تشنه بودند بطریق خرق  
 عادت خواجه کاک از بغل سیردن می آورد و شیخ صوفی کوزه آب تمام بندیان میدادند و آنان  
 باز خواجه را کاک لقب افتاد و شیخ صوفی را بدستی که بزبان هندوی کوزه مراد است و در ذکر خواجه  
 معلوم شد که وی و نسبت بکاک چرا می کنند رحمة الله تعالی علیه

شیخ شهاب الدین

خلیب هانسی شیخ نظام الدین ابلیس میفرماید که وی عزیزی بود در شب سوره بقره بخواندی  
 انگه در خواب شدی تا حکایت کرد که شی این سوره می خواندم از گوشه خانه آواز بر آمد بریت  
 داری سر دادگره دور از بر ما اما دورت کشیم و تو نداری سر ما اهل خانه همه خفته بودند و در حیران  
 ماند که این که می گوید در خانه کسی نبود که این معنی از و صادر شود تا بار یک نیز شنید فرمود که وی  
 مناجات کردی خداوند امن بسیار عهد ترا بوفارسا نیده ام امید میدارم که تو هم عهد مرا بوفارسا  
 که وقت نقل من بیکس بامن نیاشد نه ملک الموت و نه فرشته دیگر بمن باشم و تو آخر جهان  
 رفت که می خواست رحمة الله علیه

شیخ اسد دوانی

شیخ نظام الدین میفرماید که وی از دوستان من بود و عظیم صالح بود و معتقد و یقین ابدال

دلالت است دنیا جا عمل  
و جهل است از اینجا برای آن  
فرستاده اند که عمل کنی در حق  
خدمت بکارتان و در جهل و جاهل  
کوش و باختت این دین را  
الا بعد من رجای پادشاه  
علی و مقام شاه و نجاست  
انجا اگر چیزی بودی نماید  
از آن خواهد بود باید که اعتنا  
و اتمام حاصل بود چیزی بود  
که در آن خلق ندارد و آن  
در دین است که با خدا و این  
دار منطوق و بفیاض این حق  
مستقطع است و او فیاض است  
حق بل از آن نیاید که چنانچه  
علی و دیگران در آن بودند  
زیاده از آن ندارند و فرست  
ایاتی علی العبد ساعده لا یندر  
الله فیما الاکثر علیه قریب الیمین  
اما حسن بیکر فی الشیخی  
عنه گوید اقوامی را در این  
برداشت و صاحبان خود را سنده  
تو نگارستان تر بود و تعداد شمار  
و اسم نه نایه خود یعنی چنانچه  
شماره ۱۰ دینار خود را خرج  
نمی کنند و در آنچه بنام عالم  
گردد ایشان نیز ساعده و اوقات  
را صرف نمی کنند الا در عملی که  
نفع کند ایشان را و در برین  
چنانکه ساعده و دنیا طلبان آن  
بودن و نیز در دست و زیادت  
تعطیل بدان متهم نموده اند  
تدیس انداختن و سرانجام  
طایفه استقامت و لا یکن  
طایفه اگر گفته فانی مولانا

صفت اگر چه اتمی بود همه روز در تحقیق مسائل شرعی مشغول می بود فرمود که چون وی از دنیا رحلت کرد من شبی بعد از موت او را در خواب دیدم همچنان بر حکم معهود از من مسائل و احکام می پرسیدن و گفتم این که تویی برسی در حالت حیات کار آید آفرین تو مرده چون این سخن بگفتم مرا گفت تو اولیاد خدا را مرده می گوئی رحمة الله علیه

## شیخ قاضی منہاج جرجانی

صاحب طبقات تاهری بزرگ بود و از افاضل روزگار از اهل و جاید و سماع بود چون قاضی شد این کار استقامت گرفت شیخ نظام الدین می فرمایند که من هر دو شب و روز تذکیر او بر نفی تاد و روز تذکیر او بودم این رباعی بگفتم رباعی  
لب برب علی لبران خوش کردن  
و آنکه سر زلف مشوش کردن  
من چون این بیت شنیدم بخند گفتم ساعده بایست تا بخند باز آدم رحمة الله تعالی

## مولانا احمد حافظ

مردی دانشمند بود، مرد خدائی بود شیخ نظام الدین او لیاض قدس سره می فرمایند که وقتی مرا عرض می کردی زیادت شیخ فرید الحق و الدین قدس سره بود در حدود سرسی و دریا با من ملاقات واقع شد مرا گفت چون بروم متبرکه شیخ برسی سلام برسانی و بگوئی که من و دنیا نمی طلبیم طالبان آن بسیارند و عقی نیز همان حکم آوردیم می خواهیم که توفی مسلماً و الحقی با لها لحین رحمة الله علیه

## طبقه سوم

از زمان شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی و اہل زمان ایشان و بکذا ہذا الترتیب الی عہدنا ہذا رحمة الله علیہم اجمعین

## شیخ نصیر الدین محمود

اشہر و اعظم خلایق شیخ نظام الدین اولیاست و صاحب سرور و ارشاد احوال او و ولایت دہلی بعد از شیخ نظام الدین بوی انتقال یافت و بنایت اتباع شیخ داشت و طریقہ او فقویم و در تاسلم بود نقل است کہ روزی بامیر خسرو کہ محرم خلوت خاص شیخ نظام الدین بود التماس کرد کہ از وی بخدمت شیخ عرض کند کہ من منہدہ در او دہ با شتم و از سبب مزاحمت خلق

مشغول نمی توأم بود اگر فرمان شود و صحرای خدای تعالی را بفرایغ خاطر عبادت کنم امیر خسرو را معبود بود  
که بعد از نماز حقیقت بخدمت شیخ رفی و بنیستی و از آنچه گذشته بودی نقل کردی درین وقت مرخص شد  
شیخ نصیر الدین محمود گدازانید شیخ فرمود اورا بگو که ترا در میان خلق می باید بود و حق و خدای خلق می باید کشید  
و مکانات بیدل عطای می باید کرد آرد و اندک وقتی شیخ اورا در خدمت طلبید و گفت و دل چه داری  
و مقصود تو ازین کار چیست و پدر تو چه کار کردی گفت که مقصود من دعا می زیارت خواجیه و زیارت  
کردن ملئین درویشان است و پدر من غلامان داشت که سودای چندی می زدند بعد شیخ فرمود که بشنو  
در آنچه من بخدمت خواجیه خود فریاد حق و الدین پیستم روزی در اجودین دانستم که یار و هم سبق من  
بود پیش آمده چون مرا با جامهای رنگین و پاره و پدید سید که تمام اندیت ترا چه روز پیش آمد تا این  
غایت اگر درین شهر تعلیم می کردی اسباب معیشت بفرافقت هم نیه سب من این سخن ازین یار شنیدیم  
پس بگویم خدمت خواجیه بر فتم بر سید نظام الدین اگر کسی از باران تو پیش آید و بگوید که این چه زور است  
که ترا پیش آمده ترک تعلیم که موجب فراغت و رفاهیت است گفتمی جواب چه گوئی مرخص داشت کردم  
که هر چه فرایان شود بگویم و بگو که بگو که **آنچه می توأم راه خویش گیر برد** ترا سعاد با و امرا بگویدی  
بعد فرمود تا خوانی طعام بر کرده میارند فرمود نظام الدین این خوان را بر سر کن و در آن مقام کن یا نه  
فرمود آله است بر تخمین کردم و دیگران بار انصاف من داد و گفت سبک با و ترا این صحبت و این  
حالت شیخ نصیر الدین نمودی گوید که این امثال این ملئین کرد بعد از آن زیارت و مجاهده فرمود  
گاهی ده روز می گذشت و من چیزی نمی خوردم و بیشتر احوال از پس که مشهور مزاحمت میداد تری  
می خوردم آرد و اندک سلطان محمد تعلق شیخ نصیر الدین محمود را با این کمال رتبت که داشت ایذا کردی  
و در سفر همراه خود گردانیدی گویند که وقتی ادر اجاره خود گردانیده بود و او این همه موجب معیشت پیر  
خود تحمل کردی و دم نزدی رحمة الله تعالی علیه و ذات او شتر دهم ماه رمضان ششصد و هجده سیمین  
و قتی سلطان محمد تعلق برای شیخ نصیر الدین محمود طعام فرستاد و در آنجا بود و باعث فرستادن  
این جزا انداختی اگر آبا آورد و طعام من نخورد همین را داده اندا سازم اگر بخورد گویم در کاسه زرین  
خوردی تا مشغول کردی شیخ هیچ نگفت بخشی از کاسه زرین که در آن بود بر آورد و بر دست نهاد  
پس زبان نهاد خورد بداندیش خانب و خاسر ماند و خیر المجلس می نویسد که یزی در خدمت او  
مرخص داشت کرد که در مملووقات خواجیه عثمان هارونی نوشته است که ایشان فرمودند هر که دو ماده  
گا و ذبح کند یک خون کرده باشد و هر که چهار ماده گا و ذبح کند دو خون کرده باشد و هر که گو سپند  
ذبح کند یک خون کرده باشد اول خواجیه فرمود که هارونی نیست هر دوی است هر دوی است  
خواجیه در آن ده بودی بعد فرمود این مملووقات ایشان نیست این نفعها بر من هم رسیده است

بعد یک سال است که در  
بستر طبع را از تو لاکن کنی  
و یک چیز کنی با من کنی بخان  
از او سلطان را می می باشد  
می زند که فرید اگر مرا خیر کند  
از خود من بپند روزی بود که  
ای کس که می ندان من کسین اختیار  
سبب من بعد از آن فرمود من را در  
نمود من بخدمت خواجیه در خدمت  
حق بود و بگو که در اینجا معلوم  
که طالب باید که در آن مقام  
بر ذوق در خدمت و در اختیار  
طالع را بخدایت داشته باشد  
بر عرض و ثواب ندارد و تا این  
نفس نگردد و خوار طاعت  
در قومی را بجهت بخدایت خود  
نخواهد که خدمت را برین  
گردانی در میان و غیره  
بپند از آن بجهت شن بشنوم  
شیخ این خطا انداخته صاحب کلم  
در طالع انشائی می باشد  
بلی اصحاب شیخ از این کلام  
می فرماید که ترجمه این است  
من سبب آن را از او نگذاشته  
در حیات طالع ابدی نوع  
و هر که خشنه از طاعت و شکر  
بر اندازد آن نمره از او نداشت  
برفت پس هر چه بداند از علی صان  
ایمان بکنند زار او بود  
این مستحق نگرید و راحی نویسد  
بگو که خود بداند راحی شد  
در میان این راه که خدای  
جز بان ایشان حاکم بود  
ایشان از او طاعات بجا  
خاری را بگوید که بجز طاعت





نیاید بود و نیز می فرمود که حرام کفلی بی مشایده چگونه می تواند نقل است امیر سید محمود گیسو در این  
 فرمود یکبار در زمان حیات خواجه مادود علی امیر اک باران شد غایب برای استقامت بیرون آمد تضرع و دعا  
 و ناله و عاکی که از سلف مرویت به کرد ندید هیچ راه روی پیدا نبود تا آنکه باز گشتند آن روز پای بوس  
 بندگی خواجه کردم فرمودند تو آنجا بنوی و عرض ده هشتم هجده خواجه بودم گفتند یادی که امر و زمار را چنین  
 و چنان میگویند و خلق برای پناهند و بنال ما نمی گیرند هر چه کردیم هیچ مارا بخیر یا بخیر یا آخر امر چه کنیم  
 چلی شایم باز گشتیم نیز فرمود که بنده ای خواجه می فرمودند که من کوک بودم در مسجد پیش معلم قرآن می  
 خواندم در مسجد دخت آنرا بود و زانوی آمد بران لشت سر چه آن را غ با و از خود می گفت من فهم  
 می کردم در خراج سلس مسطور سنت که عزیزی سوال کرد حالی که در بین آن را می باشد از کجاست چگونه  
 است فرمود و حال نیت صحت اعمال است و عمل بر دو نوع است عمل جوارح و آن معلوم است و عمل  
 قلب آن عمل را مراقبه خوانند و اخرا قبه آن تلازم قلبی همان ممتد باطل است بعد فرمود اول انوار  
 از عالم علوی نازل می شود بر ادعای بعد اثر آن ظاهر می شود بر قلوب پیده بر جوارح و جوارح متبلع  
 قلب است چون قلب متحرک شود جوارح نیز در حرکت آید باز همان عزیز سوال کرد که در عوارض صاحب  
 حال متوسط گفته است و آن روایت از عوارض نقل کرد که المبتدی صاحب وقت المتوسط صاحب  
 حال و المنتی صاحب انفس عزیز این دیگر از این معنی مشکل شد استفسار کرد که خدمت خواسته اند  
 اول توجه بدان سائل کرد فرمود که شماری باری بگویند که درین محل چه شنیده اید شما عوارض خوانده اید  
 سخن گفت خدمت خواجه ذکر الله با الخیر فاد است فرمود المبتدی صاحب وقت صاحب وقت چه  
 باشد یعنی صوفی که وقت خویش را غنیمت دارد که جز این وقت دیگر یا بم یا نیام یا بم یا نکس که بداند  
 وقت من بهین است وقت خود را غنیمت دارد و بتلاوة یا بصلوة یا بذكر یا بغيره و چون سائل گفت اوقات  
 تقسیم شده اوقات معمور داشت و استقامت یافت امید باشد که صاحب حال شروع و مواهب  
 نتیجه مکاسب است و آن حال اثر انوار است که از عالم علوی بر ادعای نازل می شود و بعد اثر آن بر قلوب  
 میرسد و بجوایح سرایت میکند و حال بر طبق دوام نباشد و اگر حال داده ام باشد آن خود مقام گردد  
 بعد فرمود منتی صاحب انفس است فرمود در باب طریقت معنی دیگر گفته اند یعنی هر چه او بگوید و بر نفس  
 او روح تعالی همان کند بده فرمود که این تعلق با اصطلاح دارد در اصطلاح مشایخ صاحب وقت  
 کسی را گویند که وقتی از اوقات او حال پیدا شود اما غالب نباشد المبتدی صاحب وقت این باشد  
 و المتوسط صاحب حال که صاحب حال کسی را گویند که حال او را غالب باشد یعنی در الزامات او حال باشد  
 و المنتی صاحب انفس صاحب انفس کسی را گویند که حال مقابل انفس او باشد یعنی نفس نازک در حال  
 مقابل نفس او نباشد چنانستی که حال او را مقام شود بده نفس سر بر آورده و این حدیث فرمود تو را علیه السلام

و بطاعت آن مشورت شود و از  
 آن وقت که کتاب مراتب معارف  
 محبوب کتب سال است  
 بودند چه روز و مستغنی گشت  
 در نعمت بود و گاه بر سر  
 و غایت شکر گزاری بجا آورده  
 درین روز مجدداً جلدی است  
 بقول فضل خورشید زحمت  
 متابعت سنت سید الانبیاء  
 صلوات الله علیه و آله  
 می نمایند از حدیث است  
 اجصاب و در بیان راز  
 و بی سبب بایند که خدمت علی  
 فی حق نبی و سائل از حدیث  
 که در سکن چون در ضمن کتب  
 در باب مشایخ و سائل از حدیث  
 است که در راه و احکام و افراط  
 مشاهده اند و تنبیه در رعایت  
 طریق وسط و اعتدال در صحبت  
 آنی که است از اوام و وقت  
 و حال محبت نصیحت فرمود  
 خواستند شد از هر جهت  
 و احادیث بسیار است که بر طبق قدیم  
 و هیچ مستقیم استقل و از اصطلاح  
 سلف صاحب وقت که موافق  
 است با مشی و سنت رسول الله است  
 و هر چه نه موافق کتب و سنت  
 باشد باطل و از حدیث نقل می  
 است و بعضی شایع از ادب  
 اهل آن نیز که بجهت طبع و فکر  
 و غلبه حال نه برین متول مقابل  
 آورده عمل اقتدا و معنی ابتداء  
 نیست فالق حق بنی و  
 مازاد الحق الا انفصال و یکی  
 آنچه طریق فقر و در باب این





<p>بر دست اداگر نتوانی نهاد دست نعم انصیر از پس یزدان بر دست ز دور محنت این نه سپهر زنگاری که از سپهر بیارید سنگ قهاری خرید اینست سپهر از نفوس انسانی سپاسش این اگر عاقلی بشمارد زمانه ملج کند بادل تو یا خصم نه ملک بلکی نه پناه سالاری ز دست چرخ ندانم کجا کنم فریاد هزار گونه فغان کرد و نه دوزاری مبینا ملکا منما خدا و ندا بجزرت تو که خاص در جهان داری ندیم قریب خود کن غریب رحمت تو غلاف قبر کن از پردهای غفاری</p>	<p>اجانت سے شرف نظر شیخ کیمیا والانصیر ملت دین دل که مبت <b>دور هر شیخ نصیر الدین محمود گفته است</b> کجا بجام طرب مجلسی بنا کردند فلک بخیر گشتی اختران بخداری تو ای عزیز که در ملک مال مغوری قصاچه نقش بر آرد ز فلک جباری چو وقت آن برسد بجایکس نگر دست که نیست تا نام ده ام کسی بجز باری جهان بجامت خواجہ نصیر الدین محمود که در ختم خلافت ملک بیداری بر محنت تو که عام ست در جهان باقی که تغذای جهان بوده ست از خدای بساط معن ده از حلهای فردی</p>	<p>جست خشی نگر نفسی خواجہ نوبهار بادی بد لاین سر خاکی بزیربهار <b>دور هر شیخ نصیر الدین محمود گفته است</b> کرم دل که در خون گشت از جگر خوری دواز عالم فانی بگو که مشهور اند دینیت اینست زمین از بتان فرخاری چو افق آنکه اوراق کار خانه غیب فلک دشمنی آید به پیش یایاری بقای خدایت ملک ملک خدا که برگزشت با جو از بسیار بقریب سلف یادگار ابل کرم بحق نعمت قرآن دولت قاری که لوح اعظم آن شیخ پیشوای کرم مجاور رسل و انبیاز مختاری</p>
<p>و قید شاعر قلندر جامع کتاب خیر الحیاس نیز از خدمتکاران و حاضران مجلس اوست در اصل مرید شیخ نظام الحق و الدین ست گاهی همراه پدر در خدمت میرسید و بحضور مجلس شریف مشرف می شود و در صحبت بعضی از خلفای شیخ آنچه مکتوباتی تا بلیت و استقرا داد باشد استفاده کرد اگر چه شواهد از آن قبیل است که او را توان با وی یلو کرد و لیکن باین نام مشهور شده و بیشتر شهرت او با اسم محمد قلندر است اول در خدمت مولانا و بر بیان الدین غریب بود در جملة از موقوفات اودج آمده بعد از آن در ملازمت شیخ نصیر الدین محمود افتاد از موقوفات وی نیز جمع نمود تراخیر الحیاس نام نهاد ابتدا ای تالیف در سه مجلس حسین و شجاعت بوده تمام آن در دست و ختمش احوال و حکایات را ساده نوشته و به تفصیل نوشته است رحمة الله علیه</p>	<p>و قید شاعر قلندر جامع کتاب خیر الحیاس نیز از خدمتکاران و حاضران مجلس اوست در اصل مرید شیخ نظام الحق و الدین ست گاهی همراه پدر در خدمت میرسید و بحضور مجلس شریف مشرف می شود و در صحبت بعضی از خلفای شیخ آنچه مکتوباتی تا بلیت و استقرا داد باشد استفاده کرد اگر چه شواهد از آن قبیل است که او را توان با وی یلو کرد و لیکن باین نام مشهور شده و بیشتر شهرت او با اسم محمد قلندر است اول در خدمت مولانا و بر بیان الدین غریب بود در جملة از موقوفات اودج آمده بعد از آن در ملازمت شیخ نصیر الدین محمود افتاد از موقوفات وی نیز جمع نمود تراخیر الحیاس نام نهاد ابتدا ای تالیف در سه مجلس حسین و شجاعت بوده تمام آن در دست و ختمش احوال و حکایات را ساده نوشته و به تفصیل نوشته است رحمة الله علیه</p>	<p>و قید شاعر قلندر جامع کتاب خیر الحیاس نیز از خدمتکاران و حاضران مجلس اوست در اصل مرید شیخ نظام الحق و الدین ست گاهی همراه پدر در خدمت میرسید و بحضور مجلس شریف مشرف می شود و در صحبت بعضی از خلفای شیخ آنچه مکتوباتی تا بلیت و استقرا داد باشد استفاده کرد اگر چه شواهد از آن قبیل است که او را توان با وی یلو کرد و لیکن باین نام مشهور شده و بیشتر شهرت او با اسم محمد قلندر است اول در خدمت مولانا و بر بیان الدین غریب بود در جملة از موقوفات اودج آمده بعد از آن در ملازمت شیخ نصیر الدین محمود افتاد از موقوفات وی نیز جمع نمود تراخیر الحیاس نام نهاد ابتدا ای تالیف در سه مجلس حسین و شجاعت بوده تمام آن در دست و ختمش احوال و حکایات را ساده نوشته و به تفصیل نوشته است رحمة الله علیه</p>
<p>المشهور باخی سراج از مشاییر خلفای شیخ نظام الدین او لیاست قدس سره آنچه از سلاسل مریدان شیخ درین دیار مشهور است سلسله اول سلسله شیخ نصیر الدین محمود است و وی از موقوفان شباب که هنوز موالیش آغاز نشده بود در حلقه ارادت شیخ در آمده بود و در سلک خدمتکاران پرورش یافته بعد از چند سال برای دیدن والده بمقام کهنوتی که آآن بگور مشهور است میرفت و باز بخیموت</p>	<p><b>شیخ سراج الدین عثمان</b></p>	<p>محدث القاموس کتاب المراد المستقیم مدح و تعظیم وی سابقه کرده و در انتقاد و تاذی کتابی تصانیف کرده و کتاب و مقامات او را بیان نموده است و لیکن شیخ کوکاو باخی فری زور درین کتاب این کتاب بهر دست مشکو اندود</p>

بفهم شیخ من ذلک فیه حقا  
ایمان خود اتسلع اثره علمه  
مشهوره و اسع نوار کان مع  
نور کلام تجرب فی القلب  
من اود ائمه الوضوء علی  
صفه کاف و یفاشی صوف  
مفهوم اتهم و قال انما توقف  
فی عمل لا تشبهوا طلب کلام  
فیما بین من خیر او ش  
جی اهل حق علی ترجیح الحق  
عند وجهه و ان ظهر بعض  
و قال قوما ی اید الایهات  
نرم یخیم و الباعث امل انما  
من ثم اختلف فی جملة من  
اصرفه کاین الفاظ این  
جلاد الضیف الکمال و این  
و اسکین این حق البغی  
و الشری و من یسمن الحاقی  
مراد باین شیخ این و مبت  
و مختار شیخ جمال الدین سیوطی  
که از علماء مشایخ این حدیث است  
در شان شیخ آنست که اعتقاد  
و لایه و یوم منظری کتبه و یوم  
نموده و ترتیب ایشان خود تدبیب  
ایشان ست می گوید و یوم یوم  
یحرم منظری نسبتا الامن الخ  
و میگوید که شیخ محمد الدین فرموده است که

میرسید و در وقت عطاء خلافت اورا شیخ فرمود که اول و بعد بن کار علم ست اورا چندان نصیبی از علم نیست مولانا فخر الدین زاده ای و من کرد که اورا دوش ماه عالم می کشم بعد از آن در خدمت مولانا فخر الدین زاده ای قلم کرد و مولانا برای اقرار بقی تصنیف کرد اورا عثمانی نام نهاد بعد از آن پیش مولانا کن الدین کافیه مفصل و قدوری و مجمع البحرین تحقیق کرد و بعد از نقل شیخ نظام الدین مجلس سه سالی دیگر تعلیم کرد و بعضی کتب از کتابخانه شیخ که وقف بود و جامه ها و خلافت نامه که از خدمت شیخ یافته بود با خود برد و آن دیار را بحال ولایت خود میادست و در باب انفس شیخ چنین رفته بود که او آئینه منقلب است نقل ست که او بعضی جامه ها که از خدمت پیر یافته بود و عن کرد و برین گوری ساد و در وقت رحلت وصیت کرد که مراد بر پایان گور جامه ها و من کنند بعد از نقل او همچنین کردند خلفای او در دما گور مشهور اند و الی یوم من موجود مقام او نیز در آن دیار ست رحمة الله علیه در موقوفات شیخ حسام الدین ماکلوی می نویسد که در شبی مهر و روی همان شیخ سراج الدین عثمان اددی شد چون شب شد بعد از نماز خضن شیخ سراج الدین جامه از تن برکنند و بر بستر افتاد آن در دریش تمام شب نماز مشغول بود چون باطل شد شیخ برخاست و بوضوی شب نماز کرد و در پیش گفت عجب کاری که تمام شب در خواب بودی و نماز با ندادی و وضو کردی شیخ اورا تواضع بسیار نمود و فرمود شما بزرگید تمام شب نماز کردید و ما کلا دایم و زرد در پی آن کلاهت بجا میانی میکردیم

## شیخ قطب الدین منور

پیر شیخ برهان الدین بن شیخ جمال الدین با تنوی ست وی از اعظم خلفای شیخ نظام الدین اولیاست جامع کمالات و مظهر کمالات بود از شیوه تکلف عاری بود سرخو غای خلق نداشت در مدت عمر خود از محروم با اختیار خود بدینا مدد پدر خانه آفر از زحمت و جوکی قناعت گذرانید منقول ست که وقتی سلطان محمد تغلق قاضی کمال الدین صدر جهان را پیش او فرستاد و فرمان چند موضع نوشته بود همراه کرد تا اورا بدینا بقیه سید بعد از آن سلسله ای از بجنینا ند چون تکه عادت او بود بطائفه در ویش چون صدر جهان بخدمت شیخ قطب الدین منور آمد آنچه بلا شاه با و گفته بود در میان و فرمان مواضع در پیش او نهاد و شیخ قطب الدین منور فرمود در آنچه سلطان نصیر الدین بن شمس الدین طرف او چه ملتان میرفت غیاث الدین ماکه در آن زمان ملک التمر نصیر الدین بود و بخدمت شیخ فرید الدین فرستاد و فرمان موضع بخدمت او آورده فرمود که پیران ما همچنین قبول مکر و ندها بیان این کار بسیار ندید ایشان بدی اکنون ما می دان ایشا نیم بدان باید که که ایشان کرد ما ند آید ده اند که بار دیگر اورا با سلطان محمد تغلق ملاقات واقع شده آنچنان بود که وقتی محمد تغلق طرف خط هانسی گرفته بود و در شبی که چهار کرده هانسی ست نزول کرده

کرده اند و اخلاص اینها محو باید شد و در سبک آن خوض نکرد مطلقا و از آن محرم نشد در ملا با غیاث نقل کردند اتشی و سائل کردیم در رد و با این کتاب نوشته اند منظور نظر شریف شده باشد که چهل و نه و غاب کدام جانب ست و انصاف آنکه در بعضی مواضع این کتاب آنچه فقیر ظاهری آید آن خود محل تردد و استکرامت کسی را که غایبان در رعایت اسلام ست بقلید در آن جا افتاد و اعتقاد کردن از در جاحیات دور ست و خدا دانند که ایشان چه قصد کرده اند پس فی الحال التمر را جمع بگری است که از ظاهر عیارت معلوم می شود و در قیامی در اینده ما را آنکه چیزی از او کرده باشد که

نه که باشد و الله در حقیقت احکام تقیای بری بطریق دیگر و خداوند بزرگ دیگر و مکی حجت بر وجهها فاستبقوا الخیرات و این طریق نفوس یکدیگر علی خاص ست ملا کار تحریف و نه مذهب حضرت مویه تدب الله تعالی اسرار هم نه مذهب است و طایفه متفق بلیها دین قوم آفت که در کتاب توة العظمی و در ساله تشریه و نزل از ساری و توفه حورث و اسال آن بیان کرده اند و بر اعتقاد این قوم صحبت این طایفه علیه

نظام ندر بار سے عرف مخلف الملک را که سخت در شت مردی بود بدیدن حصار هانسی فرستاد تا کیفیت  
 خزانی و درستی حصار بیارد نظام الدین ندر بار سے در زیر حصار می گشت تا نزدیک خانه ایشان رسید پرسید  
 که این خانه از آن کس است گفتند که از آن شیخ قطب الدین منور خلیفه شیخ نظام الدین گفت عجب است  
 که بادشاه اینجا میاید و این شیخ بدیدن نیاید چون بخدمت سلطان باز رفت گفت اینجا شیخی است نزد  
 خلفای شیخ نظام الدین که بدیدن بادشاه نیامده است سلطان محمد را غوث سلطنت در کار بود شیخ  
 حسن سر برهنه را که مردی غالیجا بود بطلب شیخ قطب الدین منور فرستاد حسن سر برهنه آمد و در دلبز شیخ  
 قطب الدین منور نشست شیخ زاده نور الدین بیرون آمد گفت که بندگی شیخ شما را می طلبد حسن سر  
 برهنه بخدمت شیخ درآمد و مصافحه کرد و نشست و گفت شما را سلطان طلبیده است شیخ قطب الدین  
 منور فرمود که درین طلب اختیار بدست من هست یا نه او گفت خیر و فرماست که شما را بر من فرموده اند  
 با اختیار خود می روم بخواه و دی سوی اهل خانه کرد و گفت شما را بجای پدر من این سخن بگفت و  
 مصلای برکتف مبارک خود کرد و عصا بر دست گرفت و پیاده روان شد حسن سر برهنه چون در  
 سیاهی وی علامات و اصنام حق مشاهده کرد چو پیاده میروی اسپان در جنیت میروند منور شد  
 فرمود حاجت نیست من قوت آن دارم که پیاده توانم رفت چون نزدیک خلیفه آباء اجداد خود رسید  
 اورا گفت چه می گوئی زیارت بکنم گفت نیکو باشد در پایان فرجید و پادشاهت بعد از زیارت و همه  
 داشت که او را کس از کج شما با اختیار خود بیرون نیامده ام مرا بی اختیار من می برند چند نفر آدمی که بندگان  
 خدا نبود بخرید گذاشته ام چون از همه بیرون آمد شخصی مبلغی بهم پیش او آورد و فرمود این را بجان من  
 برسان که خرجی ندارد چون بمسک سلطان رسید حسن سر برهنه آنچه معاویه نموده بود بوجوه رسانید سلطان  
 از همه اخص نمود پیش خود طلبید پیش شیخ در آشنائی آنکه پیش بادشاه میرفت سلطان خیر و روز شاه را که در آن  
 ایام نائب باریک بود گفت که ما در ویشانیم و اب در آمد مجلس بادشاهان سخن گفتن با ایشان نمیدانم چنانکه  
 اشارت شود همچنان کرده آید گفت که در باب شما بخدمت سلطان چیز ها گفته اند چون این معنی بچشمین خدمت  
 شیخ از تواضع و سامعت و اخلاق بیخیز گذاشت گفتند چون سلطان دانست که این سامعت  
 شیخی آمد نشسته بود بایستاد و کمان بدست گرفت و بگذاختن مشغول شد چون شیخ را دید طاقت  
 نیارود و تعظیم تمام پیش آمد و مصافحه کرد شیخ قطب الدین چنان دست سلطان محمد را محکم گرفت که دلخیز او  
 آچنان بادشاه جبار که چندین مشه و علما را تحت تیغ ظلم آورده بود معتقد شد و گفت که ما در و پادشاه  
 رسیدهیم تربیت نفروید و بلاقات خویش مشرف نگردانید بدین شیخ گفت که اول هانسی بنگرید بعد از ویش  
 بچه هانسی این در ویش خود را درین محل نمیدانم که ملاقات بادشاهان بکنند و گوشه بدعا گوئی بادشاهان  
 و کافه اهل اسلام مشغول می باشند و مفروری باید داشت سلطان محمد تلقی را از حسن تقریر شیخ دل نرم شد

ماهان بطریق توفیق ایشان  
 تزیینت محراب نموده اند و آنرا  
 داخل مراتب لایت وصل  
 در جاسادت گردانیده  
 قال حبیب الامان بطنی  
 به من الولایه اکنون که ریف  
 فرق و مصلح که در این  
 کتاب و سنت باشد بکدام  
 و اخذ آنها از کلمات  
 دین و اصول شریعت ممکن  
 بود و بجهت شیخ خوب  
 باشد و سلطان آنها را  
 و آنکه در هر دو احوال  
 از طریق انصاف و در عالم  
 آشنائی دور باشد و وجه  
 که در باب لباس خرقه و بنابر  
 خلفاء و عیال آنحضرت  
 مشایخ و کوه اند معلوم  
 شریف شده باشد شک  
 نیست که فعل عوام در هر جا  
 ناقص و ملوکست خصوصاً در  
 اشغال این مواضع که در اصل  
 سنده آنها ضعیف است و لیکن  
 آنچه خواص و محققان کرده باشند  
 مقام آن در فضیله است  
 و مع ذلک در هر جانب که طریق  
 در مع و احتیاط می انداختند  
 آن از و اجتناب وقت است  
 و در خلاف آن توقف اجتناب  
 لازم و در حقیقت آنها را از کار  
 طریقت و شرایط ملوک این  
 راه نیستند و چنانکه در بعضی  
 احوال زیادت کرده اند و تمام  
 حقوق کنند و در اعتقاد و عمل  
 اصلا بره توفیق احتیاط نموند

و تک کتاب دست ناکند  
 مات و از کمال اسلام حفظ  
 نمایند شاید که بعضی بفرجه  
 که در کتب شریفه جمع شود  
 اشال این جملات از او نهاده باشد  
 والا اصله و ان موافق مرتبه  
 ظریف معانی رفیع مسلک  
 درین مصنفیت و کمال در مقام  
 تشیع و تسبیح نبوت گران  
 می آید و در حقیقت این جمل  
 را داخل موفیه باید داشت  
 و در این معنی شریف نباید  
 چند رشت تحقیق قوم ایشان  
 را حسیه یا فلسفی یا نامند  
 با هر چه در کتب شریف  
 افتاده و افاده فرموده اند  
 عین نبوت و جعل شفقت  
 است و دعا کنند حق سبحانه و تعالی  
 بهجت روان راه و عارفان  
 آگاه استقامتی در کار ضعیفان  
 کند و خلاص از قید نفس که  
 کثیف ترین مجاهدات  
 موافق مسلک این راه است  
 کرامت و باید در متابعت  
 کتاب الله و جلالت اتباع  
 سنت سید المرسلین علی الله  
 علیه السلام و در محبت و رستگاری  
 و خاتمان درگاه خود رضوان  
 علیه السلام استقامت بخند  
 از روی الهام و التماس بر نفس  
 الرسالة التامه است ابرار  
 الهیات انفعیه فی شرح  
 قول علی السلام الدین البصیر  
 و الله اعلم بحال و حال

فرموده را گفت آنچنان که مقصود شیخ است همچنان کنید شیخ منور فرمود مقصود من فقر است و کج جدید بود  
 بعد فرموده را و میاد برنی را که در آن زمان در خدمت سلطان محمد بود پیش او فرستاد و یک لک تنگه انعام  
 فرمود شیخ قطب الدین گفت خود با آنکه که این درویش لک تنگه قبول کند پیش سلطان رفتند و گفتند شیخ  
 قبول نمی کند فرمان شد بپایه هزار تنگه بدینند این نیز قبول نکرد تا آخرید و هزار قرار یافت شیخ این را هم قبول  
 نمی کرد و گفت سبحان الله درویش را دو سیر کیمچی و دو انگلی سیر روغن کفایت باشد و اینها را با چاکا ناید  
 ایشان گفتند که ما کم از این پیش تخت سلطان ذکر نتوانیم کرد بفرمود آن مبلغ را قبول فرمود و در مقامات  
 پیران خود خرج کرد و بفرمود و بعد از چند روز بجانب بانسی روان شد قریب و نیز در گنبد جدید است رحمة الله علیه

### شیخ نور الدین

پسر شیخ قطب الدین منور است نقل است که چون شیخ قطب الدین منور را سلطان محمد تغلق پیش  
 خود طلبید در آن حال که شیخ پیش سلطان میرفت شیخ نور الدین خرد بود در عقب شیخ میرفت همبست  
 در عقب بجم ملک و امرا و ذات او اثر کرد و از حال بشنیدم درین موضع شیخ قطب الدین منور برین  
 حال مطلع شد و گفت بابا نور الدین انظره و الکبر یا بند شیخ نور الدین می گوید که بحج و آنگاه من بسبع  
 سن رسید تقویت در باطن من ظاهر گشت چنانکه آن همبست و در عقب از دل من بجلی بدر رفت  
 رحمة الله علیه قریب و نیز در گنبد آبا و اجداد است

### شیخ حسام الدین ملتانی

او نیز از خلفای شیخ نظام الدین است طریق سلف بود و در ورع و فقر از میان یاران اعلی ممتاز بود  
 و عیال مند بود شیخ نظام الدین در باب او فرموده است که شهر و ملی در حمایت او است گویند که وی  
 روزی در راهی می گذشت مصلای از کتف مبارک او بیفتاد او ازین حال خبر نمود چون تازی راه  
 برنت شخص از عقب آواز داد و چند بار شیخ گفت چون او خود را شیخ نمیدانست این را بخود داده  
 نداد تا آنکه آن شخص از عقب او دید و بوی رسید و گفت که شما را چند کت آواز دادیم که شیخ مصلای  
 خود بستان شما شنیدند گفت ای عزیز من شیخ نیم مردی بلای فقرم گویند که وی در شریعت هدایت و زهد  
 و در طایقت قوت القلوب و احیاء العلوم بر دگر داشت نقل است که اندرا بخود از زیارت خانه کعبه  
 برگشت و درین دیار رسید خدمت شیخ خود آمد شیخ فرمود اگر کسی خواهد که بشارت زیارت خانه کعبه شرف  
 شود باید که بجهت زیارت حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم عیله نیت کند و بروی او تا مستوجب زیارت  
 آن سرور گردد و بطریق زیارت مکره باشد مولا حسام الدین چون این حرف را شنید همان ساعت



قال رسول الله صلى الله عليه وآله  
 علم الدين نصيب تاملوا لمن يا  
 رسول الله قال الله عز وجل  
 وكتابنا عامة العلمين هاتم  
 حديث صحيح رواه البخاري  
 هاتم سلم بنهاده انكنا  
 حديث از جوامع الحكم است  
 و تاملوا من ديني و حيلة اكمال  
 وى مندرج است اگر كمال  
 عالم با تامل احوال عارضا  
 بچه آيند و سزاى علم بگفتند  
 جزى اذن بگفتند يا بگفتند  
 باشد برانده علم و دست  
 دانش گرفته باشد توانا  
 الاضيق حجة نظام و حجة  
 و جوامع الحكم حديث را گویند  
 كه از حقايق ايجاز و اختصار  
 قليل جامع و عاوى على كثرة  
 و اين سخن از اخلاص علم حضرت  
 رسالت خیر محمد صلى الله عليه  
 الصلوة و التحية و الامان خواجه  
 كمال است چنانچه در تواتر  
 جوامع الحكم با فقهى الحكم  
 و بچنانكه در جبهه حش احوال  
 و تامل حسن و جمال برون  
 و اكمال عقل و ادراك ايداع  
 نمود در كلام جلدش انواع  
 و حقايق خارج از حيطه تدویر  
 انعام تعين فرمودند انست  
 آنچه گفته است سه در دل  
 پراسى كحق مزه است با سوسه  
 و آواز بچرخه است الله  
 النصيب نصيب و لغت خاص  
 شرف و غلبه و فشر شرف  
 در يك صدق ايتان است

عزيمت زيلت مدینه مصمم ساخت و روز دیگر متوجه شد رحمة الله عليه و خير المجالس ميگويد كه شيخ نصير الدين  
 محمود فرمود كه وقتي مولانا حسام الدين ملتاني و مولانا جمال الدين نعر تخاني و مولانا شرف الدين عليهم الرحمة  
 بخدمت شيخ طاب ثراه آمدند و در خدمت شيخ روى مبارك طرف مولانا حسام الدين كرد و فرمود كه اگر كسى  
 روز هاتم باشد و شب تاتم كار بپوشد زنى كرده باشد اين مقدار هر بپوشد زنى كه هست مى تواند كرد اما  
 مشغولى كه بنده گان خداى تعالى مى كنند و بدان مشغولى بخدا نيتخانى رسیده اند جز اين مشغولى است مولانا  
 حسام الدين و ياران منتظر ماندند مگر خدمت خواجها اين زمان بيان خواهند كرد در آن مجلس پيش ميان  
 ليفرود اما اين مقدار گفته كه با شما خواهم گفت تا مدت شش ماه پيش گذشت بعد از آن مجلس  
 عرويه بن بخدمت رسیده بودند در آن محلى محمد كاتب كه ادا زميان حجاب سلطان علاء الدين داخل  
 بنده گان شيخ شده بودند و از مين بوس كرد و بنشست خدمت خواجها اندر پديد كجا بودى جواب داد  
 كه در سراى بودم امروز سلطان علاء الدين نچاه هزار تنكه بنده گان خداى را انعام داد خدمت خواجها  
 روى مبارك طرف مولانا حسام الدين كرد و فرمود كه انعام سلطان بهتر ادا فائى و عده كه با شما كرده شده  
 است بياران بپوشد و زمين آوردند گفتند و فائى عده بعد خدمت خواجها بنشست و فرمود و بناى  
 مشغولى سالكان بر شش چيز است اول خلوت بايد كه از خلوت بپرون بيايد بواستى از الله شامت  
 و بعضى ز اعيه بودم و هو بايد كه على الدوام با وضو باشد مگر آنكه خواب شود بفرورد بخشد و بر بنزد و در حال وضو  
 ساز و هم صوم دوام چهارم دوام سكوت از غير حق پنجم دوام ذكر بار بادل خود شيخ و هو عبارت عن  
 تعلق قلب المرید با شيخ ششم نفي خواطر غير حق نقل سست كه چون اورا بشرف خلافت مشرف ميگردند  
 وصيت طلبيد شيخ نظام الحق و الدين تدب ستره دست مبارك خود را از آستين بپرون آورد و بگفت  
 شهادت جانب مولانا اشارت كرد كه ترك نيا ترك دنيا ترك دنيا و فرمود كه در كشت مريدان تكوشى  
 فرض كرد كه اگر فرمان شود بر سر آب روان در بيا بان سكوت گيرم در شهر آب چاه است و هو ساختن بيا  
 و لاسمانى شود فرمود كه هم در شهر باش كن كاهدين الناس چون از شهر بپرون آئى و بر سر آبي سكوت گيرى  
 غريب و شهرى نيشان بر تو برسد كه فلان درویش در فلان رجا نشست كرده است و مزاجم وقت تو شوند  
 و در آب چاهها اختلاف علماء است و در آن شرعا و سقى در خصى است ديگر عرض كرد كه بر بنده و قتي  
 فتوح مير سراجى نصيب فرزند ان مى كنم چيزى از براى آينده گان ميبارم و وقتى چند روز مى گذرد كه  
 چيزى غير مسدود در فلان مزاحمت مى نايند و آينده محروم ميرو درين محل قرض كنم مانده فرمود در تدبير  
 خواهي افتاد پس درویشى لى خواهي كرد درویش آن باشد كه اگر چيزى موجود دارد و خرج كند و الا صبر  
 كند و بر نامردى باز و در خود راه تدبير نيند از جمله فرمود درویش را هر دى نيايد بود هر دى و نوع  
 ست صوری و متوى اما صوری آن درویشانند كه بدور باي گزند چيزى نپوهند و متوى آن

در ایشان که گنج خانه خود مشغول باشند و در خاطر گذارند که از نیکو و عمر و مل چیزی نخواهد رسید هر روزی  
 به هر روزی معنوی است زیرا که هر روزی صوری چنانکه هست می نماید اما هر روزی معنوی ظاهر خود را بطریق مشغول  
 حق می نماید و باطن در بدنش گردد و تفرقه از شیخ بر سیه مخدوم خلق کرامت می طلبند فرمود البکر است می  
 الاستقامت علی باب الغیب تو در کار خویش مشغول باش که است چند طلبی آید اندک در آن سال که  
 سلطان محمد دوم شهر دلی را در دیوگیر روان می ساخت به قریب شهر که در آنجا آباد می کرد مولانا  
 حسام الدین در کجرات رفت و همانجا بر رحمت حق پیوست و در شهر که پیش که شهر قدیم کجرات است  
 مدفون شد مقام او در آن دیار مشهور و معروف است رحمت الله تعالی علیه

## مولانا فخرالدین زراذی

وی از خلفای شیخ نظام الدین اولیاست بزرگ بود جامع علم و تقوی و ذوق و عشق در امر دین  
 صلابتی تمام داشت و علمتی و افراد در او ائمه پیش مولانا فخرالدین هانوی در شهر دلی تعلیم می کرد  
 و بجوش طبعی و وقت سخن و فصاحت عبارت از ممتازان اهل شهر بود و عاقبت مرید شیخ شد  
 شیخ نظام الدین شده محقق گشت و از میان متعلمان برآمد و در مسلک وراثت مسلک گشت و هم در عیال بود  
 ساکن شده و بعد از رحلت پیر بر لب آب چون در عیال که آنان غیر در آباد دلی است مشغول شد و چندگاه بر سر  
 حوض علانی جا کرده و مدتی در چند بنا که در میان کوه است و در آن زمان بسیاران و مقام شیران بود  
 مشغول شد و بعد از آن بنیاد خواجه بزرگ معین الحق والدین قدس سره با حجر درخت بود بنیاد  
 شیخ فزید الدین با وجود این رفت بیشتر احوال در سفر بودی و در صحرا و بیابانها خدا را عبادت کردی  
 و صوم را هم داشتی نقل است که مولانا فخرالدین نظام الدین سوال کرد که مشغولی  
 به کلام متفلسفان یا بذر که فرمودند اگر راه وصول ده و تری بود اما خوف زوال هم بود اما تالی را وصول دیرتر  
 بود ولیکن خوف زوال نباشد نقل است که شیخ نصیر الدین می گفت که آنچه مار در یک ماه و در ماه  
 فتح شدی مولانا فخرالدین زراذی را در یک ساعت بدست آمدی در زمانی که مردم شهر را بدیدگی بر دارند  
 از بیرون رفت و از آنجا بزیارت خانه کعبه رفت و از آنجا به خدا در وقت و علم حدیث بحث کرد بعد از آن بشوق  
 دلی که وطن تعلیم او بوده باز گشت و در کشتی نشست و آن کشتی فرو رفت و مولانا بعد از تریاوت رسید  
 رحمت الله علیه نقل است که در آن ایام که محمد توفیق خلق شهر دلی را بجانب دیوگیر می فرستادی خواست  
 که ملک ترکستان و فراسان را به خط کند و آن چنگیز از آن دیار بر اندازد و تمامی حدود را در آنجا به شهر را  
 فرمود تا حاضر آیند و بارگای نصب کنند و در زیر آن منبر نهادن منبر خود بر آید و خلق را در  
 جهاد کفار تحریض کند هم در آن روز مولانا فخرالدین نه ادی را و شیخ شمس الدین بجای آنرا و شیخ

سفر میدادین منبغیت است  
 صاحب کشف یا اسرار  
 نصیحت که اسرار بدین بودی  
 و درین دانشمند در این ساختی  
 بر است و نسبت بکلیت فرو  
 بعد از مولانا در کتابت مریدان است  
 در حصول او و در این باب  
 در همین خانه هم در کارگاهان  
 و حاصل این را می بیند که  
 باید داد انهم و باید که با رعایت  
 آن کردن حق میباشد چنان  
 این حق را خود به و چند روز  
 بر حسب تفاوت در میان آن  
 اکنون بهیچ که کلام علم از علوم  
 دین را احاطه و شمول این معنی  
 بر سر و در علم یا صانع است  
 بجهت او است و خالصت با انهم  
 توفیق و توفیق و توفیق و توفیق  
 ازین بگویم علم متعلق است بخلق  
 با خالق هر چه گویند این برین  
 شده و اما اشکالی با حال حضرتان  
 این مقاصد انور و جلال  
 بیان کنیم بیان آن متفصل  
 چه حد که احوال است و در این سخن  
 در اینجا بیان علم و توفیق و توفیق  
 هر دو وقت بر توفیق و احضار آن  
 لازم نصیحت انصاف است  
 ذات و صفات و کمال و اتیان  
 و اختلال و سر و پای او و توفیق  
 در نیم احکام و کمال بود  
 او امر و نای احکام شریف است  
 که بندگان را بدان تحلیف کرده  
 می داد و رکن دین گردید است  
 از آنکه بجز این راه بود و  
 علمه آن ساخته و بنیاد مسلمانی

بر من بناده است که بنا به حق  
دین بی آن بر پا نبرد مسلمان  
کامل آن بود که آنها را با شمشیر  
و آداب ظلم و باطن محبت  
دوام و استقامت بجای آورد  
و بر یاد دهنده و تکرار حق بجای  
در راه حق بقصد اعلای کلمه  
اندر اعدای دین کار زو نوئی  
و بر قدم امروزی نهی متکبران است  
استاد و بی مداخلت بود  
و در جمیع نسیانیت ازین صیغه  
برودن آید و هم نه وجه  
نعت دین حق قیام است  
تعمیل اسبابی که موجب بقا  
و تقویت دین ملت و آن علم  
است و علم و علم کتاب الله  
و سنت رسول است صلی الله  
علیه و آله وسلم و علم که مبادی  
و مسائل همه و محال آن  
بود چنانچه علم خود را بر سائر  
علوم دینی و قواعد و اصول  
علم دین نداشت تغییر حدیث

نصیرالدین محمود را نیز طلب فرمود و حاجه قطب الدین و دیگر که یک از مریدان شیخ نظام الدین اولیا و  
شاگرد مولانا فخرالدین بود مولانا را پیش از همه عزیزان بدرگاه سلطان بن برد و مولانا بارها می گفت که من  
سرخود پیش در سرای این مرد غلطیده می بینم من با و مسامحت نخواهم کرد چون مولانا را با سلطان ملاقات  
شد و حاجه قطب الدین و دیگر کفشیهای مولانا برداشت و در بغل کرد و بایستاد سلطان محمد بن محمد بن  
معاذ که در و بیچ گفت و با مولانا فخرالدین زار وادی بکلامه مشغول شد و گفت ای خواهم آل چنگیز خان  
لمعن را بر اندازیم شما با و درین کلام موافقت خواهید کرد مولانا گفت انشاء الله تعالی سلطان  
گفت این کلام شک است مولانا گفت در مقابل همچنین آید سلطان محمد ازین سخن در خود پیچید و گفت شما  
نصیحت میکنید تا بران کار کنیم فرمود که غضب فرو خورید سلطان گفت کدام غضب فرو خورسی سلطان ازین  
بیشتر در غضب شد فرمود طعام حاضر آرند چون طعام حاضر آمد مولانا با کراه اندک طعام می خورد چون  
طعام برداشتن بجبهت بزرگانی که حاضر آمده بودند جامه صوف و یکان بدنه سیم حاضر آورد و دندیشم  
نصیرالدین محمود و مولانا شمس الدین کیمی و دیگر بزرگان چنانکه آمده است بدست گرفتند و خدمت  
کرده باز گشتند اما جامه و سیم مولانا فخرالدین را پیش از آنکه بوی رسد بر حاجه قطب الدین و بر خود  
بستد چون میداشت که دی نخواهد بدست گرفت و این سبب فوت حرمت مولانا فخرالدین و بر خود  
این بزرگان باز گشتند سلطان محمد و حاجه قطب الدین و دیگر را گفت ای مزور بد بخت این چه حرکتها  
بود که کردی و فخر زارادی را از زیر تیغ من خلاص پانیدی او گفت او استاد من است و خلیفه مخدوم من  
را شاید که ادب او بکار آید سلطان گفت که این اعتقادهای کفر آمیز را بگذارد و الا نه ترا خواهم کشت  
گفت زبانی و دست اگر مرا بجبهت مخدوم من بکشند رحمة الله تعالی علیهم و علی جمیع عباد الله الصالحین

## مولانا فخرالدین مروزی

حافظ کلام ربانی بود کمال تقوی و در ع آراسته پیوسته کتابت کلام مجید کردی و از خلق مجرب  
زیستی و از معاصیان و مریدان شیخ نظام الدین اولیا بود گویند او را با مردان غیب ملاقات بود  
نقل است که وقتی خدمت شیخ و جنه کرد که مرتضی غائب شده بود در پیش من کسی نبود که آب بطلم  
کوزه پر آب از غیب پیدا شد آن کوزه بشستم و آب ریخته شد و گفتم که من آب کرامت نخواهم خورد  
شیخ فرمود که با منی خورد و از اینها بسیار می باشد وقتی من نیز خواستم که شانه کنم پیش من کسی نبود که شانه  
بیاورد و درین میان دیوار بشکافت از دیوار شانه بیرون آمد بستم و شانه کردم از شیخ نصیرالدین منقل  
است که فرمود در آنچه مولانا فخرالدین مروزی کتابت کردی از خلق پرسیدی که این کتاب چه دارد  
گفتندی شش کافی بودی او گفتی من چهار جیبیل بستانم و زیاده نستانم اگر کسی برائے تبرک

زیاده از چهار چهل کردی نسی چون پیر معمر شد از کتابت ماند تا ضعیف حیدر الدین ملک التجار بر سلطان  
 علاء الدین عرضه داشت کرد این چنین بزرگی هست تا این زمان روزگار از کتابت می گزرا نید این  
 زمان از کتابت ماند از از بیت المال چیزی تعین شود سلطان هر روز یک تنگه فروم گفت نخواهم  
 شد بهان شش کافی بدید بده بیل بسیار دوشش کافی قبول کرد رحمة الله علیه شیخ نظام الدین قدس  
 سره بخط مبارک خود رقه بجا نیاورد نوشته است در بیان محبت رب العالمین نسو آن اینست که  
 اتفاق اصحاب ولایت و ارباب حقیقت که هم مطلوب و اعظم مقصود از خلقت بشر محبت رب العالمین  
 است و آن بر دو نوع است محبت ذات و محبت صفات محبت ذات از مواهب است و محبت صفات از مکاسب  
 هر چه از مواهب است کسب و عمل بنده را بدان تعلقی نیست و هر چه از مکاسب است بهست طریق آکشتا  
 محبت دایم ذکر است مع تخلیه القلب عما سواه این را فراغ شرط است فراغ را چهار چیز مانع است و  
 هر چه مانع شرط است مانع مشروط است خلق و دنیا و نفس شیطان طریق دفع خلق و لغت از خود است  
 و طریق دفع دنیا فتنات است و طریق دفع نفس شیطان اینها کردن بحق ساعه فساد و اسلام  
 و شهید است که طریق دفع شیطان ذکر است طریق دفع نفس النجا بحق -

## مولانا علاء الدین سیلی

از علمای اوده بود روشی پاکیزه داشت و صفاتی ناکام پیش مولانا فرید الدین شافعی که شیخ الاسلام  
 اوده بود و کشف می خواند مولانا شافعی را کجی و علمای اوده صاحب بود و در زبانی علمای اوست اما  
 باوصاف تصوف موصوف بودی اگر چه از شیخ نظام الدین مجاز مطلق بود اما یک مریدیم نگرفت  
 و بارها فرمودی که اگر شیخ نظام الدین صدر ریاض بودی من خلافت نامه بخدمت شیخ نظام الدین  
 رسانیدی که از دست من این امر یعنی نمی آید و این را بخدمت پیر خود غایت محبت بود که گویند که آخرو خود  
 فوائد الفوائد که طبع نظام است بخط خود نوشت و بیشتر حال بر خود میداشت و مطالبی کرد و او را خود همان  
 ساخته بود از و پرسید که چندان کتب معتبر از علم کبیر کبیر شافعی در آن رعیتی نمی گامید مگر در این  
 کتاب گفت جهانی از کتب سلوک جز آن پرست اما ملحوظات ده روح افزای خدمت من که بجات  
 من بدانت کجا یا بم بیت || امرایم تو باید صبا کجاست که نیست || اگر چه از شیخ نظام کجاست که نیست  
 قبر او نزد یکدیگر بجز تیره یاران است رحمة الله علیه -

## شیخ برهان الدین غریب

صاحب ذوق و ذوق بود در سماع غلوی تا که داشت فضلای زمانه مثل امیر خسرو امیر حسن

و ملاهبت اجتهاد که سبب  
 ساحت دین و توسع امر  
 جود کانت عمل کرده اند معنی  
 با صفات حوت صنایع و کثرت  
 هم در حق تعالی آن نیز  
 فرود آورده و اگر چه از آن  
 مراد دارند تا شامل هر چه  
 بجز و مفید تر آید و تسلیم احکام  
 الهی تعالی با حکام و اولیای  
 وی که مقتضای جریان قضا  
 و قدر است و اعمی شدن است  
 و خود و تسلیم کن کردن از حال  
 در ربه اسلام تعالی صلیت لرب  
 السلامین و سلام و اودم الهی تعالی  
 و تقدس و قسم اندکی احکام  
 امریه شریعه حکمیه و طریقه در کجا  
 طاعت و انتظام است درم  
 احکام اوده به نهریه و بندگی  
 رضا تسلیم بود مسلمان را این  
 دو جنبه است و پس و حقیقت  
 مرا حق حکمت و عزت از  
 در ایداد و از دل فزانی و کثرت  
 ظرف است بهیسی بنده یعنی  
 بنده اسامی خود را بنده خدا  
 سرور آمدن اوست بخود تا بداند  
 که در بنده دلی دیگر هست بالا  
 تر و غایب و که در دنیا بی گن  
 در جنبین باقی در و در آن  
 عا جز انده خوف حق که بجه  
 بطریق طلف و گاهی در و کثرت  
 قهر بود چون این نیز حق نفی  
 تقیید و توفیق است نظر  
 بحقیقت از تبیل طلف بود  
 او را لطف ظاهر خوانند  
 و ناله لطف غنی اندر باطن



فی جلسه رایت جالساً کنا حسن الاجتماع ولا یحترک من ظاهره شیء و هو فاح غنیة فاعرفنی قتل  
فی من انت فاذا رایت اردت ان ارجع القهقهی و یوید و عینیه کانه سکران ثم قال لا یغنی للفقیر ان یصلو  
فی قلبه خاشعاً انما جالس بین یدی الله ثم قل لی تم و اجلس مع الاصحاب انما مشغول رحمة الله علیه

## شیخ علاء الدین

ابن شیخ بدرالدین سلیمان صاحب سجاده راستین شیخ فرید الدین گنجشکر بود و شانزه ساری بود که بر سجاده  
نشست و پنجاه و چهار سال حق آن سجاده بود و استقامت ادا کرده و هم در حالت حیات صیت  
عظمت و کرامت او در عالم منتشر گشت هیچ وجه جز در مسجد جامع پائے او جای دیگر نرفت از ملوک  
وامرا بغایت مستغنی بودی و تا بود صاحب الدهر بود یکپاس شب افکار کردی و طعام بغایت اندک  
خوردی و در چود و سخاوت در زمان خود بی نظیر بود و در طهارت و لطافت بجدلی امیر خسرو علیه الرحمة

در مدح او قصیده گفته است در اینجا می گوید

علائی دینا و دین شیخ و شیخزاده عصر  
بزرگشتم خورشید از جبین بچکید  
خوبی بروستی از بدر زاده خورشید  
که میاید در سپه ذیل عصمت تو خزید  
ز بی شخصم شب در سواد ماحبت تو  
چرخه گفتن خسرو که عمر نو بخزید

از کتاب نور تجلی پو کرد و روشن عرق  
که تا قیامت خواهد بر آسمان خندید  
پوساکنان سپه از او آفرین گشت  
از مشرک و کج جانفش برائی رسته کشید  
حیات بخش جهانی و مسمی گشت

شیخ علاء در جوار رحمة شیخ فرید الحق است و بر در حضا و سلطان محمد تعلق که مرید و معتقد او بود  
گنبد عالی عمارت کرد و رحمة الله علیه

## خواجہ محمد

ابن مولانا بدرالدین اسحاق از اولاد و ختری شیخ فرید الدین است جامع علوم و حاوی فنون بود در علم  
حکمت نیز دستی داشت و در علم موسیقی آیتی بود کمال ذوق شوق و طاعت و عبادت موصوف  
بود وی امام شیخ نظام الدین قدس سره بود گویند که وی از موقوفات شیخ اثنابی جمع کرده است و او را  
انوار المجالس نام نهاده وقتی در خانقاه شیخ ابوبکر طوسی که بر لب دریاست تجلی بود شیخ نظام الدین  
حاضر بود هر چند توانا چیزی می گفتند در حاضران ذوق در میگردت شیخ فرید و تا سماع گیدار ندو بجا کایت  
و آثار بزرگان مشغول شوند و رشتای این حال دونی پیدا آمد شیخ علی زنبیلی روی بجان شیخ نظام الدین  
پانی پی که حلیف شیخ بدر الدین غزنوی بود کرد گفت ما از شما سماعی مطلب داریم شیخ نظام الدین او بیا

در هر چه پیدا کرده اند هر چه پیدا  
کرده است از آنچه بیان فرمودست  
و عفت از آن آید و  
علا و اعتقاد و صلوات  
در دوست قال سال الله  
صلی الله علیه و آله و سلم من احد  
فی امر تا بداند امیر خسرو  
در خود کل بحث بدو کل  
بدو و علامه گفته اند که  
در کار خدایت بر دست نو  
و لایت در دنیا بدو دست  
بر که هم چه شقیست  
بجای اوصالی الله علیه و آله و سلم  
از طهارت و عبادت و بلا و دیار و جزآن  
خصوصاً کرم قربت اهل بیت  
اعطت صلی الله علیه و آله و سلم  
نزدن تعلیم ایشان و دشمن  
و اندای ایشان نکردن عاز  
شیات و لذات ایشان  
نجا و ذکران و اخلاص نمودن  
و معیاریت و جزو ایشان  
تکس شدن و از بیت مخصوص  
و امانت ایشان دل و زبان  
نجا داشت و مملو و مملو  
محبت ایشان بودن و مملو  
قل تا اسامی علیاً جلاله  
فی القری اگر جزو جریان احکام  
نبیه را نامت و حقوق شرعی  
باسم خلق شرک اندازد و خط  
او در نوای بر بند حقیقت  
نقل عقل و تقوی است آن  
از کرم غلامان و تقوی علیه  
است تا با یکدیگر وقت اجماع  
احکام و حدود شرع بر ایشان  
نهی لحن این مطلق دانند

در رعایت و حرمت انساب  
از دست ندمند چنانکه بندگان  
مولی از دشمن را بکوبند  
و خود را در میان زمینده برچ  
دی فرموده علی حدیث زبان و  
دل بکشم و امانت بکام ببرد  
و همیست حکم علی الله تعالی  
مخصوص و امانت حدود بکام  
فاما مسلمانان در حفظ حرمت  
ایمانیه ایشان را در هر طریق  
عمل خوف و هراس باید داشت  
که سابقه رعایت حق و باب  
ای بیت نوت و قدر و حرمت  
آنحضرت صلی الله علیه و آله  
در نگاه بویبت بیشتر از آن  
که از سیات ایشان تجاوز نکند  
و شفاعت و حق الله علیه و آله  
و حق ایشان قبول نمیشود  
و بر ایشان ماکو از اسارت  
بترسد و بکوبند و بکشتند  
بیشتر از آنکه بر ایشان رعایت  
در رعایت شریعت حق لازم است  
حبیب و یار و یارین برادران  
بیشتر است که امانت بکام  
از باب رعایت رسول الله  
رحم و شفقت بر امت او است  
بر رعایت حقوق و احسان و  
امداد و امانت فرموده کلام  
مثل سلام و عبادت و مشا  
جمله اشکال و تقاضای  
که انتظار هر چه از حق بماند  
و تقدیر است و حق و خدای  
بر رعایت امانت مست و رعایت  
و امانت نیز ازین باب است  
و امانت کتابت و تحفظ

بجانب خواجہ محمد امام اشارت کرد و در بزرگ بر خاستند و بجای تو امان نشسته و غزلی آغاز کردند چون  
بدین بیت رسیدند **بعیت** **سر بخردی که بیعتی است** **ازین همه در گزار تار و زر**  
شیخ نظام قدس سره را در گرفت و در جمله اثر کرد و ذوقی پیدا آمد رحمت الله علیه -

## خواجہ عزیز الدین صوفی

والله بزرگوار و نیر و قدر شیخ فرید الحق و الدین ست گویند و نیز از ملفوظات شیخ نظام الدین اولیا  
کتابی جمع کرده است مسمی به تحفه الابرار و کرامته الا خیار و دی شاگرد قاضی می الدین کاشانی ست  
در صنعت کتابت بی نظیر بود نقل ست که وی می گفت وقتی بر شیخ نظام الدین در آدم دهم  
که بر کتب نشسته است مستقیل قبله و روی چشم مبارک جانب آسمان داشته و مستغرق حال حق  
گشته من ترسیدم که در عملی نازک در آدم زمره راه برگشتن و نه جای ایستادن یک ساعت فیکو  
ایستاده بودم و بیکس از خادمان حاضر نه بقیه شیخ نظام الدین بلرید چنانکه خشک بلرزید و  
بیانم خود باز آمد و بر چشمتی مبارک خود دست بمالید و پرسید و کیستی گفتیم عزیز است بعد شفقت  
فرمود و رحمت بسیار کرد رحمت الله علیه -

## خواجہ تقی الدین نوح

پسر خواهر زاده حقیقی شیخ نظام الدین اولیا ست حافظ قرآن بود نقل ست که روزی او را در  
حالت رغن پیش خود طلبید و خلالت داد و وصیت کرد باید که هر چه بر تو رسد نگاه نداری اگر تو چیزی  
نباشد هیچ دل خود نگران نداری که خدا ترا خواهد داد و هیچ یکی را بدخواهی و جفا را بطلاید کنی و او را در است  
که در نیش او را خواهد نباشد اگر تو این چنین کنی بادشاهان بر تو آید و در حالت حیات شیخ  
نظام الدین در عنقوان شباب بر رحمت حق پیوست -

## سید محمد بن سید محمود کرمانی

او از کرمان تجارت در لاهور آمدی چون باز گشتی در اجودین شادی سادات ملاقات شد شیخ فرید الدین  
حاصل کردی و ملتان رفتی و در ملتان علم او بود و نام او سید محمد کرمانی و درین آمد و شد او را خدمت  
شیخ فرید الدین محبتی میدادند اسباب اموال کرمان را بیکلی ترک داد و در ملتان پیش علم خود آمد  
و از انجا بقصد اراکیت شیخ عزیمت اجودین نمود علم او را گفت که شیخ الاسلام بهاء الدین زکریا  
هم عزیز ست سید محمد کرمانی گفت محبت ازینها نمی شود با جودین آمد و مرید شد و ریاضتها کشید

بعد از شیخ فرید الدین بصحبت شیخ نظام الدین آمده داخل یاران اعلی شد و در شب جو سسته  
احدی عشره سیمانه رحلت نمود و در یاران چو تره مدنون مشدر رحمت الله علیه -

### سید محمد رح

ابن سید مبارک بن سید محمد الکرمانی جامع کتاب سیرالاولیا است و آن کتابی است جامع احوال  
مشائخ چشتیه او در زمان صوفی بزرگ شیخ نظام الدین مشرف شده و بعضی بمسبها را دیده و بعد  
ازند و خدمت خلفا او بوده و از شیخ نصیر الدین محمود تربیت یافته و بارها در خواب بحال شیخ  
مشرف شده و تجلید سمیت کرده پدر و اعمام و اجداد او از نزدیکان شیخ بوده اند و اکثر از اچیه در آن  
کتاب نقل کرده بواسطه آبائی کرام خود کرده رحمت الله علیه -

### مولانا شمس الدین یحیی قدس سره

از اعاظم خلفای شیخ نظام الدین اولیا است و میان یاران اعلی شیخ معظم مکرّم و صاحب صدر  
بوده از مشاییر علای شهر بود و بیشتر مردم شهر در تلمذ بوی انساب می کردند و آن نسبت مختص و متبع بود  
گویند که او را شرح مشارق است و وی نقل کرده که تا فتاد بیتی قطودی از او ده بدلی از برای  
تحصیل علم را آورده و در آن اثنا از آنکه کلمات شیخ نظام الدین او بیانشیده روزی وی با مولانا  
صدر الدین ناوی یکدم مستند آمد و شیخ سید در شهری باشد و چیزی تعلیم می کند گفتند آری بخدمت مولانا  
غیر الدین بگری اصول برودی می خواهم شیخ ایشان را از بعضی مواضع که باشکال شهید بود پرسید  
گفتند که سبق ما تا بهین جاریه است این حرف برانیز مشکل مانده است شیخ هر اهل کرد ایشان را  
اعتقاد در حق او را سخاوت و جود از مدتی مولانا شمس الدین یحیی مرید شد و بر ترقیه کمال رسید وی از  
مکلفات و مراعات رسم عادت مبر بود از تعلق ترویج معراج بعد از خلافت کسری امرید گفت و ازین کار  
احترام کردی و گوی اگر خط شیخ نظام الدین درین کاغذ بودی من برگزاین را بر نزد نگاه بنداشتی گویند که  
نصیر الدین محمود در مدح او گفته است **شمس الدین یحیی** **اسانت اعلم من اخیاک حقاً** **انتال اعظم شمس الدین یحیی**  
نقل است که اندا اچیه سلطان محمد تغلق شیخ تهر و سیاست بر خلائق خصوصاً بطائفه مشائخ آختر بود  
مولانا شمس الدین یحیی را طلبید و گفت مثل تو دانشمندی اینجا چه کند تو در کشمیر برود و در تبحر بانی آن  
یار بنشین و خلق خدا را باسلام دعوت کن عیادت از پیش سلطان از برای تهیه اسباب غریب آمده گویند  
که من شیخ را بخواب دیده ام که مرای طلبید مردم چندی گویند من بخدمت خواجیه خود میروم ایشان مرا  
بحاجی فرستند فردای آن روز بر سینه او دخیلی بر آمد و بیمار افتاد این خبر سلطان رسید حکم کرد که او را

تعلیم آن و عمل بدان تدریس  
و صورت عالی بقدر حاجی  
باشند که متعلق است بدین  
و ملازمت تلاوت بار خدای  
عبادت و عین صوفیه  
قلب نیز از حقیق کمال  
است که اندک را از این  
ماه غم قرین مکلفه فرای  
قرین غم می شود و بعضی چای  
رو گفته اند جانانه یاد است  
خود چه گوید در سلفی جلد بود  
هر روز هم قرآن میگوید و نه یاد  
از آن نیزه از رعایت حقوق  
کتاب الله دست ترک نمودن  
و تعلیم از برای بعضی خود  
سند و نقل آن از سلفی و نقل  
شرح چای بعضی در حاکمان  
بر بعضی این روزگار گفته  
و آن را نصیر الدین نام نهید  
و نه اندک که من سرالافان بر  
نقد نظر خود بالذکر و نک  
و نا صحت مرعاه مسلمانان  
را رعایت حقوق ایشان کرد  
و حرمت ایشان در مال و عرض  
و نفس نگاهداشتن و بچشم  
حقارت در سلطانان نگریستن  
و دست و زبان از یاد ایشان  
بازداشتن و حقوق لازم  
ایشان بر وجه کمال ادا نمودن  
و نصرت و اعانت ایشان بر  
وجه مشروط کردن است و در  
حدیث آمده است بازو بر او  
خود را ظالم بود یا مظلوم گفتند  
یا رسول الله مظلوم را یاری  
توان داد یاری دادن ظالم



بدگاه بسیارند بسا که بهانه می کرده باشند در همین اثنا ازین عالم رحلت کردند و در باران چینه است

### قاضی محی الدین کاشانی قدس سره

از مریدان شیخ نظام الدین اویا است قدس سره بود علم و زهد و تقوی موصوفه مشهور بود از  
 دوران علم و کرامت بود و استاد شهر بود و هم در ابتدای ارادت و تعلقات دنیای دست بدست و امثال  
 در آنکه مایه دانشمندی است بخودت شیخ آورده و پاره کرده و فقر و مجاهده پیش گرفتند با شیخ سلام بسیار  
 بودی و شیخ او را در معرض خلافت داشت و کاندگی بایست خود نوشت که سنی این نیست می باید  
 که تارک دنیا باشی بسوی دنیا و ریاض دنیا مائل نشوی و ده قبول کنی و صلوات بادشاهان بگیرد و اگر  
 مسافران بر تو برسد بر تو چیزی نباشد این حال را نعمتی شمری از نعمتهای الهی فان فعلت ما امرتک  
 و طعی بک ان تفعل کذلک فانک خلیفتی و ان لم تفعل فانا خلیفتی نقل است که قاضی محی الدین  
 کاشانی از شیخ نظام الدین سوال کرد که مرا چه مرید حضرت عزت را و در حضرت بیجا میرا و مرید  
 را سر یکی علیحدگی می باید یا نه نیز می شناید بود که حق نیز ممکن است و علیحدگی هم مفید چون خواند که حق  
 آن چنین می باید کرد که با این بین بیدی الله حاضر است و بیجا مصلی الله علیه و آله هم بر همین شیخ برسد  
 است نقل است که چون شدت فقر و عاقبت بری غلبه کرد و او استیاض بسیار بود که نیاز نعمت  
 خود کرده بودند تا بیاورد ندان معنی را یکی از آشنایان او بدو گاه سلطان علاء الدین سانیق  
 قضای اوده که موروث او بود بدو موقوف داشت چون این خبر قاضی محی الدین رسید بخدومت  
 پیرامو عرض کرد که این معنی بغیر خواست چنین اقع شده است تا حکم خودم چه باشد شیخ فرمود  
 البته مثل این معنی بخاطر تو نگذاشته است آنگاه این معنی برای تو پیش آورده اند قاضی را بدین سبب  
 حیوانی متعصب و در نگارای مشوش پیش آمد و چنین گویند که شیخ آن خلافت نامه را از وی باز طلبید  
 و در گوشه نهاد تا یک سال مزاج شیخ بر قاضی محی الدین میغیر بود بعد از یک سال بر قانون قدیم  
 باز گشت و قاضی محی الدین تجدید ارادت مشرف گشت و هم در حیات شیخ رحلت کرد و رحمه الله علیه

### مولانا وحید الدین یوسف قدس سره

از خلفای شیخ نظام الدین اویا است مرحوم و شفقت شیخ در حق وی بسیار بود و او در ارادت  
 و خلافت سابق بود و در وقت بخشش عطیه خلافت که بیان اعلی عنایت فرمود او را تجدید  
 خلافت بخشید و صاحب خوارق و کرامات بود گویند که چون وی از منزل خود بخدومت پیرامو  
 بخاطر او خطوری کرد که روان باشد که خدمت پیر پیرم حق تعالی او را قوت طیران و گاهی

چگونه بود و در وقت بخشش عطیه خلافت که بیان اعلی عنایت فرمود او را تجدید  
 خلافت بخشید و صاحب خوارق و کرامات بود گویند که چون وی از منزل خود بخدومت پیرامو  
 بخاطر او خطوری کرد که روان باشد که خدمت پیر پیرم حق تعالی او را قوت طیران و گاهی  
 آن نیز در باطنش علم بر او  
 نصیحت عادت است به هم  
 بر نذر مغولستان کرد  
 طاعت بیل صین باب نوس و  
 عامه سخن انداختن و گفتن  
 بشرف سر او و همواره  
 است این نزد اهل علم  
 طاعت اهل بیتان با غلبه  
 نیز به حکم دهنده است  
 انجون و با نصیحت حوال  
 مسلمان بدانکه و معنی  
 رستم داشته اند و از  
 اولی از اقامت ایشان  
 و حکوم ایشان بود که  
 حکم خدا رسول خدا کنند  
 واجبت و قدس سره است  
 قال الله تعالی انما الله اعلم  
 الرسول علی الامر منکم و در  
 آمده است که حضرت علی  
 علیه السلام پس از مدتی  
 یکی از صحابه است فرمود  
 بن مسئله شاید که دیگر مریدانی  
 هیت میکنم و از تقوی که  
 و طاعت او را چند بده  
 بود و این مبالغه است  
 اول الامر و الله اعلم  
 و امانت بود تواند که  
 اصل بود درین تقدیر  
 او نیز واجب کرده با  
 و انضاد امر از من بود  
 که می اندون امر کنند  
 میتر آواره باید داشت

ایه سرآمدی وی حکم پیر در چندیری می بود و بیشتر خلق چندیری می برد و چند روز فقه او هم و چندیری

مولانا وحیه الدین پانلی رحمة الله علیه

ششصد و نهم و استاد وقت در زنده و در آذربایجان نظام الدین پانلی باشد  
و مال اعتقاد بخیر است او داشت نقل است که وی گفت وقتی در پانلی پیش می رفتم در آنجا بود  
صوفی ایام پیدا شد در اول من نومی اعمار آمد آن صوفی گفت با من تا چیزی مشکلی بود ای دادم  
مشکلات مانده بود هر یکی را با او می گفتم جوابهای موهومی گفت چنانکه خاطر من بود آن عالم  
نقل شد با هم بیان شانی فرمود بعد از اتمام بحث بر سر می نشستیم و بعد از آن که سخن تمام شد  
الدین او گفت شیخ من نظام الدین قلوب است نقل است که شیخ فرمود که مولانا میان  
ما و شما خدا همین زبان مانده است فرمود ناو حیه الدین بر سر می نشست و در هر وقت که شیخ  
میان الدین بود با من قتلغ تمام که نسبت شما کرد و ناو ناو را ششصد رحمة الله تعالی علیه

امیر خسرو دهلوی رحمة الله علیه

ای سلطان اشرا و برهان الفضل است ای دادی سخن یگان عالم و نقاد و کوشش می آید است  
در سخن عالمی است از موام حد و ندی که پایان ندارد و چه از دشمنان معانی و احوال و نفس  
آن است داد هیچ کس را از مشغله ای متفقدین و متاخرین نداده و هر سخن بر فرمود و خبر رفت است  
که بوده سخن بر طرز آهنگها بنیان بگوید با وجود و نور فضائل موصوف و صفات تصوف و احوال  
شش اگر تعلق بیاد شبان داشت دریا ملوک و امر بعلوم خوش طبعی و ذرات محال بود اما توجیه دل  
اودنه تان جانب و دو این معنی را از برکات آموختش تو را نسبت به در نهایی اهل معصیت برکت  
مقرر توان یافت و آثار ایشان را بقول و بهاء جذب خاطر نمود نقل است که وی هر شب در وقت  
تعبیه هفت سیپاره فرانی می خواندی روزی که شیخ از او پرسید ترک حال نشو لیهاست چیست و حق  
کرد که مخدوم چندگاه باشد که بوقت آخر شب گریه مستدامی می شد فرمود الحمد لله که اندکی ظاهر شدن  
مگر درت در سیر الادیار می گوید که چون امیر خسرو متولد شد در جوار خانه امیر الاجلین مجذوبی بود او را در  
جامه پیچیده پیش آن مجذوب برد گفت آوردی آن کس را که دو قدم از فغانی پیش خواهد رفت  
می تواند که قصد آن مجذوب از دو قدم شوی و غزل باشد چه وی در طرز قصیده چنانچه بعضی از  
مخدا می فرموده اند بخاتمی رسیده است اگر رسیده پیش نه رفته و کی از یاران و مریدان قدیم شیخ  
نظام الدین اولیا است قدس سره و غایت اعتقاد و محبت شیخ داشت و شیخ را نیز بوی نهایت

دیده خاصه نوامیس است و بدید  
برادران امیر سلوک بر شاد و دل امیر  
بمقتضی بر حکم رئیس زمانه  
درستان که در حرم حکم دارند  
امیر است بر این طاعت  
نام و مدنی رعایت نصفت  
و عادت واجب از حد  
انده است حکم از حکم مسئول  
من رعیت چی باید بود در حرم  
و مظهر خود امیر است دست  
زبان کی رعیت را انداخته  
قیامت است پیش تو امیر است  
در پیش به بگذرد است از نواد  
خوابی خود را خفا خود گرفت  
و در علی تعلیم نظام و تحقیق بین  
حب است در آنچه موافق بین  
علی کند در کتاب و  
نست نه میزند را آنچه مخالف  
در کینه و بدی و بی محبت  
و دنیا حیل و بازی و فتنه اندازی  
تا میزند حدیث آمده است احاطه  
بر این احباب عالم میبوی الی الدنیا  
به احاطه اسلامی تا خدا و  
الی الدنیا و احاطه اسلامی  
تا قشونم تا بهیم بعضی العین  
فرمود و اذ تان میفرمانند که  
علم دین بایست بر برکت از  
پس بران رسیده است خدا نیاید  
را جز این میبوی بود تا دنیا که  
بیل دنیا کنند و در میان  
مخاطبین درو اند چون چنین  
کنند بر سبب از شر ایشان که حق  
قد دان دین اند و در میان  
و در اصل دنیا و طاعت سلطنت  
است کردن بدینا را رفته

در دست نماند مگر باکی چنان  
 و چند اگر در کتب نماند  
 امداد و اعانت سلطان  
 درین حق شوند و خواه  
 دشمنی در کتب نماند  
 ستم از این خصوص شیخ  
 اند که بعد از علم تحقیق  
 با جماعت سنت توحید تاکنون  
 نقطه ای از غیر یگانگی  
 در شریعت با توحید نیست  
 حقیقت سیده بنت زینب  
 و زینت حان محرابه اند  
 افاضت و کمال و بزرگواری  
 ملت تحقیقین این طایفه و کلمات  
 ایشانند که هیچ اندیشه ای  
 و باطن و شریعت حقیقت  
 ایشانند که هیچ اندیشه ای  
 باطن و امر و حقیقت در دست  
 و ضابطه درین باب نیست  
 که هر چه بی شبهه و منافق  
 علم و حکم شریعت بود  
 واجب است بر هر چه  
 بود و توفیق دران لازم  
 و قاعده آن مردی است که  
 ست و علم و عمل و تقوی  
 در رعایت ادیان توحید و  
 و درین باب یا بنده اگر معلوم  
 شریعت در آن بود تا باعث  
 مثال افعال و افکار  
 نمودن آن دلیلیست و باید  
 کردی از صفات و احوال  
 در مصیبت معلوم بود و بکن  
 از اراده بر مصیبت و در  
 محفوظ باشد اینست معنی آنکه  
 که شد باید بر معلوم نمود

شفقت و عنایت بود و یکس را بخدمت شیخ آن قرب و محبتی که امیر خسرو داشت نه بود و بهر شب بعد  
 از نماز خفتن در خلوت خاص شیخ زنی و از هر باب سخن کردی و از باران هر که در خواست بودی و غرض  
 کردی و یکی از ثنات که شیخ بخواه بجا میآید او نوشته است اینست بعد از محافظت جوارح از  
 امور ناصیه شرح اجتناب نماید و در مراجعات کم گوشت و مرغ و غیره که سبب تحقیر کلی مرادات است  
 عنایت شمر و روزگار را به طاعت معصوم نگرداند و در حقیقت شرح یا بد بر پی الشراح و دو که آن در طاعت  
 و بی مقبرست و بر فنی کار باستاند و را تقدیم نماید و هم صاحب سیرالامان گوید امیر خسرو در محتبای که از شیخ  
 در باب اصرار شد و در آن را کتابت کرده است و نسخه آن اینست یکبار سلطان الشانم که در  
 سه این بنده را از بود که از همه تنگ آیم و از تو تنگ آیم دوم بار گفت که از همه تنگ آیم تا حدی که  
 از خود تنگ آیم و از تو تنگ نیایم تنه مردی بخدمت ایشان در خواست و جز آن نمود که ایشان  
 نظر بر اینی که در حق خسروست یکی و کار من کن در حضور او جواب نگفت اما بنده را گفت آن وقت ده  
 خاطر می گذشت که می خواستم آن مرد را گویم که قابلیت بیافتی بر زبان مبارک خواهد رفت دعای  
 من بگو که بجای تو موقوف است بر بقای من باید که ترا به پلیدی من و من کنن این سخن یکبارت بخدمت ایشان یا  
 او نوشته است اینست این فرمود که اینچنین خواهد شد انشاء الله تعالی و خدمت خواهد باینده عهد خدا  
 کرده است که هرگاه که در بهشت بنده را بر او خود در بهشت بر و انشاء الله تعالی و قتی خواهد در خواب  
 دید کوئی را یا این اندر و یک و از ده پیش خانه شیخ نجیب الدین متوکل آبی روان شده است  
 بجایت روشن و صافی و دعا گوئی و با کمال بلند تر نشسته است و وقتی بجایت خوش امیداری  
 پیدا شده در جهان و قتی بر خاطر بند شستی و این تراز خدا تعالی را از مطلوب بایش خواسته ام میدانم  
 که دعا مستجاب شده است و در توان حال پیدا خواهد شد انشاء الله تعالی و بنده وقتی از  
 زبان مبارک خواهد شنید که بنده اندام شیب و سر دعا گوئی فرو خوانده و را احمد که سه پس خوانست  
 از غیب بنده را این خطاب آمده است و مخبر باوقی و جبار کرده بدین اسم بنده امید و نعمتها  
 است انشاء الله تعالی بنده را خواهد ترک الله خطاب کرده است جیدن فرمان موش و مرغین خط  
 مبارک ایشان بدین خط در حق بنده مبدل بده و بنده آن را تهنه ساخته تا بوقت دفن برابر بنده  
 باشد و ای قیامت رحمان حق من بچاره بدان کاغذ با جنبش اید انشاء الله تعالی اگر هم خواهد بنده  
 را طلب فرمود چون بنده پیش رفت فرمودند خواهی دیدم بشنو بعد از آن بر زبان ایشان گذشت  
 که شب آید و خواب می بینم شیخ صدر الدین پسر شیخ الاسلام بهاء الدین که با علیهم الرحمة پیش  
 آمدن تو اوضاع پیش آمد و او خود چندان توضیح نموده که نتوان گفت درین آشنایی می بینم تو که  
 خسروی از در پیدا شدی و نزدیک آمدی و بیان مسرت آغاز کردی همدین میان صلاح



ایام اسبیه و شهر رمضان  
 این خدای عز و جل  
 ز سیه بکلاه داشت  
 در آن موسم بر وضع  
 شده و صندره رفایه  
 جمه اول از حبیب  
 بگذراند و درین  
 ست نزد ایشان از قبل  
 رد شد و هیچ آن  
 قریب نمایند حدیث  
 باب غلامی که  
 های که در شب نصف  
 آنرا شب پر خنده  
 عاشورا و اشکان  
 به حکم داد در شب  
 با نعلین تنه و  
 ددی تا تو دست  
 و دعا و استغفار  
 دور عاشورا  
 طاعت ثابت  
 و سبب طاعت  
 و تعدد طرق  
 و طاعت صوم  
 تمام و دیانت  
 از احادیث صحیح  
 رسول خدا صلی  
 صوم عاشورا  
 روز از سر راه  
 نگردی در این  
 بود نزد کاهن  
 و طهارتی دیگر  
 مشهور و بیشتر  
 مثل آن در روز  
 نشه صوم و قهر  
 بصحبت پیوسته

بند سر بر زمین نهاد و گشت بن این در گرفته ام قسم فرمود و گفت این در گرفته و محکم گرفته و هم  
 در فواید انوار الهی زاید بختیبه سیزدهم ماه مبارک رجب سده احدى عشر و سبانه سعادت پایوس  
 حاصل شد شب این روز بزمه خوابی دیده بود آن را بخدمت ایشان و داشت که خواب  
 آن بود گوی وقت نماز فرض با دا شده است و من بجهت نماز و صومی سازم وقت تنگ بود  
 است گوی بقیل تمام و صوم ساختم و صفت گذارم و همچنین میدانم که درین نزدیکی جماعت می شود  
 به بقیل تمام روان شدم تا جماعت در بایم درین چه شب تاب میرقم چنین دانستم که آن شب طبع میکند  
 بترسیم که نباید که وقت نماز بگذرد و گوی دست برآوردم و جانب آن شب شادت کردم و این سخن  
 بگفتم که به وقت پاک شیخ بر نیانی این بگفتم و هم در خواب وقت من خوش شد بعد درین میان بیدار شدم  
 خوابی که در اندام بجز چون این سخن بیدار شدم پر آب کرد و مناسب آن حکایات فرمود و گفت من  
 در ساعات افتاد بنده و صوم و داشت که این شکسته را در کار خود خیریت است این جهت که طاعتی  
 و عبادتی که بیاید مدرم و او را و مشغولی در ویت این نیست اما چون صوم شنیده بشود وقتی را احتیاج  
 حاصل می آید هم بودند پاک مخدوم که این ساعت از بوی نفس و یا این و نشاطی گذرد و نو آن  
 ساعت بن از غلافی خالی نشود بنده گشت آرمی بعد از آن فرمود که ساعت بود و صوم است با هم و غیر  
 با هم با هم آن را گویند که اول ساعت جویم می آرد تا صوم و یا بنی شنیده می شود وین سخن در جنبش  
 می آرد این حال را با هم گویند و این و اثرش توان داد اما غیر با هم آنست که آن را بر جای تحویل کند  
 بر حضرت حق یا بر پیغمبر یا بر جای جائی که درونی او گذرد و یک شب بنده ماه رجب الا فرست دست مشر  
 و سبانه سعادت پایوس حاصل شد سخن طاعت است اعتقاد و افتاد در باب کسانی که بنده  
 کعبه در روز چون باز آیند بکار آیند بکار و بنده مشغول شوند بنده عرض داشت که در کعبه را عجل طاعت آید  
 بخدومت مخدوم پیوند که ده باشند باز طاعتی بر وند آن زمان در این سخن عرض داشت افتاد طاعت که با  
 بنده است حاضر بود و عرض داشت کرد که این شکسته ازین طاعت که باز من است وقتی سخن شنیده است  
 و آن در دل من کار کرده است و این سخن نیست که آنکه است پر جی منی و دیگر که او پیوسته باشد  
 خوابی که در اندام بجز چون این سخن بیدار شدم پر آب کرد و مناسب آن حکایات فرمود و گفت من  
 این را به یسوی کعبه و در آن بسوی دوست  
 عهده داشت کرد که هر یک بنده قرآن می خواند همیشه و وضع آن آنچه صوم یار است  
 در اثبات تلاوت دل بنده بود ای یا بنده مشغول شود باز با خود گویم که این عهده همیشه چه  
 است دل خود با وضع مشغول کنم همان زمان بر سر آیتی رسم که آن بیند طاعت آن بنده و آن بنده  
 باشد و یا آیتی دیگر در نظر آید که در دل آن مشکل باشد که در دل گذر نشد باز خوابی که در





که بایزیده جنیده دیگرستان عشق الهی جاها نوشیده ام از هم نوشیده بود در باب کسانی زمین ایشان را دوست بیعت میدهم آنچنان سخن گفته باشند و معتقدند من نتوانم که از بیعت مانع شوم چه

و از این جهت ترسیدم  
تو می توانی که این حدیث  
را هم شنیده باشی  
تو می توانی که این حدیث  
را هم شنیده باشی

## خواجہ ضیاء بخشی

در بدایون بود و ز او بر قول بخار ذر مشغول تصنیفات بسیار شد و شایع است که در این زمان در میان  
و طایفه از نیات و طوطی نامه و نظائر آن و بر تصنیفات او در این مرتبه که هستند مشایخ و دانشمندان  
واقع شده اند و مسلک سلوک او بنیاب کتاب شریفی است که در این میان طایفه و مشتمل بر  
حکایات مشایخ و کلمات ایشان و اکثر تصنیفات وی مملو است و طبعیات که در میان اینها و  
بسیار واقع اند چنانکه قطعه

عاقبتان زمانه هم گویند | عاقبت بازمانده ساجدین است | بی نظیر است از حال او آفت

که او از محبت خلق برگزیده بود و با اعتقاد و پاک کسی کار نداشت گویند در زمانه نظام الدین  
او بسیار ضیاء بود که شایع است که شایع بود و دیگر ضیاء بر نی که معتقد و مدید بود و دیگر ضیاء بخشی که  
امکر بوده و معتقد چنین شنیده شده است که وی به شیخ  
محمد الدین ناگوری است و الله اعلم و وفات او در سنه ۸۵۵ و تحسین و سبعمائة و در سلک سلوک سیرا

در روزی خواب گزینی خرید چون شب شد گفت ای کز آن عالم خواب من راست گفتن یا نه گفت  
یا مولای الگ مولی قال نعم قالت آیت قد موکک ملاقات الاشیان و قد قد موکک لیاقت

قیل بزر جمهرای الد و اب ایچ قال الان وضع بین یدیه قمر الموت و الفقر و النداء و استغاثی  
رائع و الانیاء سائق و الکتب قائده و جوج لشد بشت و قمر موسی راصلوات الله علیه سلامه فرغان

شد صلحای که در میان قوم تواند ایشان را از دیگران جدا کن موسی اندک و بیشتر از خلق سیر و آمد  
شد از میان ایشان آنهایی که صاحب تر انداختار کن موسی علیه السلام بهتار کس را جدا کرد فرمان شد

چون موسی از آن بهتار کس بهت کس اختیار کرد فرمان شد بهتار از آن بهت کس بهتار کس اختیار کرد  
آواهی الله تعالی علیه یا موسی بزه آشسته ابغض خلقی الی ربهم لما سموا انداء الصالحین عداة القسمن

الصالحین عزیز من این رای است که اگر کسی طاعت نکند بهتر از آنند عوی طاعت کند و رشور شریعت  
مدعا علیها حبس کنند در عالم طریقت مدعی را در زندان فرستند قطعه

شکل این کار مرده نکند | هر که اسوی خود کند باشد | اینکس سوی او نگه نکند

عزیز من پیش ازین مردمان بوده اند که از شنیدن گناه دیگران ایشان را تپ آمدی و ترا از سبب  
گناه خود هم باطن گرم نمی شود و کیست قایم که وقت رسیدن گل مردمان را بهود نشا اما مشغول دارند  
تو نیست که مکر و مکر مکر است  
تو نیست که مکر و مکر مکر است  
تو نیست که مکر و مکر مکر است





نصرت اینست که از متعصبه  
 و جلد و غیره که در موقوفه  
 روی سلامت درین طریق است  
 باقی فعل خوف و خطر است  
 دیگر توانی و الله اعلم  
 از رسالت اظهار عذر و طریب  
 الانان انما نصح الخلق  
 و الله اعلم که در میان  
 از این حضرت باقی است  
 و الله اعلم که در میان  
 بود نشست بهرین در ذکر شمس  
 ابو علی بن سینا شیخ ابو سعید  
 ابو الفتح محمد بن احمد بن محمد  
 نوشتن شیخ ابو سعید کاتب بعلی  
 که در کتابت از وی در حق  
 حدیث مکتوب و بی و او که در  
 اصحاب بود است که در میان  
 آن کتاب است پس اصل خلاصه  
 در باب آن را بهر که در سی  
 نوشتن و پیش از آنکه در حق  
 چند زیادت بر مضمون مکتوب  
 نیز آوردم مناسب مقام  
 باشد ان شاء الله تعالی  
 ابو الفتح که در اسطیفاء و لیا  
 و بر بان اصفیاء گفتند نام  
 ابو الفتح بن ابوعلی بن سینا  
 نوشتند از وی در خواست که در  
 طریق است که سکه و انبوی  
 سوزند برود و در دل طرفند  
 حقیقت پیدا کرد و آینه دل  
 اورا تجلیه تعقیق بود و در جنگ  
 که در دست اسوی پاک گرداند  
 و ما که در این حاله احوال  
 کار آن را ظاهر شد و بداند

تا چون عجز و تنگی میان گرفته و در محله شجاعان آو ده بر جان می کشد و حکم بجای ای  
 برادر اگر می خواهی این راه منزل رسائی زنده خود را در میان نه بنی طائفه که از طاعت تو انگر بوده اند  
 خود را بهر وقت مجلس تصور کرد و اندک طبعه که ایشان همه وقت مجلس بوده اند خود را چه که نه تو انگر گفتند  
 ایها الطالب اگر طالب مردان را می ایشان در راه جامه طلب که صاحب صفه خلعت را چون در  
 تحقیق ننهادند بر سر گردن این چیست ابراهیم همه ایمان بود الا ایمان و این بنشیند چون ابراهیم  
 باقی رسید آتش را چنان سلسلین بافت که ابراهیم را بر آتش دل مبعوث هم از نجاست که صاحب  
 بود که با شاخت افلاک می فرماید برادر که یکس چندین خدا ترن و یا نیندند نه ده مائین نه بلایه که  
 ابراهیم را در آتش انداختند و آن نه محنت بود که زکریا را پاره بار آورده اند طاعت اینست که بر سر بار بختند  
 مار ابراهیل آسمان زمین غلام گردانیدند و مصیبت ذریات آدم را بر دامن شفاعت ماستند آه میران  
 مار می باید دشت غنچه بحران مار می باید خواست کار کا بلان مار می باید زنگاه مار ابراهیم مستجاب  
 تو سین او ادنی می نشاند و گاه مار ابراهیم است از بهر جفا می فرستند و گاه مارا شانه و بیشتر  
 لقب می کنند و گاه ساحر و مجنون و نواهند گاه جبرئیل را بر کا بداری فرستند و گاه بی محمد نامزد در  
 که نمی کنند گاه خزان ملکوت بدر بخرو ما می آرند و گاه برای تدریجی جود در او بخم می فرستند و گاه در خیم  
 بدست چاکری از چاکران مامی کشیند و گاه دندان استنگ تا گردیدگان می شکند تا جهانباشد باشند  
 که راه مار می است بر بل اگر سران داری پای از سر کن و اگر نه زحمت خود ازین ده کیست این راه بی پای  
 متناهی قطع نتوان کرد بشرحانی که سلطان سرد پا برهنه بودی گوید مرا یکس تازیانه سخت تر از دهنش  
 حسن بعضی زور دوزی بر دهن حسن رنقم و در بزم دختر کی آواز داد و بر دیکست کفتم بشرحانی لغت ای  
 طو ابراهیم ازین راه در باز آورد و غلبین بخرد و در پای کن تا بار دیگر خود را بشرحانی سخا می اگر گویند  
 فردا بعد از سعادت و جود یومک ناظره ای را به ناظره عاشقانه از مشایخ باز گردند و میباش از باز  
 گردانند اگر باز گردند سلامت باشند اگر باز گردانند بجای بود و جواب است که ایشان از باز گردانند و ایشان باز گردانند  
 واد جالی می نگردد می آید و در دجلال می بینند و می بر میزنند و بشنوشت بهشت بآدم دادند و در دزدان  
 دیگر بخت انازه از عشق بدو و خدا بدو آباد و بخت آری وقت آدم از مشغولی عشق بود و

گناه ابلیس از فراغ خاطر قطع	مخش از فراغ بیرون است	فم دل جز چراغ دل نه بود
دل غمناغ نشن بر یکدی است	عاشقان از فراغ دل نبود	را بخو بهر یه را بهر سیدند

تو ابلیس را در عشق داری گفت ای گفتند چرا من بدوست چنان مستم که از دشمن یادی آید بزرگ  
 را بر سیدند و نیایچه مانند گفت دنیا کتر از آنست که اورا مانند می باشد خفصه بدور ریشته رفت گفت  
 چند نفر با تو باشم گفت چون من بخوابم بود یکدیگر خواهی بود گفت با خداوند گفت هم چنین پسندار

یکه معهوده قیام غیاب  
در روز اندک علم با بهر تنگ  
نیست که آشی از حق هب  
و کمال فحش مفرق حق  
نقص و تنوع طرق عدل  
است من اجل تعلل باطن  
در باب حقیقت در مرتبه  
و در مقام معرفت و حکمت  
فریاد شایسته بگویند  
باید که بدین روش چون  
در سلطان احضار باشد  
بلاست اندکی برسد و حکمت  
استیجاب باشد بگویند  
علیاده در حق حقیقت  
ببینیم زیرا که حکمت که  
عبادت است از تحصیل مال  
اندک و علم براه تشبیب  
ندم واجب وجود انسان  
را در ای آن کمال متوجه  
و آن در حقیقت شرع بیان  
شریعت است تا از پیشتر  
در حق ظهور علی بر باشد بگویند  
تفصیل بیان آن کنند  
مذکور قول در حق گویند  
نظر مال حکمت منی باطن شرع  
است حقیقت موت ظاهر  
حکمت مثل آنچه در شرع  
وجود آن در اندک علم  
در بحث و در حق و در حق  
و امثال آن در اثبات حقیقت  
و احسان شکل بیان کرده  
حکمت بیان سالی و اثبات  
حقیقت آن بگویند و آن  
که از اینها بدینها بگویند  
نمودند زیرا که حق و حق را

که من نام هم ساعت با خدا باش و قتی تخفیف و نیاوردی از خانه در لیشی آب خواسته آبی ناخوش  
و گرم بدو او ندگفت این آب بنایت گرم و ناخوش است و در پیش گفت ای خواهر ما اهل زندانیم  
و اهل زندان هرگز آب خوش نخورند آری یکی معاذر ابد از فوت در خواب دیدند گفتند در عالم بالا  
یا تو چه کردی که گفت چون رفتم پرسیدند که از دنیا چه آوردی گفت از زندان میرسم و از زندان چه توان آوردم  
اگر مرا چیزی بودی هفتاد و سال در زندان نمی ماندم و قتی ملائکه مریدان پیری را پرسیدند یکلام  
طریق میگویم که بخدمت خدا نرسیم گفت یکلام طریق در آن طریق که شما راه ندانید گفت اندر موت کسی  
و در دو که از سیر و تان مرید بزرگی گوید ملایمات الفضیل حسب الحزن من الارض یکی از پسران طریقت  
گویند ده سال آب گرم بستم و ده سال خون اکنون ده سال است که می خنم سبلی با جلدان فوت در  
خواب دیدند پرسیدند که از سوال متکرر دیگر چه گویند خلاصی یافتی گفت اگر شما را خیال بودید سید یارید  
که ایشان از پیش من چه طور برآمدند از من پرسیدند که بگو خدای تو کیست گفت خدای من کسی است که  
شمارا با همه ملائکه پیش پدر من سجده فرمود و من آن ساعت در طلب پدر خویش با همه برادران شما  
را می دیدم گفتند از پیش او بیدار باید رفت که ما سوال از می کنیم و او جواب جمله زیارت می دهد  
حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم چون فرمودی مع الله و قتی لا یستعین به ملک مقرب جبرئیل  
خاطر شکسته شد فرمود خاطر جمع دار و لایمی هر سلیم خود را خواست بشنود چون کاش قاب تو حسین  
او ادنی از من عالم بازگشت جبرئیل پرسید یا محمد از من عالم که می آئی چه دیدی فرمود ای برادر چه جای  
این سوال است که محمد می پرسد که چه دیدی علم من علم من علم من نعم خواهر علی سیاح فرمود مرا  
جز این نمی بینم که کسی سخن حق گوید و من بشنوم یا من بگویم کسی بشنود و قتی چه دیدی من بهر راپرسید  
شمارا چه می خوانید گفت دشمن خدا گفت خود را چه می خوانید گفت ده ست خدا چه گفت  
زینهار هم بنام مجرور نشوی که می در خانه من پسر کز او را خال نام نهادم و خال ببدون باشد  
و او اول روز مرد تو انگران را از تو انگری چهار چیز و سدر تخم دشمنی دل و نقصان دین و چشمت  
قیامت و درویشان را از دور و لیشی چهار چیز رسد شایش تن و فراغت دل و سلامت مین و در سنگری  
قیامت آید و پیش یک روز از با ما دانا شب بانفس خود جنگ کن به بین تا چهار ظاهر خرابد شد  
مردا متد که بانفس خود جنگی کنند که از اصلی نبود و نیز من سیکه بانفس خود را من احتساب کند که همه  
و حوی برود هر معنی مانند بشنود و قتی بقالی بانی که میزان آسمان پاسنگ ترازد و آشی یکی می برادید  
بر شمر سوار شده و از ما تا زاید ساخته گفت این همه سهل است کار آنت که یکی در میان دو پله  
ترازد و بنشیند برای حق کار کند بر اسم او هم رحمة الله علیه یار با گفتی ما در طلب فقیر برون اطمین خود  
تو انگری پیش ما آمد و قتی یکی گفت چنین دانم که همه دنیا خراب است اگر آبا فادان بودی آ تو یکی

چون بانی مصلحتی باشد و بی  
دستی سانی و جادوی مصلحت  
بر سر مکن نه چون حکمت فضل  
تفویض شریف بود و برین خدود  
حالی راسته بکار رفتن است  
انگشت افکند تا بر این بکار  
الاداره ایستاده و بی از مصلحت  
در تکیه دست در است

هر از آنچه می گفتم ملتصدی گشتی تا این چه می کنی آبا وانی دنیا از مردان دین باشد چون مردان  
دین کم شد ندگونی دنیا خراب گشت و آنچه جید را در خواب دیدند گفتند کار خود را بکارسانید  
کار عقی ازین دشوار ترست که ما و دنیا گمان می بردیم بشویشو کی از مصلحت به خواست نادانان  
و چو بی بخرد دنیا ری و خانه و زن که چون آن را در بازار بر کشید کتر از آن آمد که در خانه و زن که بود  
در آن صاحب امتداد گفتند چرا می گویی گفت امروز حکایت خانه در بازار است نمی آید فردا حکایت  
دنیادر آخرت چه گویند راست خواهد آمد رحمة الله علیه

### خواجه ضیاء الدین سنای

چون در فراغ اندوخته و مظهر  
سنت و شکرک بشهرات امیر  
تصدیق شایسته آن آمده  
در بازار که در جملت نشد  
سانی و قوت بیانی داشت  
چیزی بر آن افزوده انداخته  
حاصل آن جزیل نماند  
آن جز کمال در بیان نبوده  
اما که در میان حکمت از شام  
چون در حلق بر یکدیگر ایستاد  
بازداشتند و فخر از کوه رس  
و شمس حکمین و مفسر و پیشوا  
در طریقت و شکیاتین

در بیانست و تقوی مقتدای وقت بوده بر پایه شریعت و بنییت تمام راسخ داشت معاصی شیخ  
نظام الدین ادلیا بود و او هم شیخ از جهت سماع احتساب کردی و شیخ باوی جز جودت و انقیاد  
پیش نیامدی و در تنیم مولانا و قیصر نامری نگذاشتی او را کتابست مسمی به حساب احتساب دوی بونانی  
و آداب احتساب انواع یدایع و احکام سنت نقل است که شیخ نظام الدین ادلیا در مرض موت  
مولانا ضیاء الدین بصیادت مفت مولانا و ستار چه خود را بیانی انداخت شیخ انداخت شیخ و ستار چه خود  
در چشم نهاد و چون پیش مولانا بنشست مولانا باوی چشم دو چار نکرد و چون برخواست و بیرون آمد  
آواز قوت مولانا برخواست شیخ میگرفت و تا سقف میگردید یک ذات بود حامی شریعت حقیق کوان  
بیشتر نماند رحمة الله علیه

### مولانا جلال الدین اودھی

حالی که گوید و دم نشد  
من بمشغول غایب سری  
کین جهان مایل امتداد  
هر کس که دست شکست با دنیا  
زیر غلو که سرانجام کار و جز  
تفکیک دین و دنیا نوت  
در لایق که تسلیم و تسبیح  
مورد قامت و حرمان آخرت  
است خود نگار نکس که حقا  
بعصمت الهی نگاهان حال

چون در ترک تجرید و عزت موصوف بود به نزدیک همه معلوم و مکرم بود و همه حلقه از یاران  
شیخ نظام الدین ادلیا قدس سره بسبب نزد مصلحت و بحث ثمر اعداست کرده بودند و خواستند که نظام  
کنند مولانا جلال الدین ابرار داشتند که خدمت شیخ عهده کنند و درین باب رخصت خواهد چون عهده  
کرده بودند که این سوال همه است که حاضر اند و نمودن چه کنم از ایشان مطلوبه دیگر  
است و ایشان هم پیاز پوست و پوست اند رحمة الله علیه

### خواجه مؤالدین کرنی

و او اعلی بکار دنیا مشغول بود و ملک و ملکر داده را یاد کرده بود و آنچه سلطان علاء الدین در عهد  
امیری او قطع کرده داشت این بزرگ پیش او که دای شکرت کردی و در آخر سعادت ابروت  
شیخ نظام الدین ادلیا قدس سره مشرف شد و با اختیار از سر دنیا برخواست چون سلطان علاء الدین  
بویان پیغام نفس  
صفت ایمانان فرموده بخیرت

در او اعلی بکار دنیا مشغول بود و ملک و ملکر داده را یاد کرده بود و آنچه سلطان علاء الدین در عهد  
امیری او قطع کرده داشت این بزرگ پیش او که دای شکرت کردی و در آخر سعادت ابروت  
شیخ نظام الدین ادلیا قدس سره مشرف شد و با اختیار از سر دنیا برخواست چون سلطان علاء الدین

تو بنی بر تو کوی که کشید بسید  
ایر از تاجد باغی سینا زشته  
و با غم نوشته است بر نام  
تو قاتی ز باغ باید که این  
صلوح ظاهر با من نهی و  
آفت و کج خوارانک و اسباب  
بزیغی نیست من این دور  
یقین آفته ام و حسن  
و عاشک شک و سب  
از بقی یانت و آن رفته و سخن  
لا بدی یکن هم از طریق  
و از حدت و کج کرد و سبک راه  
اگر چه چنان در شک خفته و سخن  
لیخیزد مذنب من از سر  
کس طبع طریقی که بدین ملک  
کرده ای فایده ای ندانم که کاره  
رشته که بر مقصود رسیده است  
و قال منصف حقیقی در بیان  
آنکه شایسته حق تعالی است  
تحقیق و بعضی تعقیق  
حقیقت حال را و ناغیه او  
مقصود بر او ایستاید  
قوای عالم که بوقوف بر علم  
توفیق یافته و بعد از این  
طریق موصوفه شده چه بانه و نا  
که رسیده باین سن و دیدار که در  
و در لازم بدایت حال تربیت  
و خوف است او را مثل از خطر  
و اگر او را بگفته بعد از این  
بعدها جمیع و در حق الطینش  
ساند و در هر کس مقصود و در  
که خلاص حق در بیانت است  
سلوک خود بیک منزله  
مقصود رسد و حصول آن

بر سر بر سلطنت مستقیم یافتن خواهم بود الدین ایاد کرد چون شنید که تارک دنیا شده و سر بر استانه شیخ نظام الدین نهاده است بر شیخ گفته فرستاد که خدمت خواهم مؤ الدین را رخصت فرماید تا که از پیش ما برگردد شیخ جواب گفت که او را کار دیگر پیش آمده است و استفاده آن کار است این سخن بر حجاب سلطان علاء الدین گران آمد گفت خدمت شاه تهرامی خواهم که کجی خود کنید فرمود کجی خود چه باشد میرزا خودی خواهم چون باد شاه این سخن شنید دست از بداشت قبر او در پایان راه شیخ نظام الدین او لیاست رحمة الله علیه

شیخ نظام الدین شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

ظاهر و باطن او باوصات سفیه و صفات علییه آراسته بود و دره درویش بقوف نیکو و انقیاد غایت  
 خفیه کلمه بسامع داشت و در تقریر سخن او توجیه آن مستعار بود و بزیارت حرمین مشرفین مستعربان و  
 وعیان یارون اعلا کس شیخ نظام الدین او میا بغایت ممکن مجمل بود و بنظر خاص شیخ ملحوظ و ملحوظ  
 قمر اودمان شهر دلی سلطان علاء الدین مست سارنت او هم آنجا بود هم در جده خانه خود مدفون گشت

## خواجہ شمس الدین دہلوی

در مبداء حال معلوم و بموان مشغول بود بعد از آن توبه کرد و مرید شیخ نظام الدین اولیاء شد و از  
ملفوظات شیخ کتابی نوشت روزی التماس کرد که اگر فرمان باشد بجهت آئینه در زنده کعبه عمت کرده آید  
فرمود و این کار کم از آن کافیهست که از آن بیرون آید و فرمود در خلف آباد است رحمه الله تعالی علیه

خواجہ احمد بابی

محمود بود و نظیره ابدال داشت و در سماع بی نظیر بود و صاحب سیرالاولیائی گویند که اوزی ازین بزرگ  
موسول کردیم که خوش می باشد فرمود خوشی در آنست که بیخ و منت غایب بجاست و در بایم رحمت الله تعالی علیه

مولانا حمید

شاه قلندر جامع کتب خیر الحیاس برید شیخ نظام الحق والدین گاهی همراه پدر در خدمت  
شیخ میرید و حضور مجلس شریفش مشرف می شود و صحبت بعضی خلفاء شیخ انچه مقتضی قابلیت  
و استعداد او باشد استفاده کرد اگر چه شعرا و اهل ان قبیل است که از توان بزرگی یاد کرده و لیکن باین  
نام مشهور شده و بیشتر شهرت او با اسم حمید قلندر است اول در خدمت مولانا میران الدین فریب



**معمول شود که گیرد بخیرش**

بنده را این سخن در گرفت بیرون آمدند انتم چه کنیم نمی در دل  
کردم که در مقام خواجده خضر بدم مشغول شوم موضع با نزهت و مقامی خوش است کناره کنش  
در ویش آن دران مقام خواجده خضر را در می یابید باز در خاطر آمد که باز مجبور خواهم باشد و گویم که می درم  
هم وطن با تو که کنایه است پدر این ضعیف مولا تاج الدین بها جاست و زیارت خدمت شیخ  
مقدس سره نزد یک ستم باز با خود گفتم که این مجبور دست بکارم هر چه خواهم بود نتواند شیخ الاسلام  
شیخ نصیر الدین محمود آفران کرده ام اگر چه تمامی حاوی نتوانم بشماران آنچه در فهم می بخند باری در قلم آورم  
تا بخاری باشد و در خطای گذشته است که بعد از این خدمت خواجده ساد الله فائده نخواهد فرمود بعد از  
چهار روز از اجم خدمت گرفتیم فی الدلب یاد فرمود بلکه گذشته نیز انعامات ابدی الحمد لله رب العالمین  
مجدد سیزدهم سعادت قدس میسر شد بنده و عهد داشت که در این شهر خاطر بنده بر هیچ چیز نیست  
مگر بر روزه میتر که خدمت شیخ بعد سعادت مجاست خدمت خواجده فرمود تا راه نرود نذیر است  
اگر کسی خواهد نشسته باشد بمنزل برسد نتواند مجاهده شر است والدین جابده اشیا انعمیم سبلنا  
بعده فرمود حاصل از مجاهده چیست حاصل مجابه ه صرف انقلب من الاثقات الی فی الله والاستغراق  
فی طاعة الله یعنی حاصل مجاهده گرد آمدن دست از غیر خدا بوی استغراق در طاعت خدا بوده  
فرمود این سر لا اله الا الله است هر فاعقلب من فی الله این نفی است والاستغراق فی طاعة الله  
اثبات بنده و عهد داشت که که خواجده این بنده اندکی مشغول دارد و اما درم صمیم اصلا ممکن نیست  
هوا کی شهر دلی در تابستان معلوم است آتش می بار و زمان تشنگی آژی می کند فرمود در ویش اگر مردم  
می توانی داشت تقیل طعم آبی بعد فرمود کی مشغولی می شوی در خانه یا جای دیگر بنده یا بنده  
داشت کرد که در خانه با آنکه مزاجت است و غلبه بسیار بنده را مانع نیست از ادای گرفتن میشد  
در باغی در محای از بر درخت میروم چنانکه من زری نمی نه بیم نه کسی روی من نه بنده فرمود در ویش  
و قلم و کاغذ برابری بری و در بشود غزل گفتن مشغولی می شوی این مشغولی نمی انگویم مشغولی می باید  
که با حق باشد بنده عرض داشت کرد ای این هم هست خواجده از مشغ می فرمایند اگر نغمه یا آید  
نوسیم باز خود را از اجم بزم فرمود اگر زانم می توانی آورد و نیکو است زیرا که هیچ نیایی را نمی تیر از شعر  
گفتن نیست طبعی کی به ششم - ما در تذیوس نصیب شده مادر منمان بود خادمان خواستند که  
دست بشو یا من و تلندی حاضر بود از ربع برخاست و رفت خدمت خواجده زک الله بآخر سخن  
بلند کرد و گفت و دشمن در ویش چو پیرایه دی خند ز نشست همچنان تیر سیر است خواجده ها و از با و حمید  
تا خادمان بر سر او نرود یک در بر روی رسیده بود خادمانی دست گرفته و مندرت کردند باز آوردند دران  
محال که نشست بودند نشست بالای دست بنده آمده نشست خدمت خواجده زک الله بآخر حکایت فرمود

مذیات نهادن به نسبت  
او دست بر او نهی کند  
قدم صدق که از چهار طرف  
ثابت دارد از انکاف با کس  
که موجب است خدمت  
مخند خدای که راه نماند  
و آسان کند که با حق  
اگر چه است تقدیر کند  
حکم او که در دنیا  
از حیل علم او خارج نیست  
بما حرکت یقین کن  
از قبح قدرت دی برین  
و جو خیر ضار و دوست  
و قبح شر بقضا و تدبیر  
محدث تا از احوال است  
دل امیر را به بد ملامتی  
و شیوات که گزیده ام  
و اعدا کج با عیوب و شر  
و تفریح از او در حدت  
و نهی با اندیشه متفقا  
در ملکوت موجب ترحم  
و این امر است بی غفلت  
بی حکایت داشت آنکه  
و نه است آنکه تواتر صید  
صید اول است و شتی شقی  
م نه که یکس را طاقت نه  
که پرسو چرا در ذوال که گویم  
چه می کند بشان بی غافل  
یسا کن غرضت سعادت  
که ساقی بخت زهره سعاد  
کشیده جاذبه غایت  
از ربه اشیا بود و در خلک  
تکلیف که توفیق نمود آفرین  
یا نیت و برین مال نه غافل  
یا نیت و برین مال نه غافل







اور اس ست درویش کامل بودی پیش از آنکه مرید شود و یکسب در یا صفت کار بجائی رسانیده بود که  
 بهر اسط از حضرت خواجہ استغافہ میکرد عاقبت حکم خواجہ مرید شیخ نصیر الدین محمود شد و نزد حضرت  
 از دست استاد پسر خود شیخ حسام الدین سوز خسته شیخ قیام بابر یال در غایت حسن صورت و شجاعت و مصیبت  
 و عظمت بود و از هر یکی از خواجہ معین خود شیخ قیام الدین او لاد نبی است چشت خان کرد و مرید و بود  
 از اہلاد خواجہ معین الدین خود ست نام او شیخ قطب الدین ست و سلطان محمود غلی اوجیت خان  
 خطاب کرد و خداوند و از دہ ہزار سوار گردانید سلطان محمود چون در اجیر اسلام کرد میخواست کہ  
 چشت خان را بندد و آتی چون در منزل از خود کلان شدہ بود اجیر اختیار نکرد از اہلاد شیخ قیام الدین  
 بابر یال شیخ بایزید ست کہ اورا شیخ بایزید بزرگ میگویند دانستند بود و در دفعہ خواجہ دس می گفت  
 شیخ محمد محمود ہزارگان دیگر شاگرد او بیند و اختلاف مردم کہ در نزدندان حضرت خواجہ شہید ست دس  
 شیخ بایزید ست و منشاء اختلاف آنست کہ چون سلطنت دار الملک ملی قنور پذیرفت کافران بردیا  
 اجیر غائب آمدند فرزندان خواجہ معین الدین خود بجانب مند و مقتند و در انجا سکونت کردند و بابر  
 شیخ قیام الدین بابر یال بجانب مجرت مقتند و تعلم علم کردند و شیخ بایزید بزرگ بجانب بغداد رفت  
 و تفصیل علوم کرد چون سلطان محمود غلی بعد از سالہا در اجیر اسلام کرد بر کفار این دیار استیلا یافت  
 شیخ بایزید از مسافرت مند و قائم آورد شیخ محمود ہلوی شیخ الاسلام مند بود و حدارت علما و  
 بوی تعلق داشت و آتی دختر را بشیخ بایزید داد سلطان محمود معتقد شیخ بایزید شد چشت خان  
 بسبب عصیت کہ داشت اعتقاد بادشاہ نسبت بوی خوش نیامد سلطان محمود در مقام نصب علما  
 و مدرسین در مقام اجیر بود چشت خان باعث شد بر آن کہ شیخ بایزید را نیز با جیر فرستند تا در دفعہ  
 متبرکہ کہ درس بگوید از بعد از آن اقامت نمودن اجیر جماعہ انکار فرزندتی او کردند بادشاہ رسانیدند  
 بادشاہ از علمای دشمنان آن زمان استفسار کرد محمود خواجہ معین ناگوری و مولانا ستم اجیری کہ یکی  
 از علمای قدما ی اجیر بود علمای دیگر گواہی دادند کہ شیخ بایزید از فرزندان شیخ قیام الدین بابر یال بن  
 شیخ حسام الدین بن شیخ فرزند بن خواجہ معین الدین ست و آتی الحقیقت اگر خواجہ معین عزرا ت نسبت او  
 کردہ باشد پس ست زیر آگہی ولی بود و مقتدا و عارف بسلسلہ ایشان و از آنکہ ایشان بغیر ندانند شہادت  
 نسبت خویشی کرد و دختر داد ظاہر میشود کہ پیش ایشان نسبت فرزندتی می تحقق ست و اندک اعظم الغرض بود  
 اولاد اختلاف حضرت خواجہ متیقن ست و آنچه بعضی عوام گویند کہ خواجہ حضور بود و فرزند ندانست  
 غلط فاحش ست ذکر اولاد خواجہ در ملفوظات مشایخ چشت واقع ست شیخ خزیدہ نصیر شیخ  
 حمید الدین صوفی ندس سر در صدر الصدور از وی نقل می کنند کہ چون خواجہ بار ندس سر فرزندان  
 تولد شدہ روزی از من پرسید کہ حمید چون ست پیش ازین کہ تو کی در حان بودیم ہر چہ از در گاہ عزت می طلبیدیم

باز بیان واقعہ چہ چہ چہ چہ  
 و آنکہ خواجہ بابا بن اجیر خدا  
 باشد چہ چہ چہ چہ چہ  
 او چہ چہ چہ چہ چہ  
 و تو چہ چہ چہ چہ چہ  
 اعلی صاف و دیا ت کم لای  
 در زمان عالم دور ست با خود  
 از تہمتی از ان عالم علی حکام  
 و آثار و حاضری از ان کہ در چہ  
 دست چہ چہ چہ چہ اول  
 و آنکہ چہ چہ چہ چہ  
 کل غلام آتہ چہ چہ چہ  
 و چون این حالت شرف نگار  
 خدا این شہر را چہ چہ  
 گنبد چہ چہ چہ چہ  
 انتقال پذیرد و در آن  
 لایست چہ چہ چہ چہ  
 و نسبت من امتیاز و ذوق  
 و لذت عالم بدان حال  
 بر سعد آتہ نسبت با وی امتی  
 و اقرب ست چہ چہ چہ چہ  
 و منسکین و تبارک با ناس  
 مردود حیلانیت فرار در  
 پیدا آید و چہ چہ چہ چہ  
 جز برمت بخود و شکر گذشت  
 چہ چہ چہ چہ چہ چہ  
 و چہ چہ چہ چہ چہ  
 را چہ چہ چہ چہ چہ  
 خود سید است ایشان نیز  
 ظاہر کند و بزرگ و امیر  
 و الحقیقت توت باعث این نما  
 در شہر چہ چہ چہ چہ  
 عالی چہ چہ چہ چہ  
 لذت بود و چہ چہ چہ چہ  
 مازنوت و چہ چہ چہ چہ

بی ایشان و در هر حال بخوا  
خلق ازده منتجب از ایشان  
متوجبه از ایشان آورده چرا  
ولاد ایشان تیران تیراید  
که انضاج و کمال صلاحت  
نوع ملقب بهترین سکنه  
با حجاب و توبه نافع ترین  
صفت احسان بکمال ترین  
سیر باو هر عملی شد انوار  
که انصاف و حق بکمال  
در حال و تشریف انضاج و کمال  
و توفیق و حال و تشریف  
ظهور و از نشانه طبع و کمال  
جلیت کمال بود و بهترین  
علمی است که از مقام سبقت  
گردد و بهترین نیست که از  
جانب علم و معرفت و توفیق  
بکمال اصل انضاج است و توفیق  
انچه از او باو صفت کمال  
بسیار عادت به سبقت و توفیق  
علم صاحب اینها را کمال  
آمرزش از خدا می نمود بدین  
از او که بجم و طبع کمال ازده  
میگردد و توفیق ازده که تمام  
سبح می یابند به حق و توفیق  
ابوعلی سینا باینجا می آید  
ابوالمجد و توفیق کمال  
باشد که میگوید که از او باو  
توفیق کمالی علی بن ابی طالب  
کن و باو باینکه کمال توفیق  
غفلت از او که کمال توفیق  
توفیق که از او توفیق  
انچه از او باو توفیق  
الحقیقه و توفیق توفیق  
هزار و توفیق توفیق  
و توفیق توفیق از او توفیق

زود می یابند اکنون که پیر و ضعیف شدیم چون حاجت بدعا می شود کار بدنگی کشیده و حق را که  
خواجهر ارشدن است که چون مریم را راضی اند منها حضرت عیسی علیه السلام متولد شده بود میوزمت فی  
در تابستان و میوه تابستان در زستان بی گشت در محراب حاضری یافت چون عیسی پیغمبر علیه السلام  
متولد شد مریم منتظر شد که در زکیم چنان خواهد رسید و فراموش کرد که عیسی علیه السلام متولد شد  
علیه السلام ز طبع حقیقی برود و شایسته و رخت فرما را ابو ی خود بجنبان تا بر تو قرما یزیر برود در آن  
حال و درین حال این مقدار تفاوت است خواجهر این جواب را از بنده قبول کرده و بدین پسندید-

### خواجهر احمد رحمه الله علیه

پیر شیخ ابو یزید بن شیخ نجم الدین بن شیخ قیام الدین است در فواید الفوائد نقل از شیخ نظام الدین  
اولیا مدت سه می کند که فرمود که خواجها محمد بن شیخ الاسلام معین الدین عظیم صالح بودی میگفت  
که کمالی بود که پیوسته دو رکعت نقل بعد از نماز مغرب برای حفظ ایمان می گزارد و دو رکعت اول  
بعد از نماز صبح سه رکعت بار و سوره قلن یکبار و دو رکعت دوم بعد از نماز صبح سه رکعت بار  
و سوره الناس یکبار و از نماز فارغ می شد سه بار در سجده می گفت یا حی یا قیوم فبیتنی علی الایمان  
و توفیق و حدود و توفیق شام در رسیدن زمان از جای نمودار شد ندا همه فرض و سفت را گزارده  
جانب شهر زمان شام و او نماز را تمام کرد و از عقب آید وقت رحلت بر میز و توفیق اندر رسیدیم آن جهان  
میرفت که باید شد و خواجها احمد گفت که اگر مرا پیش گزی قضا بر نرود گویا بدیم که آن مرد با ایمان است

### خواجهر وحید رحمه الله علیه

برادر خواجها احمد است هم در فواید الفوائد نقل از شیخ نظام الدین اولیا حدیث سه میگوید که وقتی من نصیر الدین  
طالب علم پیش شیخ فزیر الحق و الدین نشسته بودیم جوگی آمدند من نوس کرد و شش نصیر الدین از جوگی  
پرسید که با او سروی کردی چه دارد دراز گردد و توفیق پیر سیدک او در حضرت شیخ ناخوش آمد و نگاه خواجها  
وحید فرمود خواجها معین الدین آمد و التماس ارادت کرد و شیخ فرمود من این را از خانووه شمارد و نه دارم و من  
بمال باشد که دست شما به نیت ارادت بگیرم خواجها وحید الحاح بسیار کرد و مرید شد و مخلوق شده  
و این نصیر الدین طالب علم که از جوگی دارد و درازی موی می پرسید نیز مخلوق شد و بدین صحبت و ایشان  
در وی تاثیر گرد و رحمه الله علیهم اجمعین-

### شیخ بدر الدین سمرقندی رحمه الله علیه

و در آن روز که حضرت علی علیه السلام  
میت گریه و پند راه میبرد  
بود بکلی استغفار باطن بکارهای  
عالم نموده که در آن وقت که در آن  
ست او برین وقت که است  
فردا که ملاقات است و ملاقات  
مگر بیکدیگر در بر این وقت است  
به انکشاف باطن و باطن هر چه  
از این آثار سفینه فرو برد این  
کلام داشت بجا میبرد که بجا  
رسانید که بگویند در این روز  
آقا فرمودند و الله اعلم

خالد از فرات خیزت بمندین  
افتخار بدانی در این مقام است  
و می گوید او علی حبیب خوف و جلاله  
را که رسد او سید ابا خیر علی  
آنچنان فرموده در برابرین  
این چنین گویند و معانی او سید  
مهر بیکدیگر این کلمات بجا میسند  
که عبادت چه بد و نه سال باطن  
نرسد و بکنیم ایم که او سید حق  
بن کلام چندی که در آن روز  
سنگلادهای در کمال و دیگر نیز  
میت کرد و ملاقات شد و چشمت  
نرسد آنکه او علی غنیست با سوسه  
بجای خود که غنیست و تا چند  
که خدمت میخواند و در غیبت بیک

عنایت یادمی کند و حق دی  
چون که میزد آن شخص از  
بشخ پر سید که او علی چل و در  
و کار او باکی رسد است بشخ  
فرموده را مردی طیب باطن و خند  
ست و مکن مکارم اخلاق ندان  
و چون این کتابت باطن علی سید  
کتابت بان بشخ ابر سید زشت

از موقوفات شیخ شرف الدین یحیی معلوم میشود که او مرید شیخ نجم الدین گریه و در میرالادینا نوشت است  
که او خلیفه شیخ سیف الدین باغزی است و شیخ نجم الدین را دریا فته بود و هم در میرالادینا می نویسد که او  
سخت بزرگ بود و در صحبت شیخ نظام الدین اولیا قدس سره سماع بشنید و بجایت خوب صورت و نیکو  
سیرت بود و چون شیخ بدر الدین سمرقندی بر حمت حق پیوست در در سنگلوا فن کردند و در سماع  
شیخ نظام الدین اولیا حاضر و مجلس خاصه بود و سماع در داده پیستر رسید و حلقه دیگر نشست  
چون ایشان در سماع خاستند شیخ نظام الدین نیز برخاست و بعضی گفتند که این نهاد میان ایشان بود  
مسافرت است شمایند فرمود موافقت شرع است

## شیخ رکن الدین فردوسی رحمه الله علیه

مرید خواجیه بار الدین سمرقندی است در دلی بود و چون سلطان معز الدین سیفباده در کلبه کبی شهر فوجا  
کرد و از شهر آمده هم در کناره آب چون مقامی ساخت بود و ندانبا میان دی و شیخ نظام الدین  
اولیا چندان محبت و اخلاص نبود و در میرالادینا می نویسد که پسین شهر رکن الدین که جوانان نو خاسته بودند  
و مریدان او بارها در کشتی سوار می شدند و سماع گویان و نفس کشان از زیر خاند شیخ نظام الدین گذشتند  
روزی هم برین حال می گذشتند چون نظر شیخ برین جماعت افتاد سر برآورد و گفت ساهاست که بی  
خون می خورد و جان خود را ای این راه می کند و دیگران نو خاسته اند می گویند تو کیستی که مانده ایم و دست  
از آستین برآورد و در جانب ایشان اشارت کرد که با بر و همین که پسران شیخ رکن الدین بان غوغا زیر  
خانه خود سیدند کشتی فرو آمدند و خواستند که غلبی بکنند که در آب در آمدند و در حال غرق شدند

## شیخ نجیب الدین فردوسی رحمه الله علیه

مرید شیخ رکن الدین فردوسی است قبره جانب شرقی حوض نمشی بر و غده عالی نزدیک بقیر مولانا  
برهان بلخی است رحمه الله علیه

## شیخ شرف الدین احمد رحمه الله علیه

ابن یحیی المیزی دی از مشایخ میر شایخ هندوستان است جدا احتیاج که کسی ذکر متناوب کند او را  
تصانیف عالی است از جمله تصانیف او مکتوبات مشهور و ترویج ترین تصانیف است بسبب  
از آداب طریقت و اسرار حقیقت و راجح اندراج یافته و موقوفات او انیز یکی از معتقدان او  
برج کرده اما مضافت مکتوبات او بیشتر است که بیکدیگر برآید و در این نیز مشرعی دارد و مرید خواجیه نجیب الدین فردوسی

کرم چندی کتب رساله مقام  
 اخلاق نوشته ام که چون بنویسم  
 که مقام اخلاق ندارد و هر چه  
 آن نوشته من گفته ام که مقام  
 ندارد بلکه هم که مقام اخلاق  
 و متعلق به این حکایت است  
 خود که این حکایت دیگر که نوشته  
 بعید است و بعد از نوشته  
 در بیان حلاله آن طلب به  
 نه مقام نبوت و این مقام  
 و علم حکمی من نیست و بعد  
 این که بنویسم بر علی کل شیء  
 الرسالة الثانیة عن فضیلت  
 استیعاب انتظار النجلی  
 لا اله الا الله محمد رسول الله  
 انور توفیق ابد و مراغبین  
 شامل احوال سعادت و دل  
 حاصل اوقات بابر کلمات ائمه  
 بر چند خوان که بعد از عرض  
 دعا حرفه از حکایت این راه  
 بگویند سخن از سلوک این طریق  
 بنویسد از حدیث معتبر این  
 مقام تصور معصومیت این مقام  
 حلاله در گشت از علم از دست  
 دست از کلام دیگر بنویسم  
 نویسد بر این گفته نوشته  
 چند کلامی که از این مقام  
 کار بعد از این در دست بود  
 نفس که سخن از حدیث این راه  
 بقای این شان ناریه گویند  
 حقیقت حال از حدیث حکایت  
 ظاهر حکایتی که کرده که  
 این که کرده اند که بعد از آن  
 گفتار که در این گفته اند

گویند که شرف الدین بنوق بندگی شیخ نظام الدین او بیاد علی مد تقصیر پیش از آنکه او بدلی برسد  
 شیخ نظام الدین بریاض رفوان خراسیده بود شیخ نجیب الدین فردوسی در آنجا بود چون بملازمت او  
 رسید فرمود در پیش سالهاست که منتظر تو نشستم اما نمی دایم که تو سپردنی ست مرید شدو نعمتی که بر او  
 او نهاده بود ندیده بود و وطن اصلی خود رجوع کرد گویند که در این چند سال در بیابانی که در راه آگره واقع  
 توفیقی واقع شد هم در بیابانی بوده عبادت می کرد بعد از سالها به وطن رسید قبر او در شهر بهارست و منیر  
 عربی است از بهار رحمة الله علیه رساله ندرستی که کسی در میان چهارده خانواده نوشته در آنجا می  
 نویسد که ابتدا فی فصول از شهر و دوست شیخ نجم الدین کبری فردوسی شیخ علاء الدین طوسی مرید و ترب یکدیگر  
 بودند و در مجامده و ریاضت بسر حد کمال رسیده بعد یک هفته اخطاری زدند و هم بگیا به جنگلی و نان  
 جوین بود بر بزرگوار خدمت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سهروردی آمدند و گفتند عمر بسر آمده کله  
 بر نیامده ریاضت و مجامده بسیار کشیدیم اما هیچ روی مقصود ندیدیم شیخ ابوالنجیب فرمود برادران ما نیز بدین  
 داغ مبتلایم سبیل است که مرید شویم هر سه بزرگ خدمت شیخ وجیه الدین ابو حفص بن عمر بن علویه  
 آمدند شیخ وجیه الدین بعد از مدتی شیخ ضیاء الدین و شیخ علاء الدین خلافت داد و داغ کرد و شیخ نجم الدین  
 کبری را را شیخ ابوالنجیب سپرد کرد و گفت این را بر خود گیرید بعد از هفتم ماه شیخ ابوالنجیب شیخ نجم الدین  
 خلافت داد گفت شما شایخ فردوسید از آن روز باز فردوسیان پیدا آمدند رحمة الله علیهم اجمعین شیخ  
 شرف الدین را در ای مجموعه مکتوبات که مشهور است مکتوبات دیگر است که بجانب شیخ مظفر لعلی که مرید  
 و خلیفه و صاحب مرست نوشته است آورده اند که در مدت بست و پنج سال که شیخ ظفر از اوقات و  
 معاملات و حالات خود که در سلوک روی می نمودند خدمت شیخ عارفی می فرستاد و شیخ آن را جواب می  
 نوشت و در ذیل بعضی مکتوبات مسطور بود که مکتوبات من هر حل مشکلات و معاملات آن برادر است باید  
 که کسی را ننماید که موجب نشای سر بویست گردد و بنابر این هر بار که مریدان التماس می کردند که مکتوبات  
 علی شود تا استسخ کنیم و مستفید گردیم بسبب عافیت و صیبت شیخ و اخفای اسرار الهی بکس نمی نمود  
 ممبر کرده از سال می داشت ناقل این حکایت گویند که آن موازنه دوست مکتوب زیاده بود که بهنگام  
 رحلت شیخ مظفر مجموع صیبت کرد که درون کفن من بهر سبب وفائی و صیبت او حمله رکفن نهاده  
 تا اسرار این بزرگوار پوشیده ماند یک ملتقه مختصر میان خریطه مانده بود بخط شیخ الاسلام ابن چند مکتوب  
 از آن نقل کرده شد تا خواننده شنونده را سبب نفع دین گردد انتباه و مانیز چهره نکته که مناسب حال طالبان  
 و سالکان باشد انتخاب نمودیم مگر در مکتوب شاید تمام نقل کرده شده باشد مکتوب لفظ و ایما سببیت  
 هر یک از این قوم را حق داده است از بر آن هیچ کرم نهاده است برادر و امانا مظهر سلام و دعا  
 کاتب حروف مطالعه کند باید که در کار خود مرعانه باشد و شانه اوله از کثرت ابتلا و از احتیاطت گوناگون





**لی خود بدستی کن بشنود چه میگوید به میت**

هر که آن آفتاب اینجا بتابد

و بتغیر کلی از خود را نمی‌باشد

ماگر در تمام سال ای ماهی می‌بند  
در هفتاد و یک روز و روزی پنج

این محفل دارد و غنیمت دارد  
و این یک ساعت است از این روزگار

خلوت زینده نکرد صاحب حق  
نشانی کرد در مقام شمع و

استیلا و صفی و اینجا ایست  
تا برکات و انوار این وقت بید

و تات بتغیر در وقت زنده و ام  
و اتصال رفت و دست به جیب

که نشانی از این کار و دنیا به جیب  
ترا نکند بعد از این خراسان

در جان اثر باشد از بار حق  
در عالم بر باد است این حال

و متان صدق این مقال بشی  
نگردد از راه الا و الله کیست

از شب زنده و از معرفت این  
خیال گردد چه نقصان آرد باری

از هیچ نماید ساعتی در راه خود  
نیز عالمی دارد و بر قیاس گویند

است به زیاده و بخت بگر  
نیت این به بر که نماند روی

ز سر سینه عقل بچرخد به اگر  
یکی را راه ایمان صحت گمان یافته

در رفیق بر دل تا نماند است  
ظن و دوشی که گمان خودی ز

خاطر خلقت الیاری باشد از حق  
این کار مکن این وقت هر چه

زیر آرا بخت شوق طالب  
تحمل قیام بر قدر ادا و حسن مطلب

است با دوازده حسن مطلب بر  
اندازه و شوقی و نیتین و اگر

طایفه دیگر هستند در رفیق سید  
در سبیل طایفه غرضی نیست

نوش باد ابر کجا آتش باده است دوریا می میت بی کار

اینجا کای بقدر همت است هر چند همت بلند تر نشسته تر

هر که صاحب همت آمد مرشد  
بچرخد و رشید از بلندای فرد مرشد

و در قهر بر سر دوده باید شده اگر خام ماند آخر کار سالک همین است نه تنها تر است

تا نگردی نقطه و در دایره  
کی توان خاندان ترا در دایره  
دریای محیط است اینجا علم و عقل و خرد و شستن از کجا و گفتن از کجا هر که درین دریا افتاد در عالم حیرت افتاد

این است که گفت  
قطره کو غرق در دریا بود  
هر که کوش جز خدا سودا بود

ای برادر آنچه در سکر و غلبه از کسی چیزی افتاده است او را در آن معذور است اما پسندیده روشن درین طایفه

اینست که استقامت علی الشریعه مع کتمان السرائر برادر اگر درین کاشا با و فاشا به کسی توقف افتاد

از آیت من ان الله یهواه و ارا پیش آید و در ایام و بلند بان الا فیه که در دربان الا وانی کیست آنرا ابلیس

خوانند از و بشنود چه میگوید به  
معشوقه مرا گفت شین بر درین  
گمنازه درون هر که ندارد درین

ای برادر بعد مطالعہ عقوبات در تماشای عالم ملکوت بسیار کسان را راه زده است و لیثان را گمان آنکه

بمقدوراه یافتیم بجان الشکر کی در کار آن سر به جو را نظر کن و بشنود از اولاد و اح آورده است قال

و هب من منبر منی الله عنہ ترأت فی بعض الکتاب ان ابلیس اقی موسی علیه السلام عند الطور فقال موسی

لا بلیس بیس ما فعلت اذ لم تجد لادم فقال ابلیس ما اردت ان ارجع عن دعوی فاکون شککی از عیبت

نظم همان مسجد سواه را خیرت العقبه علی کذبی و انت ادر عیبت محبة الله فقال لک انظر الی افعی ان منفر

مکانه نفوس ترائی ففترت لوعیبت علیک لایته آب محبت و ذوق را اینجا کار و دسر باست برین نظر

که عین انقضا می گوید تو چه دانی که بلیس کیمت جبرئیل صفتی باید که ز دیده و کار از نظری کند ازین معنی گفته اند

سرنامه آن ره را از سجده غیر او اگر مرده او فی کم زانت نیاید بد  
اصحاب محبت و اندک در عالم لب

چهار است چون یوسف علیه السلام از پیش یعقوب علیه السلام بیرون یعقوب را دیده نیز رفت تا چنانچه او را

توبه برادران را نیز نه بین چون بوی پیرا بن یوسف باز آمد و دیده نیز باز آمد ازین معنی گفت

هر که او را یوسف هم کردن نیست اگر چه ایمان آورد آورده نیست  
ای برادر فی المثل اگر بر در عالم را

نوش باد ابر کجا آتش باده است دوریا می میت بی کار

اینجا کای بقدر همت است هر چند همت بلند تر نشسته تر

هر که صاحب همت آمد مرشد  
بچرخد و رشید از بلندای فرد مرشد

و در قهر بر سر دوده باید شده اگر خام ماند آخر کار سالک همین است نه تنها تر است

تا نگردی نقطه و در دایره  
کی توان خاندان ترا در دایره  
دریای محیط است اینجا علم و عقل و خرد و شستن از کجا و گفتن از کجا هر که درین دریا افتاد در عالم حیرت افتاد

این است که گفت  
قطره کو غرق در دریا بود  
هر که کوش جز خدا سودا بود

ای برادر آنچه در سکر و غلبه از کسی چیزی افتاده است او را در آن معذور است اما پسندیده روشن درین طایفه

اینست که استقامت علی الشریعه مع کتمان السرائر برادر اگر درین کاشا با و فاشا به کسی توقف افتاد

از آیت من ان الله یهواه و ارا پیش آید و در ایام و بلند بان الا فیه که در دربان الا وانی کیست آنرا ابلیس

خوانند از و بشنود چه میگوید به  
معشوقه مرا گفت شین بر درین  
گمنازه درون هر که ندارد درین

ای برادر بعد مطالعہ عقوبات در تماشای عالم ملکوت بسیار کسان را راه زده است و لیثان را گمان آنکه

بمقدوراه یافتیم بجان الشکر کی در کار آن سر به جو را نظر کن و بشنود از اولاد و اح آورده است قال

و هب من منبر منی الله عنہ ترأت فی بعض الکتاب ان ابلیس اقی موسی علیه السلام عند الطور فقال موسی

لا بلیس بیس ما فعلت اذ لم تجد لادم فقال ابلیس ما اردت ان ارجع عن دعوی فاکون شککی از عیبت

نظم همان مسجد سواه را خیرت العقبه علی کذبی و انت ادر عیبت محبة الله فقال لک انظر الی افعی ان منفر

مکانه نفوس ترائی ففترت لوعیبت علیک لایته آب محبت و ذوق را اینجا کار و دسر باست برین نظر

که عین انقضا می گوید تو چه دانی که بلیس کیمت جبرئیل صفتی باید که ز دیده و کار از نظری کند ازین معنی گفته اند

سرنامه آن ره را از سجده غیر او اگر مرده او فی کم زانت نیاید بد  
اصحاب محبت و اندک در عالم لب

چهار است چون یوسف علیه السلام از پیش یعقوب علیه السلام بیرون یعقوب را دیده نیز رفت تا چنانچه او را

توبه برادران را نیز نه بین چون بوی پیرا بن یوسف باز آمد و دیده نیز باز آمد ازین معنی گفت

هر که او را یوسف هم کردن نیست اگر چه ایمان آورد آورده نیست  
ای برادر فی المثل اگر بر در عالم را



در عرض خود غرض نفس در سر است  
من و منعمین مانع است آن بزرگوار  
اختیار بجا بود و ملک فی دست  
شیخ زکریا اندک با غیر میفرمود  
حال خستید و علی مشهور و جلال  
یقین باشد و او بهشت بهمان قدر  
تذوق کند که حاصل است اگر چه  
اعتقاد و تقلید باشد خود  
در عمل باید زکات از ده غدا  
سماحت و فرامین علی بن ابی طالب  
تجارب دینی بجا باشد و فایده  
افقه نور یقین جمله کاید را می  
نزدن بقصد توفیق تائید حق  
و در تمام و علاج آن معتقد بود  
فرمان از دولت بعد حجاب  
مستقر محکم بکند بخت و طبع  
دین که نشود با نده منهای  
ست که صاحب نظر یکم بر سر  
از جاده سلاطین است استقامت  
بدین فتنه که هرگز ناکامی کو فرما  
من خدا کائنات طاب مشغول  
که مجرب و شنیدن خبر پیش از بروز  
نور و کبریا اثر است در کار زنده  
و در فضیلت مطلوب اگر چه مستند  
الاحول بود بی ثباتی اختیار  
مردود علی از حقان گفته است  
که قدرت یکم بر عمل است بر احیاء  
این اسلام و اندام و من  
الاسلام العلم از الحق حقا  
دارد و قضا و قضا و دارنا اسرائیل  
با طاعت و قضا و اجتناب علی الله علیه  
السلام که الهی که الهی الحق  
البریه شیخ کل در اقامه لاکثر  
و است و الوجود برید المسلمین  
محمد علی آله و اوصیاء است

از عالم محبوب این خطاب بسبح جان هر یک از عاشقان میرسد ایها المسافر الی الشرق ایها المبرز الی الغرب ایها  
ان قران العلی ایها المسافر الی الشرق این تطلب با تا و مکتوب آن برادر رسید شود و غوغا باری بود ای  
برادر چون اما بشی را بر رسید ندید با صفت احوال گفت هم یکم علی پس ما را این شود و غوغا چه سود کند لب باید  
بست و در اندوه این حدیث باید سوخت و ماتم و مصیبت خود باید داشت و غوغا و شور هر چه باشد جز درد  
بدون و آرد غم ز آوردن راه نیست روش خداوندان این قصبه بهمین ست تا در دنیا بوده اند و در اندوه  
اتم این حدیث بوده اند چون از دنیا بیرون رفته اند با این اندوه و با این حدیث بیرون رفته اند و قهر و ز  
که در گور رفته اند و فردا که از گور بر خیزند با این حدیث بر خیزند ای برادر باوث حدیث دعوی قاض و  
طهارت که حضرت او را شناید در عالم ما متعجب الوجود پس یقین باید دانست که پاکی لثوت حدیث یاد دهم  
یاد عدم ست از اینجا همان می آید که آن عارف گفته است آری بعد از لا و جود که ای برادر من زنی کرد ان تمام  
نهاد و مردان دران منزل در فریاد انداختند و فرشتند

شعر

ای برادر من تبحر فیک | ای برادر نوشتن و گفتن همه بیرون پرده است و رون پرده

این ست ریا عی	چون سرازل طعمه ایدال شود	آن حمله قیل و قال پا مال شود
هم مفتی شرع را جگر خون گردد	هم خواهی عقل را زبان لال شود	

شیخ حسین علیه الرحمة

ابن معزم بلخی اچیز مشهور ست او امرید خلیفه شیخ مظفر کرم تحقیقی اوست میداند از ادای کلام او چنان  
ظاهر میشود که او پیوند ارادت به شیخ شرف الدین قدس سره دارد و در تربیت و ارشاد و خلافت این شیخ مظفر  
یافته و در احوالی حال در حضرت علی بن تعلیم و تعلم استغفار داشت بعد از حاضری عنایت الهی که باعث بر  
ساک طریقه فقر است سفر مجاز کرده و بنیاد است سید کونین علی الله علیه و سلم شرف شده و بعد از درایت  
این سادست که متضمن حصول جمیع مقاصد است بطن اصلی رجوع فرمود و در این مکتوبات ست بر طرز  
مکتوبات شیخ بزرگ متضمن اسرار توحید و باعث بر اختیار تجربه بربانی لطیف و بیانی عجیب جلالتی  
نقل کرده میشود و همان اثنائی از احوال و کای چیزی تیز معلوم گردد مکتوب این بیچاره عنقوان  
شباب و او آن تعلیم مدتی در بایه عصیان و خلافان و فانی بود و خزان چون قوم بنی اسرائیل حیران و  
سرگردان بود ناگاه مبدی شیخ مظفر مرحوم را سفر حجاز پیش آمده بنده را همراه برادر بنده شیخ  
سال بتر بیت و ارشاد و لیلای بنار و محارف و حقایق را بر دیده خفاش صفت این گدا جلوه نموده هر چه از  
بیچاره تا بلایت نداشت اما چنانچه قرب زمان انبیا را اثر تمام ست قرب مکان ایشان را نیز اثر کمال  
کمال ست تا بشیر آن بقا بلایت پیوست و چیزی دید و دانست که عبارات از ان خبر بدین حدیث نفوذ کرد

لو تعلمون ما اعلم النعمی قلیلاً و لکنتم کثیراً بعد چون بشوق تضرع ازل در بندستان افتاد آن سخی گفتو  
آورده آن مطلوب بقصه باز آید اکنون که مدت بس سال در محسرت پنافت برآمد ملاقات  
بسر آمد شهابه فراق برادر آورد گفتیم پادشاه یکدام و سلطنت و بچه در نیت بدان وقت رسم درین پادشاه  
چنان بایم شود و نکل غلام شود اما بادری در رای پیجوی مقام کردن و آن تاملی به بیگانه گنجی نام از فتیله شهابه  
و ده نای بودت باشد **بیماره و لم شکسته تا که باشد** و ز زخم فراق خسته تا که باشد  
و سار زدی کمی کی او خوش نیست **بر خیزد و بگوشه نشسته تا که باشد** عاقبت سر بیان چون سودی  
بر که در سر جوی خود توغالی دارد **مکتوب در فضل زمین و ب مقام باد در کتب بات جاید خدمت**  
که برای مغولی نوشته اند شکایتها این زمین بنشیند و بنشیند که کرادین زمین کاری دست داد چه کنم تا در بود  
پای بند بود چون مادر فوت شد قوت پای رفت بجزورت افتاده ماندم و شیخ فضل الله ساهما چهل سال  
طبیعی کرد کشتایش نمی بود فغان شد و عرب بر در رفت بعد کار باکست که در تحریر بنیاید بنگلی شیخ  
در حیات حضرت بیرون آمد و در قه قه قه قه مولانا صاحب مشرب شد است و بر احوال قانون  
کار مطلع شده است از ماجدا شدن اور امضرت نیست چون مراجعت فرمودند در انظار راه بودند  
حضرت شیخ و نهایت یافت چون حضرت رسالت را در خواب دیده بودند که این باز بارگرفت دیگر باز رفت  
بیای بعده ملاز دان کردند و فرمودند در فضل این زمین رسالعی نوشتم اما که فهم خواهد کرد اگر حضرت شیخ می بود  
می نوشتم بعضی یاران را صد تنه شیخ آنچه اصل قانون کارست معلوم شده است اصل کار می لغت سبای و دنیا  
و عقی است الا اشغل بالشد ما یساعده و ما یعاضده من التقریب الیه عز وجل **احیایات**  
کاد و لغت چه زبون تو شد **اگر همه کفری بمه ایمان شدی** دی که با تو بر آیم سعادت است  
شیخی که به تو گذارم مرا چه روز بدست **اوصاف ذمیمه چون بدل شد** بر عقده که در تو بود حل شد  
معلوم این طالع در پس سر بیت است اگر غلامت را می بر سر شود مبارک باد لا یومع المحمده و هیبت کاتب  
همی است تا شغلک من الحق هو طاعتک همین نوشته دوستان را می دهم و بخدا می سپارم ان  
کثیر الزاد التوفی و کفی بالله حبیباً **گر خیل و سپاه حبیبی الله**  
در پشت پناه ر بے الله **و السلام می گوید از بندگی مخدوم شنیدم که در مکرمی فرمود که در بند**  
مرد خدا نیست گفتیم می گویند که هیچ مقامی نیست که آن جامدی نیست که به برکت او تمام است فرمود  
آن صلی الله علیه و آله دیگر است اگر کسی را در بندگی دیدم پیش در او مجاور می شدم مکتوب در  
اصول نامه طالعان حق را دوام گر سنگی لا بدی است خواه بهوم خواه حالت افتاد و جوع کن کار  
هر چه بنا توان کرد بر جوع بنا شود چیزهای دیگر شرط کار پیش نیست جوع کن همه کار باست آن را هم  
حال بنا نگذاشت بنیاد ذوق جوع است آن کس که قوییت جوع بی هوم را از دست می تواند نمود

و آینه بزمین با طریقی  
الحق و حقی علم الدین  
نویسنده اش شهابه  
مطلب با شهابه  
الاعمال فی العالم  
آله الامام محمد رسول الله  
طلب باید و استغفار علی  
اعمال در جوی خود  
توان رسید به حقیقت طلبان  
بهر طلب نقش مطلوب  
در طلب بر جان طالب جان  
فانیاید با سبیل و آید که هیچ  
مغفوری هیچ آرزوی از آن  
مانع نیاید غرض شوق غرض  
آن سرحد مسکن اگر غفلت عالم  
حکم شد که اصول بدین مطلب  
می است وصول این مقصود  
مغفرتین سخن در خوش طاب  
اصول را نباید غفلت و نشین  
و نگار و دگر گفت و گویش  
ندم در راه حجت جوی بر نهد  
اگر این حالت روی نماید طلب  
ست باقی بماند پس پیش  
باشد از هوا و بوس کارگی  
نکشاید و انتظار محبوب چنان  
که یک لحظه خیال آن جمال و  
حصول دولت وصال غافل  
بنده ناز غرض شنید و در کد  
زنده بر تندی که نه در حصول  
و حضور محبوب پیش چشم دارد  
امید و بود که شاید بهر بیان  
بدست آید امید و انتظار اگر چند  
در محض نزد یکم الله ما بکرم در پای  
حال انتظار از مقام امید پیروز



این ایمان ساقی و توحید زبانی توفیق نشود دوم آنرا بکلمه آید گوید گوی از میدان برده نشود  
در مجلس صامت چهارشنبه مردان **چون در طرود آید کجی در سه خوانند** مگر آخرید مقتدا دیک شد  
امید ماه سال نمانده است یاری از یاران صمت بزکوة مشغولی خود کوة فراغ خود این نفس بنوا  
بت پرست که نه گرفتار نفس اماره را بحجت ششم هر روز و هر وقت که یاد آید بدعا و ایمان مسلمان می توفیق و خیریت  
و عاقبت مدد فرماید در مکتوب دیگر کجی از طالع بان می نویسد که نوشته بود که یک اسم تعیین کنند و در میان  
اسامی دیگرند که شبیه و تبلیس و طبع فرماید خانه شیخ شرف الحق والدین طبع گری نشده است و نشود  
درین خانه طلب حق که طریقت است می خواهند و سبب می خوانند و این بیت می خوانند سه  
بلاست بحسب حضرت عاشقان را **بجمله چه دید آن کس ندید این جهان را** هر که قدم از بیرون حق  
نداشت محنتی حاصل است او را در دوک و پنی می باید بود او را پس او را در نماز و تلاوت و عبادت طاعت و فراغ  
ست کار و یاران دیگرست کار مختلانی دیگر آسمانیان از آن بیت پرستان نه باشند عن الحق فرموده اند که  
و السلام بقیر طالب روز انقلا را چه پروا که خاطر و ان ست بر خدا دست کسی ملحق نگردد و دنبال  
خیریت کار خود استوار باشد بهر چه راه یابد اگر چه بت خانه باشد فرض حال یابد نپند است حالت جراتی است  
از ضعف نشان پاک نیست در راهی بد سببی خوف مرض و پلاک نیست بکند بخیر خواهد بود بنیاد کار  
همین تبدیل عادت است و تغییر اوصاف و سیمه است و این بمنزله و صورت اگر این نشد نماز و روزه  
بسیج نیست اصل طهارت است درین کار اگر این دست ندهد و بیج دست ندهد و آنکه نوشته بود که سردی  
مزا محنت می داد اگر فرمان شود میرا این پوشید میرا این و کفی و خرقه اختیار این چیز نوع عادت پرستی است بقره  
طالب راه اصلی باشد اما لباس چه اختیار معنی دارد آن الله لا یضطر لی فی شئ و کم هر چه یابد بر پوشد و دیگر  
طالب راهی که معتزلی بنامیده فهم شود اعتراض و انکار کفر حال او است اکثر اشراف و مخدومان ما نیست  
که بناس گرسنگی در یافته نمی شکم چه کند سخی خالی بدارد و علی الدوام که سخی خالی ماند این معنی چون آب  
خورد در دست ندهد الا توفیق الله تعالی و مد او مت برین مورث حرارتی و آتشی است که تخریب معلوم گردد  
آنکه گاهی گرسنه ماند و گاهی شکم پر خورد و اکثر اوقات گرسنه می باشند بعضی وقت سیر خود می شود برین  
صورت گرسنه با بگذرد و نه سود ندارد اما خلوص معده چنانکه نوشته ام یا بیداری شب آن مقدار که بخدید  
و ضرورت فراغ بیدار بودن دست دهد نیک نافع است و سبب هفتای دل است و ثبات آب اگر تعلق  
کلام و ربط و ذکر اجتماع یابد این اسباب انشیل بمقتله که داند و تجربه شده آه زدن و گریستن چیزی  
نیست اصل نگاهداشت ربط دل است این اعلی است اول قوت بدن و غفلت و شباب باید که یک وقت  
تندال کند و مقدار معین از آن بخورد و بعد فراغ باید که دلی بهیچ علایقی ملحق نگردد و شبها اوقات غایبه  
توجه الی الله حضور دل و با حضور حضرت حلیت که با او دست و صورت می آید و مشا هده حرکات

فرموده است درمی و دله کرده  
و دله و عادت می ست و صفت  
در آن جاری می تعلیم و از چند  
ست بحقیقت جزای ملین  
ملک است در وطن آخرت  
آن مرتب نموده اینجا عرض  
ست و اینجا بهر با خذلان  
مرین مختلف شده بسمان  
غرض الحقیقه و الحاح لاقوه الی الله  
من خیر و خیر و خیر و خیر  
و انما بین نوع می حقیقت  
بین همه عالم علی الله علیه و سلم  
واقع شده است شرف و کبر  
معنی است و بجزیب از باب  
محقق است که حصول اشیاء در  
این بقا و جماعت است و شیخ و شای  
نیز موقوف است این حقیر و انکند  
این سخن در وقت دیگر بجا می آید  
چون قرآن می گفته شود و انکند  
تعالی اکنون طریقی و اصل حق  
و انواع کلمات و ریاضات که  
در ایشان دارند و کار و کار  
ایشان کنند و بدان پیش بفرمای  
مقتضای سکرالطاعت کردن  
آن کار با برداشتن آن بار است  
در عین اهل است اسباب و اقرب  
و آن نیست که بعد از اعتقاد  
بوجود بار که تعالی آن بان  
اسما و صفات که درین مملکت  
بیان کردیم و این بهر بهر  
و توفیق و هدایت را از حق  
و فضل و کرم او را منتظر و  
او را ابد بفرستد و دنیا جزو آن  
باشد عین که ملک کان و بعد از  
درگاه ملک نموده اند و در آن

کنند و ادب خاصه بخاش  
 و انعام اکرام این را اهداوار  
 از قبرستان این ترسان و از  
 سلطه محبت این ترسان و از  
 باطن خدای بر تو تعلیم نماید  
 او به قدر و کمیت عمل نماید  
 و انفس الاعلى مثل حال خدا  
 ملک جهان یافت سه گ  
 و در بر خدا برسد بچنان  
 که ملک ملک بود به خاصه  
 کار حضرت و ادب و عبادت  
 دیگر عبادت و خدمت و عبادت  
 با حق و نور و عبادت از این  
 هر دو مع شود و اعتدال بود  
 مساوی و انوار کمالی از نور  
 از ان نورانی که بر سر واصل  
 و علم با اعتدال حقیقی اندیشه  
 این مقام سلطه خدای بود  
 و اما انوار این که کمالی  
 آید محبت و شوق و کمال و در  
 دیگر به علم خدای و در ادب و  
 خدمت و بندگی و کمال و ادب  
 مستانند و قد ثانی به شیطان  
 و حق کردن و عبادت و شوق  
 کاره آسان بود و سه برکت  
 چنان شریعت بر کف سندان نشین  
 بر موسای نازل شد چنانکه سندان  
 و در مختارند با حق و متعین  
 مقام انکس تقدیم علی عبادت  
 هم با تمام بود و در هر دو  
 با حق و حال با حق و عبادت  
 مقام نماند و تا از دهر ادب  
 اعتدال برین میفتد و نیز ظاهر  
 است که کند و عبادت نماید تا  
 از دهن برین غلظت و کرم

و سکنا و اقوال و افعال به عزت و بدیه قدرت و نقد اوست و به محکم اینما که نقد در نقد است اگر همین  
 میسر شود اکثر اوقات او در این اندیشه و مشغولی استیجاب یا بدیهه تله تصور کند  
 هر که از اهل بهر و اهل عیب آفتابین دارد و اندر حبیب عیب عاقبت روزی بود کان آفتاب  
 در برش گیرد و براندازد و نقاب اگر ازین مشغولی خالی ماند نگاهداری و بلا سے در دنیا یافت و معصیت  
 در آن بالا تر از همه و آفتاب و اورا است از بخت بدم اگر فردا شود خورشید  
 از نور رحمت بهر پرانی گیرم چون کار و بار مردان و شیر مردان از میانید ناچار علیکم بهین العجز  
 را حکم باید گرفت تا اسلحه نباید بود و در هر حرکت و سکنت و اقوال و افعال و مشغول شدن باید داشت  
 که در هیچ چیزی راستی با حق فرود گذشت نشود و در کل احوال چنانچه دارند با حق راست می  
 باشد شغلی جامع است مردین و دنیا را انشاء الله تعالی مکتوب ان الله یحب معالی هم و دیگر  
 سه طایفه ای را در دنیا عبادت است که روز بروز بهر چه در بخت کن در آمده است بالاتر از ان بود  
 و عبادت او جز بر فضایی ربوبیت بهر و از کف شیخ عبد الله تشریف می گوید یا عبد الله بنی مثل مخالفه  
 النفس و الهوا این قوم با خود جنگی اند و طلب گوهری صلح نه بیند تا اگر وقتی تنگی بموافقت می سپرد شود  
 خواهند بکمال حال به حکم اعتقاد و نماند و بر کنند و ظاهر را موافق با حق گردانند تا از نفاق بیرون آیند  
 کلام حمید بر لیت که خطبه زمار با سه بار غالیان خوانند و اوقات من اتخذ الله هواه دل از خلق بر داشت  
 و بر حق بستن کار و دنیا و انبیا است تمام عالم بر چند بگرد زمین و لغت معلوم دل بسته قرش می باشد اگر چه از ان بهر  
 و در بین گذشت تمام سال نمی شود اما خاطر را بهر ان قرار دسکین می داند و بهر و از آمدن نقر حیدان می ترسد که از  
 حق نمی ترسد کسی با کلیه از جمله خلق دل برداشته اعتماد بر حق یک می باشد ششای هم نمکد که آن کار دل  
 را معلوم بهر که دل بر حق بند حق او را ضائع نمکد مرد باید و شیر مرد باید کرد دل بکلی از فحشاء پاک  
 کند اعتماد بر کرم حق و فضل حق کند تا در ظاهر شود که کسی که تیر از خلق و تو را بحق کرد چنانچه او را فضل حق  
 پرورش میکند

### مکتوب در بیان معیت حق با خلق

مقرر برادران و دوستان یا دورین تا که سری اسرار الوهیت بیان میکنم هر که متابع قدم شیخ الاسلام  
 شیخ عظیم قدم زندگش ادرود نه فیصله و حجه دل خویش این را از دستور او و دل خود را با او زندگ  
 آلوده نگارند العباد با خدا قول تعالی هو محکم اینما که نکتی ظاهر معنی چنین است که خلای تعالی با شماست  
 بهر جا که باشد بودن چیزی را با چیزی معیت خوانند و این بودن یا مجاز است یا بحقیقت علمای طایف  
 را بهر این است که این بودن مجاز است و بحقیقت را گویند خداوند با همه ذرات عالم است و نه با  
 بلکه عالم و بر همه ذرات قادر است و نه بهر عارض متکلیف چنین است اما هو فنان یعنی ظاهر و باطن نکلند

فانما علمه علام خدمت باطن  
 باطن محبت و تعلق با کاش  
 و سلامت نامدیز و زو فیضی  
 باشن صوفی تقدیر می ایل عمل  
 شریعت و تقاضا رب است آورد  
 با و آن به پس از این بدو  
 حضرت بر این روش سلامت  
 نزدیکی و اسرار من فکر است  
 و اگر هم در اول صوفی شایسته  
 حال باشی از راه سلامت دور  
 حق و بیاد کارش به گردان  
 علمت قی و توفیق باصلی تو آن آمد  
 لیکن بعد از تقدیر حق حال  
 روح و علم و تقدر و زاننده  
 سخن که گفته چنان فهمند  
 که حقیقت چیز دیگر است  
 و مخالف شریعت حقیقت روح  
 نسبت شریعت صورت او  
 شریعت الله تعالی بود و آنچه  
 فرود و حقیقت شایسته از آن  
 و چشم میان آن راه یافتن بود  
 حضرت حقیقت شریعت است  
 در است تا آنچه بدان فهمند  
 اگر آن را میانه و یا بند حقیقت  
 آن رسیده باشند از حقیقت  
 علم و اشتغال شریعت می آید  
 بعد از تقدیر جلالی قدر از سر  
 و اول این بر ضد فرمود  
 نقل کرده اند که در هر کس حقیقت  
 زو و تپا شریعت حق زو و تپا حقیقت  
 که شریعت آن را کند و تپا  
 پس اگر کسی را کشف شود آنچه  
 نه موافق بین شریعت است

حقیقت چیزی را طلب کنند و مذسب ایشان اینست که معیت حق با جمیع ذرات حقیقت است ای او  
 بذات با جمیع ایشان است حقیقت لا محاله از آنکه معیت او نه چون معیت جسم است با جسم که او جسم نیست نه چون  
 معیت جوهر است با جسم که او جوهر نیست و نه چون معیت عرض است با جوهر و احاطه که او عرض نیست پس معیت  
 که معلوم و مفهوم متکلمان است پس معیت است لیکن موقیان آن معیت را که معیت روح است این جز  
 این معیت که مفهوم متکلمان است گویند مثال روح با جسد مثال بودن حق تعالی با کل کائنات است پس  
 نه درون قالب است نه بیرون قالب نه متصل بقالب نه مفصل بلکه روح عالم دیگر است و قالب از  
 عالم دیگر و روح از لوازم اجسام از دخول و خروج اتصال و انفصال و برون آن هیچ نسبت ندارد  
 و با این همه دره از ذرات قالب نیست که روح بحقیقت بذات او نیست معیت حق سبحان تعالی با  
 ذرات عالم بکرم مثال است من غوث نفسه غوث رزیه اشادت برین سر است سوالی بخا و مدعی کنند برین  
 که از بخا لازم می آید که حق سبحان و تعالی بذات خود در همه مواضع قدر باشد و درین منش و منکرست جواب میگویند  
 که اتفاق جمله اهل اسلام است که انواع تجاست و قاذورات را حق تعالی می آفریند و نگاه میدارد که  
 بے حفظ و بقا محال است و اندرین هیچ عیبی و نقصانی لازم نمی آید از این معیت نیز هیچ عیبی لازم نیاید  
 یا آنکه معلوم است که فعل بے ناعل و صفت بے موصوف هرگز نبود و دیگری گویند روح متصرف است  
 در همه اجزای قالب موجود است با همه ذرات قالب و زندک همه بدوست و با این همه از چیزی باکی که  
 در باطن قالب است از خون و جز آن هیچ خللی و نقصانی در طهارت پاکای روح و متکلم معیت ذات  
 احد حقیقی با همه ذرات نامتناهی فهم نتوانست کرد بی تقدیر تجزیه و تقسیم و حملانه بلکه در جرم تادیل  
 کرد الله الهادی الی الصواب یلتوی  
 تا بناید عشق مجنون بید  
 تو تپاسازی ز خاک کو بید  
 چون مریدان را همتهای بر اے طایفه را به علی ماهرست  
 این تفسیر برای تحریص شان بقلم آورد تا چون از نعمت تصفیه قلب محروم افتند باری از سر بر اقامه بابی  
 محروم نمانند و خود را با او در پا خود اندر دور نشمرند که بیشتر حرات که خلق دامن گیر شد ازین شد که  
 خود را از شرف معیت حق دور انستند بی ادب و ار قدم بر خلاف رضایها دند و السلام

## مکتوب در بیان اسما حقیقه

حق عز اسم به اصطلاح موهدان متکلم خدمت برادر کرد و آنچه در شرح آداب الیه دین خاست  
 شیخ از منازل اسمائین آورده اند که اسم حقیقی عین معنی است آن بر اصطلاح اهل و حد است و تا  
 اصطلاح ایشان معلوم نشود اسما حقیقی نیز نام نشود و اسم حقیقی از انجا روشن شود ان شاء الله تعالی بدانکه آب بسیط

اگر آن را اعتقاد کنند که گفته اند  
 زندیق کرده و ابوسلمان درانی  
 رضی الله عنه فرموده است که  
 گفته اند این مردی را در روی  
 نماید و در آنجا بخت  
 جمالی که در این جمله  
 قبولش کنم و گویم تا در شهادت  
 مدلی بر حق و در حق و راستی  
 بنده بر حق و بر حق و راستی  
 کدام است کتاب الله و سنت  
 رسول الله با همه این یکی  
 و دومی شود یا این سخن درود  
 در دست این قدر است که بان  
 پس بود سخن من این است  
 هر کس این بند را بخواند  
 و از حق تعالی اعظم یا صواب  
 الرسالة الراجعه عند تکمیل  
 اولی الاحکام بان لذات  
 الدنیا کلها آلام و ریح القوی  
 و احتیاج با حق تعالی فقر و العنا  
 لا اله الا الله محمد رسول الله  
 عاقبت بخیر باد از حق تعالی  
 و کی در حق تعالی و دعا از حق  
 آمد که هر چند که اقامت سخن کرد  
 و مساک و اطوار باب سخن  
 در نور دیده مدعی با لا و بکار  
 آینه ترازو دانستن حصصا  
 این دعا را بخواند و بگوید  
 تمام رفیات من عاقبت بخیر  
 باد آمین آمین که هر چه دعا است  
 اخوانی از حق تعالی و دعا از حق  
 خاک بر سر و در حق تعالی بگوید  
 و اگر این سخن را استیضاتی کنند  
 در حق تعالی بالاتر از آن باشد

مجازیت و آب هم ذات دارد و هم وجه دارد و هم نفس دارد و نظر بهستی آب دیگرست و نظر بر عموم  
 و شمول آب در جمله نباتات را دیگرست و نظر برین هر دو مرتبه دیگرست پس بدانکه هستی آب است و عموم  
 و شمول آب جمله نباتات را وجه آب است و مجموع هر دو مرتبه نفس آب است و باهر نباتی ملاقاتی خاص طریق خاص  
 و دروی خاص است آن نسبت و روی آب را وجه آب میگویند اکنون بدانکه صفات آب در مرتبه ذات اند و آن  
 صلاحت و قابلیت اشخاص مختلف گلهای مختلف میوه های مختلف مراتب اشجار و قابلیت الهی هم صفات آب است  
 آب مرتبه وجه آید و نه اشکال همیشه مراتب درخت است که امتیاز برگ گل شلخ و دیوه و خار بدان حاصل می  
 شود چون صفات آب قابلیت است از عالم اجمال به عالم تفصیل رسید و شمول و احاطت انسان قابلیت به عالم  
 که وجه آب است پیدا کردید کثرت پیدا آمد و یا امتیاز حاجت افتد بدان وجه امتیاز حاصل آید آن اسم است  
 نیست که اسماء در وجه است و آن اسماء حقیقی است که امتیاز از مرتبه مرتبه بدان حاصل است آن ملا اسماء  
 حقیقی آب است و آن همین سماء است که از و منفک نیست و افعال آب در مرتبه نفس آب است که مجموع هر دو مرتبه  
 است ذات آب را صورت جامع گویند و عالم اجمال گویند و وجه آب صورت متفرقه گویند و عالم تفصیل  
 گویند که آب بچندین هزار شکل صورت تجلی کرده است و ظهور یافته و آن همه صورت کمال آب است  
 پس تو بهر نباتی که در آری بوجه آب در آورده باشی اینها سرافرا نیما تو آفرینم و وجه الله جلوی گری کند  
 چون این امثال دانستی اکنون به آنکه وجود خدای تعالی فوق و تحت و بعین و بیاسا پیش و پس ندارد  
 نوریت نامحدود و نامتناهی و بحریت بی پایان و بیکران اول و آخر و دهنایت و ترکیب ندارد  
 قابل تغیر و تبدل و قابل تجزئ و تقسیم و قابل فنا و عدم نیست و احد حقیقی است و ذات او هیچ وجه کثرت  
 نیست چون این مقدمه معلوم کردی بدانکه این نور که حقیقی است و نامحدود و نامتناهی است و منزّه  
 از همه سمات نقص ذات و وجه نفس دارد و نظر بهستی این نور دیگرست و نظر برین نور که عام است و  
 شامل است تمام موجودات را دیگرست و نظر به مجموع هر دو مرتبه دیگرست چون این سه نظر دانستی اکنون  
 بدانکه ذات این نور هستی این نور است عموم و شمول این نور تمام موجودات را وجه این نور است و مجموع  
 هر دو مرتبه نفس این نور است و صفات این نور که قابلیت صورت دارد و قابلیت کثرت دارد و در مرتبه ذات  
 اند و اسمای این نور در مرتبه و افعال این نور در مرتبه نفس اند و اسمای برادر این نور تمام موجودات  
 را و در موجودات و بقای موجودات ازین نور است هیچ ذره از ذرات موجودات نیست که نور خداوند  
 با آن نیست و بران محیط نیست و از آن آگاه نیست این عموم و شمول این احاطت را وجه این نور  
 می گویند پس هر که بوجه خدای رسیده و به خدای را بدید خدای را می بیند اما بر اصطلاح اهل وحدت او  
 مشرک است و میگویند اکثر هم یا الله الا و همه مشرکون زیرا که همه روز بمرم بجنگ است و در امتزاج  
 و انکار است و هر که از وجه خدا و از گذشت بخدا رسیده ذرات خدا را دیدیم خدا را بفرستد اما موجد است

ما از اعتراض و انکار آزادست و با خلق عالم صلح ست ای برادر بدین بحر محیط و بدین نور تا محدود و نامتناهی  
ای باید رسید و این نور را می باید دید و این نور را در عالم نگاه باید کرد تا از شرک خلاص یا بدو حلول و اتحاد  
یا حل شود و اعتراض و انکار بر خیزد و با خلق عالم صلح پیدا آید این جمله تقریر را نیکو تامل که تا از فوائد  
این بهره مند گردد و اسما به حقیقه را فهم کند

## شیخ شرف الدین حجة الله عليه

پانی پتی اورا ابوعلی قلندر نیز گویند از مشایخ میر مجازیب اولیاست گویند که در او اکل حال تحقیق علیک کرد  
و طریق مجاهده و ریاضت سبک نمود و در آخر جنود شد و کتاب بارزاد آب انداخت نسبت ارادت  
او یکی ازین مشهور نیست یعنی گویند که بخواجه قطب الدین بختیار کاکی ارادت داشت و بعضی  
گویند بشیخ نظام الدین او بیاض هیچ یکی ازین دو نقل بصحبت نرسیده است اورا مکتوبت بزبان عشق  
و محبت مشتمل بر محبت و حقایق و توحید و ترک دنیا و طلب آخرت و محبت مولی جلال آن بنا می اختیار نمود  
می گویند در سال دیگر در عوام الناس شهرت دارد که او را حکم نامه شیخ شرف الدین سیکو میند ظاهر آنست که  
آن از مختصرات علوم ست و الله اعلم نقل ست که وقتی موی شوارب او بجاغایت دراز شده بود  
بسیکس را بجال آن نبود که بوی امر بعضی آنها کند مولانا قاضی الدین سنائی رحمة الله علیه که در حوش  
شرفیعت در بر داشت مقررین برگرفت و محاسن شریفش در دست گرفته مقل شوارب کرد گویند که بعد  
از آن شیخ همیشه محاسن خود را بوسیدی و گفتی که این در راه شریعت محمدی گرفته شده است و حضرت ادا  
پانی بیت ست جای پر فیض و پر حالت میزد و بیشتر به قدس سره در اینجا جبری دیگرست که قبر مبارکشان  
گویند کدی محبوب و در پیش شیخ بوده رحمة الله علیه مکتوب ای برادر چون غایت در کار تو کنند و بزرگوار تو  
نهند ترا از توئی تو بر بایند نگاه عشق در تو آید و جلوه حسن بر تو بناید چون حسن را دانسته باشی معشوق  
را بشناسی و عاشق معشوق شری و زمانی که معشوق از عاشق رسا نید بران کار کنی نسبت معشوق و بر بعضی  
عاشق بر پای دوی آنگاه شناخته باشی معشوق را با عاشق ای برادر معشوق را هم بصورت تو آفرید اند  
و میان شاعر ستاده اند تا دعوت کند بر له راست ای برادر یاری عزوجل بهشت و دوزخ آفرید و حکم بر آن  
کرد که هر دو را بخواهم که در معشوق را با عاشقان او در بهشت خواهم آورد و شیطان را با پانی روان او در دوزخ  
خواهم انداخت ای برادر در بهشت و دوزخ کس نیست جز عاشق از حسن عاشق هر دو پیدا شد و هر دو  
مقام غیر نخواهد بود بهشت مقام وصال ست و دوزخ جای غرق ست بر دشمنان زانی بر ابا  
کافران و منافقان خواهد بود و مثال برای عاشقان و عجبان محمد رسول الله علیه سلم ای برادر چشم دل  
بکش و نیکو بین و بدان که عاشق از عشق خود برای تو چنان آفرید و چه تا شاید که حسن خود بر سر درختی نهاد

که طاعت در مسکن حال امن  
طبیعت ایشان ناز و نوشق  
چون در سایه وقت چشت و  
نسیان امری ست دم از شوق  
صمیمت یکدیگر زنده های جو  
و فی طاعت بخار در بر دل و محبت  
در متن باقی ست و کین فر  
طاعات و فراغ وقت تا بصحبت  
سید گل آل اسامی لغنی هم خاطر  
بر تابد رنگش و دیند ست نیست  
در او اگر غیب ست و زوال  
یکی منزلت افغان و غافل  
از سبب غفلت و بی باقی  
با خواندن سر بر سر طبع صبیح  
می توان داشت در آن از غفلت  
و بر علی کل شری قدیر محبت نمود  
در زمین دل نشاند و در پند  
که چه کلمات این بشنود و چه بگوید  
بغیر خود و بر سر می که بگویم  
نمود و بیکاری می نمود آن اندید  
بیکار کنی و دوست بهر یکدانه  
که بر سر سر بر سر درین دنیا  
پوستین بهشت اگر چه بدو بدست  
مرا زنده آن بهای بدو که بگوید  
و چنین چنان بهشتی ملاز ازین  
نهاد و اند زمان درک ده شدن  
آن بهشت و درین نسیم  
از آن جانب پانیان شربت  
که از قنات می بخورند اگر خوش  
عاشقان خود فطرت نزدیک تر  
و در حراست شرک و در زبانه کباب  
آن با غریبه پانیان بهشت از  
تجرب و محبت و بهر دو جرات  
و لغات انسانی اند و در جعفر  
و بدو در له از دم توبه و این کتب



و سیه های گوناگون آفرید در هر سیه مزه دیگر نهاد آن درخت را نه خبر خود نه خبر از گل نه خبر از میوه بی پرست  
 برای تو آفرید همان را خبر از شکر نه آهوا مشک در ناف نهاد آن براسه است آهوا خبر از مشک نه غیر  
 را از گاو پید کرد براسه تو گاو را خبر از غیر نه آباد کرد بر پید کرد براسه تو گاو بر را خبر از زبانی کافور  
 را از زودخت پید کرد براسه تو درخت را خبر از کافور نه همدل از برای تو آفرید و همدل را خبر از خود نه آبی  
 بر او عاشق شو هر دو عالم را حسن معشوق دان و خود را حسن معشوق خوان عاشق از عشق خود ملک جزو  
 و ساخت تا جمال حسن در آینه توبه بیند و تر احمم اسرار بداند الان سر می درشان تو آمد عاشق شو  
 حسن را دم به بین و بشناس دنیا را در عقبی را بدان که عقبی ملک محمد صلی الله علیه و سلم دنیا ملک شیطان  
 هر دو را دیاب که براسه چه آفریده اند چه خواهند کرد آبی بر او نفس را نیکو بدان چون نفس بدانی نشان  
 دنیا و تو پید آمد اگر روح را بشناسی عقبی را شناخته باشی آبی بر او در دنیا حسنه را در کفر نهاده اند عاشق  
 دانند که کفر آچه آراسته است پیش عاشقان خود به که عاشق دنیا است معشوق احسن کفر است آبی بر او  
 تو چه دانی که غرض حسن که در کفر نهاده اند چه ناک مزه بر جهانیان زاده است عاشق خود ساخته آبی  
 در طلب خود شود خود را بشناس چون نفس خود را بشناسی عشق را دانسته باشی چون عشق بر حسن خود  
 ساعیه کنی کل اللسان در خود یا بی عاشق باشی معشوق را در خود یعنی حسن را در آینه ندل خود معانه یعنی سه  
 آن شاید معنی که همه طالب آریند اجم است که از چهار نو ساخته سر پوش آبی بر او بهر چه است باقیم  
 درین و هالم نگار دست در آغوش آبی بر او یک غلو نقد میا از آن عهد غلو که کن و از هر غلو که صورتی  
 بسازد هر صورت را نام نه بعضی را اسپ بگو و بعضی را پهل بخوان نام نقد از میان دور شود همان صورت  
 ماند که کده است چون کل صورت را بشکند و باز غلو نقد سازند همان نام نقد پیدا شود و در کتاب  
 دیگری گوید ای برادر منید اتم که برای چه آورده اند چه خواهند کرد خیال اتم با اندیشه می باشد گاهی اندیشه  
 می باشد که آینه دل ما می آرد بهد عاشق را معشوق می نماید فرمان عاشق که معشوق را ساینده و مطالعه  
 فرض عاشق و سنت معشوق بجای می آرد از عشق عاشق و از حسن معشوق معذور میدارد باطن را اواز  
 و تماشای حسن عاشق ظاهر را فراموش می کند در تماشای باطن می باشد تا چه حکم رفته است آن بنفای میرسد  
 ای برادر ناگاه خیال با نفس یاری شود حال با خیال یکی شده و در بهای روزی دنیا می آرد آرایش دنیا  
 خیال نفس را می نماید و در اشتیاق آن سرگردان می کند و برود معشوق می گرداند پیش هر دو خواهر می کشد  
 و از آن خواری از شوق و آسایش آرایش خبر می باشد باز با آن نمی آید نمی اندیشد که با کس ناکرد  
 با کس نخواهد کرد و نه فکر مرگ است که آمدنی است ناگاه خواهد گذاشت حسن آرایش دنیا عاشقان با  
 در عشق خود چنان میخوری گرداند که نه خبر از دنیا که آن را معشوق گرفته است که نمی گذرد و چه در دنیا که  
 و نه خبر از عقبی که در اتم در پیش است ای برادر منید پیش ترا هم در پیش و تو خیال و اندیشه بر سر

در اینست ذکر مستحق گفت  
 قدس الله سره: هم درین عالم  
 از لذت های بهشت خود را نشاند  
 ذوق تلق و ساجات است محبت  
 و همایاری بی ساسای بی  
 و گوار باطلی و مزایای کزین  
 و صیقلی و غریب و نایاب و غریب  
 نیز اگر چه در دنیا بهشت است  
 و یکین بهشت بر تمام در بهشت  
 بود از دنیا و سر بهشت و اتم  
 لذات دنیا به آتم مستند بین  
 از آن خود که ملی بالاتر است  
 و اتم و بیک از به اند چون این  
 که کم در حق اتم قوی تر که در مزاج  
 نفسی لذات بهشت محسوس است  
 که گویا لذت بهشت شکار است  
 الهی است و خوردن طعم آبان  
 مستحب است و در سحر که در توبه است  
 و آت آن کند ای که یکم  
 چه باشد صدای های یکدیگر  
 نهاده و بیکر است بد نیست اتم  
 جو را نشاندن آتش در سینه  
 از تپان آینه آسان نوده و چون  
 اتم گرگی گنج در در و نقد و تاب  
 آن آتش ز رشید طبعیت  
 آتم با طمان دلالت ناکند  
 و در نظر حقیقت جزو دفع است  
 با یکی دیگر نماند و شکر اگر  
 شیر را یا آتش را تعلیق خود  
 و آتش بیکر به طبع طبعیت  
 غزلی بالاتر از آن بود حاشا  
 دیگر که آن را برون ملک لذت  
 ناکند و اندر بیکر که در قیام  
 با یکی که خوش طبعی و جزو دانه  
 مرد که با دانه بهشت نمیده

ساخته را خیال پوشد و اگر که بنفس یا دست آتی برادر شیخ معلوم نشد که خیال و اندیشه چه حال پیش  
 آورد چون آن تر معائنہ شود آن نگاہ بدانی که این نصیب بود که رسید آتی برادر شیخ نمی دانم که چه میگوید  
 ما ز من چه می آید و چه می گوید از زبان در قبضہ قدرت خداست اگر عنایت در کار تو می شود از تو آن  
 چیزی می گویند که پندیده هر دو جهانش سلسله آتی برادر من قدر معلوم شد که بخاست خود پیدا  
 و بخاست خود میدارد و یَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ و یکم بایزید آنچه خواست برود آنچه اندکی کند کسی را در  
 خواست او کار نیست -

### شیخ عثمان سیاح رحمۃ اللہ علیہ

مرید شیخ رکن الدین ابوالفتح مستوطن اصلی اودہلی است سیاحت بسیار کرده باز وطن اصلی  
 خود رجوع کرد صاحب ذوق و سماع بود بسیار در مجلس شیخ نصیر الدین محمد حاضر شد و سماع کردی  
 در تصدیق روضہ اودہلی قدیم است قریب ہفت ہجرتی کہ بنا کے سلطان محمد عادل است -

### شیخ ابوبکر مومنی تاب رحمۃ اللہ علیہ

در بدایون بود ضیائی بخشی در سلک سلوک می نویسد اندر آنچه شیخ ابوبکر مومنی تاب کہ مومنی در دہلی  
 خود کاری داشت ازین عالم و ران عالم خوانند خراسید بنده شخصی عبادت اورنت اور دیر زمان  
 این نظم کہ حد ہزار سرود منتظم است بر زبان میراند بیت **قالب چو غبار است بہا من و تو**  
 امید کہ ایک از میان برخیزد

### شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ

حق گوئی پیر شیخ فخر الدین زاہدی است اور احق گو از ان لقب است کہ سلطان محمد بن خلیفہ حکم  
 کرد کہ مرا محمد عادل گویند او ازین معنی بچہ و راوا با کرد گفت ما قائلان را عادل تو ایم گفت سلطان  
 محمد اور از تلک دہلی در دیر انداخت قبر او ہم در زیر قلعہ است رحمۃ اللہ علیہ -

### سید محمد رحمۃ اللہ علیہ

ابن یوسف الحسنی الدہلوی خلیفہ راستین شیخ نصیر الدین محمد چراغ دہلی است جلاست  
 میان سیادت علم و ولایت شائے رفیع و رتبے منبع و کلام عالی داند آدمیا میان مشائخ چشت مشرعی  
 خاص و در بیان اسرار حقیقت طریقی مخصوص است در او اہل حال ہم بدلی تشریف داشت و بعد از

و حقارت متاع دنیای آن  
 بود و در یافتن ہای از چیز ہے  
 و شہادت جمالی بر آورد و نظر  
 دانش را اعتبار بد یافت و لذت  
 و عالی بر گشت و حصول این  
 نسبت بدو در جہاں داشت و فقر  
 و برستی با حق و خلعت و زین  
 طبع و نظر از التفات بر خاست  
 دنیا با پاب کمال رسید و نظر  
 معبر شد از دنیا بشکر و بر  
 کشت و دست برد و کاشتن  
 باندی بہت و شات قدم و طلب  
 رفیت حق تا طعم گنج اہم  
 اشکر گرد و نہ جنگ این فقر  
 بہ لائقہ نامید و شفا یافت  
 و کافران و سائلانی باشد  
 مان غنیمت دانہ کہ در دنیا  
 و لائقہ وجودی در دیش بر تو  
 تقدیر و کمال جاسیت است  
 باقی بر جہاں در دست از غنیمت  
 بر جہاں در دیش یکدیگر اند  
 رہی یکدیگر اند و کجاست کہ  
 بر خاندان خود و تقاضا عین کیو  
 و علما و خلفا است در اندک  
 فیض و بر بالار است یاد حق  
 شاکر اند کہ فقر و افضل  
 کہ سلامت و بصیرت و غایت  
 کہ ان من اعصمت ان لا یفکر  
 کشف است کہ جہاں آدمی نداد  
 تا غنیمت را نگردد تا خواہ  
 کہ شک برادر سلطان را بدست  
 از حکم کرستی میری مکتبی  
 ناید و غنیمت و فرودین و  
 رش فیض کند و گران گویند  
 ساز غنی کہ با آید بر شکست

که فقیرا بدان را بخواه و نماند  
 مده و از آن آگاه نزدک  
 فضل الشیخ بنی بر این  
 حدیث بنی بنی بنی بنی بنی  
 یک ازین دو فیه کبر نیست  
 تا کشاده که بر سر صلاحت  
 بتفصیل شاکله چه باشد  
 قلی کل علی شاکله که علم  
 بن موهله سبیل از که موهله  
 فقر سادش غناش از که موهله  
 اند از فقرش بیا آن کارفت  
 به اعتدال بر دوا بر حق  
 هم آفرینش در غناش که بود  
 شاکله شاکله بنی بنی بنی  
 نقل می که تا که اعتدال علی  
 غیر از شاکله با فضیلت فقر  
 از مالکرت زبان قبول نشد  
 دوست انانیت و دل از مالکرت  
 با تیر باین حقیر ایم و سکین  
 تو حق و ملک آن است که  
 غنی بلیه فقیر از خود بهتر  
 دانده فقیر تر خط فضل غنا  
 بلند از پایه حال خود خواند  
 تا در چاشین غیب ز کبر راه  
 نیاید اگر براه انصاف  
 به مدح حق بهیست عاقبت  
 حال بر کس بهیست حقیقت  
 مری که با بدرد گذار خود دارد  
 مقصود دیگر سخن حقیقت است  
 بهیست عاقبت طرد عرض  
 میدهند آقا قبول حضرت  
 او تا کلام خود بود در دنیا  
 امیدیم را به نهد اندام جز  
 جز حقیقت نیست جز سیم  
 چله و اعلی این الله شریف  
 العواقب

رحلت شیخ بدیدار کن رفت و قبول عظیم یافت اهل این دیار همه متفاد و متفاد او گشتند و دیار از دنیا  
 انتقال فرمود اورا سید گیسو و از گویند و چه شهرت او باین لقب برانچه شنیده شده است آنست که در  
 او با چند کدیگر از مریدان پاک شیخ نصیر الدین محمود برداشته بودند در وقت برداشتن گیسو سبب  
 درازی که داشت در پاس پاکی بند شد و بسبب رعایت ارباب استغراق عشق و محبت بر آوردن گیسو  
 معین شد هم بران وضعی که واقع شد مسافت بعد قطع کرد بعد از آن که شیخ را برین معنی اطلاع افتاد خوشحال  
 شد بر عذقی عقیدت و حسن ضعیف او آفرینها کرد هم در حال این میت فرمود میریت  
 هر کوم بر سید گیسو دراز شد | والله خلاف نیست که او عشقنا ز شد | خدمت میرا موقوفات است  
 مسیح بجوامع الکلم که بعضی از مریدان او که نیز محمد نام دارد جمع کرده در اینجا کنولید سخن در شفقت بندگی  
 شیخ الاسلام نصیر الدین در باب خویش می فرمود گفت اول حال خواستم زود زد و بلاقات زوم اما روش  
 نداشتم که بدانش پیش پیر نروند از پدر خویش شنیده بودم و پدر من از یاران خدمت شیخ نظام الدین  
 ندس سره بود یاران خدمت شیخ پیش پدر من می آمدند از ایشان دیده شنیده ام یکبار پیش شیخ الاسلام  
 شیخ نصیر الدین رفتم فرمود شما بر بار بگه می آید و من در آن وقت ملول می باشم البته می خواهم حکایتی با شما  
 گویم من در آن ایام پانزده ساله بوده ام بخیر ماندم گفتم بحال الله خواجه مملوب دارد که با ما حکایتی کند  
 ز حال دولت یکبار بعد از اشراق بر پانوس رفتم فرمودند و صوبی که برائی با ما لومی کنی تا بر آمدن آفتاب  
 باقی می ماند گفتم آری صدمه خواهد می باشد فرمود نیکو باشد اگر هم بدان و صریک دو گانه اشراق بگذاری  
 گفتم صدمه خواهد بگذرد بعد فرمودند و گانه شاکر منهار و استخده هم بگذارد چند گاهی بران ملازم است  
 اگر هم یک روز فرمودند و دو گانه ای اشراق می گذری گفتم می گذرم فرمود اگر چهار رکعت چاشت هم  
 بران نعم کنی چاشت هم بجای آورده شود نمی گویم که وقت دیگر بگذارد همان ساعت چهار رکعت از  
 چاشت بگذاشت هم ترا شود همیشه برب صائم بودم بر سید برب صائم می باشی و من داشتم  
 آری فرمود شبی هم گفتم نه روزه فرمود اگر بست و بیکروزه دیگر هم بداری آخر تر اسه مرتب شود گفتم  
 صدمه خواهد بدادم پیش والد گفتم در آن ایام والد میبوند شیخ نداشت نفقت شد مرا چیزی گفت گفتم  
 بر چه خوش آید بگو فرموده شیخ است من اران گشتی نه ام بعد رمضان شسته عید میدادیم بمردان  
 ابا ایوب پانوس رفتم فرمود خواجگان مار زده داودی نداشته ام صوم دوام داشته اند بعد ازین صوم هم  
 دوام بداد و هم در اینجا می نویسند که فرمود خواجه محمد تقی از یاران مولانا برهان الدین غریب  
 بود ماد او نشسته رساله تفسیری مقابله می کردیم من در آن ایام سخت کودک بودم خواجه را جابر ملق  
 رسید آمد و نشست سخن ای جابر سیده بود که قول حاتم اهم ست تاسه مرگ بخشی بجای نرسی مرگ  
 سفید و مرگ سرخ و مرگ سیاه مرگ سفید رنگی مرگ سرخ سخن مرگ سیاه فقر خواجه را جاز من بجز برقی

استحسان پرسید که بچه سبب مرگ سفید سرخ و سیاه شد گفتم جوع نسبت به بغداد و پس مرگ سفید باشد  
 و تخم خون خوردن است زیرا که غضب عبادت از غلیان دم است از بهر انتقام و علم فرو خوردن غضب  
 پس مرگ سرخ باشد اما حقیر میفرماید علی السلام انفسه ادو جونی الدارین و البته فقیر میان خلق شمرند  
 و تخم عکرمی باشد بصورت مرگ سیاه باشد فرمودند می شنود منور فضل الله بنیه شیخ الاسلام فرید الدین  
 از من پرسید که شمارا درین گفتند شیخ اکثر مردمان بخت پر کلاه شده افتاد دیده اند سر این چیست بگوئید  
 گفتم بحال انشا که دید که گفت دروغ می گوئید گفتم اگر بیا سید برین خطا که در کتب سلوک نوشته اند  
 صوفی را این حالت می باشد علی الاطلاق بگویم اما علی التعمین معلوم من نیست گفت علی الاطلاق بگوئید  
 گفتم این از اثر تجلی جلال است بر متجلی در این حالت کوه های می افتد که این کوه های عالم جبلت آن  
 سنگ ریزه باشد و با آتش ملکی که آتش نیست و سوزنده نیست و لیکن حد هزار و یکمین آتش  
 یک شریقه از سوزنی آید و این مرد را پر کلاه بر کلاه می کند بخت پر کلاه چه باشد شاید که حد هزار و یک  
 شود در میان این کوه ها آتشها صورتی است که شایده آن جز آن مرد نتواند که درین حالت صوفی  
 جمیل انیس بی لطیف پیدا می آید این جمله اجزا بجانب خویش می خواهد بر یکی دوان سوی دمی آید  
 بعد از آن او بعد قدرت خویش از آن قوی تر و قاطع تر و لطیف تر و صاف تر می گرداند فرمود سفر اگر  
 تشقت باطن نیارد مبارک باشد اما سرمایه صوفیان جز فراغ دل جمع تمام نیست اگر یک اعت  
 لطیف دل با خدای خویش حاضر شود آن بهشت است بلکه هزار بهشت خدای آن را باید کرد و منو  
 را انجان بدست آمده باشد

**الفراغ دل زانے نظری بخو بردی** | به از آنکه چه شایان بهر طاعتی بودی

فرمود چون در سائل کلامیه سخن در فضل صحابه افتد من هیچ مباحثه شروع نکنم شاید ایتها هم ائمه ابرار کمال  
 اصحاب وقتی اگر کسی کرده ام بعد از آن که بگوید سوگند عقیده من بدل راست است که فضل صحابه ابو بکر ثم عمر  
 عثمان ثم علی اما بحث لغوی هر آنچه آمد گفته میشود و با خلق میگردد این قدر هم نکرده ام و فرمود علما اذ آن کرده اند  
 که سلمان را دعوت بهتر یا حیات بعضی حیات گفتند و بعضی حیات امارت من اینست که در ایام حیات  
 رسول الله صلی الله علیه و سلم حیات بهتر و بعد از وی حیات شفعه علی را از اصحاب علی پرسید صف من  
 اصحابی فقال عن تسالون فقالوا غمار فقال مومن علی ایما ناحی مشاشه قالوا و سلمان قال عنده  
 علم الاولین و الآخرین قالوا و حدیقه قال صاحب سر رسول الله صلی الله علیه و سلم عنده علم المنفقین قالوا  
 و انت یا علی قال و ایاکی تریدون قالوا نعم قال اذا سلمت اعطیت و اذا سلمت ابدیت هر چه خواهم  
 بیایم و اگر من خاموش شوم او با من سخن گوید تا خواجه که چهرش خواهم در قوه القلوب می نویسد و اینها  
 محبوب آمد فرمود که شایع مامورین عاشق بوده اند اما شیخ شهاب الدین اقبال این مردمان  
 بزرگ و اصل عاشق بوده اند اما عاشق جهانی دیگر است سخن در مخالفت فقیهان با صوفیان بود فرمودند خلاص

و فی الله فخر و ارجع ختم سخن  
 بر حمت آذ و کار بر حق باد بایم  
 الرسالة ایضا استغفره و غفره  
 الخیب یا امام خضع الشیب  
 لا اله الا انت محمد رسول الله  
 الله و انی خلقکم من ضعف ثم  
 جعل من بعد قوه فضعوا شیخ خلق  
 ما شایه و بهر علم تعریف می نماید  
 هر که از او در دوا و طوار خلق  
 خلق و جبهه زنده اید و بهر  
 سحره و سحره و دی در عالم  
 و ان فساد در دجه و سحره  
 و جوانی هر چه که در کمال  
 ضعف و تقوا که تحصیل نماید  
 و سبک کمال جمعی نه می گردان  
 از قبل کمال تلاوت و تلاوت  
 که درین مرتبه نماند اندک  
 که درین از کمال عقل آید  
 و از کمال دین شریف و تلاوت  
 و بجهت قرب و بعد و جود آید  
 و استقامت با علم علم فرایند  
 و حقیقت در مرتبه طبعیت و غفلت  
 و در کمال آن را نکرده و حق  
 در طاعت و حقیقت است با بند  
 و حال که نشسته را یاد آورده اند  
 کنند ای کاش هر کس در مرتبه  
 آن حال که داشتیم می بودیم  
 چنانکه گفته است پیغمبر از مرتبه  
 عالمی و غافل بود و غافل  
 غافل و راحت است و شایسته  
 و فراغ طلبی خود و الا طلب  
 غافل و غافل است و غافل  
 جزای ست فلا صغر و انعامه

همه حیوان ازین طالع جز بدین طریق نیست که خود را یکی از ایشان گردانند و میان ایشان همچو ایشان  
باشند برسد ندر که چه معنی است که گفته اند العلم حجاب الله الاکبر فرمود کل ما سوی الله تعالی حجاب اما حجابها  
دیگر بر تفسیر و کشف اندو علم حجابی لطیف است بر فاستق از ان نیک شود باشد و مراد ازین علم خود معرفت  
و حدیث و نقد و تفسیر نیست در علم باشد است و آن علم ذات باری و صفات باری که بدلیل برهان یکیش است  
و بیان فرمود نوشته اند که این دو چیز خاصه بدعت است رسول الله صلی الله علیه و سلم یکی صورت قلند و دوم آنکه  
لا اله الا الله محمد رسول الله گویند و آنان را که در از جهان عزیز تر بودند ایشان را بکشتند و بر کار سازند  
و زنان را و فرزندان ایشان را و امر سازند بر سو آنگند و نهیب سازند ایمانی باقی باشد نهی ایمان زنی بن  
فرمود معنی لا اله الا الله چیست یعنی ما هیت او تعالی زان بر ذات نیت ما هیت او عین ذات او و سخن  
صاحب لطایف نشیری که کوزه وجوده همین معنی دارد فرمود صوفیان چنین گویند که اگر یکی اجرام احلام  
اند تو به او مستقیم نباش فرمود شرط طالب آست که بغیر اختیار او طلب و دل او حادث شود اگر جمله  
اهل عقل تجربه بگویند که وصول بدین مطلوب محال است هرگز او بدان التفاتی نلکند آنکه او بکمال طبیعت  
بشری متردد و متماثل خود را می یابد و لیکن بلای که در دل او خدا نهاده است بگفت شنید مردمان که دفع  
شود فرمودند هر چیزی آفتی دارد و عشق را و دانت است یکی آفت است و دوم آفت است آنها آفت ابتدا  
آست که چندان تم غلب و غم طلب معشوق بر می طاری شود که او را محیط گردد و در برین بر آید تا الله اولان  
ذات کامل دست دهد و هیچ راه و مصل محبوب بر روی نکشاید بد آنکه جز از در غم نفی دیگر نیست برین  
ماند بعد مرور ایام در غم طبیعت او شود و عذارت گیر و ذوق درد نماند لذت و مصل شود و در فراق الم حزن  
بچنین ضایع شود و سرگرد و در بجای خود با ندیج از دی باوی تا عاقبت او در خزان حرمان باز آید  
نمود بالهذه منتهای آفت است که چون بومال معشوق رسد مشغول بلذات و مصل گردد و در حزن و فراق  
والم حزن از وی برود بعد مرور ایام و مصل عادات و طبیعت او گردد و ذوق و مصل هم برود و مطلوب از  
حالتین جز ذوق و خوشی و راحت محبوب نیست حلی بی ذوق و فراق بی لذت الم چه کار آید مرد سر شود  
ایچ از دی باوی تا عذرتش برود و محرم از ذوق جمال محبوب گردد و نوز با نده منهای اگر چه و مصل باشد ذوق کجا  
بدان راحت گیرد و مصل چنان آید اما عشق بر خود را آست که در حالت ابتدا مشغول بلذت فراق ذوق  
الم و در حزن حیران باشد در انتها هر چند که مصل او زیاده گردد ذوق او مزید تر شود و طلب زیاده گردد و در  
در افزاید ذوق نه یابد این عاشق را گویند که عاقبت او بجز شود از عشق بر خود و حلا کامل گرفت اگر چه  
عارفان این را نقصان گویند اما ذوق را بجا است بی آنکه نظر بر کمال و بار نقصان کنی فرمودند عوارف  
می گویند که کامل را ذوق مصل باشد اما این کاملی است که آفت است آنها عشق بد رسیده او را از دبر در  
عادت بر مصل گرفت بعد اعتیاد ذوق رفت و سر شد آنها می مملوع که آذنت بد و زیاده باقی آست

ادوات آه زاده است و قوای  
جسمانی و اعتدال و ناز و  
ادوات اشتغال است بر استعداد  
تحصیل کمال دارند و قابلیت  
یکل نفس تریب و تعلل آفت است  
عمر برکت الهی است و نقص  
انها کارهای با ستور و سبک  
ایجاد و تقویت رفیق سواد است  
گردد کاری می توان کرد و اگر  
می توان برادر اگر لایق کار است  
دوس را زد و کافرت حاصل  
المقصود و امید می آید بدین  
نشانده اند و شایسته و مخلوق  
بخش نایب و نقد و وقت است  
اما امید وصال تو ندر مراد  
و اگر نه بعد هم از کوشش کم کار  
ما درین راه نیز خلق طایفه  
در صفتی می آید و صفتی جوان  
تا برسد و کمال و کمال و نهار  
چنان بده و غفلت برود و خوش  
عبادت و عشق که همان به  
و شفیق و مصل و در صفت تدبیر  
و مصل نایب است و از خواب  
مستی و غم سر برداشته باشد  
که ناگاه سوادش شب تاب  
بر میان صفت شریف و با نیت  
چنان نایب که تمام عمر خیر کن  
سه بساهاش و مصل هر  
اتفاق افتد و شفق فرشته  
مجموع کمال و کمال و کمال  
رسیده و رسیده و رسیده  
صفت و ذاتی بر مصل  
صفت نیست اگر چه صفت  
و مصل و مصل و مصل و مصل  
و میان است و آنجا صفت و مصل

اگر در صورت اشارت می کنند

عجبی نیست که برگشته بود و طالب دوست

الحق انفتحت که من و احمد در گردنم

در اختلاف داشت و توفیق الهی

فرمودند حالت مملوح در سماع اینست که از خود نشود با خود باشد هر چه کند بگوید بداند مگر حالت اول  
فرموده گوشت باشد که از ان حرکات و سکناست که در ان وقت از وی صادر می شود انتقام نتوان آورد چنانچه مرد  
مغشوبه در حالت غضب و سماع وقتی بهوش می آید لیکن آن حالت مملوح نباشد مقصود در سماع  
مرح هم توجه دل بر یک چیزست و خالی کردن از هر چه نه آن یک چیزست پس آن حالت خودی است  
و مغشوبت این باشد هر آینه مملوح بود فرمود که مولانا جمال الدین مغربی در نصوص مهدی و شسته و مردی  
مسافر حکیم و جهان دیده و پیر گفته بود اکثر شیخ را در یافته خندان سر بسجی فریاد و دی و عدل نه حکم  
بود اکثر نه هب نصوص داشته با اعتقاد بر دست کردی و ادر اشرفی و رعایت لطافت نوشته بود و یک  
سال بن بوی موافق بودم و آنچه از احادیث و کلام الله مؤید یافته گفتم و جمله سخن نصوص با اثبات  
کردم بعد از ان روز اشارت می فرمود در یک مسأله کردم چنانکه کسی بیدار شود مولانا پنهان  
بیدار شد آغاز کرد که اخوند سید من ترا مقدم چرا این سخنان می گوئی شروع در اثبات سخن خویش  
کردم معقول و منقول چنانکه اصلا جای سخن نباشد روز و شبش نه برین برآمد هر روز که می آیم سخن در  
مسائل نصوص می کنم و من خلاف او سخن می گویم و آن را اثبات می کنم او می گوید میر سید صلی علی محمد  
این عادت خوب است اگر کسی بگوید که حیل علی محمد یعنی توجیه گفتن بگذارد و در برین  
بگوید مدعی بحث بسیار شد گفت میر سید قدسی بان بروضه مراقبه بر سر دوازده نشسته اند نشسته کرد  
پیر ششاد ساله من جوان بخت و چند ساله آغاز کرد میر سید در نشسته و در رویشان ست ماسک کرد  
توایم دست بگوش بر دوسر در پیش فرود آورد فرمود هر کس کرد آحضرت سلوک کرد بجزی مخصوص شد  
ما لیکن مخصوصیم خدا ما را دامت بیان اسرار خویش و ادھر چند که می خواهم که نظرن از سخن خویش  
ساقط شود نشسته آینه مرا نظر بر سخن خود باشد و از سبب این معنی نیک اند و بگین ما هم چرا باشد که نظرن  
ساقط نشود فرمود در تفسیر المعانی می نویسد که رسول الله صلی الله علیه و سلم در جبهه حضرت علی را  
بصاحت فرستاده بود چون حضرت علی از آن مصیبت باز آمد رسول الله صلی الله علیه و سلم فرمود که ای علی  
شنیدی که خدای تعالی بامن درش چه کرامت کرد گفت نشنیدم یا رسول الله گفت دوش حلقه گرفتم و ابوطالب  
و مادر و پدر خویش را مغفرت خواستم فرمان شد حتم مقصودست بر من آنکه بر بجا نگلی من بر نبوت تو ایام نیارم  
و میان را باطل بگوید او را بهشت ندادم بر بر فلان شعب مادر پدر خویش و ابوطالب و انرا که ایشان زند  
شدند پیش تو بیامند تو دعوت کنی ایان بتو آردند بچنان کردم بر بطنی بر نرم فراد که ما اناه یا اناه یا عاه  
هر سه تن از خاک سر بر آرد و زمین ایان آوردند از عذاب خلاص شدند فرمود که این سخن غریبست  
هم درام المعانی دیده ام در کتابی دیگر ندیده ام و یکی از تصنیفات مشهور میر سید محمد گسیو از آن است

او در جیره مقصود کیت  
 عالم که فرمود بدین آنگه مقصود  
 یافت و عالم که بر سر بنده علم  
 خوشایام ندانی اگر چنانچه ضیق  
 کار داشت امید دارد از  
 آرزو با باطن خیال باکی  
 محال و در حد با کور و غیبه  
 داغ و دقت را نه تا نه و غم  
 می داشت اکنون چه چیز دل  
 بنده و چه چیزی شلی خلاصه  
 گرفت بقای که ایستاد روی  
 مقصود ندیده و دل مجرب در  
 نیافت اگر چه مجرب منزلت پیش  
 مست پای دشمن کجاست و محبت  
 سفر کو تا بان منزلت برسد  
 منزل و انشاء ده از انشاء  
 و دل بر ملک و زمان بنده  
 می نالد ایجا که مصلحت برسد  
 و حال مانده خود را باید باز  
 پرمیایا چون چاه منزلت که در  
 دست یابد از دانه و می  
 بد که خود دست از علی کانی نهد  
 به اشک مسکینان  
 اسما و فقر خود را در جیب  
 قطن ششعل ایها العباد وین  
 این ششعل ایها العباد وین  
 ای کتاب منزلت بر سر بنده  
 صبر کن ای ایستواری و صل  
 یافت نه تو به دست  
 توانی خروج کردن نه دست  
 جانب تو تواند نه من یافت  
 ایجا باز صبر با نایب آیت  
 گردد و خاطر تنه را در آیت  
 بنده کن اشک علی بن مسلمان  
 و در سر محبت در حلقان

که حقائق و معارف بزبان بر مزه ایما و الفاظ و اشارات بیان کرده تهری از ان نوشته می شود  
 چهل و نهم یک روز چنین اتفاق افتاد که آبی طول در عرض آن ماست و الله تاجه قدر باشد اما معش از  
 زیادت نیست جمعی میروند یکی در ان من بیان هم هتم یک دختر سالی پانزدهی او نیز و میا آب  
 سیر و تخته اینست ما همه بر بنده ایم آن دختر که اجمالی ست که اگر از پر تو او خلقت جو باشد و از غر  
 دعوی خدای کرد رنگ و رخساره و قد و بالای انداز امر و شاب و از حسن صورت و زری می فرماید سیان  
 من و او مقدار یک فرسنگی باشد مرا بخود دعوت کرد چنانچه شب را بر عروسی با احترام بر بندد آن آب تنیک  
 یک فرسنگ مرا با و ای اتصال و او در نقشه از غیب غیب شاد شد جامه بر ما انداخت چنانچه کس نمی  
 را میبرد و در ان حالت خود را هم بدان جمال هم بدان حسن هم بدان لطف عین آن دختر دیدم او عاشق  
 من شد من عاشق او هم بدان میان از من و از ان دختر بهتر عیسی سر بر کرد زیاده آورد و انان الله  
 میان هر دو دعوی افتاد من می گویم عیسی پسر من ست او می گوید پسر من عیسی فریادی کند می جبهه و ارماتا  
 سر و تهری می نماید نه از ان توام نه از ان او من از ان خودم و خود بخودم و آن دختر که بعد از ان که میگوید  
 عیسی از ان من ست خود را عیسی او می یابم و آن آب سر بر که با تو گفتیم همه منم و الله اعلم

### سید محمد بن جعفر رحمة الله علیه

ایامی الحسینی از اعظم خلفای شیخ نصیر الدین محمود ست در توحید و تفرید معانی عالی دارد و از افراد ارباب  
 در آنچه از احوال ظاهر و باطن خود نوشته است عقل جبران ست اگر اینها به شائبه تاویل و حرف ظاهر  
 مراد ست پس از ان طمان و دقت خود ست قدس الله سره او را تصنیف ست سخی به بحر المعانی در روی بیک  
 از حقائق توحید و علوم توأم و اسرار معرفت بیان کرده سخن راسته می گوید و بقدر کتاب بگریزی و باطن المعانی  
 و دیگر حقایق المعانی نیز و عده می کند خداوند نه اینها نیز تصنیف یافته اند بیانی و او را تصنیفات دیگر نیز  
 هست رساله و آورده در بیان روح و رساله ایست مسمی به پنج نکات و بحر الانساب که در اینجا بیان نسب  
 اهل بیت رسالت کرده است و نسبت آبا و اجداد خود را ثبت نموده و کی کثیر الدعوی ست و از آنچه از  
 احوال خود بیان کرده است محقق می شود که دعوی او حق ست عمر دراز یافته بود و از زمان سلطان محمد  
 تعلق تا زمان سلطان بهلول در حیات بود حسن شریفش از عهد متجاوز بود آبا و اجداد کرام او از شرفا و مکمل اند  
 بعد از ان بدلی آمده و در سر سینه اقامت کرده الحال مقام او در همان شهر ست و در بحر المعانی می گوید  
 مدت شصت سال در علم ظاهر بودم و در کتب کمالات می نوشتم و از محبوب ازل و مقصود ابه غافل  
 بودم مدت سی سال ست که می بینم آنچه دیده می نماید شوم آنچه گوش می شنواید ای محبوب حکم خواهر  
 ابل ظاهر و عقول عظیم ایشان حاصل ست و اگر نه رخت لم یزل بعهو اے ابد زخم آنکه ای محبوب شکر گویم





این گوییم که مذکور شد در صفت  
 و مراتب بسیار دارد و در هر مرتبه  
 از مرتبه اول تا ششم غایت  
 است از محلی که باشد برین سخن  
 بتدریج بر پله های آسمانی کلام  
 در شکر گذاری انعام و احسان  
 ایشان بود که نیست نظر در  
 خود و گویا بیدار که اندک جزا و  
 توفیق است ظاهر باطن است  
 بجا است ست قالی شده  
 اجتهاد سلسله جز بود و کثرت  
 توفیق بود حقیقت شکر از بند  
 محبت پر خوار است حکمت  
 مسبب الاسباب جلالت بخت  
 یا غفر خود جماعت از توفیق  
 تارسیان را دست از کلام  
 بر بسته پای بود و طبع شکست  
 برده طبع در کم خود نه دنیا  
 امیدشان بر جهانی شایسته  
 کلام است و طبع و کلام  
 سست قبول و پیشرفت است  
 توفیق مخصوص ساخته حیدر است  
 و تقطع احوال ایشان بر گشته  
 تا باعث جمعیت خاطر در غایت  
 ایشان گشته در توفیق و کلام  
 غیر شکر غلب آه مذکور  
 فضل اشرف برین توفیق و اند  
 در الفضل العظیم این ترتیب  
 سلسله نظام عالم بر پاست و  
 طریقه عالم متناهی مضمون کرم  
 الهی بوده کلام صانع بیکدیگر  
 آمده از تجلیات گفته اند نظر  
 در حقیقت نظر از کثرت و غنا  
 اغنیاست به بود محتاج  
 محکایان صفای و تجلیات

و شکی

و می گوید که سبحانی و انانیت حق ان الله یستقل علی لسان عمر چه کنم این عوالمی امر در زند نیست با او عوالمی بجز حق تعالی  
 شندی آنچه یقین است کلمات من اندازه بحر المعانی نیست که بر دارد هنوز کلمات کجاست انشا الله تعالی  
 محبوب برو نگاری بنویسم آی محبوب چون از دولت فرد حقیقت شیخ نصیر الدین محمود در سلک سلوک  
 ترقی شد و از تجلی صفات تجلی ذات که مقام فردانیت است بشرط مستوری نزول کردم فرد حقیقت را دو اقد  
 دیدم که در خفای می گفتند در آدم در و کانیاز بنجاک ما میروم بر زبان مبارک را اندای شهباز میدان عالم  
 لایه است و ای پاک آمده از عالم جبروت و ای باخته عالم ملکوت و ناموس بعد از ان میلی در دیده من  
 کشید و فرمود این میل از نور جمال ذات است و آئین و اقد در احدی عرش و ثمانا بود چون شب شد و طر  
 شدم از شهر خندان در مهر رقم بیایی پوشش شیخ او حد سمنای مشرف شدم در آن وقت قطب عالم ایشان بود و  
 ایشان نیز بهمان کلمات که فرد حقیقت نواخته بود بنواختند بنده را ایشان در حوضه خویش تجلی نمودند  
 در آن دو نفر بود یکی صوفی و دیگری معلم نازش در طریقه بود و دم ناز خفقت بجا است با قطب عالم شیخ او حد سمنای  
 گزاردم بخواه تا وقت ثلثان شب سحر کلام و سیزده سپیده زیادت بران خواندم نظر کردم که قالب من نور شد  
 و محیط عوالم عظیم گشت و عوالم عظیم در دیده من مقدار ذوق شده است بنده نظر کردم که بکرم بویها می وجود  
 من صورت شده هر یکی صورت و انظری کردم بچو صورت خویش می دیدم بعد صبر تنها محو شدن گرفت بعد  
 نظر کردم که هیچ عالمها و افلاک و انفس بلا یقینیت شدن گرفت و جمیع تجلیات صفات و افعال و اسما  
 و آثار محو شدن گرفت ای محبوب محمود و محبوبین است یقین در طریقه همین مختلفه هزار عالم تجلیات  
 را سیر کردم بعد از ان ظالمی و واسطه شنیدم که فرمان شد یا عبیدی جلای تجاب جمالی و جمالی ناوار  
 جلای است اما بنجلال و الجمال بعد از کلام تجلی ذات مشرف شدم که کیفیت آن بمشاهده تعلق  
 دارد از آن تا رخ یاز در مقام لایه است که مقام فردانیت است نزول کردم بعد از تجلی ذات مشرف شدم  
 در عالم صحو آدم هم در حیره شیخ او حد سمنای سر آمدیم **ایامیات**  
 هست من گم گشت اندر هست او بود مادر بود او نا بود شد  
 چون مجروح شدم از هستی تام نی وجودم ماند آنجا در نام  
 پس اے محبوب بعد از تجلی زمت در حیره شیخ او حد سمنای بی هوش  
 افتادم بودم در بین سفه در خدمت شیخ در حیره فلان مدتی بر پیشانی من میزد اگر شیخ مطلع احوال  
 نمی بودی خود معاصیان حیره مراد من می کردند که مرده است بعد از آن به عالم صحو آدم این از سبب  
 مبدأ تجلی بود بعد از این مدت باز به طرف که نظری کنم نودی بینیم که باین فقیر متصل است و این صورت  
 افاقه مقام فردانیت است که همه کائنات بر سبیل منوت قاضی است و این همه انافاس مبتکر فرد  
 حقیقت قدس سره بود که در خدمت سلطان المحققین امیر کبیر جوهر نصیر کی پدر فقیر در خدمت قدس

ایامیات

بود مادر بود او نا بود شد  
 نی وجودم ماند آنجا در نام

از شراب شوق گشتم مست او  
 هر چه جز غمخش بدان مرود شد  
 چون شده فانی محمد از وجود





ثم قال ارشدك الله في زيادة علمك بلفظنا في فرمودند که ای یاران این مصنف بحر المعانی است  
 که هیچ کلام حمید را معانی حقیقت بیان نکند و اگر علم روحی زمین به ششست شود و یک ورق فایده باشد  
 این شخص تلم بردست گیرد همه علم را از بر نویسد بقره فرمان شد که ای فرزندان دست حضرت لم نزل تا نزال  
 پیش ازین اسرار در محراب که اموال شریعت در جهان تصور پذیرد و اهل شریعت در احوال نمودند و من قبول  
 کردم بحر المعانی را هم ازین مکتوب می کشم با تمام رسانیدم بقره ای محبوب بحر المعانی را احقر رسانست  
 علیه السلام بدست حضرت علی کرم الله وجهه و او اندک ایشان بود از مطاع بروست خواجسته پس بعد از  
 و ایشان بدست خواجده بعد از اصدین زید بن کثیر حج مشایخ سلسله تاتقیب العالم شیخ نصیر الدین  
 محمود سید اقی محبوب این فقیر را منتظر دانی برائے اجازت حضرت رسالت علیه السلام در نوشتن آغاز  
 کردن دقایق المعانی و آنکه فرموده اند ارشدك الله تعالی فی زیاده علمک امیست که ادرم که اجازت خواهد شد  
 و السلام و هم در بحر المعانی می گوید ابراهیم صاحب ذوق بود موسی صاحب لذت و حبیب الله صاحب  
 حلاوت و هم در بحر المعانی می نویسد که حضرت شیخ عبد القادر گیلانی فرموده است رایت ربی فی المنام  
 علی الصلوة اتی کلام ست اللهم صل علی محمد النبی الازکی و بیائے تحت قبای الی غیر نعم غیری آی محبوب  
 یای غیر یای نسبت است نه یا منتظم یعنی نایب نعم غیری یا غیر اجائی یعنی خود محبت حلیت قدره سبحان  
 خود استناد و محبان دی محبان را نیز شناسد اما ایشان را غیر محبان نشانند و نیز می گویند  
 مستخرج الروح السما و حوارج القلب الصلاة قال علیه السلام انی لا جلف نفس الرحمن من جانب الیمین  
 انا صفة الیمین یعنی برده عین آن محبوب شنیده باشد که چنانچه ازی است که در هند اهراراک بسنت گویند  
 له هم از برده عین نرم کرده کشیده اند آنگاه محبوب خواجده علیه السلام سماع خود را از سبب ظاهر بیان بگذاشته  
 گفت ای محبوب اهل طو اسر و علما نادان چه دانند که چه می نویسم در تباکسی نیست که با و گویم خود را سطر عینی  
 و حسی دارد که کلمات اهل سکر و حال که در حالت ذوق و قلب جمال و قوای خارج از قواعد عقل و دماغین  
 قیاسند و الا مشک نیست که یار نسبت مشدود باشد و تخفیف آن بے ضرورت واقع نه و قهر و غلظت و شایخ  
 و عرفاست که مراد ازین بلده مشهوره است بعد از ثبوت صحت حدیث و لیکن چیزی از سرفتن و جدا  
 بر لوت اسرار یعنی از مجاز و اهل محبت متباین بطوری و لایردی قدس الله اسرار العارضین بهم اجمعین  
 و الله اعلم و از بعضی اشعار او که در بحر المعانی نوشته است این نزل است بخول

و این چه بود که بگوید آنکه در  
 در شش اند این چه غفلت  
 و در دست کرد ای خود  
 جان شش بشرد و اگر بنده از  
 بیش اوست حکایت  
 ی آرد - شیر - دریا باشد  
 بدین بود ای افتاده بود  
 پیش ازین میزدت چون کمال  
 اگر بنده ای که حکم نظر خود را  
 در قرآن جای زدم و در رانای  
 زده بشا خدا و خجای کینا کدکن  
 چاه بود دست زد و صلق ماند  
 در پایان چاه چاه می کشد  
 از وانی می بیند بن باز کرده  
 نشسته که اگر میفهم در نفس  
 فرد و غیر کرد و بنال بود الله بر  
 چاه ایستاده که اگر بدیدم در سنت  
 کارش تمام کند مرا سنی لطیف  
 متعلق تان عشقش می زده و  
 نفس راست کرده و که می کشی  
 چندر سوزند در ششهای نیاه  
 را که نشانده شده عروای مست  
 و در آن متعلق مست برین گویند  
 بچاه حیران مانده که چه کشاگر  
 پایان افتد آنرا نشسته و اگر  
 بالار و شیر استلذت من پر بلا  
 در دودار ششهای پاک نشسته آگاه  
 نغزش بران فغانه است که در کج  
 در چاه شمشیر می کشد که در در  
 آن هر کافر و کوش که در امیر  
 هم از دبا و دوش چشم بر بست  
 و انگشته بان شهید و بان  
 محسن و شش زبونان شهید  
 پس در کشته دوسه انگشت  
 شهید ز سید بود که در شش طر

صورت تو جهان معنی	صورت تو جهان معنی	یکسر شاخ گل نه لبه صفت	یکسر شاخ گل نه لبه صفت
شکل بود به بستان معنی	شکل بود به بستان معنی	منزل که کاروان معنی	منزل که کاروان معنی
هر عضو کند بعد از آن معنی	هر عضو کند بعد از آن معنی	در صورت و صفت تو محمد	در صورت و صفت تو محمد
تا مشرب نهاده خوان معنی	تا مشرب نهاده خوان معنی		
سید جلال الدین رحمة الله علیه			











طیف بکایه بیدار و قلب منقلب بود بهمان در نفس آزگی که از کجایه حالی غایب آید و نفس در تلبیع او شریک و این سینه را انداخته بی تبه و در صلاح و در کفر نفس غالب آید و در تلبیع او شریک و این سینه را انداخته بی تبه و در صلاح و در کفر نفس غالب	با علم گفتف با حلم متعفف با حق متصل بالصدق منفرد با فقر مختبر بالزهد مشتهر و قانع مظلمه عن کل مصطبد	بالطف ملتحف بانبر تنک بالشرع معصم للدين منتقم بالشکر منشر بالحمد مخمرد العدل سیر و اخلاص غنیته	بالتقش مثل بارق کمتل فی الله مجتهد بالهدی مقصد خطاب مفصله و ضاع کمرته و انبذل شیمه فی الوجود و اوبد
یا افضل الناس من ماض و موشق و افضل اهل الدین و اولد و یا سیدی یاروجی و یا جدی و یس لی با صلباء عنک من مدد و یل اسم فیها اهلها سحر و یا فی نفسی ذی بکرت لم افد شیع الی الله فی ان یشفی علی النبی نبی الحق و انشد و صیه و ذویه الطاهرین و من ری القافلس با حله القصد	و اکرم الخلق من حرد من عبد قد عاقنی الیوم عن مرعای یاسکنی و یا فواد دی الهوی و یا عصفه و یل تحب بنا خوض مر حسته و یل اجر بها انادیان من رد عطفا علی و رفقا کس و کمره عن الهوی و ذوی الدنیان من مدد محمد احمد الهادی نامه اجتمهم شغفا فی الغیب و عبد و اعشق الرض بالاربار و لوقته	ان یک بالروح و القلب مشوق و طال شرق الی لقاءک یاسند مالی الیک قطع البید من قبل نحو الحجاز و نحو ابیان و انجد و هو الوناده فی ارض حلد به نفس فیکرک یا مولای متجد یا رب هل سلم و انما ابد الی صراط صراط غیر ملحد مالک برق و ما سج انعام علی مطموره کس با کمر سرد	بالتقش مثل بارق کمتل فی الله مجتهد بالهدی مقصد خطاب مفصله و ضاع کمرته و انبذل شیمه فی الوجود و اوبد
و ما لفرغ به علی نقش الخص المار و متعقل و متنبذ	و ما لفرغ به علی نقش الخص المار و متعقل و متنبذ	و ما لفرغ به علی نقش الخص المار و متعقل و متنبذ	و ما لفرغ به علی نقش الخص المار و متعقل و متنبذ
از اجایه خلفا شیع نصیر الدین محمود مست و منظور نظر شیخ نظام الدین نیز شده گویند که پدر و سوداگر بود و تعلق از اوست شیخ نظام الدین داشت و بجای کبر سن رسید و هیچ خانگی نصیب او نشده اکثر احوال بقصدان ازین نعمت متام می بود و در آن وقت حالت شیخ حاضر بود شیخ پشت خود را به پشت او مالید و را بنشیند بشارت داد و از آنجا که اعتقاد از خدمت پیر درست بود بقصد استیلا به پیش زن رفت حق سبحانه و تقوی در آن روز ندی امید و اساخت چون متولد شد او را بخدمت شیخ برد شیخ او را در کنار خود گرفت تا پسر در کنار بود و نظر او بر جمال شیخ بود و بوی که اثر شور از آن نظر ظاهر می شد حاضران مجلس این معنی را ساینده می نمودند شیخ از حیة خود جامه پاره جدا کرد و برای او بدست خود خرقه بدوخت و او را شیخ نصیر الدین محمود سپرد و بجلالت شان او خبر داد او در اصحاب ست بس فوج و متین مثل بر مروت و عفاف و مواظب حکم و او در صنعت طب مهارتی تمام بود	از اجایه خلفا شیع نصیر الدین محمود مست و منظور نظر شیخ نظام الدین نیز شده گویند که پدر و سوداگر بود و تعلق از اوست شیخ نظام الدین داشت و بجای کبر سن رسید و هیچ خانگی نصیب او نشده اکثر احوال بقصدان ازین نعمت متام می بود و در آن وقت حالت شیخ حاضر بود شیخ پشت خود را به پشت او مالید و را بنشیند بشارت داد و از آنجا که اعتقاد از خدمت پیر درست بود بقصد استیلا به پیش زن رفت حق سبحانه و تقوی در آن روز ندی امید و اساخت چون متولد شد او را بخدمت شیخ برد شیخ او را در کنار خود گرفت تا پسر در کنار بود و نظر او بر جمال شیخ بود و بوی که اثر شور از آن نظر ظاهر می شد حاضران مجلس این معنی را ساینده می نمودند شیخ از حیة خود جامه پاره جدا کرد و برای او بدست خود خرقه بدوخت و او را شیخ نصیر الدین محمود سپرد و بجلالت شان او خبر داد او در اصحاب ست بس فوج و متین مثل بر مروت و عفاف و مواظب حکم و او در صنعت طب مهارتی تمام بود	از اجایه خلفا شیع نصیر الدین محمود مست و منظور نظر شیخ نظام الدین نیز شده گویند که پدر و سوداگر بود و تعلق از اوست شیخ نظام الدین داشت و بجای کبر سن رسید و هیچ خانگی نصیب او نشده اکثر احوال بقصدان ازین نعمت متام می بود و در آن وقت حالت شیخ حاضر بود شیخ پشت خود را به پشت او مالید و را بنشیند بشارت داد و از آنجا که اعتقاد از خدمت پیر درست بود بقصد استیلا به پیش زن رفت حق سبحانه و تقوی در آن روز ندی امید و اساخت چون متولد شد او را بخدمت شیخ برد شیخ او را در کنار خود گرفت تا پسر در کنار بود و نظر او بر جمال شیخ بود و بوی که اثر شور از آن نظر ظاهر می شد حاضران مجلس این معنی را ساینده می نمودند شیخ از حیة خود جامه پاره جدا کرد و برای او بدست خود خرقه بدوخت و او را شیخ نصیر الدین محمود سپرد و بجلالت شان او خبر داد او در اصحاب ست بس فوج و متین مثل بر مروت و عفاف و مواظب حکم و او در صنعت طب مهارتی تمام بود	از اجایه خلفا شیع نصیر الدین محمود مست و منظور نظر شیخ نظام الدین نیز شده گویند که پدر و سوداگر بود و تعلق از اوست شیخ نظام الدین داشت و بجای کبر سن رسید و هیچ خانگی نصیب او نشده اکثر احوال بقصدان ازین نعمت متام می بود و در آن وقت حالت شیخ حاضر بود شیخ پشت خود را به پشت او مالید و را بنشیند بشارت داد و از آنجا که اعتقاد از خدمت پیر درست بود بقصد استیلا به پیش زن رفت حق سبحانه و تقوی در آن روز ندی امید و اساخت چون متولد شد او را بخدمت شیخ برد شیخ او را در کنار خود گرفت تا پسر در کنار بود و نظر او بر جمال شیخ بود و بوی که اثر شور از آن نظر ظاهر می شد حاضران مجلس این معنی را ساینده می نمودند شیخ از حیة خود جامه پاره جدا کرد و برای او بدست خود خرقه بدوخت و او را شیخ نصیر الدین محمود سپرد و بجلالت شان او خبر داد او در اصحاب ست بس فوج و متین مثل بر مروت و عفاف و مواظب حکم و او در صنعت طب مهارتی تمام بود



باین نوع اگر بنابر مصلحت باشد  
باطن یعنی اندر لغت و زبان  
باشد یعنی تارک یا نه چنین  
صفت اگر موفقی نفس علی نماید  
در حقیقت تفاوت آن که باشد  
محققان گفتند که مستوفی  
موانعت حق است حق لغت  
یعنی سبک کبر و غلبه نفس  
به تدریج می رسد که تفسیر یافت  
کنند که نفس حق حق گردد و به  
راست رود و اگر در قدر بدست  
رود حق لغت از حق لغت افتد  
و اختیار امر اندر مصلحت باشد  
و مکتوبات مستوفی علی بن  
القاسم بن خراسانی باید اختیار  
که مکتوبات علی بن ابی طالب  
را در حق مکتوبات را حقیقت خدا  
را ادب حق مکتوبات را حقیقت  
از هر آنکه برده و در حق خود  
و طریقه جنگی نفس از دست  
ندیده اصل تقرب معبود  
باشد از آنجا که کس که بگوید  
حسنت و حسن یعنی هر چه بر حق  
و کلام که با هر کس بر مصلحت  
و ادب مکتوبات و تقرب حق  
غیر مکتوبات نبی است مکتوبات  
و سید علی صلوة الله علیه  
میگوید از هر حرفی که داشت  
بیان نماید و در حق مکتوبات  
و ادب مکتوبات تا بر حق  
و مکتوبات با مکتوبات  
را در ترک مکتوبات با مکتوبات  
در حق مکتوبات و مکتوبات  
بر طایفه را تامل و مکتوبات  
مکتوبات تا بر حق مکتوبات

و حضور و روی فرض عین که در صلوة بحضور القلب و حضور باید که تمام کار بود و در بعضی از کار چنانچه  
در صهیقه کار خواهم نوشت انشاء الله تعالی و نقد فرض کفایت اینست و چون سبب فرض کفایت  
خلل در فرض عین بود ترک کفایت واجب بود آنکه گویند عبادات متعبد به بهتر از عبادات لازم است چرا  
گویند که پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرموده است سیاتی زمان علی امی لا یسلم الذی دین دینه الا من فرض  
شایق الی شایق من قرینه الی قرینه من حجری الی حجر الا من اوله کل لیل من غلبه بامر الله الحامیه از قرآن بشنو  
یا ایها الذین آمنوا علیکم انفسکم تجزم تا گویند بی مال جاه خواند حقیر خواهی گشت اینها تیغ ان امره اندر مکتوبات  
و لعلو متین بر تارک خشم زنده و خدنگ من توکل علی الله فیه سیر سمیه او اندازد و بکنج الیس الله بکان عبود  
شرار الکفایت کند و گوید **آز که تو هستی چه کم آید هستی** | با دست کج فقر بهشت است و پستان  
به دست خاک بر سر جاه و تر انگری | ششم از اوایل و اتباع را اگر برای نقد و غیر آن راحت نمایند توقع  
قل لا اله الا انت تزدن الحیوة الدنیا و زینتها فلیاخذ الیس متکون و در حکم سراها جمیل و ان کشتن ترون  
الشور و سوره الدار الآخرة فان الشراعت لمحت متکون اجرا علیهم فیه گردد و چون که بپرسد اگر ممکن  
باشد بدو یا بداند و الا بقدرت حبس مغلی اختیار باید که آن خود و کلام خلوت خوش بود اما امید  
آنست که اگر سبک درین کار صادق بود اهل و تبع مکتوبات را موانعت نمایند و باقیست همه راه او گیرند  
و برکت صحبت او نیز در ایشان اثر کند و مکتوبات نادره پذیرا گویند و ان چنانچه مکتوبات علی ان تشرک بی الیس  
به علم تقاطعها شرک مخفی حاصل خواهد شد بر چه هر چه نظر در غیرت شرک است اما با الیس سخن باز می  
در آب تمام گویند و در کار خدا چست بایستد و خویشاوندان را را نصیحت کنند گویند نه هر چه تو مرا راه خویش گیرد  
تساعت یا در انگو ساری عزیز من هر که ترا از کار خدای باز دارد دشمن است و قول دشمن در گوش  
بناید کرد ششم سقطت یا در عبادات و ریاضات بی وقت را اینجا احتیاج به هیچ است و این چندین عقبات و  
موانع دیگر است که آن را جز شیخ نشاء و جز یقین او و متوان یا نیت شوم اعتقاد خلق و تواضع ایشان  
را بلا حول یس فی الوجود الا الله دفع گرداند و خود را موده انگارد و خلق را سنگ و کلوخ شمارد و حقیقت  
بداند که لایمکنون لانفسهم عزاء لانفعا و لایمکنون موتا و لا حیوة و لا نشور و کسی که چنین بود بدیگر چه نفع و  
مهرت تواند رسانید و هم آنکه متعبد است که کسی را تاقیت و خالت معلوم نیست برود قبول طاعت الهی  
نه نیز توفیق از حق تعالی است یا بدین معنی را بحد خود کند و متعبد گرداند تا ازین نجات بکرم الله تعالی خلاص  
یابد و انما این راه دور و دراز است متعبد و تحریر نمی آید ترا گفتیم که شیخ باید آنگاه چنانچه و اندر راه نماید  
والله ولی التوفیق و آمهد شرب العالمین و الصلوة علی سوله محمد و آله و جمیع و السلام

شیخ سراج الدین بن عالم بن قوام الدین ملتانی





رفت باطن را با نفیست ظاهر مقرون گردانید یکی از معتقدین ایشان کتابی نوشته است سنی بنادق  
 اصدیقین مشتمل بر احوال سبع مشرک چشت در اینجا احوال ما و کرامات او بسیار نوشته و بنادق بعد یقین  
 می نویسد که روزی قاضی شهاب الدین ندی یافته بود با مادر خود در خانه تنهایی گفت این زریار جانی گو  
 یکنیم این گفت در مجلس شیخ عبدالمقتر در وقت شام بخود آنکه نظر بر قاضی افکند گفت که شمار خیال کرد درین  
 ندید با علم کجا پرورید و می گفت پیش من طالب علمی می آید که پرست او علم و فخر با علم و سخنان او علم  
 و ازین طالب علم قاضی شهاب الدین را علیه الرحمة می خواست و کان و خانه فی السلاسل و العشرین  
 من شهر الحرم الکرام سنة احدى و تسعين سبعمائة و کان ابن ثمان و ثمانين سنة قد اودع الله و الله و در مقام  
 خواج قضايب الدین بختیار اوشی ست جانب جنوب حوض شمس که آن را خانه قاضی شیخ عبدالمقتر می پند  
 و شیخ عبدالمقتر از اکابر عهد سلطانی سکندر بود از جو پروردی آمد و مقبره اجداد را علامت کرد که آن  
 موجود است رحمة الله علیه **قصیده لامیه**

بیزخوفه که آید حساب  
 و یکن آنجهت این حالت بکم  
 عادت بر سر من نهاده اند  
 بکم ما ای که کلا میزن که  
 با خندند و نهاده اجتهاد  
 و کار با ای که کلا میزن  
 در راه راست میکارش  
 چشمش را در راه مطهر  
 بعض خیال میبرد و حس است  
 و این سوختن است و اگر  
 این که در سایه بردی محبت  
 صاحب دوی کند آنرا  
 خاصیت دیگر دانی دیگر  
 که کار در سانه را میزن  
 بر گردان اثر ندارد کیست  
 صحبت که رفت گفت محبت  
 جانین اتفاق از سر میزن  
 هر یک که نشسته اند و در باغ  
 صحبت خود چه گویند آنرا  
 رفیق علیه است و تجربه است  
 عقلا پرست و بتایر محبت نه  
 ایمان و سید یقین و در دل  
 هم از راه درون نه آید  
 و چون منتفی و منتفی گردد  
 خود و آن تن متعهد و کان و  
 حکم علوم بر پیران و یکن  
 بواسطه قوت اجتهاد و جو  
 آید آن چیز نیست که از سر  
 باران آید و نه که از سر  
 در نقیصه بند و از آن راه  
 آید به هم بدان راه در  
 و اگر کار با محبت بکشد و با  
 باطن موافق است آن فرود  
 برود و در کفر و باطن و کمال  
 برود و کمال برود و از آن

یا سائق الطعن فی الاسماء و اهل	سلم علی دار سلمی فانک ثم سلم	عن الطیار السی من دایها اید
حیدر الاسود بحسن الدل و النخل	و من ملک کرام قد مضوا قددا	حتی یحییک عنهم شاهد الطلل
اصفت اذ اجبت عنها کواجرها	اطلا لها مثل احفان بلا مثل	ندی نوادی اعرابیه سکنت
بیتا من القلوب معور بلا حول	من نور و جهتها من حسن غرتها	من طیب طرتها من طربها الشمل
اشمس اسف و البدر فی کلف	و المکشف شمس الیم فی النخل	کانها طلیعة کمن بسیخما
فرح جلیبا یظم الساق و الکفل	کیف السبل الیه ایدان فخلت	با سیف و السمر فی اعلی ذی الجبل
طرتها فجاة و الدیل فی جدل	و الذئب فی کسل و القوم فی شغل	قامت تک لولیل بلاخت من اسبل
له برائن کاساته الذیل	فقلت انی لمیک هیبه اسد	و میدغیری من طلی من دعل
قامت فتابتی لامش قدت لها	کلافانی یخفف القول و العمل	و انی جل من مشر سمیو
ویل اجلس و التقوی علی زجل	اسد اذا سخطوا انوا عدوهم	قوم اذا فرحوا اعلوا بلا ملل
یا طالب الجاه فی الدنیا تکلیف عدا	علی شفا حقرة البیزان و الشان	یا طالب القر فی العقی بلا عمل
بل ینفک فیها کثرة الابل	و افن من اعیین بالذی فکلن ملک	ان القضاة کز غمک لم یزل
مکاره اکلت کاهرا و لولت	حیاته قتلت من جابر بالخیل	و آخر جرع نعت کر و انیا میگوید
محمد خیر خلق الله قاطیه	هو الذی جل عن مثل و عن مثل	له الحزایا بلا نقص و لا شبه
له اعطایا بلا من و لا بدل	له المکارم ابی من نجوم و جی	له الخوازم مضی من قنا اسبل
له الجمل اذا ما الشمن قد نظرت	الیه قامت یا میت ذک لی	له الغفالی جدی من مصاکرت
	له الشامی اعلی من جتا اسل	

# شیخ زین الدین رحمه الله علیه

خواهرزاده و خلیفه و خادم شیخ نصیرالدین چراغ دہلی است و کردار و مجالس لغویات شیخ صحبت یافته است مولانا و مدح و معنی جفا این مرید است و مدح و تعریف جفا این کرده است برادر گنبدیست که پاپان گنبد شیخ نصیر الدین در صحن خطیر واقع است رحمة الله علیه.

# شیخ نورالحق والدین رحمه الله علیه

المشهور شیخ نورالحق عالم فرزندان مرید و خلیفه علامه الحق است از مشایخ ایلای هندوستان است صاحب عشق و محبت و ذوق و شوق و عرف و کرامت نقل است که جمیع خدمتگاری فخرای خانقاہ بدخود انجام میدادند و آب گرم کردن او می کرد و دل خدمت آنجا بودی حواله میداد اتفاقاً در دوشنبه روز ششم بود بے وقت باب خانہ آمد و شیخ نورالحق وقت معهود برای برآشتن آن رفته بود تمام نجاستها بر جامه و اندام او افتاد شیخ علامه الحق آنجا می گذشت و او را باین حالت دید خوش حال شد و خدمت دیگر فرمود که حق این خدمت بجا آوردی حالا خدمت دیگر بکن در رفیق المومنین که از لغویات شیخ حسام الدین ماکپوری است نوشته که شیخ نورالحق والدین قدس سره تا بیست سال در خانہ پیر خود ہمیشہ کشی می کرد تہ اعظم خان برادر بزرگ او که وزارت داشت او را باین حالت دید گفت قاضی نوربہ نسبتہای شما غارت گردید روزی شیخ علامه الحق فرمودند که در جای که عورت آب بر می کشد زمین لشن است پای کاغذ و سبوی می شکند بگردان نهد و بیرون کرده بده تا چهار سال این کار کرد و در سہا آب بر می کرد و ہمیشہ باران دستار بند سبوی پر بر سر برده می دادند بیشتر خلق جنگال می خریدند ہم وی می گوید که شیخ نورالحق والدین فرموده که شایخ پیشینہ نودنہ منزل قرار داده اند تا سداک تمام گردد و بعد آسمان آبی و پیران پانزده منزل تعیین کرده اند این فقرہ منزل اختیار کرد منزل اول حاسبوا قبل ان تاسبوا منزل دوم من استوی یوما فہو منون منزل سوم عبادۃ الفقیر فی الخواطر بدین عملها کار سالک تمام گردد انشاء اللہ تعالی

## مصرع

ہم وی می گوید کہ روزی شیخ مشغول بوده و دشواری اثر کرد و از مومند بیرون آمد در مقامی رسید در زیر درخت نشست آواز آمد مصرع  
 ہم وی می گوید کہ روزی از شیخ خانہ بیرون آمد و بر پاکی سوار شد ہر بار این مقدار بر زبان ایشان می رفت ہر شب بزم ایم شد و آب از چشم بران می رفت آخر در خانہ عجزہ خود کہ میوه بود رفت ایشان چیزی از راه دین پر سیدند از آنجا ہم گریہ کنان بیرون آمد فرمود مارا اگر بہ بخشد لطیف عجزہ بہ بخشید ہم دے می گوید کہ روزی سوار فرمودہ بود خلق بسیار ہمراہ و در گریہ بہوش بود

و نقصان بردی مال در دنیا کہ  
 گوید سہ روز و نیم می روی  
 بیرون در درخت گردن  
 را بہ اکون سخن در می شنائی  
 و دل این است کہ آن بخور  
 ذوق شایسته کہ ہم مضایق  
 شود و فراموشی و ملک و شغل  
 علی بن یونس فرمودہ نقباء  
 حکیمین رحمہم اللہ برہ ستار  
 رفتہ اند و بیانی و بیانی  
 باطل علی قدر انانیت بشریت  
 مراد علی علیہ السلام  
 است و بیانی کہ در وقت  
 نمی بود شایسته و در غایت  
 بودی و بکن خدمت و اندازہ  
 این نسبت معنی را بہ صورت  
 چگونہ توان شد و حسنی را  
 اندوختی و مدارک و انجالیاب  
 خون و جگر است میگویند کہ  
 مواظبت بر طاعت و احتساب  
 از شہوت نیست حضور استقامت  
 علامت نشو و نما و شایستگی  
 بدین سالی کہ اگر بدین انصاف  
 نگردد و بہ نصف نماند سخن  
 اینست انوار حق استقامت  
 نسبت اعتبار این نور و صیبت  
 بود و شایستگی کہ در مجاہد  
 بہا بہ استقامت و فہم فرمودی  
 طریق استقامت و بہرست در ملک  
 قربا بکنان و در شایستگی  
 دہدہ الفت بخشید و طریا  
 تقدیر کہ مستقر نور الہیست  
 مقابلہ محاذی سازند تا فوجی  
 الان نور را بجا انداختہ و جہد  
 کہ این مقام علیہ السلام ذات ہم  
 بواظقت این شایستگی را

و اشک از چشم بی اندازه میرفت بنده بیشتر شد فرمود خدای تعالی چندین خلق را سحر ما گردانیده است  
 بعضی سجده میکنند و بعضی پای می بینند و بوسه میزنند و مهاجم می کنند و نباید که فردای  
 قیامت سر ما پایمال ایشان گردانند و هم میگوید که شیخ مفید نایب است یا هفت آلت که هر  
 وقت که دل را بگوید لازم حق سبحانه یا بد چه در خواب و چه در بیداری جنبانیه طفل چون بر محبت  
 چیزی خواب کند بعد از انتخاب همان چیزی همیشه هم میگوید که در وقتی که فرمود  
 در خواب خواب باشی و در تو واضح بخواه آب و در تحمل چون زمین و جفای خلق بکش و هم میگوید  
 که شیخ من هرگز گفتم نمی پوشید گداز منستان و سباده نمی نشیند و می گویند حق سبحانه  
 نشستن آلت که هر که بران نشیند چپ و راست نه بید و هم میگوید که زنی شخصی پیش آمد بر چه  
 خواست از جنس دشتام گفت و شیخ همه را می شنید و هیچ تغییر نکال در او نمی یافت و آخر سخن آن  
 شخص این بود که میا و زده را شیخ دست او گرفت و گفت ای اندام خدایا است و در جماعت  
 خانه نشسته او گفت این زمین حرام است بخادم فرمود تمام بیار او گفت این گوشت خوک  
 مانعی خوریم فرمود تنگ بیار گرفت باز نشست بعد از رفتن او فرمود یاران دیدند که در پیش  
 چه شوریدگی کرد و هم او می گوید که کسی از خانه کعبه پیش شیخ آمد گفت که مخدوم مرا با شمار  
 باب السلام ملاقات شد فرمود با این هرگز از خانه بیرون نه آدم مردم مشابه یکدیگر بسیار  
 میباشد او گفت خیر مخدوم شمار داده ام او چیزی دادند و داغ کردند و ازین حکایت  
 منع کردند هم میگوید پیش شیخ عرضه داشت کرد که چه سرست که مشایخ بعد از سلام نماز زبیر معاف  
 می کنند فرمود دست برین است که چون مسافری از سفر بازمی آید بادهستان مصافحه میکنند و چون  
 در پیش در نمازی ایستد مستغرق میگردد از خود بیرون می آید سفر باطن حاصل می شود و چون  
 سلام میدهد بخود بازمی آید ضرورت مصافحه میکنند و شیخ نور قطب عالم را مکتب نایب است بیشتر  
 و لطیف بزبان اهل درد و محبت و این چند کلمه از مکتوبات ایشان است مکتوب نایب جانب نجم بیچاره  
 حزین نور مسکین عمر بباد داده بوی مقصود نیافته و در تیه حیرت و میدان حسرت چون گوی  
 سرگردان شده همه شب بزاریم شد که صبا ندا بوی نادمید جمع بختم چه گناه پنجم مبارکه  
 نماز شصت گزشته و تیر از شصت جسته و از شرف انار یک ساعت فرست جز بادی بردست  
 و آتش در جگر آب در دیده و خاک بر سر نه پیوسته جز ندامت و خجالت درست آدین نه و جز  
 در دوا آه پای گریزی نه **مصرع** در در باش ای برادر و در در است دل مردن دین پرورد با  
 ز محنت فرقی نشان برگردا بدید هر چند دست و پا زدیم به مقصود نرسیدیم گفت که کباب مان شود نشسته  
 یار از جفای خویش پشیمان خود نشسته گفت که زمانه غایت کند و بخت سیزده کد لغو مان خود نشسته

و در بدو روزی نرسیده هفت روز  
 من نشدنی نفعات نکر  
 و صلا من شود نادر صوت نه  
 ننداد این مسکو خود از فروغ  
 طاعت نظری است که پیش  
 در جانش مسانه و بایز نشسته  
 ای صانع خدایا با خدا کند که  
 وی خواستد و مستان خود را بر  
 می شناسد و خواش نیست که  
 بایکی از ایشان و وقت کند  
 نایب است و بر علیان حضرت  
 غوث انصاری بنی الدین  
 ابو محمد طاهر حلی می شناسد  
 عده میفرماید که شب بر بنده خود  
 تانده بماند و در وقت نماز  
 و سجده و روزه ای که در دنیا  
 به نگاه مولی تعالی بر آید این  
 دعا بر بخوان و بایده که عاصم دعا  
 ترود نماز و نیت تو صی باشد  
 یا رب یا رب و تقی علی عبودین  
 عبودین و تقی علی عبودین  
 حقی و صلی علیک ابراهیم دعا  
 این صفت که فرموده اند و هم بجز  
 یا بدید که هر مقصود دست نید  
 و نقاب بجان نه بر شاد و کباب  
 و بدید که راستی که حاجت این  
 دعا با بخور و انعام پذیرند و حق  
 پیوسته است و الله نشد همچنین  
 بر دست که در امور خودی بیدار  
 تو به وقت اعتدال و بر روی کار  
 بی شایسته توقف با حاجت قبول  
 مقرون است که توقف گزیده است  
 بعضی از فقیران دنیا به دعا بایده  
 در نیت شایسته و صواب طالب  
 بهر چیزی باشد که در دنیا



اجابت باداعا و تان ست و  
 عطایا سوال مرقون ما صاحب  
 جنتی کو برکت صدق و جلال  
 بزبان قلم حال انقطاع از  
 ماسوی حق و خواست کند  
 با مولا طاعت طلب میم باطن  
 این مطلب علی را سدا فایده  
 اینجا پای همت می نرزد و من  
 اجتناب اندر اندر خبر بر فضل  
 من لدید انقیاد من بعد از  
 احکام حق بجهان تعالی نعمت  
 و نیا دی راه سبیل تحصیل سکونت  
 اثر گله ۲۰۰ و توفیق اعوذ  
 صلوات و دین و ایم و باقی  
 امداد علی کل شیء قدیر  
 ما تر دست ترا بی گمیت  
 بیضه متاویز ششم شاد  
 قدس الشراسر علی جان را  
 بدین کرده اند ترا فرین  
 مشایخ چه باشد که بحقیقت اوین  
 و آخرین را بیداده است  
 راهی و گیر نیست و اگر هست  
 مصلحت فقه شادان صدق  
 توجه دودم اجماع بکفر  
 سید کائنات بیست و نه کار  
 صلی الله علیه و آله وسلم اقتباس  
 افکار و ایتام استفاده مزار  
 حقیقت نان جالبی تو سدا  
 و سایر توفیق و سید و گویند  
 کرنا و کمال این در سکو  
 این طریق ملک المسلمین حق این  
 علی است سید عالم کمال  
 انطباق سید سادات این است  
 اینان گویند که آن هر چه در حق  
 نه شده پاکیزه تر است که اینان

و نیا جان غرور و تفکک حمور حق بخیر و مطلق و در دل کے تواند سرور او حی الله تعالی الی داود  
 یاد او لبشر المذنبین بانی غفور و اندر العالین بانی غفور سے راه تا این است و منزل  
 دور پیر مرکب لنگ و یار سوت غفور غیر حق آن اقتضا کرد که غیر در میان نگذاشت هر که  
 بغیر او پرداخت اورا گذاشت سے با هر که انس گیری از سوخته شوی به جگر که انس چیست  
 مصحف ز آتش است به آبی جان برادر سدا تفکک اماره را با نواع ریاضت متراف کریم  
 اما یکساعت از شر او نرسیم و یک لحظه از خود نیا سودیم سے کریم بسی سید سجده از مانند این  
 سیه گویی به شستیم بسی بچاره سازی به پیر این مانند نمازی به و نیز در مکتوبات او مسطور است  
 قرار در دیش در بیکاری و عبادت در دیش از غیر حق بیزاری مستغنی بغیر حق غفلی و طاعت  
 بی استغراق باطن بیکاری و ظاهر آستین بد کاری خون جگر خوردن بزرگوار و چشم  
 از غیر در حق بر خوردی عوام در طهارت ظاهر کوشند و خواص در طهارت باطن از حق تعالی  
 ندا آید و عتاب شود و عبیدی طهرت منتظر الخلاق سنین بل طهرت منطری ساعت نیم انیت هر که  
 طهارت ظاهر بی خروج حدث بشکند و طهارت باطن میا و حدث بشکند مشایخ گفته اند هر که راه نشسته  
 و نیل و دل آید فعل جنابت طریقتش پیش آید دل بجیری مده و مهر کس بدل منه که رقم میوفانی  
 برنا صید هر مخلوق کشیده اند و فتنه او در شهر پندیده است و دانات او در شش ششده و سینه بود

**سید صدرالدین را بقتال بخاری**

ارادت و خلافت از پدر خود سید احمد گمید داشت و از برادر خود محمد جهانیان سید جلال بخاری  
 نیز دارد و بعد از وی بر سجاده خلافت نشست و گویند که خدمت جهانیان بارها بر زبان مبارک  
 میراند که حق سبحانه و تعالی ملا بحق مشغول داشت شیخ را چهره بخنده و میگوید در عالم استغراق  
 بودی و یا خلق انبساط و اختلاط نکردی که ازانی التدریج آمدی و پیوسته چون مقدم بسلسله  
 ارادت خدمت بواسطه اوست و بعضی بواسطه و لد او شیخ ناصر الدین محمد و نیز میر سید  
 بزرگ بود و صاحب معرفت قیراد و اچرا است و دانات او در سینه

**خواجہ اختیارالدین عمر**

ایرجی آباد اجداد و از کبرائی خطباء بود خدمت منصب عهده داری متعین و منصب آفرام اودا  
 جذبه دست واد بکلی ترک حطام دنیا دی نموده آنچه از اوراد و انعامات متعین داشت همه را بطوع  
 و رغبت گذاشته در طلب علم و طریقه زبده قدم صلق نهاد و در خدمت قاضی محمد ساوی

که از اساتذہ عہد وصال دار گزار مرید و خلیفہ شیخ امیر الدین نمود بود تحصیل علم کرده بوقت خلافت و اجازت مشرف گشت وفات او چهارم ماه محرم سنہ ۸۷۰ و ثمانت روز و ضمه اور مقام اینج است

## شیخ یوسف بیدہ

ایرجی آبائی کرام دی از خوارزم بواسطہ بعضی حوادث روزگار در ممالک ہندوستان آمد در خطہ ایرج متوطن گشتند و این شیخ شاگرد و مرید و خلیفہ خواجہ اختیار الدین ست و از خدمت بہد جلال بخاری و شیخ راجہ قتال نیز بہ نعمت خلافت و اجازت مشرف گشتہ تا لیقا و ارومشل ترجمہ منہاج العابدین امام غزالی و اشعار نیز در وصاحب تاریخ محمدی مرید و معتقد اوست چہنیم می نویسند کہ روز کے در خانقاہ خود سماع میکرد و بعد ران حالت جان بحق تسلیم کرد سنہ ۸۷۰ اربع و ثلثین در ثمانتہ ہم در صحن خانقاہ مدفون گشت سلطان علاء الدین مندوی گنبدی عالی بر سر قبر دی عمارت کرد رحمتہ اللہ علیہ۔

## شیخ قوام الدین رحمۃ اللہ علیہ

مرید و خلیفہ محمدوم جہانیان ست در تربیت و ارشاد مریدان مقام عالی داشت مقبرہ او در گنجینہ مستنیر از دیو تیرک بہ وفات او در سنہ

## شیخ سارنگ

در او اہل حال از امرای نامدار سلطان فیروز شاہ بود پلیدہ سارنگپور کہ از بلاد مشہور ہندوستان است آبادان کردہ اوست در آخر کہ جذبات عنایت خداوند تعالی او را دریافت قدم در سلوک طریقی کہ مخصوص اہل وصول ست نہاد در اول در خدمت شیخ قوام الدین افتاد و مرید شد و طریقہ متخل باطن و ذکر طری از وی تلقین نمود بعد از ان غزلیت سفر کا ز کردہ زیارت حرمین مشرف شد و مدتی دیگر در حلقہ صحبت شیخ یوسف ایرجی کہ از شیوخ وقت بود در تاداروی استفادہ علوم طریقت نمودہ و در آخر شیخ راجہ قتال خرقہ و اما تہاے دیگر را کہ از پیران طریقت بدیشان رسیدہ بود حلقہ را بی سابقہ طلب چنانہ شیخ سارنگ فرستاد شیخ سارنگ آزا باز کردہ اندیدہ فرستاد و تا او را در بیجاو نیت و ست دادہ باشد بندگی شیخ بار دیگر پیش او باز فرستاد شیخ حسام الدین بزرگ کہ بود کہ بسلسلہ بہروردیہ تعلق داشت موکداً این حال شدہ شیخ سارنگ را بر قبول آن ترغیب نمود بعد از ان شیخ آزا قبول کردہ بان ساداتہائی علیی مشرف شدہ تا او در سنہ

و چنانچہ غمانات و نثرات غائب کردہ علم و ہمت ست یک کس را درین مسئلہ ظنی نیت کو آن حضرت علمی اشعار علیہ السلام تحقیق حیات بی شائبہ بماند تو جہی ہر علم و بائی ست و براعمال نیت و تا قادم جہان حقیقہ را دستور ہای حضرت را بغیر و در ملی ست و انفا احوال و آرب و ساری در سلوک بطریق خاص بعد تو بہ تعلیم نثرات اتحاد وقف صلوات است با جمیع کارہا بہر او کہ توجہ کرامل معلوم و حقیقت مطلوب ست ازین بقولہ و در مجلس ساقی ایشان توان زم زد کہ غایت از ان باین سہولت کبریا ایشان را از علم و اقرار متذہب مخصوص دانستہ است و از جامعہ را چہ کہ در حق سخن و سرگزی صحبت چون بیان کلام دین مقام افتد بخارجہ ست مذہب و ہدایت با معلوم باطن حال ایشان بدین وقت چنان متذہب گرد کہ خود وقت و صفات حال گویندہ و شہزادہ را نیز بہر سہادت باطن تو امدت و اطمینان شواہد و کمال و جمعا توار بہر سہادت کہ بدین مدت ہندوسان مکرر مدعی انحال و درت این شان مشاہدہ انفا معلوم و بہرین مگر کہ از کسی ہنوز نہ مصفی تعلیم نہ تراستہ و در نظر و دیگر گرفتار اند باطنی ہندوستان

# شیخ مینا رحمة الله علیه

وی صاحب ولایت و یار لکنواست نام او شیخ محمد است از هفت قرن در سایه تربیت و عنایت  
 شیخ قوام الدین پرورش یافته بعد از آن مرید شیخ سادنگ گشته و کار کرده نقل است که شیخ  
 قوام الدین را پسری بود شیخ محمد نام او را شیخ مینا می گفتند و متینا در عرف اهل آن دیار نقلی است  
 که در مقام تعلیم و محبت استعجالش کنند چنانچه میان در و دیوار او این شیخ محمد مینا بن شیخ قوام الدین  
 بسبب غلبه مقصنات شهوات که لازمه آو آن جوانی است مد پیش یکی از ملوک آن زمان اختیار  
 خدمت کرد چون ملوک آن زمان کمتر میدان پدرو بوده اند تبتی و متنی که از صحبت ایشان داشت  
 او را میسر شد لیکن بر مرآت رضای شیخ که در تن نسبت کمال داشت هر چند را ستر خانه  
 بندگی شیخ کو شید شیخ از حق راضی نشد آخر فرماست که هم بطن رجوع نماید و در پای شیخ بیفتد  
 تا بگوید که از سر گناه او گذشته هم بدین عزیمت نه بجانب وطن نهادن و غایبی قدم آنکه در میان  
 مردم انتشار مع مبارک شیخ رسید فرمود شیخا هم که آن نابرخودار پیش من میاید هم در آن موز او را  
 مرخصی عارض شده و از عالم برنت شیخ قطب نام درویشی بود که خدمت شیخ خاص قوام الدین مخصوص  
 بود او را فرمود ترا می خواهم پسری شود که او را محمد مینا نام باشد و بجای فرزندان حکم نعم البعل داشته  
 باشد چون شیخ مینا بود آمدن و غایت و شفقت شیخ گردید و بجای فرزند تربیت یافت نقل است  
 که چهل روز اولی او را الکتب فرستاد و در ذوالکف و بی معانی و حقایق گفت که حاضران  
 حیران ماندند شیخ مینا حضور بود و بعد از آن نیاز و حسین سلوک پسریا ضات شاد کشیده بود و گویند که  
 او اکثر زیارت شیخ سادنگ رفتی و مقبره شیخ از آنجا که او بود موازنه بست کرده بود و هم بنیلین چوبین  
 بودی و بار بار پای برهنه رفتی در راه صحرا تا هموار و خارستان بودی و شبها بر دیوار نشستی و می  
 بیداری کردی تا اگر خواب غلبه کند بر زمین بیفتد اگر بر زمین نشستی خارها گرداگرد خود افشانند  
 تا اگر خواب آید بیفتد خارها بچلند و بیدار گردد و بار بار دیوای زمستان پیراهن بآب تر کردی  
 و در ضمن حقیقه شیخ قوام الدین نشستی و بیدار بودی و مقبره شیخ لکنواست نیز از و تبرک و وفات در سنه

که بر یکم تا هزار سال بخواند و  
 باشد حرفی گفته و دی میزند  
 آنرا بنویسد و یاد کند تا خداوند  
 مرتبه و مقام و بلاست زمین  
 بالا تر ببرد و الله اعلم بالصواب  
 العبادة و الطهارة بخیر و حق  
 کرده شد و که شایع و مقفاد  
 و نا اختیار این کار و سلوک  
 این طریق فرض می نمود  
 سه تعلق و ترو در آن  
 و در آن کاشتن الله و پاک علی  
 بده و طریقه استغفار و الله  
 القویة الله و الله و الله  
 سخن در جای دیگر برون  
 و گرانده و معصوم و الله  
 که عنان اختیار بدست نیست  
 ذوق الله مجلس عالی برین  
 اگر با کسی دیگر کاتبه لطف  
 مشاء است ان شاء الله  
 ان شاء الله و همین حصول  
 باشد انوار سعاد و کرامت  
 و توفیق استقامت و ابدیت  
 و جلال متواتر و متوالی و یاد  
 یا الله آله و احوال و الله  
 الرسالة الله و الله و الله  
 احش و الله و الله و الله  
 طلب المقصد و الهام

# شیخ احمد کهنه

اعظم مشایخ ولایت مکران است در سر کج که از مضامین احکام با دست آسوده است و  
 منزه او میبایست بخت لطیف منزه و مصطفی فرود که نظار بر روی زمین کم باشند کهنه نام او  
 قریب چهار یا پنج شیخ از دلی اند و کی نیز در آن طوفانیت دلی بود چنین گویند که در تنه در دلی

لا اله الا الله محمد رسول الله  
 و حق کانی علم از عمل آن  
 مجرب و طریقه و کج و الله  
 رسالت کج و الله و الله  
 بعد از طریقت از تون و الله  
 تا و الله و الله و الله  
 متوالی و الله و الله و الله

طوقان بادی شده و در ایام در طفولیت که در میان اطفال بازی میکرد بجای دیگر انداخت و از وطن  
مالوت آورده ساخت بعد از مدتی بدست بابا اسحق مغربی که در ویش کامل بود و در کهنه تو که از  
تزیینات اعیانست جانی داشت افتادیم از ادان طفولیت در سایه تربیت و عنایت بابا اسحق  
نشو و نما یافته بر تبه کمال رسیده و نعمت اجازت و خلافت وی مشرف شد سلسله ایشان شیخ  
الاجیرین مغربی میرسد و بجهت طول عمارت شیخ و سائط و صول بحفرت سید کائنات صلی الله علیه و سلم  
اندالین بابا اسحق به پیچ واسطه با محفرت صلی الله علیه و سلم میرسد به کلام از مش شیخ ایشان عهد پنج  
سال بلکه بیشتر عمر داشتی در ابتدای حال در دلی بعد از تحصیل علم در مسجد خا خجنان ریاهفت  
شاته می کشید و اطفال به کمال کجاده میکرد و بعد از فوت بابا اسحق چله بر آورد و در مدت چهل و نه چهل  
بهار برد و سیر ملک بالا بر قدم ترک و تجرید نیز کرده و بزبانت حرسین شریفین مشرف شده و از محفرت  
عالم پناه صلی الله علیه و سلم بشارت یافته و بصحبت مشایخ رسیده آخر بویست گزات اخلاط خان که از  
جانب سلطان فیروز حاکم شهر نروالد بود و آخر سلطان مظفر ملقب شد باو شاه گزات شد  
بشاهده آثار برکات و علاقه آشنائی که در دلی بخودت شیخ داشت تکلیف نارت آن دیار نو و تو من  
آن من از ام شاد پس در قصبه سرکچ اختیار اقامت نمود و ابواب فتوح و برکات ظاهر و باطن بر دی  
مفتوح گشت و خلق آن دیار با نور عقیدت و محبت وی مملو شدند و در آن حالت حیات کند و ری  
فقر انبلیت و سبب بود و بعد از وفات در وفات و دی آچنان انگیزی شد که امراد بلاد شاهان سیر شوند  
چه جانی فقر و مسکین یکی از مریدان وی که محمودین سمید ایرجی نام داد و موقوفات و احوال حکایات  
کناز وی شنیده به کرده آن را تحفه الحامس نام کرده است در آنجای نویسد که چون سعادت پائوس  
حاصل شد فرمودند که سوداگری منم یک کوزه نبات مصری موازنه سی سیر و یک مشک نانه بزرگ در مسجد  
خا خجنان پیش این در ویش داشت پر سیده شد از کجای آئی و ما را چه شناسی و چه دانی گفت من  
مرید بندگی شیخ نورستم از خط پندیده آمده ام و پیش ازین نیز در دلی آمده بودم چون خرید و فروخت  
کردم باند پر پندیده زخم پائوس بندگی شیخ نور مشرف شدم فرمود که ام مشایخ را در دلی یافتی  
هر کی را عرض کردم فرمودند شیخ احمد که تو را در یافتی من ساکت ماندم فرمودند چون ایشان  
را در نیافتی ضایع در دلی رفته بودی چون این سخن شنیدم بی قره شدم مستعد شده و روان شدم  
در دلی آمدم امروز بر حکم اشارت پیر خود تقدیر پائوس شاکردم بعد فرمودند که ایشان را رانده اند ما  
ایشان را ندیده ایم ناچار متبه این در ویش که عند الله است از کشف و کرامت خود دانستند و بعد از آن  
جامه نوبی که سلطان فیروز را نیز بخودت شیخ اعتقاد وی در جوی بود و در وقت آمدن امیر تیمور بدلی ایشان  
در دلی بودند و پائوس در پیشت از وقوع این واقعه آگاه شده بودند بعضی معتقدان در میدان و خبر کرده

اوراند بکمال اکلان ستانچه  
انتباس استند و مکتوب در حقه  
انسانه و وقت کجبه تحقیق  
این منبر بود که بعین الحقین معلوم شد  
کوت و دلا و اعانت حضرت  
و امیر البرکات در حق بیخبر  
بنگال سواد فندکای می رسد  
نه با وجود اعتقاد و تحقیق استیفا  
اقدامات میره جانی برنگ  
در حضور و احصای است  
روی است در حق طلبین  
و بنموده لذت ابراک  
در عایان و ثوق و در لاجر  
در غایب ای آرد و نیک  
نقل الله تعالی بین ایشان  
محمود عظیم آن بافتنای بیج  
بیم چه فزونی آن کم می طبع  
و از وایجاد تقدیر گزیت  
غایب نتایج معلوم نمود  
توق در دلی و تقیه بیخبر  
این زبان از حرکت فوشتان  
فرد و استبداد می آید که نظر  
و انکسار باطن در خود مرقط  
بلی و ذابیم همه استخوانه عالم  
دیگری آرد و اگر بالاضحی که  
فطری که در افتد انعامه اعتدال  
سیران نیندازد ازین خودی گزیت  
و این دلی را تبارت تاثیر برکات  
ست کبیر از تقدیر و توفیق  
شریف و انکس حکمت ساخته  
و استقامت بجا و استقامت بود  
حق تعالی در حق نظر بر  
صرف موانع مقهور و استقامت  
عبد الله و نیکو گزیتان این  
روی احتیاج نیست که بداند

بوزره روزی فرمودند که بعد  
 در سحر بقی بدو بوزره برین  
 در میان بدو برین سید استون  
 بشاید جان سعادت نال  
 انسان بر پا سبب بر نشت  
 و غلبه تاثیر که کرد بریت  
 ای تو قیامت تاهی سدا  
 غمادی که جای که در حصول  
 چندین که است حق در عمل  
 بنده آقا حضرت شفقت  
 میل محبت بزمه نواز طرا  
 فیوشان دلیله با تان که در  
 موفقت حق دانی بود ایش نذر  
 و حکمت یزدی علی بنای موفقت  
 افتاده در زانی طلب محقق  
 تقدیر حق نبوده اندر دم عالم  
 بایکده پادشاه که البسیلی و دیگر  
 در ای آنچه متعارف عقلا است  
 هر چند نبوده است که بر کس  
 در آن راه نمی باشد و نشان  
 نبوده یقین برکت که این طلب  
 غایت کارشای خود آورده  
 در عالم است البتة ما القى حق  
 و از ملاقات عورتا الباطل  
 باطل دارد قضا اختیار آنچه  
 نصیب این نیکو ازین محمود  
 افتاده فقره چند بیت در  
 مناجات که خطبه سالیانه در  
 سمر در بهر شایسته این کوشش  
 است بسیار سبب و حال  
 و بعضی سبب انقیاد نیز که در  
 انظار و منتهای حال در  
 و خطبه بدو نیز خطبه شد  
 این خطبه نیز از خارج کمال  
 موفقت در حال که مردم را تا به  
 است

بودند ایشان به صیت شیخ بجاناب جوینور رفته و شیخ فرمودند ما را موافقت خلق باید کرد و در آخر در بند  
 محل اسیر آمدند چون از ایشان خواست مشاهده کردند خبر کیمیر تور ساندند میر تور تعظیم بسیار کرد  
 و دواع فرمود فرمودند که چهل فیلان با مادران بلند بودند هر روز چهل کاک گرم بر ما از قریب  
 می فرستادند که خوش فقیران می شد و نیز می فرمودند که این درویش بزیارت خانه کعبه روان شده  
 بود در جهاز نشسته و هنر یک پای لغزید و در دریا افتاد فی الحال آتش کردن گرفت با حافظ یا حنفی  
 یا قریب یا وکیل یا الله می خواندند و زن یک تیر انداز در آب آتش می کرد سنگی زیر پای این  
 درویش آمد استاده شد آب تا کمر شد این درویش همان اسرار غنیمت خواند بعد از آن نا خدا و  
 ملاحان مار ایش را می آرد و دند و چون این درویش کعبه رسید حج نمود بزیارت مدینه رفت  
 امام خاجه همان شیخ تاج الدین سرکچی و یک نفر دیگر در محبت این درویش بودند چون در مسجد  
 حضرت فرو دادیم باران گفتند که طعام موجود باید کرد این درویش گفت ما همان حضرت مصطفی  
 ایم صلی الله علیه و سلم ایشان رفتند و طعام خوردند آمدند نماز و شایکیا گدا ویم بعد نماز ایشان  
 در خواب شدند و این درویش دست شسته تسبیح میکرد ناگاه شخصی به او آمد و گفت که ای پادشاه  
 حضرت مصطفی نیست این درویش دانست کسی دیگر خواهد بود چون دهم کرم تو تم کرم گفت  
 و استم که همان حضرت مصطفی هم برخاستم پیش آن شخص رفتم دیدم که طبع بر دست گرفته است و  
 است گفت حضرت مصطفی صلی الله علیه و سلم فرستاده اند درویش و امن فرزند کرد و طبق خرما  
 در دامن انداخت و طبق برگرفت لذت و شیرینی آن فرما در بیان نیاید بجه این درویش  
 در خواب شد چون بآمد شد خوابی که این درویش دیده بود که همان خواب آن شده یا هر دیده  
 بود در خواب این بود چنانستی که حضرت مصطفی صلی الله علیه و سلم در مقامی مروح منور نشسته  
 و اصحاب در حضرت ایستاده و یک عورت آراسته زین مرصع و مکمل پوشیده پیش حضرت مصطفی  
 صلی الله علیه و سلم ایستاده است بزبان مبارک فرمودند این عورت را قبول کن این درویش  
 عرض داشت کرد یا الله قبول نکرده است حضرت صلی الله علیه و سلم بدست مبارک بجاناب میر جوینور  
 علی رضی الله عنه اشارت کرد و فرمودند اندک باباواست چون این درویش در میان بستان  
 کرد فرو شاه مروان علی گویا که بابا ایستاده اند انگشت در دهان کرده میگردند بابا ایچو دران  
 حضرت مصطفی است صلی الله علیه و سلم قبول کن این درویش آن عورت را قبول کرد و در  
 این درویش گذشت صورت عورت که بود آن صورت دنیا است فتح باب دنیا که این درویش  
 داشته است از صدقه حضرت مصطفی است صلی الله علیه و سلم چون آن فاعل روان شدن گرفت این  
 درویش نفرزد یک کعبه متبرکه برای زیارت و دواع آمدند بعد از وفات حضرت ده گز جامه سیاه بر دست



محمد رسول الله عاقبت من بعدی و  
 امیرا ان الشیوخ بنی حنیف  
 علی الاصحاب و بنی حنیف  
 والاخیاء لاله الا الله محمد  
 رسول الله ایام سید عالم است  
 بافتخار نهاده و در طبعش  
 در مردم راهی باغ  
 حواد سر خنده و خوش  
 صحبت و شرف بیرون گویا  
 بنما بلای من این صحبت  
 مدینه منور و صحبت طلب  
 بنیای باطنی و بیرونی  
 انکسین تجربه و قوی  
 هندیان و سیدان  
 غم آورده و تمام  
 و با حمت انوار  
 آرا این مافوق  
 مانور انوار  
 برقی است در صورت  
 آن باش که لذت و سعادت  
 بهاست که فرمود  
 و حال این طایفه  
 جبر است که باطن  
 پس خوان آمد اگر  
 خوری در غن آشامی  
 و اندک حال  
 جگر و ششای که  
 جزای می گویند  
 اگر چنان نفس  
 باصیت خود از حمان  
 واقع شنوات و فطان  
 مواقع لذات  
 حسرتی داشته  
 باشد اینجا

بخت بلند که داد و داد کردگار  
 بر بخت بلند کند فضل خود نثار  
 آدم انفق انفق و این آیت خوانند و ما نقد هوا  
 عند الله هو اخیر و اعظم اجزا فرمودند در مجلس درویشان آمدن آسانست و سلامت  
 سیر در رفتن دشوار این ضعیف عرض داشت کرد بندگی سید اسادات سید بها و الدین جداوری  
 این ضعیف میفرمودند تا آنکه بتوانید گرداگرد ایشان نگردید اگر بخوانید گرد ایشان گرد چشم و گوش را  
 و زبان را گرد آید دل را حاضر دارد و دست پا بوس حاصل شد بزبان مبارک فرمودند و سر تقدیر این  
 در دیش و مسجدی درآمد و در آن مسجد انشعری سبق می گفت و متعلقان گرد او نشسته می خوانند  
 این در دیش با جامه ها محقر و کلاه بر سر داشته و در نشسته بود متعلقی انشعری میخواند و ابواب میتم  
 میخواند این در دیش از در نشسته گفت ابواب غلط میخوانی آن دانشمند شنیدنی الحال رخاست و با این  
 در دیش ملاقات کرد و محلی که سبق میگفت در آن محل این در دیش را نزدیک نشانده سواتهای علم اصول  
 کرده این در دیش هر سوال را جواب گفت آن دانشمند را حال معلوم شد گفت با این چنین علم جاده  
 محقر و کلاه بر سر چاقی پوشی این در دیش گفت یکم علم دوم اگر جاده لطیف بچشم نفس بدخوی کند  
 این در دیش مخصوص خود را درین لباس پوشیده میداد و هم صاحب تحفه المیاس می نویسد  
 که روزی بمولانا محمد قاسم فرمودند که در موضع فلان روان شد شو مولانا مذکور ختم تراویح می شنید  
 و ختم تا سوره یح اسم ربکم مانده بود مولانا مذکور در دل خواهد اندیشه میکرد که شب را ختم مرتب بشنوم  
 فردا روان شوم سبب بی ادبی عرض داشت کردن نمی توانست چون زمانی مکث کرد تا یکید که مذکور بود  
 مولانا سلام کرده روان شد شب در قصبه ده لقمه فرود آمد وقت نماز عشاء در مسجد جامع رفت اقتضای امام  
 کرد امام بعد از اذان و ایه شریفه سنت تراویح شروع کرد و یح اسم ربکم آغاز کرد مولانا مذکور که تا یح اسم  
 شنیده بود از امام مرتب شنید چون اذان موضع بخدمت باز آمد و بشرف پا بوس مشرف شد  
 عرض داشت کرد بندگی مخدوم جیو مغرور باید بنده که مکث میکرد سبب این معنی بود که یک شب با مذکور مرتب  
 شود با مدادان روان شود فرمودند مولانا درویشان از جهت کار دنیا کار دین در آن تو نقصان نمیکنی که در دنیا  
 را پیش ازین آگاهانیده بودند که اگر سجدت و ختم تا یح اسم ربکم و احسن است بوجه ترا گفته شد که روان  
 شود درویشان هر کای که فرمایند فی الحال بکنند و رنگ نه کنند و زمان میشت شیخ احمد که پنهان زمان  
 سلطنت سلطان احمد گجراتی بود که بجای احمد آباد از دست و محل احوال سلطنت گجراتیان آفت  
 که سلطان محمد بن سلطان فیروز ببادشاه دلی شنید که در دیار گجرات فساد و کربسارت و است  
 و در جانب دریای گلی خطه است که اعدا و پیش میخاندند آنجا بختان مشهور است که در اسارت گرفته و عامل  
 ماضی کنان مفرغ نام داشت نیز بهیچان فرمود و سر آنقدر امانت بیرون کشیده است و در خط کشایت محل بلدشای

و این حدیث می خوانند و یا ابن  
 و این حدیث می خوانند و یا ابن

پیدا کرده بر سلطان عالم میکند مال سوداگران را بزرگوار می کند سلطان محمد بن فیروز یکی از امراء خود را که خوار  
 نام داشت بولایت گجرات تعیین کرد تا در آن فساد مفسدان بکند ظفر خان تا مدتی قنچای این دیار را بکشد  
 اطاعت سلطان می نمود بعد از آن زمانی پسر او خود را محمد شاه لقب کرد در سنه ۸۰۳ و شش ماهه  
 بادشاه ولایت گجرات شد و چند روز بادشاهی کرد برای فتح دلی و بسروی افتاد بود و همان روز که  
 متوجه این حدود شد وفات یافت و بعد از وی هم درین سنه پسر او ظفر خان نیز رسید به سرسلطنت  
 نشست و خود را مظهر شاه لقب کرد و در سنه ۸۰۳ و هشت ماه بادشاهی کرد بعد از وی پسر او سلطان احمد  
 ابن سلطان محمد بادشاه اعظم شد و شهر احمد آباد بنا کرد و در سال ۸۰۳ و شش ماه بادشاهی کرد و بعد  
 از وی دیگران تا آن که نام و نشان نمانده است تا آنکه احمد شاه را چون تاج تخت بنام احمد آباد  
 مستعصم داده است و تا در تخت بنام مسجد جامع وی دو آذنه که عدد لفظ خیر و بخیر بر آن دال است  
 بر چند خواب که زیاده از حد  
 حاجت مردم نزدیک و باین علم  
 از فضل کلام خدا بداند  
 که در کتب کلامی کافیه  
 با کلمات این بدست می افتد  
 که در حرف و عاقل کمال  
 فیض است این همه حرف  
 را بطور درستی می باید  
 راست بگوید دیگر ناظر  
 به بالان این سخن می بایست  
 گفت تمام سوره طه را  
 بودیم رسید و آن نیست  
 که از شدت طریق صحبت  
 از کار آنقدر غم نیست که از  
 فقر این چنین یافت می آید  
 بچشم روانه بیم دنیا بک  
 بدو جانب خزانده حرف  
 آشنا گویند که بخندد و گدازد  
 و در اینجا نفس گوید که توره  
 کم کرده و در کار خود غلط کرده  
 راه پنهان است که غرض خلق  
 بدان می رسد و در کار جهان که  
 ایشان می کنند اینجا

پیدا کرده بر سلطان عالم میکند مال سوداگران را بزرگوار می کند سلطان محمد بن فیروز یکی از امراء خود را که خوار  
 نام داشت بولایت گجرات تعیین کرد تا در آن فساد مفسدان بکند ظفر خان تا مدتی قنچای این دیار را بکشد  
 اطاعت سلطان می نمود بعد از آن زمانی پسر او خود را محمد شاه لقب کرد در سنه ۸۰۳ و شش ماهه  
 بادشاه ولایت گجرات شد و چند روز بادشاهی کرد برای فتح دلی و بسروی افتاد بود و همان روز که  
 متوجه این حدود شد وفات یافت و بعد از وی هم درین سنه پسر او ظفر خان نیز رسید به سرسلطنت  
 نشست و خود را مظهر شاه لقب کرد و در سنه ۸۰۳ و هشت ماه بادشاهی کرد بعد از وی پسر او سلطان احمد  
 ابن سلطان محمد بادشاه اعظم شد و شهر احمد آباد بنا کرد و در سال ۸۰۳ و شش ماه بادشاهی کرد و بعد  
 از وی دیگران تا آن که نام و نشان نمانده است تا آنکه احمد شاه را چون تاج تخت بنام احمد آباد  
 مستعصم داده است و تا در تخت بنام مسجد جامع وی دو آذنه که عدد لفظ خیر و بخیر بر آن دال است

قلب عالم

نیو قدم جهان سید جلال بخاری است از وطن اصلی خود گجرات رفته و وطن کرده نام او سید  
 برهان الدین است و مشهور در زبان خلایق و یارب قلب عالم است و در او در توبه است سر  
 کردی از احمد آباد وفات او هشتم ذی الحجه شش و هشتاد و شش و ثمان مانه که عدد عبارت مطلع بوم است  
 است و بر در دره وی سنگی افتاده است که جامع صفت سنگ و جوب و آهن است و این هر سه صفت  
 در وی حاضر است و اصلا تعیین یکی از این سه چیز در وی نتوان کرد که کدام است اگر گویند که  
 سنگ است باز چون نیک و حلا گویند گویند که نه بلکه آهن است باز چون نیک نیک نیکند بخاطر  
 که نه بلکه جوب است هر کدام از این سه صفت در وی هم مجزوم است و هم مشکوک که مجاب چیز نیست  
 بشاید تعقل داد چنین گویند که قلب عالم روزی در آب آمده بود چیزی بیای او خورد و گفت این  
 سنگ است یا آهن یا جوب حق تعالی این هر سه صفت را در وی احداث فرموده و الله اعلم

شاه عالم

پسر قلب عالم است نام او شاه مجنبن است و لقب او شاه عالم و وی نیز از احمد آباد آسوده است  
 از دوازده یارت گاه و تفرج گاه اهل آن دیار است مقامی عالی و جای لطیف و لطیف و ضعیف است  
 و شب جمعه نیک و بد مردم شهر بزیارت بروند و شب نیز در اینجا بگذرانند گویند که در ادر سلوک  
 این طریق لوری عجیب و طریق فریب بود حال طامع و سکری غالب داشت در بعضی اوقات  
 لباس حیرتی پوشید و بر مشرب ملائمه میزد لیکن بره آن ولایت ادساطع و علامت  
 خصوص او لایح بود و قربیت و ارشاد از شیخ احمد که تونیز یافته بود خوارق عادات از وی



و توفیق بدست نازل و در روزی که  
 باید و خلاصت از کتبی که  
 او را باز ماند بر پیش من عالم  
 نگارن کرده نزد یک است  
 سرشار خود رسیده و به  
 مدد گیران بنویسند و به  
 از غایت رسد یا هم از این  
 سنا که پیدا شود و الله اعلم که  
 این حکایت نقل شود و بگوید  
 و با از راه مرد و با نکر و در  
 نزدیک است گاهی چند کبریت  
 از الفاس حده مرست  
 بیش نیست از صحبت این  
 راه ترس که بسیاران باین  
 راه افتاده اند و بمنزله مقهور  
 است کس با تو زبان نکند من  
 هم نگویم باز بسته دست د  
 قدس پیشتر نهد و بر دستم  
 این کشاکش در پیش است  
 تا غایب کدام آید غایب  
 چنان است که صیت از غایب  
 علی امره و لیکن اکثر اناس  
 لا یعلمون بجهت و کار دارند  
 و یا خدا باشند و نظر از اسرار  
 حق میدارند که عمل مقامات  
 نیست عاقبت بخیر باد

بسیاری بوجودی آمد و قات او در شصت و نهمین ماه است که عدد لفظ فرست انص الله مره  
 و جامعه از خلفای قطب عالم و شاه عالم نیز در احمد آباد آسوده اند و در پیش که بلده قدیم و ولایت  
 گجرات است مشیخ بسیار آسوده اند اعظم و اشتهار ایشان که صاحب ولایت آن دیار است شیخ  
 حرام الدین ملتان است از خلفای شیخ نظام الدین ادلیا که حضور بیان بذکر مناقب وی موشح شد  
 و در حقیقت در آن سرزمین پوی عشق و محبت نماید و از ویرانه های دی نور برکت و ولایت می  
 تابد و هنوز این شهر از وجود اهل بی خانی نیست و بنوده است  
 بهر زمین که نسبی ز زلف او زده است و هنوز از سر آن پوی عشق می آید  
 و یکی از صلحای وقت و مقبولان در گاه که در آن دیار برکت آثار بوده اند

### داور الملک

مرست که نام او عبد اللطیف است هم در لباس سپاهگری و صورت عام یعنی خاص و علامات  
 خصوص انصاف و اشراف مناقب و آثار ادب بسیار است و آثار عظمت قبول او و مشارقه او در بعضی  
 از قریات گجرات قریب جو ناگذاشته است و خلایق آن دیار و مردم ولایت دکن از مسافتهای  
 بعید زیارت وی هر سال می آیند خصوصاً کوران و بیاران چنانکه در ولایت ما غلغل و غوغا  
 پیر بهلم است جز آنکه احوال او و اوصاف حمیده داور الملک معلوم و مشهور است و از پیر بهلم باین  
 اجمال معلوم شده که وی مردی بود در اول فتح اسلام از کرده و فتوح بسیار نموده بدرجه شهادت  
 رسیده و در تاریخ فیروزشاهی می نویسد که نام وی سپه سالار مسعود غازی است و وی از غزاقه  
 سلطان محمود غزنوی است و چون سلطان محمد تغلق بدیار بهرنج رفت زیارت وی کرد و بجا دادن بزرگ  
 صدقات داد آنکه گویند که وی مرید خواجہ معین الحق و الدین است ثبوتی ندارد و در ملفوظات ایشان  
 ذکر نیافته این بدعت علماء که شائع شده است درین نزدیکها حدیث پذیرفته اند و علم از جمله شایسته

### قاضی محمود

است صاحب سکر و ذوق و عشق و محبت و مشرب و حالت و جلوه بگری با وی که زبان بندی  
 دارد و دستور قوالان آن دیار است لغایت مطبوع و موثر و بی تکلف و آثار عشق و وجد از سخنان  
 وی لایح است نقل است که در وقتی که او را دفن میکردند پیر بزرگوار او گوشه غفر  
 او برداشته بگویی بجانب اومی کرد و از نیز چشم بکشد و جسم که پدید گفت بابا محمود این پیر  
 غفلان است بچنان باز چشم بر بست و وی در ابتدای حال در احمد آباد و در عهد سلطان

الحرمات الحادیه الوفی  
 بنجدید الذکر فی بیان  
 حقیقه اشکر  
 اللهم الله محمد رسول الله  
 باید است که گفت به از  
 نعمت مست بدو چه بگویم که  
 سبب بقای نعمت و جود  
 هفت نین فکر در نزد من

عزت از بلام فکر تهنیت  
 که در آنکه فکر حقیقت  
 آن زمان هم در سق نفی  
 در دست پنج صفت علم و غیر  
 تحت صورت ستار این  
 بود و کار مفید خلایق  
 و کمال است با عجز علم و  
 موت شایان عالم علی  
 در همه هر وقت را بجهت کمال  
 حقیقت علی که در عالم است  
 علی با حق علم و معرفت  
 و در همه هر وقت را بجهت کمال  
 حقیقت علی که در عالم است  
 علی با حق علم و معرفت

بن سلطان محمود در غایت علم و ثروت و جمعیت ظاهر و باطن که وجود حال اکابر و مشایخ باشد  
 بود و در حدود ۹۲۰ مشرب و تسهیه و در قهقهه سر بود که در نهایت کجاست و بین اصلی آباد  
 بود و زت و ساکن گشت قراول هم و ان قصیه است بحمد الله علیه و انما حرمین مشرب آن دیار

### شیخ حبیب الدین

بود و انتمند علی الاطلاق و جامع کمالات و برکات حسن و قبح و تامل مشغول بود و در علم  
 و تصنیف کتب و تربیت و ارشاد طالبان بر کثرت کتب شروع و در اشغال و انقباض هم در  
 بناس هم به وضع عوام آن دیار کتفاده کرده و انساب و اعتقاد و در حقوق شیخ محمود است  
 اگر چه مرید جانی دیگر بود و وفات در ۱۰۰۰ ساله سیح و حسین و سعادیه و حقین خواجه خود سوده  
 قمر سلور و حتی که بقصد زیارت سید کائنات علی الله علیه و آله و سلم به یار سیدم ملاقات و در مشقه  
 شد و بعضی اذکار و اشغال سلسله غامیه قادیان شرف و در اکنون جانین و خلف و حتی است  
 شیخ عبد الله موصوف است علم و سلم و ریاضت و غربت و محبت و انست و در اخلاقی درویشان

### شیخ علاء الدین

قریشی بک المیری مشهور است زیرا که توطن او در اول ابرگوا میار بود و در سید و خلیفه سید محمود سید و در  
 است و جامع ست مباه علوم ظاهر و باطن چون سید احوال و دیرینه و فرست میدانه و مثال آنکه  
 دنیا و از د از خلق باز عطا فرمود و تا آخر عمر مشرک بود و یکده خادم و میفرمود تا کناسه و خاکو به به  
 خانه سیره و می کرد پیش لاری انداخت تا مردم مظلوم آبادانی نکند و آمده مشوش و وفات نشد و غایب  
 ایشان میانه شهر محمد آباد عرف کالجی واقع است یزاد و میتراب به

### شیخ ابوالفتح علانی قریشی

او نیز میرید خلیفه سید محمد کیو در از ست جامع و میان علم ظاهر و باطن و زیارت حرمین شریفین  
 رسیده و کتاب طوالت الموائد را نیز در حضرت سید بر میزد و تا سال خلافت و قتل و زیارت  
 ادرا مصنفات است مثل تکمیل در نحو و مشاهد در تصوف و غیره و نیز بجای است

### شیخ سراج موهبت

حافظ قرآن بوده و در او اهل حل یصعبت خدمت جهاتین سید جلال الدین بخا و پیوسته

و علیه صلوة والسلام بدرگاه  
 است در آبادی در کربلا  
 غیر مستجابی و چگونه گویم و  
 شدی این سلسله چنانچه  
 باشد در آن دیار و در  
 وفت ان ملک من تعالی  
 نقد حکم و فرمود حقیقت فکر  
 و انتهای این سلسله همین است  
 بود که خود را در میان نبینی و  
 زمین دانی بنه این کابرانی  
 بستی و ترک همه نهاده اند  
 نفی بستی و ترک جد چه باشد  
 ملک منی و وجود تا نفی آن  
 نمایند ترک همه را از نفی  
 بستی و ترک جد یا نیست شیخ  
 و در آنک عدم خواهد بود چنان  
 ذات و صفات و مال در حال

و بعد از آن احوال از حق  
 با شکر و ایمان و خیر و نیکو  
 آدمی باری کمیت که از آن  
 جود و بزرگواری و کرمی و  
 بخشش و تقوی معلوم توان  
 کرد اگر از زبان دیگر کسی  
 این را باشد بشنود آن را  
 تائیدی دیگر و تائیدی دیگر  
 باشد و اگر در پیش چهره  
 باز آید و شنید از کلام  
 در جود و کرم و تقوی  
 این را نباشد که می سابقه  
 کلمات باطن خود بود و دید  
 این پایه و بر پایه و بر پایه  
 معصوم و پاک و پاک و پاک  
 همین است آن که استوار و  
 حق و اصل قدرت نهاد و  
 هر چه بر یکس انداخته  
 معصوم و پاک و پاک و پاک  
 و یک صاحب قدرت را سخن  
 شنیدن و با نیکان صحبت  
 و استحقاق این ناله و بد که آنچه  
 ما مستور کرده نهاده و در  
 قدرت و کمال ابداع نوده اند  
 از قوت بطن آدم و عجب و  
 مواضع که سده و معصوم اند  
 از پیش برادر و دشمنان که با و  
 تا بهیت و استوار و مدار  
 به طبع نقش نهاده و تکرار  
 معصوم و پاک و پاک و پاک  
 چوین و خیال بود اما جود  
 حقیقت طلب که شرف  
 را متفرق مطلب است  
 بخشش و جود و تقوی  
 شود که ما مستور و پاک و پاک

و سالها امامت ایشان کرده از کثرت عنایت و شفقتی که حضرت مخدوم را با و بوده بعضی امان دیگر  
 که تکمیل علوم ظاهری کرده بودند و رشک بر دند حضرت مخدوم را بران اشرف شد فرمود که سراج  
 تا کعبه مسطر را نمی بیند کعبه تحریمی گوید میگوید که از وی کرامات و خوارق عادات بسیار سر بر میزد  
 و در اخفای آن بسیار سیکو شید نقل است که چون شاه مدار در عهد او از جانب هر جزیر کاپی  
 تشریف آورده بود و طایفه او جذب خلایق بوده عوام بسیار برایشان گرد آمدند و شهرتی  
 عظیم شود بعضی او ضلع ایشان بر خلاف ظاهر شریعت بود در آن اوان قادر شاه و ولد  
 سلطان محمد که از بنابر سلطان فیروز شاه بوده و بعد از فوت پدر حاکم بود از شنیدن شهرت  
 شاه مدار جهت ملاقات ایشان سوخت و در آنجا که شاه منور بود رسید خادمان شاه  
 گفتند که حالا وقت نیست و حکم نیست که خبر تو انیم کرد ظاهر با درویشی خلوت داشته اند بجا که  
 چنان نمودند که جوگی آمده است شاه با و صحبت دارند قادر شاه بخادمان شاه گفته که ایشان  
 را بگویند که در شهر را بنایا شد و خود برگشته بمنزل آمد چون خبر بشا در رسید آمده از آب گدشتند  
 و بر روی بیکه دند و خادای را فرمودند که سه روز مشغول باش و خبر او را بیان چون ایشان از  
 آب گدشتند آبله بر اعضا و قادر شاه پیدا شده و از حرارت آبله بے طاقت شده پیش شیخ  
 سراج سوخته آمد شیخ سیر این خود را با و داد و مجرد پو شنیدن بحالت اصلی باز آمده اثنی از حرارت  
 نمانده و چون خادم شاه بدید که او پناه شیخ سراج آورده و مایوس شده و از آب گدشته خبرایشان رسانید  
 شاه مدار از آنجا متوجه جویور شد و از آنجا باز گشته بر یکمن پور که موصی است در توحی قنوج آمده و هما نجا بود

### شاه بدیع الدین مدار

غریب احوال و عجایب اطوار از وی نقل می کنند گویند که وی در مقام محمدیت که از مقامات  
 سالکان رت بود تا دوازده سال طعام نخورده و لباسی که یک بار پوشیده بار دیگر احتیاج  
 بتجدید غسل او نشده اکثر احوال برقع بر پوشیده بودی گویند هر که از نظر بر جمال ادا فتادی بے  
 اختیار سجود کردی سلسله و بسبب کبر سن یا جهتی دیگر به پنج بخشش و اسلم بحضرت  
 رسالت صلی الله علیه و سلم می پیوند و بعضی مداریان بپوشه او را بحضرت منتزاع کردند  
 و بعضی چیزهای دیگر گویند که اصلی ندارد و از دایره شریعت و طریقت خارج است الله اعلم  
 قاضی شهاب الدین دولت آبادی در عهد او بود مکتوبی در مردم است که گویند شاه مدار  
 آن را بجانب قاضی شهاب الدین نوشته بوده آنچه در ذکر شیخ سراج سوخته مسطور  
 شد از بعضی اناصل کاپی شنیده شد و گفت که امین قصه در د یار ما مشهور است  
 و مقطوع به و الله تعالی اعلم و رحمه الله علیه علی صحیح رجال الله

# شیخ حسانی

در ویش بود صاحب برکت و کشف و کرامت سهروردی بود و با شیخ نورمواصر آورده اند که روزی در سرا و فرو خواندند که درین مقام قطب نزل خواهد کرد بهیچ سبب مجلس کرد و بر شیخ نور التماس کرد که در سر من چنین گفته اند و درین زمانه جز مشا قطب نیست در منزل من بیایند شیخ نور دعوت او را اجابت کرد و در منزل او بر رفت بعد از خرج شدن طعام قوالان حاضر آمدند همه اکابر و صدو رنج بودند چون قوالان قول برگ گفتند صدر جهان برخاست و گفت تا مشرع است و روان شد بر بعد از آن مفتی و اهل شد بچنین همه منکران سماع گفتند یکی مولانا تاج الدین اسپجانی و ملا شیخ علاء الحق که مدعی دانستند بودند شسته ماند و قوالان را منع کردند فائده نداشت قوالان این بریت بر خواندند میریت

آن سوار کج کله که ناز سلطان نیست پس خرابیما کنیز بر جان ویران نیست

شیخ نور الدین را حطی پدید آمد و دقتی روی نموده و در سماع شد مولانا تاج الدین بحث آغاز کرد شیخ جواب داد چون عوفا از جانب مولانا بسیار شد شیخ گفت شگفت مولانا تاج الدین چندین شوقی مکن مولانا چون در خانه تمام اندام او را بگرفتند بود خود بداند من غضب الله

# مولانا تقی الدین اودی

بغایت مبتدی بود کار او آن بود که کتاب او را وی داشت آنرا میگرفت و در آخر شب از خانه میرود می آمد تمام روز در جای مشغول می بود چون پاره از شب می گذشت بخانه می آمد آورده اند که ابدالان بر مولانا آمدند و گفتند که تو همین ما باشی مولانا گفت من بار زن و فرزند دارم باشا بیجان و مانان مرا صحبت بر نخواهد آمد آورده اند که مولانا تقی الدین کینزکی خریدار بود روزی آن کینزک فرزندان خود را یاد کرد مولانا نیم شب او را با خود برد و امان داد و نزد دیگر چون زن مولانا شنید عتابی آغاز کرد گفتار ابد چند گاه آن واه باشوهر و فرزندان بیامد و در پای مولانا افتاد که ما همه بنده شمایم فرمود که ما همه شما را آزاد کردیم رحمة الله علیه

# شیخ رفته الدین

پسر درگ شیخ نور قطب عالم است بسیار بزرگ و متواضع و متکبر و صاحب حالت بود شیخ حم الدین ماکپوری میگوید که او می گفت و الله من از سنگ بازار هم کمتر دقتی کاتب حروف این حکایت

نزدیکی کرد و نزدی که در محضر او بود  
معلم و نایب بود پس چه باید کرد  
چون خطه بود و آسوده نشستن نیز گنجش نداشت  
مجلس بودن تو مشکل و جدائی  
مشکل با لاجرم حکم ملازمی که  
کله لایزک کله روی بطلبه  
مقصود باید آورده و پوشش  
کرد دست و پای زردی با کوه  
وی مصروف وقت بر آید  
و قله بر جاده صدق افتد  
قال رسول الله صلی الله علیه  
و آله وسلم انکم فی الامایم  
و هر که نفیحات ملا فخر مولا  
حاصل معنوی این حدیث باشد  
شعون باز گردد و در حدیث  
دیگر آمده است که حضرت امیر  
المراتب عالی قدس در  
هر روز هر شب سماعی ترجمه  
نیز حکم خود در کرم تحقیق فواید  
آن خاصیت نبوده است که هر  
دان ساعت بخواند میباید  
صدق رسول الله صلی الله علیه  
و آله وسلم و هم المصداق صدق  
جنته و طهره و بیج جنت  
آنجا همه میبایست و باطل  
آنچه در اول وقت می در آید  
و تجویز بار یافتگان حضرت  
مواقیق اندیشه انت که اگر کسی  
در دل شب در گوشه خالی باشد  
دل و حلاوت و دقت یقین  
با من سر نیاز بر درگاه حوت  
نیز دست مولانا زبان  
حالی تا قلدر و در طلب که  
در بارگاه قبول بر نیاید چنگ

را بخدمت والد خود نقل کرد گفتند که در تمام عمر خود این کلمه را محبت خود با نعم رسته الله علیه علی حب العبدین -

# شیخ انوار رحمة الله علیه

پسر خود شیخ نورست بزرگ بود و سخی گوشتند آن را فریه کردی و برای فقر افتخ کردی و خوانیدی و خود بخوری  
شیخ حسام الدین در آنکه بات خودی نویسد که روزی مخدوم زاده شیخ انوار را پرسیدم که شوق چه باشد فرمود  
مردان که چشم فراز کرده می نگزند آن می بینند که دوست می آید یا خیال دوست با پیام دوست و گرنه چشم برای چندی

# امیر سید اشرف سمنانی

امیر سید اشرف جهارگیر گویند از کاملان است صاحب کرامات و کرامت در سیاحت با امیر سید علی  
بهائی قدس سره رقیق بود دعا قوت بجانب هندوستان افتاد و در حاکم ارادت شیخ علاء الحق در اعلا و اسفل  
از ارادت مقامات عالیه انکشف و نزات حاصل بود و در حقایق و توحید مضمنان عالی دارد و از اکتوبات  
است مشتمل بر تحقیقات غریبه با تاقضی شهاب الدین دولت آبادی من عمر بود غالباً قاصی از وی تحقیق بحث  
ایمان فرعون که در فصوص اشارتی بدان واقع شده است کرده بود و درین باب بوی کتبی نوشت  
قرآوردی که از قریات جوینور است که اورا کچو کچو گویند بسی مقام بغیض است و در میان حوض واقع شده نام  
سید دران دیار در نوع جن نهایت موثر است و آدرا ملفوظات است که یکی از مریدان او جمع کرده -

# مکتوب است و دوم

برادر اعزاد شد جامع العلوم نامی شهاب الدین نور الله تعالی قبله  
با نور الهی در عمارت و لیثانه و تنار بر کشانه از درویش شرف قبول فرمایند نامه که مندرج به بعضی از  
مؤمنان بود رسید و استفهاری که از بحث قصص الحاکم به نسبت فرعون اتفاقاً کرده اند بوصول بجا می رسید  
و است که در فصوص که از نسبت او سخن افتاده ده جا آمده اند که بدانمل عشره اشهاد دارد و مشکل ترین  
مقامات و مطلق ترین مقدمات وی آنست که بسیار از حقایق و در بنجاب پیچیده اند و سخن باصل بحث  
ترسیده اند شیخ رضی الله عنه سیوید که فرعون را میگوید که ایمان یاس دارد یا ندارد چه ایمان  
یاس باطلع احوال و در خیه و استطلاع نکال اخروی می باشد ویرا بنود چه و س که از  
ترسید غرق و تحریب مستحق ایمان آورد که جابر فی القیصری لما کان ایمان فرعون فی البحر حیث  
رائی طریقاً و احشوا و اساعبر علیها بنو اسرائیل قبل الغرغرة و قبل ظهور احکام الآخرة مایشاهده الناس  
عند الغرغرة جعل ایمانه صحیحاً مستدیه فان ایمانه بالغیب لانه کان قبل الغرغرة لا بعینة عذاباً لآخرة  
که امیرشان ایمان البأس فمن یؤمن عند نقل من الکفار فهو صحیح من غیر خلاص و فی الفصوص فقط  
لفرعون فی حق موسى انه قره عین لی و لک نیه قره عینها یا کمال الذی حصل لها کمال قلناه

دردا من معذور زنده خفته دعا  
انک مکنت باقی کبریا  
است. باشد نتوانی عمل  
دعا عرض عابدین با صفت  
وقت بجای و دعا عباد و در خیه  
درشت و معصومی و یاد و دعا  
عرض یعنی مشتمل بر حق حق  
از آن حضرت که در وقت فقر  
ثابت شده است حکم گذاری  
آز ابعاد ملازمت و دعا یخیر  
چنان خیال که شده است  
که در ضمن بعضی دعا که است  
ارسال میداده گاهی سخته که  
متعجب من غیر از بعضی خبر  
ظن بود منوشتند شد و در  
جهان و در وقت محبت رحلی  
بجای آن گاهی بگوید و غیر  
بحکم عادت و ارادت چنان  
نشسته که گاه گاهی بین حسن  
ریزه را که از آن کلمه نماند است  
این حقیر میماند سید بنده از  
اقتضای دعا که صاحب موقوف  
حال این حقیر بود و در حق سر میزند  
آوردن حقایق آن حرف اشتنا  
سر زده ای سعادت قبل  
اما بشده منور مکان تا سخن در  
پسند با ناله قلم از جملت طلب  
ببر زنده بقیه دل بیکه آن کلمه  
این حقیر چه در آن کلمه است  
نعمت کتب و حقیقت گوی  
نیاید بنده و گریب آن کلمه است  
تمام عینی فی تمامه انداز کجا  
سر بر زنده خفته از آن کجا  
نموده و چه ادای افتد بدین  
از کجا که با هم خود زنده فقرای



از آنجا که در ایشان اطراف روزگار دول در ایشان اکتان و یار نهیده و اندک نسبت بغیر جناب ایشان  
را سری صحبتی است ضرورت میگرد که گاه تقدیر اوقات شریفه داده می آید و در هر حال احوال

## شیخ فتح الله اودهی

غلیظه شیخ صدر الدین حکیم است در او اتمل حال از علای دلی بود سالیها در مسجد جامع دلی بایست  
منار شمس بر مستورس و افادت جا داشت دور آثر بد شیخ صدر الدین حکیم شد و بسوگن طریقه  
مشغول گشت گویند که وی ریاضات بسیار کشیده بود و یکین نفوذ از ان عالم بشام حال او ز سیده  
شکایت این حال شیخ پیش بر د فرموده که ترک تدریس کن و کتابهار از ملک خود بکش و بچنان  
کرد مگر کتابی چند که بخت لغات و لغات موسوم بود از بر خود نگاهداشت هنوز فتح باب  
معرفت در توقف بود تا بقیه کتب را نیز از خود جدا کرد و آرد اید ند که برب آبی نشسته اجزا را  
می شست و آب از چشم او میرفت تا لوح ضمیرش از نقش ماسوی پاک شده و در بدل آن علم  
باطن ثبت یافت و شیخ قاسم اودهی دلی از مریدان اوست رساله دارد و مسمی با دلباسکین  
رحمة الله علیه و روی می نویسد در ایشان مصلحا و تسبیح و شانه و عضا و مقراض و سوزن و  
ایرتیق و کاسه و نمکدان و طشت و آفتابه و کشف و غلین که بر میدان دیاران میدهند هر یکی  
دالالت بر معنی دارد مصلحا دالالت بر استقامت طاعت و عبادات میکند تسبیح دالالت میکند  
بر جمعیت یعنی خواهر ایشان و متفرق که مزاجم وقت او بود جمعیت را و نموده یک خطره گشت چنانچه  
و آنها می متفرق جمعه شده است شانه نشان خیر است یعنی شراذم دفع شود عضا دالالت می کند  
بر آنکه تکیه و اعتماد داشته همیران یکی باید که واحد حقیقی است مقراض دالالت میکند بر قطع علایق و بر  
آمال سوزن دالالت میکند بر پیوند صورت و معنی اما سوزن را بی رشته ندهند برایت سوزن  
در رشته از پی پیوند آن بدو این بدوست حاجت دهد ایرتیق و کاسه دالالت میکند بر رعایت  
فقر و مهمانان بنانی و آبی نمکدان و طشت و آفتابه دالالت میکند بر کند و ری یعنی کند و ری پس از ان  
حواله او شد و کشف و غلین دالالت میکند بر ثبات قدم و اگر شانه یکسی دهند باید که برهنه ندهند  
بلکه در جامه یا کاغذی پوشیده بدهند که آلت مفارقت است و چون کاغذ یکسی دهند باید که  
در نیام کرده بدهند و خرپزه و یا گونی همراه او کنند و سیو و ایرتیق و مثل آن آب پر کرده بدهند  
و چون شانه در شانه وان کنند جانب و دندانه های باریک درون شانه وان کنند که در کار چوبی  
موسسه ابلخ است یعنی چون سبب تفریق و جدائی است دور تر باشد بهتر است

مسعود یک

با مستور آتش بر آتش میزد  
سوی کن بر این چنین میزد  
که معشای نیست در این  
های باشد یا خود را باطن  
ادمان کن اگر او را دود  
تو جانک باشد تو زینت و  
در دن تو را نانی گردانند  
چو که دوست یا با دوست  
گفتند که آفتابند  
تو گرد اگر تو را باطن  
جان بود باطن و ی عمل  
تو را در حقیقت مست بر د  
و بر مظهرات رحمت از  
حضرت و در انجالی افتد  
چون تامل نماید یا بدین نظر  
بر تو نیز اندر براندالت  
عجب و عجب کنی که با وی  
اگر عجب از او را نیز  
بر محبت واتی عمل کنند و  
نبا چه باشد با چنین  
باید اگر چه عفو است  
و وسیله با وی انظر در  
تو هم خلافتان انگند و  
لا حله صفت اطلاق فرید  
فرقی میان نه بدین  
حقیقت نیست و انچه  
همین محبت است با خا بر  
میگرد و در انجا محبت واتی  
آموخته گردد و این معنی نسبت  
باصول صلا پیوند گفته  
اند محبت که در نظری که در  
خدمت مری و دود مطیع  
نظرو که آن باشد که محصل  
کمال برای نفس خود کن  
محنت باریک است این

از اقرای سلطان فیروز است نام اصلی او شیرخان است مدتی در لباس اغنیاء و مل و دست بود نگاه  
 جلد به از جذبات حق گریبان گیر حال او شد و بخدمت درویشان و حلقه صحبت ایشان درآمد و مرید  
 شیخ کون الدین ابن شیخ شهاب الدین امام کمالیات حاکم مسکرات و اشدت سوی ازستان یاده و دست  
 و غم شکنان فخرانه حقیقت است سخن متانه میگوید در سلسله حشمتیا یکپس یخچین اسرار حقیقت افاش  
 تکلفه دست میگوید که او که ده بگردد اشک او بجای گرم بود که اگر بر دست بی بی اندامی سوخت در علم تعریف  
 و توحید تعنیفات بسیار دارد و تعنیفی در دست مسخی به تبهیدات بر طبق تبهیدات عین الغضات هلالی بسیاری  
 از حقائق و دقائق در اینجا مندرج و دیوان اشعار دارد و تصانیف غزل و باقی اقفا سنن به در اینجا  
 است اکثر اشعار و اشعار امیر خسرو و احباب گفته اگر چه در بعضی مواضع طریقه شامی نمری مانده  
 اما بعضی سخنان متین شاعرانه نیز آمده و تعنیفی دیگر در دست مسخی بر آة العارفین میگوید به بیت الله محمد  
 بر سر مقدمه ایم و نیز که هر دو لیست بدین نسخه بی بآورد و بقره پیه او است ترسیب افواج طیب الدین  
 در ماده سوزی بسیار مجرمانه و فریاده فخته است قدس القدره در دیباچه کتاب آة العارفین میگوید  
 لسان وقت ناطق است و عین غیب شاید ما غائبان حاضریم و حاضران غائب اند از روی که ما میم  
 پیدایم و از اندر دی که ما مانده ایم و پیدایم اگر کشف رموز غیب جوئی ما را ما گوئی این حرف است  
 که قروف استار است و نقاطی است که نکاتش اسرار است بیاضی است که در چشم دل سودا بر  
 و سودا بیست که در دماغ سودا انگیزد و نور است دیده اندر و نار است پرده سوزا کجهر  
 اخضر طوریم که نار نمائی آن نوریم نورش بر ما نافته و ظلمت از ما ششتا فتره و ما  
 را به یافته و باز ما میگوید و شمارا بی شما جوی حجاب اینست باز کن و خود را محرم راز کن اینجا  
 صورتیت در آینه کشف متجلی و در دست بجلیه سرخشی این جلوه آة العارفین است بشناس  
 گرت چشم یقین است اینست مطلع کتاب آة العارفین همین فقرت در دلالت بر فعل کمال کافی  
 است و تزیین کتاب بر چهارده کشف کرده و در کشف رابع عشر بیان روح کرده است الحق آن  
 مقدار معارف درین باب که درین کتاب ذکر کرده است در کتاب دیگر کمتر است الکشف الرابع عشر  
 فی بیان حقیقه الروح بدانکه خداوند تعالی سر روح را از همه ممکنات پوشیده است و باراک عقلی  
 و احساس بصیری و ادراکس ندانسته و ندیده قل الروح من امر ربی بر اینبات وجودش اقرار است و ما  
 او تعیم من العلم از طلب شهودش اعلم روح اگر چه با ما پیدا است و اعقل از او که با ما نیست شید است  
 سخن و ماییت و ما بهیبت او حراست که او در حد و مقدار کلام است محققان گویند که شناخت روح  
 بدو است تا روح نقاب از جمال عزت بر انگیزد و در شرح عقل نور معرفت در نگردد روح حقیقت  
 انسانیت که تا الی الشیء و کنت بالروح لا بالجم انسانا و صمد رحمانت ان الله خلق آدم علی

سخن نیم عاشقان و محبت  
 نه در آید یانت این سخن جو  
 و در جوش مذکر مستم  
 فغانی کل است ممکن نماند  
 کمال حقیقی همین است  
 و کمالات دیگر که ناظر  
 در جانب وجود و هستی است  
 در جنب آن محسوس است  
 و اگر باشد تابع آن محسوس  
 اگر باشد غیر از آن محسوس  
 هر چه در دست و پا به پیوست  
 است بیان حقیقی و محسوس  
 حقیقی یقینا اینک این مقام  
 سبک توکل است و یقینا  
 عمل ظاهر و باطن است  
 عمل باطن همان محبت  
 است و در او این محبت و طریقه  
 بی نال این کلمه نیز معجزه  
 اولی را به ایضاً نقل تنزل کرد  
 و در اشعار به محبتی ندید  
 سخن اگر تا خویش یافته است  
 داشت باری به محبت که گذر  
 با هم و فرق در معاد و ادای  
 سخن میش نیست و الامت  
 و در محبت و نظر کمال محسوس  
 و در حقیقت رنده و بدوق  
 و در اعتقاد چه پیدا است و بیان  
 نشان توان داد و همین محبت است  
 و محبوب هر چه به غیب است  
 و معبود و روح جان و چنانچه  
 اینجا در ذرات است و نیات  
 پس اگر چه ظاهر بود و هم متعلق  
 محبت ظاهر بود و این سخن عالی  
 و در حق و در روح و در جان باید که  
 که اهل عقل نیم این به تمام





فردا در ظهور تهاوت و بهر مثنی نام دارد و آید و به ترقی است اما و اکب بر یک نور اند و ایشان بر یک وجه  
 ظهور در مہیت ایشان تهاوتی نیست ہم ازان از دیدن آفتاب روزند و لکن انیز ترقی نیست بمانند  
 مقام معلوم ہم ازان از رویت محبوب آید لکن دین آفتاب و اکب را وقت است اما هر نمودی  
 ندارد و از خود ظهوری ندارد اینہ او انجمنی تا بد آفتاب است کہ از جہش بتجلیست و در جہ قبول خود جز آنست  
 نمی بیند ازان در چهار باش خلافت و شہید نبی نشیند از بیجا انسان را باید شناخت کہ اکبریت مگر ممکن  
 ہم ازان ممکن گویند کہ اعلم است کہ قابلیت قبول وجود واجب دارد پس آنچه در باشد چون باشد  
 ہم من فهم اگر چه هر کسی بقدر کشف روح اشراقی رده است و ترا بجای آتی آورده اما لکن جامع الگوالات  
 کہ بینی از کف کمال است اینست و الصبح غندی انوار حق لطیف غنی بالذات و اظہار ہما تبارک و تعالی  
 لیظهر تفرق بالصفات السبعة بتعلقہ بالجسم یزدی بمفارقة و ہی صورة بیانیت لتصرف تعلقہ  
 فی العالم لا یلطف حس ولا یدر کہ عقل آتی عزیز بیج حدی تا مہر روح را ازین نیست یعنی چنانچہ خداوند تعالی  
 پنهان است بالذات و پدید است بالانوار روح فیز بالذات مستور است باثر حیات شہر و جسد متعلق او  
 صفای سبب را قابل میگردد و بمفارقة تشریف ازان تعرف از ذرائع میگردد پس او از روی تعرف در جسد صحت  
 بیانیہ بود و معرفتش را در عالم و در امثل الاعلی پس قالب انوار جہی بود از عالم و اعضا دارد و محو اشیاء  
 و قوادیر مجبور و حانیات در جسمانیات و روح و جہی ازان جمال و پر توای ازان جلال بل عکس  
 از تجلی ذات چنانچہ خداوند تعالی نہ در دن عالم است و نہ بیرون عالم نہ متصل بہ دن و نہ  
 منفصل از و همچنان روح ہر کہ در خود فرد شود از روی یک سو شود بل خود نامہ بخود  
 او شود آتی عزیز اگر او تعالی و جہ ربوبیت کہ روحش خوانی و در مراتب تابع بشریت نمودی  
 معرفت مستحیل الوجود بودی اول در آئینہ انسانیت و جہ صفاتش در تافتہ پس او را بد در یافتہ علم  
 او از جہ علم و ارادت او از جہ ارادت و قدرت او از جہ قدرت و حیات او از جہ حیات و روح او از جہ  
 روح و بہر او از جہ بہر و کلام او از جہ کلام اتجاؤت ربی بر بی ہمان ذوق دارد کہ من عرف نفسه  
 فقد عرف ربه کہ حقیقت انسان صورت رحمان است پس معرفتش معرفت حق را بتیاست بل  
 و نظر تحقیق این عین آنست اما روح را بتجلیات است در تجلی او را جہی است و او بہر و متجلی عالمی  
 کہ میدارد و خودش خوانند و فیہ ارادان بسی لطافت و نکات است بدانکہ بعد عبارت است از سر روح  
 کہ وجہ ربوبیت و در کمال ازیست این را اعلم تو گویند چنانکہ قوت تنویر و آفتاب معلولش اشراق  
 تجاؤت آن وجہ در مایات و قوالب و ظهور آنرا در آب است اول بر صفت قلب بود و این چنان است کہ  
 در آئینہ معرفت ہمال از وجہ آفتاب چون کل بکلیت صفای پذیرد عکس صفت شخص گیر لہال آئینہ  
 قرین بدر شود و شمس بر قدر غمایند و این کمال کمال است و آوردن روح از مبداء معلولش از جہت

حسین بیک بطریق ربط  
 علی بنی ایک بطریق تربیت  
 در جہ جامعہ آئینہ اصل معرفت  
 باشد اعلم انی اسلمک بحکم  
 حسین بیک حبیب علی قرینی  
 ایک تہ حدیث اینست و اصل  
 اصل حبیب آئینہ غنی الہی مانی  
 و من الہاء و ابرار الی الصلحان  
 اعلم ان روحنا غم شریف میجوید  
 بود یا کتبہ بان سنہ اخیر است  
 کہ وصل بیزن متعولی لانت  
 مرشدان از محال عادت  
 و در جہ مرشد کامل لایسا و آخر  
 زمان اخوان کبریت الہم  
 داشته اند و الحق جنین است کہ  
 گفته اند اما آنکہ پروردگار تعالی  
 بہر چیز تبارک است و آفریند  
 او را آن در اینجا بر است و  
 تفریق حق از قطع نیست و نور  
 بنظر بعضی است علیہ السلام  
 لطافت آئینہ باید بود و حیات  
 محمدی را در دست سبب است  
 فلکی نبات ہر درہ ناما کہ بر  
 صد سال کہ ان اندوخت ہند  
 و مہ علی رس کل آئینہ سنہ  
 بیکد لہر و جہا بر کار کار از دست  
 بر آید کہ سبب تقوی و تجدید و توحید  
 این امر را در ہر ادا کہ باشد  
 و از این بشارت است و علماء  
 و دانش و امارہ کلام غیر ہم  
 مصداق این عنوان نہ اعلم  
 امور در نیاید باشد و بدایت  
 است و تجدید و توحید اکمل  
 باطن ازین کاری کہ مشرب است  
 آید کہ دولت سرمدی گوید است

قل نه سبیل از دعوی الهی علی  
نصیران من اتبعی و سبیل الله  
و اما من الشریکین علی بن محمد  
بعد از چو بگوید حق تعالی کم  
کسی است که قدر این حق تعالی  
و عکس آن بآورد یعنی بگوید  
بیشتر از عالم نیست سبب  
نگاه شده که کسی زیاده از  
آگاه شده و قدر تر باید در دنیا  
تسلیم از عیان قبول است و اگر  
این نیز باشد خوف خوارت  
دنیا و آخرت و خدایت  
و صورت خافت است از عالم  
طالب خود چه گویم که بود تشنگی  
خبر و علم از دنیا بیافتن این  
سعادتی است شوق رحمت  
از باطن سر بریزد نه در مقام  
در ادب نه در لی که است  
و صابر و صاب است به شوق  
تا به سوی هر طرفی است  
درین زمان که به حدیث  
نوری جدید از مشرق ولایت  
و هدایت چنانکه بیک دنیا  
سری از اسرار الهی معصیت  
که توقف و انکار را در اینجا  
جانی تنگ است و دلائل حاجت  
و ظهور نورانیت مانع و یلغ  
و محو از باطن در دل تربیت  
و حرمه تصرفات این عالم  
حق مشغول اند و کشف حقیقت  
حال و استغراق است به  
البت که در اینجا ظهور ندارد  
اسرار و کفر از حیل و ترقی  
ملک است و هر نفس آب  
در زمین ۱۲ صراح

ظهور آن جمال است پس مبداء روح ازلیت باشد و جمال ابدیت و معادش ظهور او در مریای تو اسباب شرف است  
سفر ایمان و سعادت و خلدان هم یدین وجه است و اول طلب کمال سری است در اداد نبوت و اول  
ولایت چنانکه سرایان نورش در قمر از بلا سیت تابدرست و آیین هماد در اولو احادش است چون  
انطوائی آن نور سیر ذات آید چنانچه قمر را به شمس حاق روی نماید تا یکی شمس شود و قمر بپایند و شمس را جز شمس  
انگیزد که کل شئی بالک انا و همه پس معاد عبارت از دویست و آن ظهور و جبرانه سیت است در صورت  
ابدیت حدوث عبارت از درجات آن ظهور است از نجاروشن گردد که بر هر دره از کل مطامع همان  
نور است این درویش در کیمی گوید بصیرت گرا خودی خویش برون آئی تو به در هر دوی تو حید  
درون آئی تو به و رانندش چون چراغ گذری از خود شدیدی بپراود چون آئی تو به

## سیدید الله رحمة الله علیه

نبیره میر سید محمد گیسو در آنه خلیفه اوست مشرب عشق و محبت بردی غایب بود نقل است که وی خورد  
بود روزی سیاه طایفه در آن برای مسج برآ و رده نهاده بود که سیدید الله آمد و چنانچه عادت اطفال باشد  
طایفه را برداشت بر سر خود نهاد سید فرمود که این خلعت مبارک باشد الحمد لله انانت بابل خود سید  
از آن هر که بپای قبول زری انابت سیدید الله فرمودی و تربیت و تلقین ذکر خود نمودی گویند  
که سیدید الله را بانی ابتلائی محبتی واقع شده بود مدتی محبت او در لباس ستم و عفاف مستور بود  
آخر آن زن را در حال عقد خود در آورد و وقت سحر بر حسب تعارفی که درین دیار است عروس را  
حیله میدادند و بجز آنکه نظر سیدید الله بر جمال او افتاد یکی ذوقی و حاجتی ادا داشت داد آهی بر کشید و جان  
حق تسلیم کرد و عروس در محفل نشست و او را در کنار گرفت تا وقت و وصل بمنزل او نیز تمام شده  
بود سر دورا پهلوی یکدیگر در قمر کونند رحمة الله علیهما

## شیخ سیار

میر سیدید الله است و تربیت از میر سید محمد گیسو در آن یافته گویند که وی در اول که خدمت میر سید  
بر سید کرد و پیش بجای عاشق بوده او از انظار آن حجاب کرد و تکلف نموده عرض داشت کرد که بنده برای  
نشدن موضعی خدمت ایشان رسیده است من عشق چه دارم که چه باشد فرمود و مقصود امتحان حال  
و انشعاب کیفیت مشرب است اگر دین باب و اتمه افتاده است بگوید حجاب بکن عرض نمود که من وقتی  
بر میمند زنی نگران بودم و بهیچ حیل وصال او دست ندادی زنا را بستم و به تیغانه که او به پیکر ستم می آمد  
رفتم تا او را به بیغم میداد و در کنار گزشت و گفت عالی بختی چون نزدیک گویایم که ادا طریق محبت خدا

بیا موزم این کار عالی بهمانست عزیز تر از ایمان دیگر چه چیز خواهد بود تو آنرا صرف راه محبت کردی  
 اکنون ترا شش حقیقی درآموزم آورد در تجرّف شیخ فرید الدین شکر گنج که داخل بود در تعجب این مختیار  
 است قدس الله سرها از بهینات متوالیه فرمود و قابل نوکاس انوار معرفت گردانید جلوان باشار  
 میر میر سید الشهدا و کار کرد و بکمال رسید

## شاه جلال

گجراتی مرید شیخ پیار ما است از کمالان وقت بود صاحب نفوذ و کرامت و ظاهر و باطن مرتبه عظیم  
 پوشانی داشت گویند که وی باصل از ولایت گجرات است دورگه و بزرگوار بر جوت نفیسی و حکم کردی چنانچه  
 بادشاهان نشینند و حکم کنند بادشاه گوراورا شبید کرد از جهت تو هم و دغند که بقول گویان  
 بخاطر او راه یافت نقل است که چون تاملان در خانقاه او رسا آمدند و بنیاد خویشی کردند بر سر  
 که تشریف میزدند شیخ فرمود یا بهار یا بهار چنانچه برود و تندرود یا تهن یا تهن در همین مکر جان بحق تسلیم  
 کرد گویند که سراد بر زمین افتاده بود و الله الله می گفت رح

## شیخ محمد ملاوه

دور امصباح احاشقین گویند که در ادائش مرید شیخ احمد راوی بود و در یا صفت و مجاهدت در خدمت وی  
 کشیده و در او اخراجعت شاه جلال گجراتی رسید و نسبت عشق و محبت درست کرد شیخی کامل و صحیح الحال  
 بود و موی بود و لوح و سماع نقل است که یکبار در حضور او قوالی چیزی میگفت که مشتمل بر حالت معبود  
 فراق بود شیخ بر بالای بجهی کشید که نزدیک با نزهات روح رسید شخصی که بر او احوال او اطلاع داشت قوال  
 فرمود تا چیزی دیگر بگوید که خیر از حالت قرب وصال بود و مجروح شدن آن یکی تا گئی فرحت در شیخ پدید  
 که گویا از سر نو جانی در قالب او برخیزد و اصل بچی و الفراق نیست به غایت فی المصنق حیا و متینا  
 که بلطف می نوازد که نیازم میکشد زنده می سازد مرا آن شوخ و باز هم میکشد نقل است که یکبار در  
 در خانه وی آتش افتاد هر چه از جنس غله در خانه بود همه سوخت اتفاقا نند سه شالی در میان غله  
 بود که بجهت تخم زراعت نگذاشته بود آنهم در میان سخت چون دقت تخم افشانند رسید کیفیت حال  
 را بادی عرض نمودند که شالی که بجهت تخم نگذاشته بودند تمام سوخت چه میفرمایند فرمود ما سوخته را  
 جز تخم سوخته دیگر چه خواهد بود و حقوی تجدید کرد و دگانه بگذارد و بنا جات رفت و گفت خداوند  
 هر بار بجهت خویش کار میکردی این بار بدعا منده خود بعض قدرت خود کار میکنی خداوند اشالی داشت  
 آتش برگزاشتی که آنرا سوخت دیگر شالی ندادم چگونه گویند که در آن سال در زراعت ایشان در هر

همون ستمزدشان بن علقه  
 و انجند اهل ذکر و زاهدان ملک  
 ناسمداگر باشد ترا باشد آنها  
 که داخل ایام و محرم خلوت  
 اند لیلها مستعد و موفت خود  
 چیزه در یافت باشند لایه و بیان  
 در محبت و حجاب نمک این صیت  
 و از کاست بجز تو صیت  
 درون ندر سید و نگار عید  
 داشت قوم از معقود نشانها  
 مبداء از مردان ره و مقرران  
 درگاه فراموشی نشیند بر برای  
 معین و بدیده و زاهدان و بدیده  
 که می شنیدند تا آخر ایام خداوند  
 کل روز افزون صیت اندر مع  
 و علامت و حکم دعا باید که که حق  
 سوزان و تعالی نقاب حجاب از  
 چه در معقود بردار و سوانع  
 در یافت سواست بر عده آن  
 راجع محبت و دنیا و قید نفس  
 سترده و حول نگارند این نور  
 بوم خلق و سائر ناس مست  
 و صاحب طریقت سلیمه خود صیت  
 بر بول طریق حق و سلوک نیک  
 انصاف و محرمی آن و نکار و تعلیم  
 دانه سیر طریقت سیر و الله الله  
 علی کل شیء قدیر خلاصه بدعا  
 و عادت و تقوه و بر طاعت  
 که عاقبت بخیر باد به  
 المرسله الله الله و العشر  
 ترک الاختلاط و المجامع  
 عن صحیبه الا خلاط  
 لا اله الا الله محمد رسول الله  
 ام یان للذین آمنوا ان یخ





رسیده بود بجناب خواجه معین الدین حقیقی اعتقاد و محبت داشت بدین درازی عمر هیچ گاه در کوچه های اجیر آباد  
بینی و آب من نینداخت چه جای بول و غلط در شهر منی طهارت در آملی و در دروازه شهر سکونت کردی  
و اگر در شهر آملی طهارت کامل کردی چون وضو گر آن شدی زود بدر رفتی تا مباد انقضای وضو شود؟

## شیخ عبد الله شطاری

از اولای شیخ بزرگوار شهاب الدین سهروردی است سطوت شوکت ظاهر و باطن داشت مرشدت خود  
بود و در تلقین از کار و اشغال که مخصوص معارف سلسله شطاریه است متعین و متفرد بود گویند که وی نقاره  
میز و نواز در میدان طالعی همت که بیاید تا در اینجداره نایم و چون در مجلس می نشست هر سونجه  
میکرد و گفت که اینجا ختمه سیاه که عبارت از طالب علان پر شنبه و لی اعتقاد باشد بنام خدا گفته  
شود و در آملی به این طریق شطاریه و از کار و اشغال و اقبای و در بول رساله  
ترب خود تا بحضرت شیخ شهاب الدین سهروردی نیز ذکر میکنند سلسله ارادت می به پنج واسطه شیخ  
نعم الدین کیری تاس برو میرسد گویند که چون طالعی پیش او می آمد برای امتحان عقل و هوش او نان با نان  
خورش برای او میفرستاد و کسی را بر روی بر میگذاشت تا به چید که وی نان با نان خورش را بر روی خورش یا یکی  
باقی ماند اگر بر او میخورد این را دلیل بر ذرات و دنیای میساخت و چیزی از طریق ذکر و شغل باطن میفرمود  
و اگر میدید که یکی از بگری باقی ماند دلیل بر عدم ضبط احوال و بیخبری او میکرد و چیزی از جنس دعوات و  
اورا و آنچه بنظر ظاهر تلقی داشتند باشد می آموخت و مات او در ستم و قبر او درون قلعه مندا است رحمه الله علیه

## شیخ حاتم الدین

ما یکپوری مرید و خلیفه شیخ نور علیاب نام از اعیان مشایخ و تات خود عالم بود بعلم شریعت و طریقت اودا  
ملفوظات است ستمی بر فقیه الحارثین پیغمبر از مریدان او بنوع کرده است در آنجای نویسد فرمان شد مریدان  
نسبت به پیران ایشان به پیوندند از جامه و کلبین مرید مادی حقیقی که در گفته پیروند مثل پیوند سفید است  
بر جامه سفید که شستن جامه شسته شده و هم سفید کرد و همچنان که هر فیض که به پیر رسد بر دم رسد هم بر خورداری  
که و کسی بگفته پیروز او می یابی است او بچو پیوند سیاه است بر جامه سفید اگر نفس پیر یا دم برسد او را چندان نفی نشد  
بر خورداری که بگویند حرمیدان یکی همین است اگر نیک انداز ایشان دانند و اگر بدینند ایشان بخشنده این درست  
اندک نیست بهر حال پیرای یا بد فرمان شد و مجلسی مردمان نشست بودند ناگاه غوی بر حیت نزدیک  
مجلس افتاد و مروری دانا بود بگویند تمام مجلس در خنده شد و گفتند از غوک چه تریدی گفت از غوک  
نمی ترسم اما این می ترسم بناید که عقب او ماری باشد پس اگر درویشی ناقص به یک مستقیم و صحیح دارد

صاف داد و نمره احکام آن  
سیرت نمی توانی بشد بر دشمنان  
روزگار بود و گفت نمی توانی کرد  
دیگر من تذبذب چه است پرش  
چه صفت اسلام چه صفت محبت  
دین کی یافت چه شغل خال  
کردی که مگر تو میا و بر خود امان  
از غرض من نیل در آن بود اند  
بهیچ حاشا که دوی نرفتی که  
نظر او در دنیا و امان و دست  
آتش و سوز که شعله آتش  
داده و که پادشاهان را که برادر  
فرمان و آسایش و دنیا را که میبندد  
و نیم آفتاب و چو پندار این  
به نرسد ای که این باطن است  
قوت و تازگی سراسرانی کان هم  
در سکه کلبین و طریقت محبت  
صلوات امان و محبت غبار  
بر در دست ترها فرستد تر  
و بدو در تر میگردد و از غلبه  
خواهی که پیغمبر صلی الله علیه  
و آله و سلم حیدر و یا حکم عقل  
لا اله الا الله ازین حدیث معلوم  
شود که ایمان نوی که یکبار دارد  
صدق رسول الله صلی الله علیه  
و آله و سلم بر او باشد و با همین  
داین حالت در سر او داد و تا  
بویاست چه جان و عظام و کلام  
و بها که دم و زنده گوارانند  
در باب در بیان آیه تمام رنگ  
گفته است در باب کلام امان  
علی بن ابی طالب ما کانا یکبیر  
نیز به چو گویند عاقبت خبر باشد  
و فرزند عزیز نور دیده نورانی  
نورانی که نور افشان و ملامت  
از در الوهیت خود دعا خواند

اندوخته‌ترند که بجنایان در بخانیدن او همه پیران مسلم بر خنجر افشان شدند و بگویند که یونان بهتر است  
 بر سر خود مانند چنانکه شتر در میان بچه پد خوش گفت ای شتر زن کسی شده باش شتر گفت از آن تو  
 شتر آمدی برگ درختی می خورد و چهار بر شانی آویخته شد شتر در مانند موش را با کوزه دوش پیدا شد و شتر  
 دیگر را بجا آورد و چهار شتر برید شتر خلاص بانفت سه یقین دید آن که شیران شده می نه درین سه خواستند  
 از مویاری، فغان شد سالک اندوخته عاشق گردد و از فکر غایت دین ت بغض الهی نگاه رسد بکین  
 بدول آگاه رسد پس سالک منتظری باید ماند بده غیب چه کشاید و نه اندازد که جاست با سینه باور است  
 یا پرتو نه است فغان شد و روشی بر روشی سید و دانسته بدو ماکه آن در پیش گفت شد خدا آشتی  
 بدو زن خود کشید و بده کرد زن او را از سرین کار پس بدگفت در آن زمان که از مده بود و مجامع بود هیچ  
 خبر از خود نداشت چون الله گفت بیگانه شد با خود باز آمد زن شتر که بدو از خلقت ت با بخت سالک  
 ایام فاته کشیدم چن گری گریخت آب میخوردم بشو می شدم می بینی زن زن زن گرسنه شد برین  
 آمد و گریه کرد این مقدار از زبان من بر آمد **مصرع** ای عجب چون تویی بجمعی رانده پس  
 پس شخصی یک طبق طعام فرستاد که او هرگز برای ما چیزی می فرستاده بود و یکی از آن چهل صحن کاش  
 فرستاد چندین پیشانی حاصل شد که از برای چه این مقدار از زبان من بدون آمد بر خود زهر کرده  
 شتر زن شد که تن بیشتر کتاها یاد او ششم چون با بنوس شیخ رسیدم بعد آن فراموش شد ما  
 علم دارم از آن خبر نفهم می شد اگر کسی خود تمام بدایه معنی سکون گفته آید فرمود خدمت والد بدین  
 میر خیدند که ترک علم کرده است این سخن بقتب تمام بدین فرمود در پیش خود آمد و در شتر خوش بود و نشند  
 میخاید که در تنج خویش بداد پس مرد و آنست که هر دو کار بکنند از آن روز باز چیزی گفته می آید یا هیچ یا نیست  
 و تن گفت نفهم می شود گفته می آید بعد از آن اما بحاله و ارجل بحاله و در بودگی و بدید بود که نام الله گفتن  
 ممکن بود چون الله اکبر می گفتم بیتاب می گفتم بحدیکه جفتی مردم انوس بخوردند که پسری داشتند دیوانه شد  
 بعد از آن بعد از آنست قلب عالم بر آمدیم در سر منزل در خواب می گفتند که من برابر شما غم خورید چون درستی  
 سواری شدیم در روشی زنده پوش نیز با هواری شد چون گشتی از آب بر آمد آن درویش و آب انشاده کس از حال  
 او خبر داشت چون در پنده رسیدم با کسی بوس حضرت حاصل کردم دیدم که میان صورت ایشان و صورت  
 آن درویش هیچ فرق نیست سه راه روانی که ملایک پانندید دره کشف اکتفی کم نیند: فرمان شد  
 که من در مبتدا حال هر روز پانزده سیپاره قرآن میخواندم بعد از آن با داد شتر و سیکو و تا نماز چاشت  
 تمام میشد تفسیر مدک حاضر میبود اگر حاجی در معنی توقف می شد و تفسیر میدیدم ذوق بسیار حاصل میشد  
 مدتی با لقت آواز داد که خوب میخوانی چنانچه باید بخوانی فرمان شد که اگر کسی بمقام تعلیت برسد هم می باید که  
 تلاوت قرآن در کنگه لائق یک سیپاره هر روز بخواند فرمان شد و در پیش راه را چیز میباید و در دست

درین نیت شکی باشد  
 امانت ارسال از بر جد و جوی  
 تسبیح الحیدر لایق الهی دردم  
 الهی را با خوف و الرجاء  
 و اما الله محمد رسول الله  
 انبیاء من علیک فی حق  
 آیه برین شدت سبکدوش که بجز  
 تقیر رسانده فلق و بجز این  
 ایشان را پانده و در پانزده  
 و آن چندگان خود را در خفا  
 است و بکین چهره است  
 و علی مسبب الاسباب است  
 علی احسان حق را سبب پانده  
 و در پانزده یک کار  
 راه راست برده کرد و یک کنگه  
 عاقبت با دور و در جهان  
 به یکی بود خاصه آنکه بعضی  
 کین کردی پسندید زبانی  
 بر این اند و در دوازده  
 کرم تند و محتاجی خاص از  
 پیشگاه مخصوص گردود  
 بجز حق و مدح و در پانزده  
 تمام است و بر عکس گفتند  
 و آن عقل نیز بکین است  
 یکی دیدی خداوند که هر کی  
 کند هر گز بدی نه بیند  
 کافرم من گزینا که دستش  
 و دره امان و طاعت کی گفت  
 غایب و دیگر کار گلی کار کنگه  
 کند از نیند نگاه در کار بد  
 اند و در اینت یکی خلقت  
 بدی محو گردد اما صدمت  
 سیلاب بدی بنای خانه



نیکو اندوختن معنی  
 کرد و نه بیکم قطع آورد  
 تقوی این صفت است  
 علی بن ابی طالب  
 پناه خود گمان نیکو  
 استون عین شکی است  
 و از ایمان هم است  
 در اختیار همگان از شکی  
 ای دیگر جز نمانی خود و  
 غرض آن دردی آن تن  
 بچنان دقت به معنی بار  
 کردی ایان از نیاید  
 و اگر تو چندان بکار نیاید  
 و اگر نه از نظر اعتبار  
 نیکو ای بگماشت که چون  
 بی آن اصل اثری آورد  
 با آن چگونه خواهد بود  
 ایمان گناه بر چیده شد  
 استحقاق است در اعتقاد  
 نایب سلیمان نوشته اند  
 که ایمان به کل وجود پذیرد  
 و ممکن نیست نقصان و  
 نقصان شی ما از حقیقتش  
 بیرون جز اول آنکه از درجه  
 کمالش بر آید اصحاب ایمان  
 تصدیق دل و راست گو  
 و استحقاق تحریک می اند  
 علیه دام سلم و دیگر همه  
 آثار و ثمرات است خود  
 اگر این نیست حقیقت  
 حاصل است که مشکل بر جان  
 محبت خود سراپا دلی  
 گردد و اگر دوزخ دیر گردد  
 و در مدلی که حقیقت ایمان  
 در آید بر سر نیاید و هر که

و بشکست دین درست و یقین درست پائی شکسته و دل شکسته فرمان شد الطع مرض و اسوال سکران  
 و است موت فرمان شکسته چنانچه سبیه است و آخرت همچو آفتاب هر چند کسی جانب سایه رود و اگر فرنی  
 نیاید و چون سوی آفتاب رود سایه خود برابر آوردان شود فرمان شکسته چنان شیرین نشاید که گسلی بپسند  
 فرمان شد آنچه هم کس باشد آنچه کس باشد فرمان شود مرید بعد از ارادت با حریفان که نه نشست بر تخت  
 نمکند که اندر بر بند و خن در کار افتد و در پلینه نشیند که مردم شیطان صفت میانند از راه بر بند

## اموالنا جلال الدین مانکیووی رحمة الله علیه

جده شیخ حسام الدین مانکیووی مرد بزرگ عالم دعا بدو صاحب متقی بود آورده اند که دی جولای غار خفتن  
 زمانی که مردم بیدار می بودند خواب می رفتند و از آنکه مردم خواب می رفتند برینجاست تا با دعا و غار کردی  
 و هر روز چهل و یکبار سوره یس بخواند از غار چاشت قلم علم دین میکرد و خوردن ادا و درجه کتابت  
 بود مصحف می نوشت و بدلی می فرستاد پانصد تنگ بدی شد و هرگز بی وضو نمی رفتی و اگر در ولایت و قبی  
 بریت نوب شدی در آن ایام گوشت نخوردی نباید که گوشت از آن مواشی باشد و کی از آن شیخ  
 محمد خلیفه شیخ نظام الدین ادبیا قدس شده داشت و این شیخ محمد در لباس ملوک حوثر اغیا مستور  
 و در صحبت بادشاه می بود آورده اند که وقتی شیخ محمد در مانکیو رسید بود قاضی شهر با پسرش برای دیدن او  
 رفتند در خاطر کردند اگر راه را نباشد آمد پس دانیم که او صاحب کشف است شیخ گفت مولانا جلال الدین  
 مدعی برای امتحان می آیند پاره نبات حاضر آمدند چون پانچوس حاصل کردند آنچه نیت کرده بودند پیش خود  
 حاضر دیدند شرمه شده قاضی تماس کرد که در خانه بنده همان شوی فرمود چهل سال است که طعام از خانه  
 قاضی نمی خورم چون دید که قاضی شکسته خاطر می شود فرمود پسر خود را بفرستد تا قاضی را وادار گفت فلان گفت ملک آن  
 پسر از ملک خود بکشد تا خیم خورد

## مولانا خواجه

والد شیخ حسام الدین مانکیووی دانشمند و متقی بود فقر بسیار یکشید و قبی سگ خانه شده بود و شخصی پیش او  
 برای استفتاء آمد پاره زنی آورد آن زن باهاش پسر باز کرد و دیده و او مردم خانه خواب کرد و وقت نماز  
 نشاء شد ملک عین الدین در مانکیو فرود آمده بود و عالمی می خواند او را لفظی مشکل شد پسر رسید و دنیا عالمی  
 است گفتند محمد مولانا خواجه دانشمند است طلبید و آن غفار اعلی کرد ملک عین الدین همان مقداره  
 از که آن مستحق آورده باز یادت جامه و طعام پیش آورد و بعد از آن باهل خانه گفت چون ما بهت کریم  
 و مال مشکوک باز گردانیدیم خدای تعالی ما را از وجه حلال اعطا کرد

# شیخ کاو

مرید و خلیفہ شیخ حاتم الدین مالکپوریست نام او شیخ کمال است و مشہور است شیخ کاوسی بزرگ و تاج  
بود و قبر او در کزن است جنت شادیں

# مولانا شیخ

حافظ کچ نشین در مالکیہ بود بسیاری خلق بوی رجوع داشت اگر شیخ پیش او آید و در کتب خود  
هم بوی دادی اگر مراد می پیش او آمدی پرسیدی ستوران و خزانه و کشت تو نیک است شیخ  
حاتم الدین مالکپوری می گوید که از وی پرسیدیم که این چه می پرسیدنت این را از سلوک چه خبر داد علم  
چه نم از پرسیدن این چیز بلول او خوش میشود و در خانه خویش میفریاد کند که من چه چنین گفت چنین پرسید و حق تعالی

# شیخ علی پیرو

در ولایت گجرات بود وی از علمای صوفیہ موجود است عالم بود معلوم ظاهر و باطن صاحب تصنیفات و مرآت  
و التالیفات الالافه نظیر رحمانی که بعضی از مجاز و تحقیق و معارف است و تغییر القرآن استخرج داده است از دست  
و زده اش شروع عارف نیز از تصنیفات است و مشرق دارد در خصوص که در شان در تطبیق کلام و بیان و شنید و  
رساله دادمی جاد و التوحید بقایات موجود و مسیح و درانی آنها تصنیفات دیگر نیز در در حق تعالی علیه  
وفات او در سنه و درین رساله در تحریر و تامل عقلیه و بر این قطبیه و از آنکه منکوک اطافه شهبات سخن در نهایت  
تدقیق نموده و در اول رساله بعضی آیات و احادیث که اشارتی بآن مطلب علی دارد و از فرموده و میگوید نه دانسته

التوحید ترشح عن افئدة المنکرین کلمات التزید و العلم بشتهم رین ربیب تصنیف من القرآن المجدد نایما  
تولوا فثم وجه اللہ و اسع علیم ستریم آیاتنا فی الآفاق یعنی انصمیم حتی یقین لهم ان الحق اؤکم کیف  
بریک ان علی کل شئی شهید الا انهم فی حریة من تقاد و بهم الا ان کل شئی محیط هو اللہ و لا خد انظار و الباطن  
و هو کل شئی علیم و عن اقرب الیہ معکم و لکن لا تبصرون و عن اقرب الیہ من حل الوریة و هو معکم انما نکتم و حدیث  
اؤرمیت و لکن اللہ یری کل شئی بالک الا وجه کل من علیها فان و یقینی و جبریک و اوجلال ان کرام اللہ  
نور السموات و الارض الایة و من ان اخبار النبوة ان رقی کلمة فاعلمها عرب قول البیدیع الا کل شئی و خل اللہ  
باطل و لا یزال یبعد تقرب الی با نوافل حتی الحبیبة و اذا احبیة کنت سمع الذی یسمع به و یبصر الذی یرى به  
و الذی لیس محمد میده و لایم یجل لیس علی اللہ الی غیر ذلک من الآیات و انما جاء و اجمعه و لا یفارقا

من الشبهات و ستورها

برگشتیم از بیرون در بر محبت  
بنام افغانی کایر زلی اوصاف

که هوید و نیز از انظار مردم  
بمیریت است رنگ این اصل  
نه عاقل و نه جاهل و نه در جنب

بمان محمد صلی الله علیه و آله  
پیدا می نیز از مشکل تا بخت  
نه این نسبت درست نشد

و بعد از درستی نسبت شیخ مشکلیب  
نم یان با بد خود و دیگر غریبت  
سفیان ثوری را رفته اند علیه  
شب چه شب و زریه و زرد  
حکایت و آیه و در ملاذات  
نقد خوش و علی که با کاف  
بر گردن نیست گفت که اگر

که می است به کای میرزا که  
داشت که بان سلامت بریم  
یا نه بیت انچه سلامت بلب  
نکو در بریم و حسن و نه چندی  
جلاکی ما این و زیان باد  
رحمت و صوب صای و جابو  
که غنچه به نیست و از سلک خود  
گل سیر و آواز و وار و جلاکی از

و و بازی شایب از ایمان دست  
و بازی و دیگر خون است که هر صر  
کلمات آن نهال عشق و خشک  
و خمر و گردانده میست و جیزه  
بدن و دیگر و حق متعاده  
باری که کشتار و معدن و در  
انکه کینه را از حال کمالی بگردانند  
و از جابو می بر حد حاصل شیخی  
شاعر و شاعر مجاز و فدا و ده  
است و کینه بیت که نظم می نواز  
مر جابو سبک و زنده می شود  
مزان شیخ و باز هم سبک شد

# شیخ محمد عینی

از کبار مشایخ جوینورست و از مادیان راه خداست صاحب مقامات علمی احوال منیه و مومن توفیق علی  
 و لایحه عظمه و کرامته مرید شیخ فتح الله اودی است و الله و شیخ احمد عینی از اکابر مدلی است و در قرآنی که از  
 آهون امیر تیور زنده بلی اختار اکثری از اکابر یکجا چون نور قنده و آویندوران میان بوده شیخ محمد عینی  
 در آن زمان هفت هشت ساله بود و هم در صغر سن بمقتضی مساوات ازلی و استعداد حسی مرید شیخ فتح الله  
 شده با وجود آن با شایسته پیر مدتی پیش ملک العلماء قاضی شهاب الدین تلمذ کرد و شرح اصول بندگی که قاضی  
 تاجت اصفهانی تهریب او نوشته است و بعد از فراغ از تحصیل علم ظاهر در خدمت شیخ تهریبی باطن شریف  
 شد و نقل باطن بر روی بغایت استیلا یافت تجدید میگرفت که بر درجه او در حقی بود و سالها گذشته که  
 شیخ را ازین خبر نبود تا روزی برگهای آن درخت بر جای نشست و اختلاعه بود پرسید که این برگها از کجا  
 است آن زمان معلوم کرد که در اینجا درختی بوده است از بسکه سرد مرآتیده شده بود استخوان مهره گردان  
 او بر آمده بود و ز نخلدان بسینه رسیده و غصه او در چند صفت وفات او در سنه

## قاضی شهاب الدین دولت آبادی

شهرت او هاشم معنی است از شرح آن اگر چه در زبان اودا التمهیدان بوده اند که او متوالن شریکان  
 او بوده اما شهرت و قبولی که حق تعالی او را عطا کرد هیچ کس را از اهل زمان او نکرد از تصنیفات او یکی جواشی  
 کافیه است که در لطافت و متانت بلی عظیم و بالغ شده هم در حیات او مشهور عالم گشته  
 و ارشاد در نحو که در وی تفهیل در ضمن تعمیر الزام نموده و ترتیب جدید اختیار فرموده است نیز متنی است  
 لطیف و متین و بلی نظیر و قوی و بدیع البیان نیز متنی است و در علم بلاغت در اینجا مقید بسج شده است  
 و ترجمان تفسیر قرآن مجید کرده عبارت فارسی در وی بیان ترکیب و معنی فصل و وصل داده است  
 و در اینجا نیز از برای سجع تکلفی کرده است قابل اختصار و تنقیح و تهذیب است و بر اقوال بزرودی  
 تاجت امر نیز شرحی نوشته و کتب رسائل دیگر نیز دارد فارسی و عربی و در ساله داد و در تقسیم علوم و در  
 صنایع فرساده فارسی دارد و سلیقه شعر نیز دارد و این قلعه او که یکی از ملک در باب طلب جاریه نوشته است  
 مشهور است قطعه این نفس خاکسار که آتش سزای اوست و پر باد گشت لائق بی آب کردن است  
 یک کس چنان فرست که چای گرم نمیداد و ریز دهمه می و تکبیر که درین است و وفات او در سنه ثمان و اربعین  
 و ثمان مایه فرار در شهر جوینور است قاضی شهاب الدین در ساله دارمسی بمنای سادات و اینجا داد  
 عقیدت و محبت با اهل بیت نبوت سلام الله علیهم اجمعین داده سرمایه سادات و موجب نجات وی

و اما اینان حرف و جاده  
 و بعضی را جارا است و در تزیج  
 نماید که مضر باشد و محبت بود  
 و مشک بیدار بکن و در دگر  
 بکن آن در دگر که سبک بسیم  
 تا اینچیز ترود و در دگر  
 و گویند که مدت حیات حرف  
 غایب بایه و بچرم آخر رسد  
 و جادی غایب طاعت سواد  
 ایست با بچه پند با بیا که  
 کشاید آینه که غم و غم  
 مکریم الله و شست زنگنه عالم  
 تسلیم زده و میرد شو که حجت  
 حق عالم است و مطهر شو که  
 غاصکان در سینه پر و در کار  
 قاضی عینیت بر کرد و در دنیا  
 و آخرت از نصیب عاقبت محرم  
 نگذارد که اصل بر غنیمت عاقبت  
 است و عاقبت بر بیان حرف  
 نامحبت و تند و تند و در حقیقت  
 آن سلامت و در بانی از تمام  
 آفتها و گزند با با ش چه بین  
 جهان چه میان عالم نیز فرود  
 صلی الله علیه و آله و سلم احباب  
 این را باشد اعانت دوست  
 ترجم و بهتر نیز که اگر در کار  
 حق طلبند عاقبت است گفت  
 مرعاس بن بلال المطلبی ای  
 لم من جمله از خدا عاقبت که  
 بترس چیز است که از جاده  
 و این عبارت در این است شیخ  
 در دگر با متناهی است اگر دهم  
 بران میرد بلی حرف است  
 الهما تانسان که لغوه و من نیت  
 و انما لاه الامایه فی الدنیا

هاترستان خواهد بود انشاء الله تعالی با عتث تعینت آن رساله را چنان گویند که در زمان سیدی بود که او را سید اجل می گفتند آنرا که بر دست بود و یکین جلال نبش از علیه علم و فضل عاقل بود غالباً قاضی را باده می در بعضی محافل ملوک و تقدیم و تاخیر مجلس تراسی شده بود و اول قائل شد با فضیلت عالم و تقدیم او بر علوی و حامی بعد از ان بتسویه عالم غیر علوی با علوی غیر عالم آمد و درین باب ساله نوشت نوشت که عالمیت با ششخص و تعین است و علویه شما مشکوک که پس ما را تقدیم ترجیح بر شما نایب باشد و ساد قاضی شهاب الدین را این معنی از وی ناخوش آمد مزاج حاشل از وی مخزن گشت قاضی ازین معنی برگشت و در مناقب سادات و الفضیله ایشان رساله نوشت و آنچه گذشت بود اعتذار نمود بقیه گویند که حضرت سرور کائنات را علیه افضل الصلوات اکمل التحیات بخواب دید که او را ازین معنی تنبیه میفرمایند باز سر قاضی سید اجل مذکور تحریص می نماید قاضی پیش سید رفت و توبه کرد و رساله نوشت و الله اعلم

## قاضی نصیر الدین گنبدی

و انتم بود و در پیش بیخ چیز اندینانداشت و بار باب دنیا التفات نکرد گویند که طالب علمان ایشان از غیر در خانقاه گرفت می ایستادند تا سبب ضعف فاقه بر زمین نیفتند تعلل است که در وقتی که قاضی شهاب الدین حاشی کافیه را نوشت بخدمت او فرستاد و التماس نمود که اگر ایشان این خواش را درس گویند قبول دیگر باده و بهجت غلبه اشغال باطن و بیابرای سداب بحث و نزاع نظر جمالی بران انداخته و گفت خوب نوشته اند احتیاج درس گفتن مانیت قیراد نیز در جو بنور است

## شاه میا نجو

بیک واسطه مرید سید محمد گیسو در از است در پیش کامل بود و در زمان دی در ولایت مند و از وی بزرگتر نبود و آن ولایت او بود و ده بست و سال عمو داشت و پیر آو صد و پنجاه ساله بود گویند که دی از ابتدای شهر رجب تا در ذی قعده استکف بود و در محرو را رنگ می برآورد و درین صورت ششهای بی طعم او خراب افتاد بسر می برد و می خواست که از جبر بیرون برآید قریب میگردند مردم را تا کسی حاضر نباشد که تاب نظر جمال او نخواهد داشت و اگر اتفاقاً کسی حاضر می بود و نظر بران کسی می افتاد یک دو روز بخود افتاده می بود و قاضی شهر منکر او بود و بار با وی احتساب میکرد و روزی بوقت برآمدن او در محرو قاضی نیز در آنجا حاضر بود و نظر او بر افتاد قاضی بخود افتاد بهوش شد گویند که مدتی آن قاضی بقصد بجان شیخ احمد برچو دل سلب بود چون بر در شیخ آمد شیخ را خبر شد از فرقه بام بکتاب قاضی بدید با هر یک که بدان بر زمین در رفت و در ده از دست قاضی افتاد قاضی در شریعت تدلی را سخ داشت و در برگرفت

و آفره زانین سخن معنوی دیگر بود و می گوی که کشیده نظایین نظم خود برچو که بر کلاه است ننهاد رفت و بچش بخاندم زد که رفت تا برفت مقصود و وض و باور نکردن بود در طرف و صحت رسالت اوست با برکات از عالم عطف که بر منظر سیف طاری شده بود انجمن که بطبع نقاره وادعای و شایان و قبح میان کدورت غلبه داشت از چهره مقصود زده و بصفای سبیل و در و شریف این کیفیت است دقیقه کات با برکات من مکت وین مکت و مکت معنی است اگر بطن جهان غرق وده حامی کند بنده مصلحت علم باده همه بیکجا جلالت سفرین و کلا است مد خلق الله اعلم زده و احاطه با طعیر

امر رساله الحیات و النور

کشف استار انظلم عن لسان الحال العقل و العظم لا اله الا الله محمد رسول الله آدمی را در زبان رستند و کمال زبان تک در زبان نظم نقل زبان حال از عین شیب دم و تکلف میردن مت و همت او بر کین غیر در یک میان و نظر چون نهان مد بعضی احوال ناریک و در شرف ایداع و کون در حکم هم سقا ایداع وین حال که در کون عالم جبران زبان

نمونه ترجمه خطه حضرت  
 مصطفی است هر چه گوید آنچه  
 نمایان می گوید و از آن نمایان  
 یک مهر عریض در چهره  
 دل سبز آن زبان را  
 او حق است که این را گوید  
 دل از عالم نفس را بر حق نیست  
 مست در حقیقت سایه و برتری  
 اصف حقیقت واجب  
 توبه است آمده اگر آثار عالم  
 زنده بجهت آمد صادق بود  
 و از رسول نفس در سوای  
 ده هم که شیطان عالم نفس است  
 چیزی از کاذب بلین عاری  
 و مشوب گردانده که باشد  
 اگر چه صفت از این دو عالم  
 که این است از آن دو حد  
 دل نشسته است و آنچه درون  
 دل است زبان آمده است چه  
 تیرگی نفس صفت پذیر بود  
 اما از عظمت درون دل  
 نیست حکایتی است از انوار حق  
 بیرون نهاده و از آن است  
 سانس گشته علی یاری بماند  
 حق است و در عالم از غیر  
 خریفه عقود نورانیات و  
 و جانیات نشاء ملکوت حقیقت  
 تقدیر خود از غایت و جبهات  
 مجازات و مقابله صفات  
 نورانی که علم حق درین اند  
 و آهی است که بخت اقتضای  
 مدح و نفس را امتزاج نورد  
 غلبه کرد و کشف و مجاهد  
 قلی داشت است اگر چه اصل  
 سلف اراجیف از آن

و قصد بالای بام کرد شیخ از بام برآمد و دست قاضی بگرفت و با ناله برد قاضی را نظر بدیشیم شراب نهاد  
 و گفت این چیست پیاله پر کرد شراب بنات خالص بود بقاضی داد و با وجود آن قاضی آزار خود و سپردن  
 ۲ مدر حتمه اشدر خالی علیها

# شیخ کبیر

از اولاد شیخ فرید بن عبد العزیز شیخ حمید الدین صوفی ناگوری است بزرگ بوده صاحب مقام جاس علم  
 ظاهر و باطن ثواب بن که شریعت فقه و معیار است از تصنیفات او است یکصد تفوه که در ناگور از دست  
 کفایت آن دیار واقع شده بود بجانب گجرات رفته سها بنما سخن شده در

# خواجہ حسین ناگور

و نیز از اولاد شیخ حمید الدین است بسیار بزرگ بوده صاحب مقامات العلیه و الکرامات اجملیه جامع بود  
 میان شریعت و طریقت و حقیقت خلافت این دیار متفق اند بر ولایت و عظمت او ذوق کمال داشت و شقی  
 نام علمی و فخر و موصوف بود لغایت زهد و تقوی آه از اولاد شیخ و جدید است و مرید شیخ کبیر بود در ولایت گجرات  
 مدتی در خدمت پیر خود بوده است و تحصیل علوم کبری و هی نموده وطن اصلی رجوع فرموده سهاها مجازات قبر  
 حضرت خواجہ بزرگ معین الحق و الدین کرد و بعد از مدتی مشغول شد در زمانی که امیر خراب بوده و حالی او  
 پیشه میران گشته در آن زمان بر بالای قبر شریعت عمارت نه بود اولی که یک در آن روضه بنیاد عمارت نهاد  
 او بود هم با شرافت و رعایت خواجہ ناگور زنت و تعلیم علوم دین و تلقین طریق ارباب تلقین مشغول شد  
 او تفسیر داد مسی بنور النجی بر هر جزوی از قرآن مجلدی جدا نوشته است و حل تراکیب بیان معانی قرآن  
 از آنچه در تفسیر می باشد به تفصیل تسهیل هر چه تا متر بیان فرموده بر شم ثالث مقلد نیز شرحی نوشته  
 است در مسائل مکتوبه دیگر نیز دارد گویند که سواخ شیخ احمد غزالی را نیز شرحی کرده است او بنایت مولع بود  
 بحسن حضرت سید کائنات علیه افضل الصلوات و اکمل التیمات و هر چه او را بود از خانه و جاه باغ  
 همه را تسبیح نسبت بدان حضرت کرده و وقف نموده بود نقل است که او روزی حسن جد بزرگوار خود  
 کرده طعام را بر مردم بخش نموده و حصه خود را از تمام برزی وقت انتظار نگذاشته و اکثر از آنچه در آن دیار  
 اعراض میزد بر سرخ و جرات و ساگ اشل آن باشد آن لها مهادر یک طرف نما میزد یکدیگر نگاه داشته  
 بود ناگاه چهار تن از مردمان غیب که کس ایشان را نشناسد مثلاً بملت جذام در رسیدند بجائے که آن  
 انگشتی دست ایشان دریم و خون میچکید طعام از دوی طلبیدند همان طعام که برای خود نگذاشته  
 حاضر آورد آن چهار تن آن طعام را خوردند و آنچه در ظرف باقی ماند او را فرمودند که بخورد او بنگله

حال و صلب و کمال قلعش آن همه در کشید و هم ازان روز را در افتی و دیگر دسے نمود  
 نقل است که وی را عرابه بود که هم بران عرابه چنانچه عرفه دیار ناگوار است سوار می گشت و عرابه  
 را خود میراند و گاه آن که عرابه را می کشیدند هم خود نگاه می داشت. خدمت می کرد و بنایت جامه  
 کهن و درشت می پوشید فقیر چاه مهندس آن بزرگوار را زیارت کرده است شیخ عبد القادر دومی بود  
 از اولاد او که مشرب فقری مناسبت داشت با علی آمده بود اکثری از آنان بزرگوار در دست او  
 بود انجا دیده شده بود هر سه جامه و دستار و پیراهن و آبنه از یکس جنس پارچه بود آن چه در می یک  
 غس هم نیز در نقل است که روزی او را حالت سهاخ و مگرفته بودیم بدن حالت دھجرا  
 گرفت و کنا سی بود که بر دست او برفت. او هم مشرب شده بود و لهارت ظاهر و باطن حال  
 کرده اند و قال نیز درو بنال خواجه روح شده بود و چون او را حوضی است بنایت عقیق خواجه از  
 سر حالت و روان حوض آن شده بود چنانکه سی بر زمین و در میرفت و آن شخص نیز متابعت  
 او کرده و در حوض روان شده حال تدم بیشتر تر نسبت نهاد و باز ابتداء نقل است که او را  
 سلطان غیاث الدین خلجی که پادشاه و یارمند و بود بیهیمی طلیه و اجازت نمی کرد بیکبار  
 موی مبارک حضرت سرور انبیا صلی الله علیه و سلم پیش سلطان غیاث الدین آوردند مردم  
 گفتند که اگر این خبر به شیخ حسین برسد بلی اختیار قصد این حد و می کند و توقف نمی نماید سلطان  
 غیاث الدین این خبر را بشنید او همان ساعت بی توقف سماع کثان و در دو گویان احرام  
 و یارمند و بست چون قریب آن و یار رسید پادشاه با استقبال او برآمد مردی دید که به پیش پادشاه  
 آورد بر عرابه نشسته خیال کرد که مگر شیخ دیگری خواهد بود گفتند شیخ همین است قصد و یافت او  
 کرد و شیخ را از شوق زیارت موی شریف فرصت آنکه بوی بلکه بخود پروانده بود گویند که مجرای آنکه نظر  
 شیخ بران موی افتاد آن مو سپید و در دست او رسید سلطان غیاث الدین او را برگرد پدید آورد و  
 برای پدید و نای خیر خواست نمود او را گاه از آنچه از احوال آن تبریکه گفتند نیز بیان فرمود  
 سلطان تحفه های عالی پیش آورد و قبول نکرد گویند که پیش شیخ را خبر از بی بی بدان پیدا شد شیخ آنرا  
 دریافت و گفت این بار هاست ما را هرگز کسی بر خود نگاه داشته است چنان میل زد و در طبیعت پسر  
 بسیار یافت فرمود پاره ازین اگر بگیری و در در حقه خواجه بزرگ و در حقه جلد خود عملت کنی کن که  
 درین باب فتن شیخ کبیر همین رفته که ترا زری بدست خواهد آمد ترا هر دو ضاعت مشایخ خود کنی  
 گویند که در تمام عمر او را ز بدست نیامد غیر همین زرباک در منهد و است تا عملی که بر سر قبر خواجه  
 است او کرده و در در حقه خواجه را دیگر کسی از ملوک مند و بعد از او ساخته است و عادت که  
 در وانه رفته شیخ عبد الدین که در ناگوار دست هم او کرده چار دیو و مقبره ناگوار شده سلطان محمد تغلق است

فوت مدحانیل برمد  
 در بلوحت ست سلطنت  
 از بی شوقان خلایق را نظام  
 کارخانه طوطی ملک دین  
 کین و شیطان در ترغاف  
 غریبا ناپناه بیرون  
 بجان اشارت داشت  
 از زبان قلم نوبت باطنی  
 و عیان این زبان و بی  
 احتیاجی و بیجان آن رحم  
 حجابی و در دست اختیار  
 کاتب است انجاسی که گویا  
 طغان اختیار اندوست و  
 باید در دهنهای رست باشد  
 و استیاری دروغ پیوند  
 بنیادین بسیار و گاه بار  
 بن نیز باج و آبل بدل  
 ظاهر اگر چه رقتش فرست  
 جادوی ست اما نزد حق نیست  
 قوی نزد حرکت شوقی اولاد  
 جان و قلم جیش او که جلی  
 که از راه پلری عصبانیت  
 بر گوشت پاره زبان فانی  
 ازین بی پاره نیز غلو میکند  
 احاطه با همین رگشته و نایبیت  
 وقت زبان تلم بسیار است  
 و خود با شدن آفات این  
 منزه از هر قریب و بران  
 آید و تو طبیعت بود و مقصود  
 داشت از او نیز از آفات  
 نظم جوش خون به ظاهر مقصود  
 آن بود که گویند و عذره  
 و تقصیر ارسلی و افعی انجید  
 که صعب ترین حالتی که کباب  
 در وقت و در وقت نقل

# شیخ احمد مجذیبیانی

زبان علمت لایب نهاده  
 انشای مکتوبات خود  
 که مکتوبات بعد از وفات  
 رحلت هجده و کاتب نه  
 با کسی خود را که اندک علم  
 زن مسلم و حیران بود و علم  
 از وی سرسبز شد حیران  
 حفظ علم و تعلیم بیان  
 شوق و محبت بر خلق مسلط  
 اعتدال ایستاد از دانه  
 احتیاط فعلی العریضه  
 تحقیق در وفات و شوری  
 است اگر راه باقی در علم  
 بنما زرد ناله و عیون  
 عادت عاقل بود اگر بود  
 دوست یمن و دوست یمن  
 باطل شود ای کاش این رسم  
 و قادر عالم نبوی محمد  
 همین حضرت که ایمان علمت  
 و قبول این جانب علی ملحق  
 بر مدح او خاص و معانی  
 نمایانند بحسن ذات و کرم  
 نظری که لازم احاطت هر دو  
 حقایق نفس است از حقیقت  
 نما و پیاس منزله و مستحق است  
 خصوصاً از این عالم و دنیا  
 که جز دعا که بسان حال یا  
 زبان حال کنند چیزی باور  
 مطلب نیست به بیله خد  
 و شاکستی اصلاً منظور  
 چون منظور عاست و کرم  
 انجمن علم و اجابت جان  
 از صاحبان معقول و غیره  
 حقایق و قبول علم و خوا  
 به انجمن علم و اجابت جان

بزرگ بود جامع علوم شریعت و طریقت و دین و تقوی و ذوق و حالت و در امر معروف و نهی منکر جان یاد  
 بود و آمل دنیا را پیش او قدر نبود مجلس او مشایخ مجلس سفیان ثوری و مدنی الشریعه و شی شاگرد و مرید خاص  
 حسین ناگوریت قدس الله سره گویند که در پیغمبره سالگی انواع علوم را درس می گفت و تولد او تار و ل  
 ست و مشایخ او اجمیر و مرقد او ناگور پدران قاضی محمد الدین بن قاضی تاج الافاضل بن شمس الدین  
 شیانی است از اولاد امام محمد شیانی صاحب امام اعظم ابی حنیفه رحمه الله علیهما تا قاضی محمد الدین  
 ریاضت پس بود و به دانشمند و متقی و متدین بزرگه بین ایشان شیخ احمد بود و علم و عمل بر همه فاضل  
 آوان طالب علمی با دانشندان بحث کرد و جزبان عربی و فارسی تقریر کرد و در مجالس ملوک  
 و اماراد آمدی و بحث کردی هم در عنوان شباب مرید خواجہ حسین ناگوری شده از بحث و جدل و  
 در آمدن بدرخان ملک توبه کرد علم طریقت پیش پیغمبر خوانده و در سن بیست و سه سالگی از ناز و بل باجمیر  
 و آمد و چند سال در آن بقعه شریعت بزیاد و درع در ریاضت انواع غیرات عمر بسر برد پیش  
 او غنی و فقیر و خوش و بیگانه و امر معروف و نهی منکر سادی بود و بیست و پنج گاه ملاقات با خود داده و  
 و اد نقل است که وی میگفت که وقتی همراه اقربا و خود برائی مدد معاش بمند در قم و من  
 در آن ایام خود و سال بودم شیخ محمود باوی شیخ الاسلام بود و صدارت علماء باوی و تعلق داشت در نماز پیش  
 از آنجا تحریک است چون از ناز و شد و مجلس از دانشندان که نصف اولی و پهلوی او بودند و می گفت  
 چون دیدم که همه مدانت میکنند پیشتر آدم و شیخ الاسلام گفت که این ناز و نورست نیست و تحریک پیش از آن  
 بستی و نیز میگفت که هم سلاطین مند و چنان بود که مردم بایشان پشت نم کرده و بسیار بر زمین نهاده سلام  
 میکردند و او قاضی ادب و دین بود که دانشندان و وضع سلام نکردند که بدعت است و سلام عظیم گفتند بر او  
 بادشاه نشستند بادشاه انصاف ایشان و او قاضی ادب و دین بود که دانشندان و وضع سلام نکردند که بدعت است و سلام عظیم گفتند بر او  
 قوی که به بزرگان شیخ احمد پیش ازین موقوف بود و بوی مسلم داشت و وی بکفایت محبت خاندان نبوت  
 علیه السلام موصوف بود و بر طریقه پیغمبر خود گویند که مشرفا اوده از اول ربیع الاول جامه فخر جامه  
 شسته پوشید و در لباسی این ایام جز بر خاک نه خفتی و در بر مقابر سادات معتکف شدی و هر روز زقادر  
 ارکان بروح حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم و با زواج خاندان مطهره تسبیح طهارت میکرد و چون روز  
 عاشورا شدی کوزه های نواز شربت پر کردی و بر سر خود نهاده ای و بدرخان سادات رفی و شیخان و فقیران  
 ایشان را بخور میدادی و در آن ایام چندان گریه می کردی که گویا آن اوده و حضور داشته است و چون الا از ناله  
 دریا و دریا و خزان که در ایام عاشورا است و این دیار است گوش او رسیدی حالت کردی و خون

از چشم باریکی اعراسی صحابه و سائر مشایخ رضوان الله علیهم اجمعین آنچه بایشان رسیده بود بهما اکن ترک  
 ندادی و سود را بسیار دست داشتی و طالب آن بودی و در حق و تو اجد نکردی و مجلس نیز نکردی و در عوم  
 احوال جلد خیس و کم شونده که بنایت سفید باشد پو شیدی و اقلب قات که فقط بر سر بودی و جز  
 در وقت غلاد ستار بر سر کتر نهادی از جهت طایفه حرارت اما می گویند که یک ستار بزرگ اعلی یک پیراهن نفیس  
 میپوشیدی و برای نماز جمع و اعیاد پو شیدی و اگر یکی از انجائی دنیا آمدی نیز پو شیدی و بشیر و اور در مجلس شستی  
 و اما قال الله قال الرسول بهیبت و عظمت تمام بگفتی چنانکه زهره ملوک آب شندی و بریدن خود  
 فرمودی که اهل دین را بابل دنیا خوار نماید نمود که اینها مردم ظاهر بنفند و فیران طو و بعضی میافین که دران  
 دیار بودند بسیار عزت داشتی و در آنجا که سوار میرفتی چون مجازیب را بدیدی از اسب فرود آمدی دست  
 بسته ایستادی و هر چه ایشان فرمودندی آن کوی و اگر کسی پیش او ذکر غایب کردی یا سخن را میی کردی  
 گفتی با پو خاموش باش و اگر کسی نام او بتظیم گرفته چنانچه رسم میدان باشد چشم پر تاب کردی گفتی احمد  
 مودی زیا که در چنین نقل است که خواجہ حسین را قدس سره نیز خوش نیامدی که کسی بتظیم او کردی  
 و نمیشد که حسین را آنک را آنک میند کسی را گویند که کترین کسان باشد رحمة الله علیهم و اگر کسی پیش او آمد گفتی که  
 من حضرت رسالت را اصلی الله علیه سلم در خواب دیده ام بادیب شستی و تمام قصه رو یا را بشنودی و دست  
 و پای اندر آبوسیدی و دامن آستین او را بر روی خود فرود میزدی و بر جای که آن شخص میگفت  
 که در فلان جادیده ام آنجا رفتی و بوسه دادی و گرد آن جای را بروی و موی خود را بیدستی و اگر  
 سنگ بودی آن سنگ را بشستی و آن آب را بخوردی و بر تن و بر جامه چون گلاب پاشیدی و اگر  
 شخصی را با سیدی و دعوی و خصومت شرعی بودی بمنت و شفاعت چنان کردی که سخن سید بالا  
 آمدی گفتی که با سادات سخن شریعت نباید کرد با ایشان سخن بحدت باید کرد نقل است که چون در حجر  
 خلل شد و تلمه را راناسا نکا که گبری عظیم بود از دست مسلمانان گرفت و اکثر مسلمانان را شهید ساخت شیخ  
 احمد مجد پیش ازین حادثه بهفت روز حکم اشادت خواجہ جرگ خواجہ معین الحق والدین از شهر برآمد و به  
 مسلمانان خبر کرد که یکصدی برین شهر نظر جلال است فرمان بندگان خواجہ برین است که مسلمانان از شهر  
 برآیند و زد و شنبه ۹۲۲ شتی و عشرین دستمات یا جامه از مسلمانان از اجیر برآمد و شنبه دیگر کافران بر سر گرد آمدند  
 و آن دیار را تیر و بر سر آختند شیخ احمد پیش از ده ساله بود که با جمیر در آمده بود و قریب به نود سالگی از آنجا  
 برآمد و سه چار سال در تار نول بود روزی آنک دین مجذوب آمد گفت احمد ترا آسمان می فلیند پیش بر  
 خود برده او خود نیز در همان شب مثل این چیزی دیده بود همان ساعت متوجه ناگور شد و در چند روز  
 از در فضا بدار بقار حلت فرمود گویند که در حالت سکرات بعد از آن که اندک افاقت دست می داد  
 دست برآوردی و دیگر هرگز نگفتی و بخود شدی در همین حالت الله اکبر گویان جان بحق تسلیم کرد

و عاده بود تقریب آن در حالی  
 معقول این در که حضور مذکور  
 و عادیان آن در یک مناسبت  
 آمد و آنکه عادی حاضر تر شال  
 و این زمین و کما که منقوش در آن  
 حلیه بیان ترغیب داده است  
 خود را که در دست می بیند صاحب  
 بهین خود را به پیر بنا آشتی افشا  
 حسنه و آن آفره حسنه و قنا  
 فدا بخت هر چه نموده اند  
 طریقی و کمال غایت و مقام  
 که حالت عالی تا نهایت  
 حقیق منزل لذت بهر آن  
 جوانی در حلیه بیان جمال  
 کرد و اعلی است صاحب گردد  
 وقت حضور و تلقی مباحث  
 بر کلام از افراد حسنه را جدا  
 که در طلب امید برین منتظر نشود  
 کند و مراد و تفریح نماید و اندک  
 چه نفع و لذت در کار و آن نشود  
 دیگر حاجت نیست و باید داشت  
 کرد و بخت و نیاز بود که وسیله  
 از تر گردد و موجب باکی کار  
 عقبی و سلامت دین بهر آنکه  
 در عین این داخل من نیست  
 و خلاصه و مختصر تا دین را استقامت  
 تمام یافت و طلب من حاجت  
 است اگر فرزند در دنیا و دلت  
 جات سخن پیش آید یا که در  
 روی نماید برین سر غم نیک  
 و حاجت بخیر بود و در مسکن  
 بود و معهود بهر معهود خواه  
 اما ملک ملک است از تو بر  
 بهر غم کفایت بر در غم معهود  
 حقیقی کوئی اما این مقام



تجربست چنان بلند که پاد  
 همت از قضاوت استاده مقام  
 میلند که به بخت عالی که  
 بکرم ذات سلیم باشد لب  
 از ادوی و فیه پاک از دونه  
 بود و بس خالصت الهی  
 از قضا و با محله انوار کمال  
 ست کانی و تدبیر کمال  
 و استغفار و طلب غیر سلط  
 نام و قوت باشد از غلو  
 بهیم خدای هر بخشاینده  
 تاهم حیات و دنیا آفرین  
 لطیف عاقل و قادر  
 بطلب خدایت و خورشید  
 گواهی کند از بزم طهر  
 مرسلست مکاتیب بود که  
 از غرض و عاقبت بر حق عال  
 نایب ازین بجزی که تبار  
 گفتش در وقتن بوده باشد  
 نیانت الایمان حرم غایت  
 هر دو حکایتی و مجوری  
 از منزل معتقد پیش ازین  
 بهی برافقت است با عدت  
 توفیق بالو بهی استاد و  
 سوری زاده و معتقد از عود و  
 گرفته و قبی الاوقات حضور  
 یافته بود چون جلالی بود توفیق

در بیت و پنجم ماه صفر سنه ۹۲۴ هجری و عشرين و تسعمائة در روضه مخدوم بزرگ سلطان التا کرین پایان  
 میر خورشید یحیی یافت رحمة الله علیه و تار تار رحلت اورا ملحقه تار نولی که مردم صالح و مقبول مقتدا  
 شایخ و مورخ و بار خد بود و در زبان صبا بشرف صوت شیخ احمد مشرف شده چنین یافته است قطعه  
 نظر بسته بود احمد مجد شیبان بزودن خدا یحیی زابلز شایسته که تار تار آن پیر خود نار نولی با برادر از  
 جمله شیخ زاید بن نقل است که در تار نول مروی نامور بود از ملک مرید او شده و او را با برادران که ضعیف  
 بود و خدمت بود در درازی این مرد که آب پد کرده و بر سر خود نهاده از بیرون شهر به خانقاه شیخ آورد  
 و مردم شهر غوغا افتاد که ندانی برای خانقاه شیخ احمد آب میکشد چون نظر شیخ بر وی افتاد گفت بابو  
 احمد باین کار از تو راضی نمی شود برو برادران خود را خوشنود ساز و از ان خصوصیتی که بایشان  
 داری باز آئے تا من هم از تو خوشنود باشم نقل است که وی بعد از ان که از آمد و رفت مجلس  
 ملک توبه کرد و مرید شد و درش او این بود که نیم شب بر روضه خواجیه بزرگ معین الدین می در آمد  
 نماز تجمید میکرد و از ان وقت تا نماز چاشت تکلم نمی کرد و بعد از فراغ و قناعت و نماز چاشت در ان  
 علوم و یدیه می نشست و بعد از اوقتی قنبله بر میخواست تا وقت عصر با و او مشغول می بود و بعد از ان تفسیر  
 مدارک میان اهل مجلس بیان فرمود و در بیان و حد و عهد چندان گریه و حانت کردی که صوفیان در  
 حالت سماع کنند و حیثان او همیشه از غایت بکا و میلادی سریش و مرید بودی و این وظیفه تفسیر مدارک طایفه سلوک  
 مشایخ ایشان است که خواجیه حسین ناگوری و شیخ حمید الدین صوفی نیز همچنین میکردند و مقتدا سال در اجیر و همین  
 منزل گذاردند و نقل است که چون شمس الدین خان به روضه خواجیه آمد و روزه روضه خود کشاده میشد چون  
 این بر در میان مردم شهر ناش شد شخصی دزدیده از برای امتحان نیم شب بنال او گرفت چون شیخ در  
 در دانه و در آمد آن شخص نیز خرامت که در آید و تخته در او را رنگ گرفتند از عقب فریاد کرد که میان حمید  
 توبه کردم مولنا محمد ناولی از او ستاد خود مولنا عبدالمقتدر که مروی عالم و عامل تشریع و تشیع و تقیه  
 و فقه مرید شیخ احمد بود نقل میکرد که من در نار نول با چند مریدان دیگر این تار باب از شیخ معائنه کرده ام که  
 در روضه شیخ محمد ترک اقم شده است رحمة الله تعالی علی جمیع عباد الصالحین

## شیخ حمزه دهرموی

از اولاد شیخ الاسلام بهاء الدین زکریا است سلسله او بهی سده محمد کیو دراز میر سید پیری عظیم بابرکت  
 و نعمت و کرامت و معجزات و دائم اعباد بود که بر ائمن بود از زمان سلطان بهلول تا زمان اسلام  
 شاه باقی بود و از ابتداء حال بخدمت یکی از ملوک مشغول بود گویند که شیخی پاسبانی سرای او میکرد ناگاه  
 بنظر او بخت که خدمت کسی باید کرد که او حافظ من باشد من حافظ او باین خیال برآمد و بزرگوارت

رفیق شده و زاده و احاطه شرق  
 بهم رسیده بود و بوقت رفت  
 و بوقت نامه و سلامت آمد  
 بحضور نشست اکنون که می بینم  
 باز آن سزا غلبه می آید و  
 باعث محبت آن مقامات  
 چو ش میزند که با آن اساطین  
 اگر کی یاد گیرم دی کنی و مقام

خواهر بزرگ معین الحق والدین با حیرت و در انجا دیوانه بود باین نام از وی نقلی یافت و با شیخ احمد  
 مجتبی صحبت داشت بعد از آن دید با خود آمد و در هر سو که قصد است که روی از ناراضی تو من گرفت  
 و بدان او در نرسد می بودند و تبت او در اقامت و هر سو آن بود که در انجا بعضی سادت بود و نکران و وضع  
 اشرف خارج شده بود و در هر رات تربیت کرد و تعلیم فرمود و معلوم می فامی خون و دیگر باین انجا شد  
 و طایع همان و فقرا و اسات می کرد و ابواب قنوج سردی بسیار و در انجا طایع نداشت  
 همه را حرف فقر کردی و چیزی نگاه نه داشتی و اولاد و ازواج خود را نیز آنچه قسمت می آمد میداد و زیاده  
 از آن روا نداشتی و حتی از آن باز که در کسب عونت نداشت بدین خاطر اجاب و چنان رفت و خام نرفتند  
**تعلست** که وی روز جمعه برای نماز از هر سو بنار تول آمدی و در راه بهیم جمع کردی و پشت و زان  
 استی و در جای که فقیر نشسته بودی بوی دادی **تعلست** که وی می گفت و دنیا مثل آتش است  
 همان قدر بس است که از وی چیزی بچند بخورند و در وقت سردی نرسند چون زیاده شود بسوزد  
 و ملاک کند میدی از مردیدن وی می گفت که یکبار مرا شیخ بجانب ریگستان رخصت فرموده بود و در میان  
 افتاده بودم تشنگی بر من غلبه کرده بود آب بران واد می ار محلات عادی بود بخاطر من گذشت که  
 مشایخ ما تقدم چون میدان را بجای می فرستادند میدان بجای آب شیر می یافتند من درین باب  
 بی آب بلاک بشوم ناگاه چوبانی را از دور دیدم که کوسفندان می چرانند و در غلای مشک است نزدیک  
 رفتم و گفتم که اندکی آب در حلق من بریز که از غایت تشنگی می میرم وی گفت که اینجا آب کجا است درین  
 مشک شیر است اگر بخوری اندکی از آن بخورم بعد از ساعتی باز تشنگی غالب شد ناگاه دو میان تلها  
 ریگ دیدم در جای قشیب که آب شیرین و خنک پر شده مانده است آب را سپهر خورم و حیات از سر  
 مانتم و فایده شنبه در شنبه نهصد و پنجاه هفت است لا و پنج ماه ریح الاخر و نماز شام بود و در وقت  
 تمام ده بود و در وقت سوم جان بحق نسیم کرد رحمة الله تعالی علیه

## شیخ احمد عبدالحق قدس سره

مرید شیخ جمال پانی پی ست و در ویش صاحب تعریف و مظهر خوارق فانات و کلمات و صاحب شوق  
 و ذوق و مکر و حالات و فقر و تجربه بود جذبی تو می داشت و نظری هر چه از غلبه تو لاد و مقام بود  
 و مرقد او نیز در انجا است نقل است که وی هفت سال بود چون باور او از پزی نار تجدید بر خاسته روی  
 نیز بر خاستی بطریق که باور را خبر نمودی و در آن به خانه به نماز مشغول شدی چون نماز را فرمودی سبب مهربانی  
 داشت منحل کردی و بر احمیت حق غایب بود با خود گفت که این راه زن است که مرا از عبادت حق باز میدارد  
 سرور عالم نهاد و طریقه حق را گویند که اندک آنچه وی بسفر سپردن آمده و زده ساله بود وی را ایرادی

سرب برسانی چه شود و حق  
 بی این اندیشه و خطای ازین  
 خیال نیست تا در پرده غیب  
 چیست و اداست ازلی هر چه  
 رفته است الا آنکه دران مبادول  
 از قید تدبیر و مصلحت نشوی  
 حاجت کلانند بی مصلحت آمده  
 بود چیز بی اینچنان و تبت  
 و موجب توقف کرد و در پرده  
 خیال نیست آن محقق و  
 خواستی دارد و صلاح نیست خود  
 در آن می اندیشد و مصلحت معلی  
 در آن می بیند که اگر تفرقه عرف  
 خدمت آن استاد نکرده و در  
 پریشانی بنیاد و بدید میگفت  
 ابله این روزگار را ده در مقام  
 محبت و ششانی با میایدی  
 سعادت بکران شرق و آن  
 محبت و کار شد جای هیچ تدبیر  
 و شایسته نمیدانم بود مانع نیست  
 و با الجود اگر اختیار این سوره  
 مصلحت و تدبیر است و انچه  
 محسن عالی بیشک مقدم خواهد  
 آمد بر سر و الا شهادت خواهد سپردیم  
 زیاده اطاعت از مقام ادب  
 در رست و اسلام و العاقبت  
 بالحق آمین الرساله الصادقه  
 و العشرین سلوک طریق  
 انجلیج بالا جناب من  
 الاخرات و الاعوجاج می کند  
 را الله الله حق رسول الله  
 علم شریف می خواهد بود آنکه بر  
 حکم سبب خرید و مصلحت و فایده  
 و دست و استیفاء و تنگ



طریق نامه این بود مشرب وی عشق و محبت صحبت برینا مباح بود گفت احمد از مکانی خبر میدهد نیامنی  
باری در صحبت مرد با باش تاگر بوی ازان عالم بجای چند سال در مقام و بیایان انشهر یا باوی یا  
یادی گویان میگفت باز گفت احمد اکنون بسیر و بیم در زندگی در قبر در آئی قبر بدست طوطی گاه میدود آمد  
درست پیش ماه درین قبر مشغول بود نقل است که در خانه او چهری شده بود عزیز نام و در وقتیکه  
مؤلف شد ذکر حفظ حق بر زبان انداخته بود که همه حاضران این ذکر را از وی شنیدند و در حق عبادت  
بسیار از وی ظاهر میشد و زی اذی خانه فی ظاهر شده بود و در مردم عوفا افتاده بود که هر چه خواست  
در جهت ما عوفا می شد باین گفت و بپروان آمد و در کورستان است و مکانی را اختیار کرده گفت  
ایجا بگذرید باشد و نیز را بعد ازان در حقی حادث شده و در ده سر روز این عالم بگذشت نقل است  
که وی میگفت منصف بود طاعت تیار و دوا سراد بپروان زد و بعضی مردی را گفت که در با باوردی برند  
و آرد غمی آرد و میفرمود نظامی شاعر تا حق بگوید گفت بریت صحبت نیکان ز جهان دور گشت  
عوان غسل خانه را بنور گشت زیرا که صحبت مصطفی علی اندنلیه سلم چنانچه صلح و ابو و یحییان ارباب  
حال را و یحییان از الجلال را اکنون بریت نقل است که وی در مسجد جامع اول وقت میرفت  
و جازوب بدست خود میداد مدت چهل و پنجاه سال در مسجد جامع رفت تا نمایند داشت که کسی بجا  
کدام طرفت چون دهان میشد مریدان ذکر حفظ حق بلغدی گفتند تا آن آواز در گوش او می افتاد  
برکت آن میرفت و اکثر احوال ست بودی و چشم بسته بودی و ذکر آید مریدان او اکثر احوال  
حق بود و در سلسله ایشان مهمو راست که در وقت ملاقات یکدیگر بجای سلام علیک سخن حق حق  
حق و میند و کشیت عاقلی نیز همین کلمه میکنند و در منتهی مکاتیب نیز همین کلمه بگویند بگوید آفر  
در انجام هر کلمه دینی و دنیاوی چنانچه بعد مملو و تکبیر و نه و ما نحمدن و غریب و موخت و ما نرا مود  
همین کلمه را سه بار بگویند و بلند بگویند این علامات مریدان درست و شاید کسی را در اینجا خلیانی از  
طریق ترک سنت سلام و تسبیح بگوید میگفت و الا ان ابن ریم چون خلوت سنت بود بر افتاده است  
اما انتفاع مکاتیب بدان باقی است و لا باس فیہ و فانش پا نزدیم جمادی الثانی سنه  
هشتصد و سی و هفت در زمان سلطه ابراهیم شرقی الله اعلم نقل است که وی میگفت است  
پاک حق بی نام و بی نشان است اما اگر اسمی از اسماء آن ذات پاک را اطلاق کنیم بهتر و بزرگتر از اسم حق  
نیا شد که معنی اسم حق سزاوار همه کمالات و ثابت بذات است پس اطلاق اسم حق مرآت پاک  
را اطلاق بر وجه کمال باشد و شیخ عبد القدوس در ساله انور اصفیون در توبه این فعل بعضی سخنان  
موافق اصلاح ایشان گفته است و چنین گویند که اکثر مریدان او بهین کلمه جان داد و مدد در خانه نون  
از طیب می آواز می شنیدند نقل است که وی روزی بایاران خود گفت که در گازدن چهره اراغ

حصول اسلجانات و قبول  
درگاه و حوال رحمت حضرت  
الیه بعد از ادای تقاضا و فرض  
بر چیزی دیگر موقوف نمیدانند  
و نیز استقصاء استیضات  
وقت تکلیف و اقل زیادهای  
این عبادت توفیق یا میند  
و جیب زیادت در حجاب  
و عزیزت و مراتب رفاه و محبت  
انجیر از غریب غیر شناسی وی  
که لایحه تقاضی مست کرد  
و مراتب مقام نوافل  
عبادت بی نهایت است و  
تفاوت در جاساسان و  
مراتب مقامات مقرران  
تفاوت درجات عبادت  
است و راه راست که منزل  
مقصود کرب و محمل به  
درگاه بولی توفیق است بماند  
عبادت و در تکران میباید  
استادش را در کمال عبادت و  
صراط مستقیم یعنی عبودیت  
چهره در گزینی را که راه راست  
است و دیگر راه نیست و اگر  
سنت ناراست است و  
در راه ناراست است بسیار  
و میباید و رسیدن بمنزل مقصود  
در خوف و طمأنینه و باز در ملاک  
شود و یا چنان داد و در ترانده که  
رجوع براه راست مقصود گردد  
و اگر در چند دفعه در راه  
رحمت و براه راست  
رجوع آورد و دوی بمنزل  
مقصود که در سلطنت ماندگار  
خود را بماند راه است

خواجہ اسحاق گزرونی می سوز تار و زخم تها مت خواهد سوخت مانیزوگی از طعام بچرم که تا انقضای  
 عالم بخورم و هیچ از آن دیگر نشود و وگی آوده بر یگانها آش کرد و معانی در آن دیگر بخت  
 از آن دیگر را در میان راه گذارد و داشت خلق آئینده و دند طعام از آن دیگر بخورند و آن دیگر  
 همچنان پُر بود و بعد سه روز گفت ای عبدالحق اشهره آفته رزاق مطلق حق است او دادند و بندگان  
 او اندر تو ازین میان بیرون آئی و یک را اندر یکسان فردا در دو یکیری از بیای می یقرطالمیان  
 حق بخت و دیگر را بر زمین زور حتمه الله علیه و علی خاصه عبادہ اجمعین

روایت مکتوبات شیخ  
 بیان بخاطر مدینه که آنجا  
 زمین راه بر گشته اند و در آن  
 بسیار مگر گشته اند و راه رفت  
 نمی ست و می نماند که این  
 است و بر بر و جانب وی  
 شبها در میانم و بخواب  
 پیدا آوده که هر یک بقدر  
 و پیش که وارد از منزل حضرت  
 در آغوشه و یکسانم بر راه  
 راست میستم روده و بر زمین  
 همچون شمال کنند و در خود  
 هیچ نماند که این آنکه با  
 در غم پیچ اندر دمی چند  
 بر نکرده و راه را دست  
 اهل ساجده سعادت  
 و افشش خبر چندین

شیخ صلاح درویش

در قصبه رودی بالای حوض خفته است شیخ احمد عبدالحق سیکو بد که چون بعد از مسافرت برودی ندوم آوادم  
 بر تو که وطن اصلی فقیر بود و لیکن اجازت سکونت از شیخ صلاح خواستم که وی صاحب لایحه بخاید  
 در عرض دی رفتم و فاتحه خواندم و در روز بر حضرت سید کائنات صلی الله علیه و سلم فرستادم پیشتر عرض  
 کردم که اگر یک معلول یک مسوچه باشد درین مقام سکونت تو اتم کرد از قبیل شیخ صلاح آواز  
 بر آمد عبدالحق در حوض در آئی و معلول و مسوچه بر گیر در حوض در آیدم و دست انداختم اول دست من  
 بر سر چه افتاد و برگزتم بار دوم دست انداختم لیسان یک چار پائی که نه بدست آمد بر خود گرفت

میان خلقی فتوری در کار خانه  
 استقامت را و یا معاذ الله  
 از آنکه بر گزندی بر راه  
 نیاید هم در اوای خدایان  
 گمراه شود و هلاک گردد یا  
 جوش بر راه راست و در  
 افکند الله اعلم بکراهه  
 باز نیاید سبیل سالک راه  
 سلامت و قاعد طریق حق  
 آنکه در هر دم در هر دم بسیار

شیخ جمال گوجری

وی مریدی بود و در آوده با شیخ احمد عبدالحق مصاحبت داشت شیخ احمد گفته است که از بکر تا میزده  
 مسافرت کردم با پنج مسلمانی طاقات شده الا در آوده یک بچه را دیدم و اشارت بشیخ جمال گوجری نمودم  
 که در آن ایام که شیخ در آوده بود سنگ ماده همراه داشت دی بچه زائی شیخ میر بانی ولایت او کرد و همه  
 اعیان و اکابر و امراد شهر را میهمان ساخت روز دیگر شیخ جمال گوجری شکایت کرد که شام تمام شهر را طلبیدیم  
 و ما را نه طلبیدید گفت جمال الدین میر بانی سنگ بود سگانه را طلبیدیم که الدینا جیفه و طایه را کل  
 تو از جمله آدمیانی ترا چون طلبیم ؟

رود و گران راه باشد نفور  
 قدم داد تا کجا افتد و کلام  
 جانب رود از غیاست که  
 سارکان این راه هر نفس  
 توبه استغفار و اعتقاد  
 با خند و توبه جوع ملت  
 از مصیبت بطلعت از  
 اوضاع باقیان از غفلت

شیخ بختیار

مرید شیخ عبدالحق است و مخصوص بوی محرم اسرار و واقف احوال او در سفر و حضر یادی یکجا بود و از  
 مریدان او کم کسی بود که در رعایت و قرب شیخ مشارک میسایم او بود و وی غلام سوداگری بود که سوداگری  
 جوامع میکرد و قتی مولای او در قصبه رودی جبهه سودا آوده بود بختیار را بر نظر شیخ احمد افتاد و معتقد شد  
 هر صبا و مسافر خدمت شیخ آمدی و بایستای تا شش ماه میرین منوال گذرانند شیخ بوی التفات نکرد

صالحی من خیر نماند

و نه پیر سید تو کسی و از کجائی و بجه کار می آئی بعد ششماه نظر عنایت بحال او برگماشت و از اذن نظر  
مستی دست داد که بخود شد و در آن خودی بگستاخی درآمد که احمد این چنین نعمت داری و بندگان خود را  
مردم میگزازی شیخ او را منع میکردی مست همین سخن بود قدری آب نوشانیده و از مستی به بختیاری  
آورد و فرمود بختیار بر مولی خود و در ضای او بطلب و در کار او باش بختیار سر زمین آورد و بگویند  
که مقام سکونت مولی او بود برنت مولی چون حال او جهان دید او را آرد کرد و بختیار را آنش عشق  
و محبت جهان غائب شده که یکدم قرار نداشت گویند که شیخ شرف الدین بانی تکی در عالم اسلام شیخ  
احمد شفا را شیخ بختیار کرد و گفت احمد ترا نزد کس عالم جهان که تویی نمی شناسد مگر بچاره بختیار ز خان  
و مان دل برگرفت و از جو پور برمدولی آمد و در خدمت شیخ مشغول شد و هر چه از او می آمد و می شنید  
و خلوص محبت بود بجا آورد نقل است که روزی شیخ احمد گفت بختیار تو بهم در سخن خفا چه می چاهی  
گفتی وی در حال کلمات آورد و بجا دیدن چاه مشغول شد و آب برآورد شیخ بران آب تکبیر مود آورد و  
قسمت کرد باز اشارت شد که بختیار این چاه را امروز از خاک بیرون بیاور تا بماند و از خاک این  
چاه صدف باید ساخت شیخ بختیار هم در حال خاک آورد چاه را با بانه داشت و از خاک این چاه جوهری ساخت  
و بیخ بر سید کاویدن چاه برای چه بود و اینها شستن برائی چه نقل است که روزی شیخ در حجره خود  
نشسته بود و شیخ بختیار در خدمت ایستاده پیر سید بختیار چیزی می شنید که تمام حیره از زرها حسرت  
فرمود بختیار را اگر کار باید اختیار کن عرض کرد که بختیار از این بیخ در کار نیست فرمود باز به بین چه می بیند  
چو هم از خاک ست نقل است که روزی شیخ احمد پیر خود را شیخ عارف بطلبیدن بختیار بفرستاد  
شیخ عارف بر در آورد و آواز داد وی میخواست که باز از خود جامه ست کند در تاقا کن بود که خود  
فی الحال تن را بجای خود بگذاشت و جامه برگرفت و بخدمت پیر رشتافت گویند که شیخ بختیار را شهنشاه  
جامع با کمال بود و در قضا و آن بی طاقت شاید که این طلب از جهت امتحان او بود و اوردان وقت  
و طاوالت کند یا نه نقل است که وی روزی پیش شیخ آمد و گفت که در تجارت دارم چه فرمان  
می شود فرمود بر دانا ما درای دو یامرد که همگور یا ولایت این فقیر است گویند که دی بیخ نخواهد بود و اندر  
برکت صحبت شیخ بعلم معرفت عالم بود هر چه گفتی از کتاب الله و سنت رسول بیرون نگفتی رفته الله تعالی علیه

# شیخ عارف

پیر شیخ احمد عبد الحق است صاحب سجاده و مؤلف چهل سال عمر یافت با هر طایفه سرفراست و همه  
کس را از در امانی بود و در نقل است که هر پیری که شیخ احمد را میشد غمیزیت روزی مشکو شیخ شکایت  
کرد که از شما یک پسر نصیب باشد هر پیری که می آید حق گویان می آید و عنقریب بر حجت حق می پیوندم

بیشاری استغفار معنی طلب  
سز و پشیدن بود می تا نور  
لطف و رحمت عالمی را که از  
استغفار به عصمت طهری شده  
و نظریه سباحت که اذان بر لب  
نشسته چو شعله آتش است از لب  
و اندام مقدار عذر خواهی  
آن که براه کج رفت و راه راست  
باز آید و نقد و مسلک طریقی  
استقامت است و سوساکن این  
و بیا که همیشه این خیال  
از این عذر غرض باشد از  
زنده خود با خبر بود و از ترس  
بعد منزل مقصود بجا باش  
به غفلت و کلاه و دیو نگرود  
از دانه زجر سیاست چرخ  
مردود این در نقد و خاگاه  
بجسته زد و یکی می فتنه کرد  
آدم از اذن و رسیدن براه  
راست و شمار گردد و در حدیث  
آمده است که اگر کسی باشد  
که در گناهی افتد و اذان  
استغفار کند و با نگاه باز  
در آن گناه افتد یا استغفار  
نمزد رضاد سرور زنی قضا  
بارش بدین معنی و کن  
منع بر نفس رود و بهتر بود  
از آن که گناهی کند و بپایان  
هر دو فعل با استغفار  
روی نیاید تا رفته و رفته به حقیقت  
فرگوید یا من سخی پذیرد  
و بدی، بجزای تسلیم یا بد  
و محبت بدل عبادت گردد  
و بکمال حاج بدو نیست ختم طبع  
درین که در باب ناستان

داود و دهقان از کافران در  
 یافتند و این مرتبه  
 است خود با الله  
 من زکی بختیت باقر  
 بشینان بیک جلوس  
 قیامان آمد و خلاص از شر  
 ایشان توبان یافتند  
 دروغ ایشان صدق بود  
 و در آنجا بجا بود  
 و تفرغ و زاری کرد  
 رحمت دوست سلطان خود  
 بزرگترین مدافع کرد و سینه  
 و سلطان او را از کفر نجات  
 بود و این نفس با حسن  
 هم مذکور است و بقیه  
 و کار خود کند و می کند  
 شکسته نگردد و با تحقیق  
 استقامت و استقامت از جانب

### شاه داود

دور سر بود و بخت و استعداد که خلیفه خواجه قطب الحق و الدین ست میرسد در پیشی فاضل بود گویند  
 که چون شیخ عبد الله شطاری درین و یار شریف آورد و مردم سوجه طاعت او شدند شیخ از دین و قصد ریافت  
 شیخ یار خازن و زنت و شیخ عبد الله را از هم بود که زبان بر و میخواست در زبان شیخ او را نش کرد و بزرگوتی که  
 داشت در زبان را میگویند و بر سینه و پا نهاد و بجز پیش شیخ در آمد و بر کسی که نشسته بود نشست شیخ او را احترام  
 نمود اگر ازم کرد و در آنجا مجلس خادمی از خادمان شیخ عبد الله گفت که بیچ بی ادب بخدا میداد است و  
 گفت بیچ با ادب بخدا از سیه است گفتند این چه سخن است گفت اگر بی ادب یکم در زبان را میفرموی  
 بلامت شیخ مشرف شدیم و بخدا میرسد شیخ خوشحال شد و از وی این سخن را به شنید و عنایت بسیار کرد

### شاه نور

مرید شاه داود دوست بزرگ بود و صاحب کشف و تعرف ظاهر و باطن وی در اول تقابل بود ناگهان شاه  
 داود و بر سر وقت او رسید وقت است و او وی را معانته کرد و گفت با یا تاکی حیر و بر جوب بر نی کار دیگر  
 من و بی با شارت شیخ از آن کار بر آمد و بقیه ریاضت پیش گشت و کمال عالی زد و او را خلیفه بود و در اسلام  
 شیخ بیک نام داشت و اگر چه وی مرید شیخ یوسف قتال بود اما تربیت داشت از شاه نور یافته و مرید و  
 او گرفت بیکر است و یکی صاحب حال بود و تفری داشت گویند که وی جدا نقل شیخ یوسف قتال به بی  
 آمد و در رفته او مشغول شد و قی و اقامه دید که شیخ او میفرماید من ترا با بر اسم خلیل سپردیم و از دست مروی  
 میکرد که وی اینست بطلب آمد و برون آمد این شیخ بیک و در آن زمان سوداگری اسپ میسکرد  
 بر سر فروختن اسپ بوضع خود که دیه است از چهار سوبه شد چون تبر بر پور رسیده شیخ بی را دید  
 که در لباس مشایخ نشسته است و گویند که شیخان هندوستان عجب زرقا بی با شارتی با شریقی  
 باطن دریافت و گفت با یا این طرف بیام ای ششای آن مرد که سپر تو را در اقامه نموده بودیم در آن بر اسم خلیل  
 که حکم لایزال من امتی او چون رجلا علی طلب اسم فرموده بود و من و کی نیز شناخت و اختیار ملازمت او را  
 شیخ او را تلقین ذکر کرد و وصیت کرد که عداوت کنی برین ذکر و شرم کنی از بیج پس در خدمت کرد و بعد  
 از آن وی بجانب هند رفت و بر آنچه شیخ فرمود عمل میکرد و میجمع بود و از ذکر کردن شرم کرد اما

عزت گیرای او تقالی و  
 تقدس شاه و الله الحق  
 الرساله السالیه و الحشر  
 کشف الاستار عن تحقیق  
 معنی الکلب و الاختیار  
 لا اله الا الله محمد رسول الله  
 لا حول ولا قوة الا بالله اعلى  
 اعظم سالان طرق تحقیق  
 در افغان سر حقیقت هر کاری  
 و بر علی که گفت از اول و قوه  
 خود تبری باشد و از دست  
 عمل اختیار خود خالی و غانی  
 و تدبیری و اختیار که در  
 خالی برای ایشان کرده و  
 وضع نموده است از غایت  
 مجاهدات و اقسام طاعات

بانی این خطه را دفع کرده بمقتضای وصیت شیخ علی کرد چون باز بملازمیت شیخ آمد فرمود با باچرا اندک زحمت  
 شرم کردی عرض کرد که بنده هرگز انچه فرموده به ناسرک نکرده است فرمود یا دوری فلان شب که این معنی  
 بخاطر تو منظور کرده بود من همراه تو بوده ام نقل مست که شیخ پیرک سماح لبیا کردی اما قص  
 و نوحه که بودی گاهی بود که یک دو سه روز پیش افتاده بودی گویند که در آنجا در میان مردم  
 بود مگر سماح و محالست مشایخ از وی بقصد احتساب به شیخ پیرک رفت از دور نظر شیخ  
 برداشت و گفت در گرفت از گرفت مجرای این گفتن آتش و شعله در آنست و این محالست در گرفت  
 چنانکه در بعضی آمده به پیش آفتاب آنکه چنان گاز از وی نه است از بعد از آن معتقدی شد مشغول شد  
 بنادر یا صفت و بعدی مر قصب بود که استخوان بران او به شد به شیخ حسین مهرندی که ناقل این  
 حکایات می گذشت که ایشان را نزد یک بود که وی را خاطر فراموش کرده بود همیشه در شش و  
 خاست استغفار می گفت و هیچ نوع آن خاطر را با نیت در نیت و اگر کسی استغفار میکرد  
 طاعت انبیا را نداشت و وی مرید شیخ عبدالمقدور نور بخش بود که از ولایت شیراز آمده بود وی  
 نیز به یاریان با وی نیز اظهار توانا شد مرید شیخ پیرک آمده و مجروحیدین گفت با باین خاطر را از  
 خود دور کن از شیخ گفتن و از وی خاطر دور شدن و این شیخ پیرک از این سلطان معلول  
 تا و انال نامان دولت اکبر شاد باقی بر رحمت الله علیه

نقدیه اوقات بجا آمده اند  
 بر حسب علی ترتیب  
 ثواب نگارنده در نظر ایشان  
 در نقل حق و توفیق دولت  
 وی همان نامه به میان ایشان  
 و الحقیقه که گویند این باشد  
 و آنکه گویند کن علی و در جود  
 معنی نقل بر حال در وقت خود  
 بود و چندین بار اختیار فرمود  
 در بسبب علی ظاهر فرمود که  
 الله زنده بادی علی برادر  
 و بمنزله مقصود مدتی و آنجا  
 خود بر حکم و در احباب که از پیش  
 اگر چه در حساب بر اینها بود و توفیق  
 صحت و دارای کاش که می گوی که  
 در بر حال باشد علی می دانند  
 تا انچه بر مدتی از آن بگذرد  
 از طریقت و طریقت مشایخ  
 سر و وجه و صفت حاصل و  
 ناعا با و در آن احوال و مقام  
 فقر و فاقه و کم باشد و بی گفته  
 از سخن فی الواقع و کمال  
 نقد و نقل و انتباه که کمال  
 جبری میگوید که در این حال  
 نبوت باشد علی و جود دان  
 چنان باشد که گویند قدری  
 مذکور در انتباه باشد  
 سر حقیقت چنان شود  
 گویند مشرب و به دوری تدبیر  
 آن طایفه از علی را از خود  
 داشت و بنده را خانی احوال  
 خود گویند جبری که آنکه خود را  
 مجبور محض نموده و اصلا  
 نقل اختیار خود نموده و بگویند  
 آدمیان یا شش برکات

## شیخ سعدالین خیر آبادی

مرید شیخ مینا است بزرگ بود و حفظ حدود شریعت و آداب طاعت یعنی زانی داشت و موصوف بود  
 تبرک تجرید او نیز بر طایفه پیروان خود بود و دوست بود و جود سماح عالم بود معلوم شریعت و حریت  
 در علم نحو و فقه و اصول تصنیفات و در مثل شرح مصباح و کافیه و حسامی و بنودی و امثال آن  
 و بر رساله مکیه شرح نوشته است معنی تجميع السلوک بطلان نهاده جلای که از لغظات خود و جهانیا است  
 نسبی از لغظات و حالات شیخ مینا زودی دست کرده در وقتی که وی نقل میکند میگوید قال  
 شیخی شیخ مینا ادام الله فینا و تبرک جاک می گوید قال شیخ شیخی مراد از شیخی که ام الدین لکھنوی است  
 وی در علم فقه هرگاه گرد مونا تا اعظم است که از قضا و تنهای عصر بود و شیخ مینا نیز پیش مولانا کتاب  
 عوارف المعارف می خواند و قتها بخدمت پیروان می کرد که معلوم بندگی خندم سنگ که طبع جده شیخ  
 الفلا این کتاب کافی است و درک معانی خود خاصه احوال شریف ایشان است اکنون  
 ملازمست درس معالی از برای حدیث فرمود که بابانه دیانت است با وجود علم ترک تعلم  
 کنند و علم خود را تلفا نمایند و او را میران بسیارند چنانچه شیخ معنی بزرگ بود و صاحب دینی و حالت و بر قدم  
 آدمیان یا شش برکات







بودند و اهل ایشان  
نیز بحقیقت الهی بوده اند  
نعمت ایشان فراتر از حد عقلی  
باشد بر آن وجه که در بیان  
مبعض سبب علایق تفریح و  
سپاس باری است تا  
عمل نمکنند چرا که با وجود  
پریشانی در نزدیکی غایت  
الهی و جلی بر آن جاریست  
که با علایق از جنده بود نباید  
چرا که اندک به و بیشتر  
نیاید و اگر قهراً بی آن  
آورد و اگر قهراً با وجود  
نیاید و اما مسکن و دعوت  
و بی باقی جاری شده که هرگز  
این چنین نمی کنند و عمل  
بیشتر نمی برد و با عمل  
به مدتی نمی فرزند و از اینجا  
تفاوتی درونی دیگر پیدا شده  
که در این میان که است اول  
و کما می بینید که با این  
کرد و کار نیست و آنکه غایت  
را نخواهد کرد و این را اما از  
سرم خود در مدتی خلاف کند  
نه در دعه الا که فراموش کرد  
بخشود و کافر را به بیشتر  
این حکم دوست عقل را در اینجا  
مخفی نه مسئله تعارض و قدر  
اختیار نموده از قواعد  
اسرار است اینجا ایمان باید  
آورد و در حقیقت  
بحث گفتگو در اینجا ظاهر  
بود و حق علمی و دین حقیقی  
در حق برکت این اسرار  
بنده عمل باید کرد و کوشش

از اولاد او در آنجا است و ذات اولیت و چهارم ربیع الاول ۹۹ تسبیح و تسبیح او را رسائل  
است و در طریق سلوک و علم توحید و از جمله آن مفتاح الضیاع است و در می نویسد سوال  
سلوک چیست و مسالک کیمت و تزکیه نفس و تعقیب قلب و تخلیه سر و تخلیه روح چیست و منزل چیست  
و مقصد کد است و جذبه چیست و قبول کدام است و شریعت و طریقت و حقیقت چیست و چه  
مقام است و جواب مسالک در وقت رخصت است و رفتن حسی انتقال است از مکانی به مکانی و درین  
عمل از مسالک رفتن معنوی و استیصال معنوی است و این سلوک و این انتقال را مبدی نفس  
تزکیه می نامند و تزکیه نفس آنست که نفس را از صفات ذمیمه حیوانی با صفات حمیده ملکی و انسانی  
بله انگیزی و تمسک فی موصوف ساز و سلوک دل را به تعقیب هدایت و آفتاب که آینه دل را از زنگار  
تجرب و رسوم و نیاید و عمل بدو بر نهد و در حجب و دنیا و اندیشه مالا معنی مصداق گرداند و تخلیه سر  
آنست که سر را از اندیشه ماسوی الهی و از غوغای غیر حق اگر چه بیشتر بود خیال دارد و با سبانی سر  
کند یعنی اندیشه غیر حق را به سر خود راه نهد و اگر چیزی بیاید یکبار بگذرد و بی غیظ و عداوت  
که بنور مشاهد حق و بدوق و شوق و محبت و اسرار و انوار مشاهد روح را متجلی و متجلی گرداند پس  
حقیقت سلوک عبارت شد از تبدیل اخلاق حیوانی و خروج از صفات بشری و تخلیق با خلاق  
الله حضرت قلب عالم در رساله ملهات خویش بیان شریعت و طریقت و حقیقت فرموده الشریعة  
الاتباع و العرفة الانقطاع و الحقیقة الاطلاع الشریعة الانقیاد و الطریقة الاتقاد و الحقیقة الاتحاد  
شریعت که نیکی در میان است و طریقت از خود در ضمن حقیقت بدوست بهیچ شریعت  
زمان بهداری طریقت از میفرماید حقیقت با دوست برخوردار شریعت فناء است طریقت فناء  
حقیقت بقا است و مسالک در ابتدای حالی حسن است و در توسط عقل معاد است و در انتها نور الله  
است و در تیرالی الله نازل نیست و راه نیست زیرا که راه و منزل در میان ده چیز بود چنان بودی  
نیست زیرا هست و نه منزل حضرت حسین مصور حلاج را پسیدند کیف الطریق فقال الطریق  
بین اثنين اما در سیر فی الله منازل بیشتر است زیرا که آنرا نه غایت و نه انحصار است و مقصد  
رسیدن به وحدت حقیقی و بیرون آمدن از شرک و پندار خودی و دوی و جذبه عبارات است از  
رحمت خاص که آیتها و رحمت من عندنا عبارات از است و دعای مصطفی صلی الله علیه و سلم اللهم  
انی اسألك رحمة من عندك تهدی بها قلبی اما آفره بنی بر آت و فیض حق نیز تسمیه آنست  
جذبه من جذبات الحق تواری عملی اثنتین مصرع یک و ده عشایق تواری مبنده نواز :  
ان لم یکن فی ایمان و هر کم نجات الا فقره و الهامه تو مستحق نظر شوکال و قابل فیض که منقطع نشود  
فیض هرگز را فیاض و و میاشاره صلی الله علیه و سلم الی لاجد نفس الرحمن من جانب الحین و



چون می برقیقانی باشد  
معلوم است و غایت  
انحصار چیست و طلب تحقیق  
میخواهی بر چه چیزی باشد  
و بهانه جوئی برای چه اگر  
هنوز عذر بماند درست است  
استقامت پذیرفتن از یقین  
در دل نهاده که سوره  
ازین باید کرد بفرمانهای  
خود بعد از حصول ایجاب  
اشکالی نیست اما  
موجب است از حق کسبه و  
بسیار که از جانب خود در دنیا  
و آخرت باشد مگر در نظر  
و در لایست اما در لای  
آیات اسلامی نه شک و  
شبهات که میگردانند  
راه خوف و خطر است و آگاه  
نور یقین در دل بسیار است  
بسیار در دست خضر صاحب  
شبهات مخافان و غایب  
اهل اهدا و تافه ترین چیزها  
درین باب صحبت صالحان  
و خداوندان ایمان کامل و  
انفست مطمئن و کلوب متوجه  
است و این نیز بیست و نادر  
کیا با فخر و قرب طرق  
اتحاد بکباب رحمت الهی و  
تفرع از ذی باده گاه عزت  
از صدق توحید طالب  
از ترقب و انتظار  
مطلب است مشک  
پادمان متابعت پیغمبر صلی الله  
علیه و آله و در ذل و در دست  
و ملازمت ملازمی که اصل و

از شما امید کیسای دیگر است این کیسای بکار من نیاید شیخ را بر دی دل خوش شد و در تربیت باطن  
او میفرمود تا وقتیکه مدت ملاقات شیخ حسین با شیخ محمد عیسی با خورشید و بانموت خلافت و خرقه  
تبرک که از شیخ یافت بجانب و نقد مخص شد شیخ بهاء الدین دست بدامن شیخ آورد و التماس ابراهیم  
و اجازت نمود او گفت که پیر تو درین شهر است و از ما ترا همین مقدار صحبت نصیب بود بعد از  
مدتی شیخ بهاء الدین را در ایام ملازمت شیخ محمد عیسی کشیده بعد از مسابقه از لی در سلک  
مستقدان و در مدو به دست و نفعها یافت مغز به نعمت خلافت مشرف نشده بود که وقت  
رحلت شیخ رسید فرمود بهاء الدین خرقه خلافت نو پیش میدی است که از ما نگیرد و تشریف خواهد  
آورد و زمانی که موعود بود حاجی سید حامد جوینورد سید شیخ بهاء الدین نیز استقبال او بر آید هم  
و آئینه اولی خرقه پوشانیده و خلیف مسامت و نجات شیخ بهاء الدین در سنه

شیخ بهاء الدین

بن ابی جهم عفا الله عنه القادری الشافعی الحسینی صاحب حالات و جامع برکات  
و کرامات بود و ظن اصلی او فقه حنبله است که از سر کار میبرد است با استدعای یکی از ملوک هندوستان  
و بار خرقه آورد و تادری بود و مشرب شطرا داشت و آرا را مصل ایست که در این انواع از کار و  
اشغال و حرق و آداب آن بیان کرده است نسبت خود به سلسله علیه قادریه حلیین رسانیده  
لحق شیخ اسماء و الاضنین شیخ محی الدین عبد القادر الجلی انبه شیخ عبد الرزاق و لحن شیخ عبد الرزاق شیخ  
بدر شیخ الی شیخی و در شکی سید احمد الجلی القادری الشافعی و شیخی نقضی جمع الاذکار و البسی الخرقه  
القادریه فی الموم الشریف تجا الکعبه و اجازتی اجازه مدفقه بان اجیز من صیجری و الحق  
و البس من یستلحق منی ثقل است که او را در حال انتقام روح فیه جنان ذوق و رسالت  
درست و آوا که نزدیک با نر باق روح بودی گویند که شخصی در حالت نقابست غایب پیش او  
آورد بعد از ذوق وصال یافت و کان و لک فی احدی و شریف و تفرع و در رساله شطریه  
میگوید که طرق الی الله بعد و انقاس الخلق گفته اند تا ما رسیدن از ان طرق مشهور و معروف  
است اول طریق اختیار دادن نوم و صلاه و تلاوت قرآن و حج و جهاد است و در مذکران  
در سیدگان این طریق در زمان طویل اندک بموقع رسد و محم اصحاب مجاهدات و انصار  
در تبدیل اخلاق و میم و تزکیه نفس و تصفیه دل و تجلیه روح و جویق انبار و صله  
بعد از طریق اکثرین ذلک طریق سوم طریق شفاعت فاه اصول بنهم و انصار  
غیر هم فی انبهایات و این از ان دو طریق اقرب الطرق الی الله است اصول

شماره چیز اند اول تو به و هو الخروج عن كل مطلوب سواء أتم زبد عن الدنيا و محبتها و متاعها  
و شها و تها تليها و كثير باسم توكل و هو الخروج عن الاسباب چهارم قناعت و هي الخروج  
عن الشهوات النفسانية و هي عزلة و هي الخروج عن محلة الخلق بان تزلزل و الا فخلق كل هو  
بالموت فاشتم توجده بسوى حق و هو الخروج عن كل داعية تا علوى غير الحق كما هو باغوت فاعلم  
مطلب و لا محبوب و لا مقصود الا الله بمقتضيه و هو خروج من محظوظ النفس باجابه هشتم  
رضاء و هو الخروج عن رضا النفس بالذات فى رضا الله تعالى با تسليم للاحكام الله العلية العلية  
الى تبرزه بلا اوضاع كما هو بالموت فتم و درست و هو الخروج من ذكر ما سوى الله تعالى دهم  
مراتبه و هي الخروج عن وجودها و قوتها كما هو بالموت و سابع رتبة اوضاع اندام الجوارح  
اسم حال و اسم مشترك چون صفت دعوت و درشتى روزه و دوا و با اسم جلال مشغول شود  
تا نفس مطيع و منقاد گردد چنانکه يا قهار يا جبار يا متكبر و بعد با اسم جمال چنانکه يا ملك يا قدير  
يا عليم بعه با اسم مشترك چون يا مومن يا تهيم و چون صفت انكسار و تواضع و ذل  
در خود نگردا دل با اسم حال مشغول شود بعه با اسم مشترك بعه با اسم جلال عيسى عليه السلام  
بذکرى مشغول گردد تا دل مصفا شود و ذکر کردن قرار گیرد و مقام ذکر برود نه نام در ستون  
است پس صدم مقام کلین کلین ذکر در ذکر اسم الله است که اسم ذات است نود و نه نام  
اسماء صفات است تا در ذکر اسماء صفات ست در عالم تکوین ست چون ذکر اسم ذات رسید  
از تابش لفظ الله الله الله وجود نانی سوخته شود و مضمحل گردد اینجا تا صفا آید و این بابت  
از محو شدن وجود نانی است و چون از خود نانی شود تلقیا با پس مرید صادق را بی ذکر هرگز  
دل کشاده نگردد و چون دل منور شود پس حقیقت اشیا برزگشته گردد و با عالم ارواح ملاقات  
شود ذکر تحقیق که شهود حق است و این منزل فتح شده و هم در آن رساله بعد از بیان کیفیت  
سلوک و آداب و شرائط و ذکر طرق و اقسام و اسمای آن می نویسد ذکر شرف ارواح یا الله  
یا محمد و در طریق است یک طرق است یا احمد را در استا بگوید یا محمد را در چیا بگوید و در دل ضرب  
کند یا رسول الله طریق دوم است که یا احمد را استا بگوید و چیا یا محمد و در دوم کند یا مصطفی  
دیگر ذکر یا احمد یا محمد یا علی یا حسن یا حسین یا فاطمه شش طریقی ذکر کند کشف جمیع ارواح شود  
دیگر اسامی ملائکه مقرب همین تاثیر یا جبرئیل یا میکائیل یا اسرافیل یا عزرائیل  
چهار ضربی دیگر ذکر اسم شیخ یعنی بگوید یا شیخ یا شیخ هزار بار بگوید که حرف ندارد  
از دل بکشد طرقت راستا بر دو لفظ شیخ را در دل ضرب کند دیگر ذکر  
در ازی عشر بعد از ادای نحر هو الحق القیوم تا طلوع گوید هزار بار و

و بعد از آن علم شریف حدیث  
ست خورد و به سخن پرداخت  
توفیق صاحب امر استقیم  
باشند شایسته شدن و داشت  
و در ایام اوقات رتبه و تقویت  
خود و از مواضع و اضرار  
آن بجنبه کردن ست  
استدوا و منقذ از احوال  
و هو احوالی طریق اسد و  
و ارضه و علی مدخلی محمد را  
و تبهیمین الرساله  
الست منه والعشرون  
ترک الاختیار و التذمیر  
بالا کتفا و تدریس العزم  
البحیرة الله محمد رساله  
و این در طلب سوال طالب  
و حاجات از نگاه باغیض  
و زیارات و قسم اندکات  
و رست که یک مجلس  
بیشی سرچ بر زبان وقت  
چنان آید امر او است و  
شهرات بیکو الله طلب  
نماید از محبت برضا  
خدا و در وی تالی نگارند  
و عقیده مشروط بدان خداوند  
اما مذنب ارباب مخصوص از  
ای صورت است که از  
نقص و در طلب بر او زمین  
از بان ادب بسته و پای  
طلب شکسته و از نظر او  
ایشان بر صفای حق و غیر  
معلق نباشد و هرگز عجب  
و عاصی نفسی در درگاه کبریا  
الحاج حکم نماید جز طلب

نیز خداوند بزرگوار را  
 و طاعت ایشان بجان حال  
 تال انیت که بدو در گذار  
 آنچه رعای نت در آنچه  
 خیر است بد آنکه اما با گذار  
 خداوند را آن که در آن  
 و اگر انشا در زند بید  
 تحقیق نگرند راه راست  
 است که بنده را ملایم باشد  
 و غایتی چند زبان ادب  
 از سهل و طلب بر بند  
 و بر باد مودیت و نسب  
 دنیا بیکدیگر با خواست  
 چه نشود و خواست خواست  
 مولی است تعالی بنده را با  
 خواست چه کارد اگر چنانکه  
 بیکم جیت بغری و محبت  
 پس صبر تواند کرد یا بقصد  
 امتثال امر بود و معیت که فرموده  
 او عولایان بدعا بپایند  
 باید که او را بدعای مخصوص  
 باشد بلکه مطلق خیر و آنچه  
 بهیچ وادداشت طلب  
 دارد اگر نیز اتفاق افتد  
 و حاجتی مخصوص پیش آید  
 بهر ایشمار رضا و مولی و  
 تشرفی و در تعالی مقرون  
 دارد و آنچه خیر صلاح و حق  
 حق در است و بخواهد یعنی  
 آنچه نفعده بسوزد و نفس الهی  
 خیرست و آنچه در شربت  
 نفس شرمیست خیر  
 انکاشته و نظرم و طلب  
 بر آن مقتصد داشته است  
 پس بنده باید که از تدبیر و

بعد از ادوار ظهر و هوا الظلی العظیم هزار کرت و بعد از عصر نه مرتبه الرحمن الرحیم  
 هزار بار و بعد از مغرب هوا الغنی الحمید هزار بار و بعد از عشاء هوا اللطیف الخیر هزار بار و در بیان  
 مراقبه میگوید بد آنکه کلمات مراقبه آنست که هر کلماتی و آیتی که در کلام مجید و خرقان جمید و دلالت  
 بر معنی توحید کند آن کلمه و آیت در باطن و هم کند چند کلمات بنشته شده بران قیاس کنند  
 کلمات مراقبه اول و هو علم اینا کنتم و هم اینما تولوا فثم وجه الله موم ام یعلم بان الله یری  
 چهارم و نحن اقرب الیه من حل الوریعیم ان الله یکلم شیء حیاً ثم یسمع و فی انفسکم افلا  
 تبصرون یقنم ان ربی مع السیدین هشتم الله حاضر الی الله ناظری شاهی الله معی تبهم مراقبه  
 اسم ذات محض دهم مراقبه یا حی یا قیوم یا زدهم مراقبه انیس و اندهم مراقبه هیچ اسم اعظم  
 سیزدهم مراقبه تلاوت کلام مجید چهاردهم مراقبه تصور فضای خویش روزی از روزات مراقبات نوله  
 آمد تا اصطلاح این توم بد اندیک مراقبه پسند آید و آن آیتات هستی حق همه حال و فناء خویش و  
 هیچ کائنات محسب پس هر کجا که باشد اسم الله را در باطن بگوید و صفاتی دل دست دهد و  
 وجه تسمیه مراقبه آنست المراقبه مشتق من الرقیب هو الحافظ یعنی مادام المرید مشغول بالمراقبه محفوظ  
 من شواغل اللذات الجسمانیة و الخواطر الخفائیة و الهوائیات النفسانیة و یکین متوجه الی  
 المحضو الصمیه فارغان غیره و انه قبل الفکر افضل من الذکر لانه تغل الباطن لا یطلع علیه غیره  
 یعنی مراقبه اسمرا گویند که مگاسبانی دل کند و دل را متوجه بحق دارد و هر چه غیر حق است  
 او را در باطن جای ندهد پس این چنین صوفی را صاحب دل گویند

**شیخ بدصن شطارک**

از اولاد شیخ عبداللہ شطاری است در زمان سلطان سکندر کوس میمنت و ارشاد و تربیت میبرد  
 و بر طریق شطارتلقین طالبان میکرد و هم کلان محمد رسول شیخ رزق الله بنجد مت اور سیده است  
 و تلقین ذکر یافته رحمة الله علیه

**مخدوم مولانا عماد الدین غوری**

از مشایخ دیار تار نول است آبا اجداد او لند و یار غرب ملک نجم رسید و از غور بهمه سلطان  
 شهاب الدین غوری بهندوستان آمد نقل است که دخی در عنقوان شهاب در کرب علم  
 نه کشیده بود بسیار زور بازو داشت در جنگها مهابا پهلوانان کشتی گرفتاری روزی پهلوانی مشهور  
 را که از وی قوی تر بود بر زمین آورده بود دست و مغرور بجانب خانه می آمد و یکی از علمای عصر

اورا درین حالت دید تا سبب خود را در او بدین حال مشاهده صحتی و غیرتی بحال او راه یافت  
و ازین وضع که داشت بشیطان شد و خواست که تحصیل علم کند اما چون در خردی این کار کرده بود  
مسی درین باب میخانه خود ملازمت و خدمت شیخ محمد ترک کرد و رنار نول ست اختیار کرد و شب  
در زانواده بودی یاد ادم طهارت و ذکر و تامل و تپاست جز براس طهارت بدو نیامدی و از به حاجت  
شیخ برای حصول علم استمداد کردی و دوازده سال هم برین منوال گذراند تا شیخی بر آ طهارت بدو می آمد  
شخص پیدا شد و او را از عقب در گرفت و گفت بخواب چه می خواهی وی طالب طریقه جواد خود بود  
علم و تقویست در خواست گفت برو کتابخانه بزنگان خود را پیش گیر و مردم درس بگو حق سبحانه و تعالی  
ابواب علوم و دینی را بر تو فتح کرد از شیخ آمد محمد مجید شیبانی رحمة الله علیه منتوسست که می فرمود من این  
مولانا را در ایام صبا در یافته ام وی بزرگ بود کمال اجتهاد داشت بیخ سنتی از سنن میل از سلطان  
صلی الله علیه سلم ترک نمی کرد فقیر و فقرا را بسیار دوست میداشت و این مولانا علاوه بر اولا دان مولانا  
عمادست که در زمان محمد تعلق بودی گویند که محمد تعلق در ایام غدر سلطنت خود گفته بود که فیض حق را  
منقطع نیست چرا باید که فیض نبوت منقطع شود و اگر کسی حال ادعی پیغمبری بکند معجزه نماید تحقیق  
می کنیید یا نه مولانا علاوه بر خود گفت که گه خود چه می گوی محمد تعلق حکم کرد که او را ذبح کنند و  
زبانش بر آرد رحمة الله تعالی علیه

## شیخ علم الدین حاجی رحمة الله علیه

مروی بزرگوار بود تارک دنیا و مجرد از علایق رزق خود از کسب کردی چون بگه مبارک رفتی یک بزرگوار  
درین براه خود گرفت و در راه تنیم و گاه فرخندی و خوردی و گدائی نکردی و در هر دو فتوح نشندی و خود را به  
بزرگی نمیداشتی کا حد من الناس از ندگانی کردی گویند کوی سید بود اما پیش مردم ظاهر نشستی عالم  
خان میواتی مرید او بود خواست که برای وی خانه و خانقاه بنا کند قبول نکرد و گفت شیخ محمد ترک صاحب  
ولایت است عمارتی که برای من خواستی کرد در خدمت شیخ بکن اولی حق شیخ محمد ترک چهار دیواری بیت بود  
عالم خان گنبدی بالای مزار شیخ بکرد که آنان آن گنبد موجود است ملا محمد نازولی از شیخ مزه و برسونی نقل میکرد  
که وی می گفت که تاجربن و شیخ صدر الدین که روی و شیخ علم الدین حاجی هر سبب بارت خانه کعبه رفتند چون  
بدریا رسیدند کشتی بانان تحقیق کردند که اگر کسی خویش و قرابت گذشته باشد گوید و دود و صلوات رحم بری آرد  
شیخ علم الدین داس و بزر درین کعبه بکمر بسته بود بچینایند و روشت که خویش و قرابت من بچینایند  
کشتی بانان تبسم کردند و او را بر کشتی نشاندند و آن در کس بوطن باز گشتند مقبره او بیرون شهر نازول  
است نزد یک برای که بجانب دهر سوزود رحمة الله تعالی علیه

تصرف مطلق بر او و ملا  
که خود را بدست اختیار و تدبیر  
مولی گذراند و تامل معین برین  
لایحه برد و این کار را بدین  
اندیشه خود را بایان ملا برود  
ست که خود را بایان گذارد  
که نمی بینم این بزرگوار و صل  
در غایت مقام است مدعی  
چنانکه ترک خوشت و استقامت  
تو بر خود راه جنگی گشت نظر  
وجودت و شهوات و غلبت  
بیت بدگاه کبریا ایستاده  
شانه باشد این مقام عارفان  
که بجهت تدبیران بیت سلطان  
فوت هم بر اندازد و در هر کج  
به مثال طریان و احوال مسافران  
در باجه و سوت و سلطنت که  
موش چو بر فرمان ایشان  
نهاد زبان وقت از گنگو  
سوال و هلب بسند و بعد  
و مت جز بر احوال مراد است  
حکم که گذارند و مقام مهران  
از باب یقین ست گذرند  
حق عین حق کریم تعالی و  
تقدس و صفت ربوبیت وی  
و عطا داشته و لطف و کرم  
او را بکمال حال خود ساخته  
تمام بهر بای خود را بتدبیر  
اختیار و ایستادگی گماشته  
فارغ احوال و مراد احوال  
بر سر فراخ و دست راست اند  
اند و آن خداوند که بی سابقه  
طلب و سوال خدین ابواب  
نعمت بر روی ملکوت داده  
و این نعمت شفا و وقت





# مخدوم شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ

بن شیخ محمد احسن الجیلانی الملقب شیخ عبدالقادر ثانی صاحب کرامات ظاہرہ و باحوال باہرہ و مقامات علیہ و مناقب جلیہ موصوف بود و کمالات ظاہرہ باطن برستہ سامع داشت و توری ملام و حلای بکمال و کمالات فوق الوهم و اخیال بسیار سے از عصا و کفار مشاہدہ جمال و معائنہ کمالش بسیار توبہ و نصوص می رسیدند و بشارت ایمان شرف می شدند و وی در ولایت و در شیعہ حضرت غوث انصاری است و در کلمات تاج آنحضرت و لکذا اورا شیخ عبدالقادر ثانی و مخدوم ثانی گریزند هر چند که آنحضرت ثانی در کلام در جمالی تر از ان باشد که کسی مقلب یا بن نقب باشد نقل است که وی در عفو ان شباب بغایت شرم و ترغ نودی و با سباب عیش و طرب بسیار التفات فرمودی تا بعدی که چند شب را آن تنی و مزامیر همراه ایشان میبردند در آخر حال که بر سجاده مشین و مقام تربیت نشست اجتناب کلی از استماع لغتی و تصور پردی نمود و مریدان طالبان را نیز از ان زجر و شمی فرمودند اگر ارجا تا ازین باب چیزی استماع نمودن چندان بیک و از طریح او راست می داد که قریب با نوبی روح می رسد و ابتدا احاطه و جذبه او آن بود که روزی در میان آن چه مشکاری گردناگاه در احوال بسیار عجیب و آداب غریب می تعلیم و یاد می کرد و در پیش در آن سیایان می نشست گفت بسمان اللہ و زی باشد که این جوان نیز از خلق محبت مولی اصل علی بچ این در احوال چنانکه او را از شنیدن این سخن حالتی دست داد و دل از خلق ماسوی سرگشت و همچنین روز بروز اسباب جذب آناد غوث از محبت بروی نامعنی نازل می گشت تا بکمالی خاطر این جانب نارغ ساخته بولی قوی پیوست نقل است که روزی دو ملازمت و الدما جدا و تدس سره قطعه چند از محل آورده بودند فرمود این را پیش عبدالقادر بر سر پلای پستین سازدی فرمود تا ازین محل بلای سکان شکاری جلها باز نداشتن را بخدمت مخدوم رسانیدند که آن محل برای این پستین بید عبدالقادر رعایت فرموده بود ندوی آنرا جلها ی سکان حرف خود مخدوم ازین سخن در غضب آند و او را حضور خود طلبید و آفتاب آغاز کردیم در ان شب غوث انصاری رضی اللہ عنہ بطلب دید که می فرمود عبدالقادر زنده است تربیت او من سکیم تر از زندان دیگر هستند تو ایشان را تربیت کن ترا عبدالقادر کار می نیست ازین واقعه حالت جذب و تربیت توبه اذ مولا و مقرر شد دست از جمع موباهلات و عیش باز داشت و بهمت بر انقطاع کلی هر گشت مزامیر ولایت لغتی بکشد جان و دل در شکار دور کرد و مخلوق شد و بسوگ طریق حق اشتغال فرموده چون بسنگی مخدوم رخت اتاامت ازین سرای نانی عالم باقی رسد منصب سجادگی و مقام خلافت از میان برادران بخت او متعین بود و لیکن بسبب آنکه ترک عزمت بادشا نموده بوده برادران هنوز در پیک ملازمین وی اشتغال داشتند ازین

عابدی و طلبه جلد چهارم  
در سبک دینی و احادیث  
نیز شانی در لای جنگ و مجروح  
با شد چایین نیوخل تدبیر  
در اختیار دست که در کون استقام  
این تا قدرت پس باید کند  
بچه کار با ی دین و دنیا  
نارغ نشیند و به راه سبک  
و جلد چهارم از مخدوم  
آنست که آنچه اما ازین شیخ  
کرده اند تدبیر و اختیار  
که با نوبش خود بر ان نفس  
طوبه را گیریم و اما این تدبیر  
و اختیارات که شایسته فعل  
و قدس مطلق در انت خود  
برای بندگان خود برداشته  
بر صانع و بن دنیا ایضا  
بر ان منوط ساخته است  
بدن و کوشش کردن بدان  
شانی طریق عبودیت و بندگی  
نسبت بندگی خود بهیست  
که هر چه فرایند آن کند تدبیر  
که ساخته است و در این باره  
است در این کتاب می دان  
پیش خود تدبیر و جلد  
آنکه کار برای دیگر ندوی  
در ای دیگر نیند می بندد  
خواستی نباید این معنی بود  
و اخلاقی که توانی خواست  
شاید است آن در خواست  
بند است و در است که بنده  
این را نخواهد این البتة  
آن باید خواست که خواست  
اگر خواست آن کند نخواهد  
و بعد مخدوم بنده میر کار

رنگد ز غبار پر چهره اخلاص باد شاه نسبت خدمت نشسته بود ایشان قیاح فرامین و اسانید واجب  
و وظائف ایشان او فرستادند و فرمودند که بار بایانها حاجتی نداشته است بهر که میخواهند بسیارند سالتها هم  
برین حال می گذرانیدند و بهر چه از دست افکاران میشدند روزگاری رسید صبری فرمودند نقل مست که  
یکبار یکی بادشاه عبدالرشاد را پیش خود طلبیدند نوشته فرستاد که اگر ایشان مجلس با اجدوز انقض النور  
مستقیم سازند عین سعادت و محض کرم خواهد بود و بادشاه ایشان را حدیثی که دعوی شیخ و بزرگی نماید  
بر چه اقصی است از این است و در خدمت رفته باشد بخود فرموده و متوجه این حدیث شوند آن حضرت در جواب  
بیشتر است **در شرح باب ازین باب روی گشتن نیست** **بر آنچه بر سرمانی رود مبارکباد** لیکه خدمت  
سلطان مستقیم بود خدمت **بشمارای بی شتی کجا شود دل شان** و این واقعه در آن حالت است که نقل  
یافتند که سلطان سجده بجا بجا بخدمت حضرت غوث القلوب رفته اند و نوشته بود که اگر عثمان توبه باین  
صوبه منقطع گردد و از دست ایشان که ملک نیم روز دست تعیین فکر خانه حضرت ایشان کرده آید آن حضرت  
در جواب فرمودست **چون چتر سجری ز رخ تخم سیاه باد** **جز فقر اگر بودی ملک بزم** **از آنکه کما تخم فخر**  
**یک نیم شب** **آمد ملک نیم روز یک جوانی خرم** و بعد ازین حکایت را نسبت شیخ نجم الدین کبریا قاضی سرود  
اقل میکنند از علم نقل است که ایشان را در آنجا در حال باد و احوال و عبادات ظاهره  
اشتهان بسیار بود تا بعدیکه تمام روز فرصت نیکم داشتند و در آخر چندان استغراق نسبت مشغولی باطن غلبه کرد که بعد  
از ادای فرغ و شستن و راتب و جز مراقبه کار دیگر نبود بعد از ادای فرج تا اشراق و بر حواشی مستغرق می بود و بعد از ادای  
اشراق تا چاشت و همچنین باین جمع اوقات هملات و اندک فیلو که می گذرانید بر همان پوریا که در مسجد افتاده بود  
واقع می شد و متها بودی که بغض نفیس خرد از آن واقعات می فرمودند و ناماست می کردند و فقی دیگر برای غناز  
باید و برخاسته بود در بزم خانه فریاد می کردند آوازها و اندک تا سعادتی که در آن وقت روی نموده است و یاریندا  
و میدید مردم آن وقت تمام شدند و چون بعضی از ایشان بکلامت رسیدند فرمودند که همین ساعت حضرت  
عالم بنیاد حلی الشریعه و سلم بنده نوزاد بهشت هده جمال با کمال خود مشرف صاخره بودند و خواستیم که شما را  
نیز از آن رنجی برسد شما تقصیر کردید نقل است که روزی قوای بدتش آشام فرمود بر زمین برباب را بکن  
و سر تراش و در پیش باش قوای بی توفیق را بجهت برین کار صورت است بیک افراد از کلاه مجلس حاضر  
بود این سخن در روی گیر آمد برفت و سر برانید و از جمع من می توبه کرد و منبشت پدرا این اتفاقا گریه  
و ناری بنیاد کرد و گفت مرا بر روی بود و در گجرات حالای بیم که جنازه او برآمده است و بدین کران میگردند  
حق سبحانه و تعالی به برکت نفس مبارکش چنین کشف علی سید جمال باد عطا فرمود نقل است که یکبار یکی  
در میان حلت طامون حادث گشت و کار بر فغاند یار تنگ شد و بای عام و میان آدم مردم از سحره  
که در موضع دفن ایشان رسته بودی برده و در موضع حالت میبایدند شغای یافتند نقل است که میفرمودند

بنده چنان باشد که اگر کسی بفرماید  
بگوید بخوابد اگر توبه نخواهد کرد  
و اگر توبه نکند که بکن کند و اگر  
کند که بکن کند بحقیقت مبتدی  
و نه ای حقیقی رسیده باشد اینجا  
خواست تاوانست مست و نا  
خواست عین خواست سختی  
مشهورست که در آنجا  
باید بدستای را قدر برزد  
که که چه نواهی گفت آن خواست  
در پنج خواست میباید که بگوید  
نه تا بگوید خواست که بگوید  
خواست این خواست تا فرست  
نیز خواست است حقیقت خواست  
است که پنج توبه خواست  
و نه خواست شیخ ابراهیم  
استندای در کتاب است و برنی  
استندای که بگوید که این  
اقرض بر سلطان ای رجب  
سخن کسی است که موقت نماید  
و نه که خواست بایز بدستای  
این تا خواست را از آن  
رواست که در آنجا  
میگوید که بگوید که بگوید  
خواست دی تا خواست خواست  
دی تا خواست خواست در حقیقت  
خواست مولی است تا  
چون وی قالی از وی خواست  
که تا خواست را بخوابد  
این تا خواست بایز خواست  
خواست تا خواست چه باشد  
اگر خواست خواست کند نیز  
بایز خواست پس گویا مولی  
قالی از چنان خود میخواهد  
که این تا از پیش خود خواستی





است و سیرتی که آیت انک علی خلق عظیم را مصدق نور الله العالم بنور جمال امام تقیال الله صل علی محمد و آله و جمیع

شیخ داود رحمه الله علیه

مرید و خلیفه مخدوم شیخ حامد الحسینی البیلابی است صاحب حال صبح و کشف مرتب در صحن سلوک ریاضت شاده و مجاهدات فوق الطاقه کشیده و از هوائی غمیدیه اسدات لادیمیه شنیده و آتینده حالت جذبه و در آمدن او در طریق سلوک پنهان بود که او را در آستانه تحصیل علوم قائم توفیق الهی بجانب دیگر بر دو بطریق ریاضت و مجاهده و لاینت کرده چندین کار بر نفس تنگ گرفت بر غلاف مراد او رفت که از حد تقریر و تحریف خارج باشد گاهی از اول شب تا آخر بقیام گزرا نیندی بی آنکه بر کوش رود و گاهی تمام شب را کوش بود و گاهی در سجده گاهی در قعوده سیمین پنج از عبادات اشتن را فرض بودی اختیار و التزام نمودی چند سال در بیابان بدین طریق گزرا نید تا خاطر خیرش از جمع و سادس و تعلقات آسوده شد و تقریر و تشویش از باطن فیض موافقتش رفت بر لب آب آنگاه از برای اقامت سنت انابت و محبت که طریق سلوک مشایخ طریقت است متوجه حجاب اقدس شد از آنجا که کمال حال و صدق طلبی قوت استوار داد او بود و بطن سلسله علیقه و تشبیه بذیل عظمت این خاندان عالیشان اشارت با شارت یافت باز دیگر ترجید و بخصوص کلام یکی از خلفای این خانواده بزرگ است و بدین مضمون اشارت غیبی بخیریت سید حامد رسید و این

حضرت غوث الثقلین بود و توجیه آرد و دوست محبت بدو دارد و بنحمت خلافت مشرف گردید نقل مست کردی در مجلس چنان مضطرب و منتظر نشسته بودی گویا که چیزی نگم کرده است یا بدو آمدن محب بی روی انتظار آمده ناگاه او را دهی در حالتی در گرفت و در بیان حقائق و معارف و آدای و سخنان بلند و نکته های ارزنده گفتن آغاز کردی و فرمود که از جانب وراق باو می بردن من می وزد که نغمه از نغمات الهی باوی همراه است و اکثر احوال بجانب وراق مکران بودی و این معنی یعنی از نسبت منسوبه است که او را بعد از حضرت بودی و رضی الله عنه شیخ قطب عالم می گفت که چون بگذشت او سیدم بحجت طلبه طریق و فنا نصیبت از خدمتش مشاهده افتاد و بکار خور کرد که مگر شیخ طریق مهربان دید او را و بجز این خور بے سابقه تقریبی سر بر آورد و فرمود مهربانیه فرقه فناء بطله است و شیخ پاس انفس بطریق متعارف میان ایشان بسند صحیح از حضرت عالم پناه صلی الله علیه و سلم ثابت نشده اقل مرتبه ذکر اسماع نفس است و اکنون جانشین شیخ داود و شیخ ابوالسعالی است که بنحیت صاحب عالی و مدد متعالی دارد در ریاضت و مجاهده می کشد و قبولی تمام یا خدعه حسن مقال ذمیمه صحت حال ساخته مناقب حضرت غوث الثقلین رضی الله عنه در بیاس عبارت فارسی در آورده بنحایت لطیف و شیرین استحقاق ملازمت او بسیار است انشاء الله تعالی تیر گردد و فایات شیخ داود

کمال علم و عملی خلق فرموده از تعلیل و بطلان مخدود و معتبر گردید پس بنده بایر که خواست را داشت و سعی طلب و جهد در آتامت و تحاف طاعت در رعایت حدود و شریعات بجای آورد تا ساکن راه راست گردد و ده راست و ده باغی و دهی و وصل چنان پای عمل و خواست و تدبیر و محبت و به جا و اندکس هر چه تقدیر مسکن و فقرا و چه حکم و امر و آن کرده و اوقافی تدبیر و تقدیر و اعتدال الهی و امر و نبی طریقت و مقام قرب و رغبت و خنود و پروردگار و کمال نفس برسد و تنگ دل و دمانه جاده و حلال برین آمدن اندوخته اسباب نفع و تجرید حاجت نیفتد و اگر تقیر است امداد از صاحبان ان تو بسند اگر غنی است از شاگردان شادانه نظیر و صابر غنی شاگرد و از یاران افشاکان حضرت و مظهران درگاه قرب و عزت اند و نزد بعضی فقر صابر که بر تمام تجرید و نیستی ثابت و در راه بینگ و طاعت مستقیم است و تقرب تو نزد جماعت غنی شاگرد که در طایف شکر گذاری و غنی بای بار بجا آمدن بر زبده شریعت رده آنچه او را داده اند و نعمت در ریاضات حق صرف











اسفل مجاب لمده ترست  
 و لیکن صاحب سنگ تردد  
 پریشان تر سرگردان تر باشد  
 آری در کارخانه ذات الهی  
 و صفات و غیره ذات متعالی  
 وی جبریت نه کلان از انبیا  
 نشود و معنی شک جبریت را که  
 جبریت در صورت خیر و در درخت  
 کند شیء و در شک از جبریت  
 ۲۱۵ جبریت و جبریت بود شک  
 در طبیعت است چنانچه شک  
 در نظاره محبوب جبریت است  
 و حال و کمال ابروی جبریت  
 بدیده محبت می شود و لیکن  
 بکنه کمال و کمالی در سواد کمال  
 آن نمی تواند کرد و درین حال  
 از مشاهد محبوب ابروی کمال  
 کمال و درین نهایت حسن و  
 جمال پیدا آید و درین یک  
 و جبریت از انانیت نظر  
 هر چند نظر میکند حسن جلوه  
 دیگری کند و دقیقه دیگر در  
 نظایر آید که در شکر می کنند  
 و غیره دیگر میزند و در حق دیگر  
 می باشد تفاوت شک که  
 و در وجود محبوب صفات  
 کمال ابروی جبریت و شک  
 و درود ابروی جبریت و درود  
 اندر محبوب تری گردد نعم  
 جبریت در علم جبریت  
 با علم موجود است و جبریت  
 در کمال و درود ثابت است  
 و شک تردد و تذبذب است  
 و در علم جبریت صفات علم دارد  
 نه جبریت است اینها را تیرش

مکانی که در اوج پیش از اجساد موجود نبود ندیس ایشان را مقام نباشد آنون مقام خود را پیدا می کنند  
 آتی حکمت می گویند که محال است که ارواح او میان پیش از اجساد آدمیان بالفعل موجود باشد از جهت آنکه  
 اگر بالفعل موجود باشد از میان ایشان امتیاز باشد یا نباشد اگر نباشد پس ارواح یک روحی باشد و این محال  
 و اگر امتیاز باشد پس باید المایزه طریقه باشد که در کتب بود پس روح مرکب باشد و اتفاق است که روح انسانی مرکب است  
 پس هر یک از روح با جسد برابر بالفعل موجود شود اما بعد مفارقت از جسد روح باقی است پس اگر کمال حاصل  
 کرده باشد بازگشت او بعقول و نفوس عالم علوی است و بعقول و نفوس عالم علوی جملہ علم و طهارت دارند و آنهم در  
 اقتساب علوم و اقتباس انوار باشند و قلم و طهارت حاصل کنند و هر که مناسبت با عقول و نفوس حاصل کرد چون  
 نفس وی مفارقت کند از قالب عقول و نفوس عالم علوی او را وجود بکشند و منی شفاعت آمنت با هر کلام که مناسبت  
 حاصل کرده باشد بازگشت او با او باشد اگر مناسبت با نفس فلک قمر حاصل کرده قبول نبض از وی می تواند  
 کرد چون درین حال مفارقت کند بازگشت نفس او را نبض فلک قمر باشد اگر درین حال مفارقت نکرد و علم و  
 طهارت وی بجای رسیده که مناسبت نفس با نفس فلک الا فلک حاصل کرده قبول نبض از وی می تواند کرد چون  
 درین حال مفارقت کند بازگشت نفس او نبض فلک الا فلک باشد چون اول و آخر را دانستی باقی را هم  
 چنین میدان گفته اند که هر آدمی مستعد از همان است که بر ریاضات و مجاهدات و باقتساب علوم و اقتباس انوار  
 نفس خود را بجای رساند که مناسبت شود با نفس فلک الا فلک چون مفارقت کند بازگشت او نبض فلک الا فلک  
 باشد و اگر این نفس انسانی مستعد بر ریاضات و مجاهدات و باقتساب علوم و اقتباس انوار نشود علم و طهارت حاصل نکند و  
 زیر فلک قمر که در روح است بماند و تعالیم علوی که جنت است نرسد گفته اند که هر که نفس خود را بجای رسانید که مناسبت  
 با نفس فلک الا فلک حاصل کرد و علم و طهارت را به نهایت مقامات انسانی رسانید و هر که عالم صغیر را تمام کرده و عالم  
 کبیر خلیفه خدا گشت و خلیفه کبیریت حرم و مجنون کبیر و اکبر اعظم و جاک جهان نماند و گیتی نمانست من الملک المحی الذی  
 لایوت الی الملک المحی الذی لایوت و درین مقام گاه بواسطه عقل اول با حق تعالی سخن گوید و بشنود و گاه  
 بواسطه عقل اول با حق می گوید و از حق می شنود و چون درین مقام مفارقت کند ایدآ با درود و جوارح حضرت رب العالمین  
 خرم و شادان باشد و از قربان حضرت وی باشد و این بهشت خاص جای کمال است و بعد از کمال و شک میگویند که  
 خروج آدمی را حدی نیست اگر آدمی مستعد از ارسال مستعد باشد و درین هزار سال بر ریاضات و مجاهدات مشغولی شود  
 هر روز چیزی بداند که درود نگذشته ندانست باشد از جهت آنکه علم و حکمت خدا تعالی نهایتی ندارد و نزدیک اهل عدت  
 بیخ مفای شریف تر از مقام آدمی نیست تا بازگشت آدمی هم با آدمی باشد و در حشر گاه وجود خود

شیخ عبد الله بیا بانی رحمة الله علیه

پسر مولانا ساسا - الی من از با دردت بود و بنایت تجوید داشت و با تبحر حال تزوج کرده و چون آن را مانع

حضور وقت و فراغ عبادت دید با اختیار از وی مفارقت کرد گویند که وی در سخن بزرگ اصناف بخود کرده بود هر چه  
گفتی بصیغه غائب گفتی خواهد آمد خواهد رفت گفتی خواهیم آمد خواهیم رفت در ادب اهل علم بدلی بود مدتی در خانقاه  
شیخ نظام الدین او بیادش سره مشغول بود گویند که وی برای هر وقت نماز غسل کردی چهار شستی غائب  
بادشاه عهد تو می را اسیر کرده بود در آن میان جماعه از سلوات نیز اسیر شده بودند و بیادشاه  
گفت که سادات را بگذارد بادشاه گفته او قبول نکرد وی گفت حوام باد سنوت در شهر که تو بادشاه آن شهر باشی  
بعد از آن بمرد رفت و بادشاه آنجا آنرا دید چیزی را بادشاه پیش کش کرد قبول نکرد گفت مرا باینجا بیا که نیست  
بجایم کلان دید فرمان ده که در این میان مرا جاید بد و شومش و ظلم نکند هم در بعضی قریات مندر مقام کرد  
آن آن جبراهیم در آن جا است رحمة الله تعالی علیه

### سید کبیر الدین حسن رحمة الله علیه

سیاحت بسیار کرده بود بعد از آن در آنچه سبقت کرد گویند که وی حدود بیست و سال عمر داشت الله اعلم  
گویند که از وی خواصی حادث بوجودی آمده و انعم و شهر خرق و اخراج کفار بود از کفر بسوی اسلام و بیج کافر  
را بعد از وفات کردن اسلام را بر وی طاقت نماندی و در قبول اسلام بے اختیار شدی جماعه کفار پیش  
او می آمدند و مسلمان میشدند گویند که این نسبت در بعضی اولاد او نیز موجود بود گویند بعضی از اولاد او بسبب  
انحراف نفس دنیا بدعتها مبتلا شد و اختراعی عجیب پیدا کردند و بچیزهای غریب منسوب گشتند الله اعلم  
و این سبب لعن و بدنامی سلسله ادا شد ثابت است عد و نورشش و جبراد در آنچه است

### شیخ حسام الدین متقی مستانی رحمة الله علیه

عالم بود و از متقی از پایه نالقا الله ما استطعتم بر تیره نالقا الله حق تقاته رسیده و بی در لغت بقایت اعتقاد  
نمودی و در زمین طراچی و در سخن می کرد و خراج میداد و در آخر که بسبب بعضی حادث تفریطه خلیفه در راهی  
خواجیه آن دیار راه یافت تا بحالت محضه رسیدی خوردی آخر کار هم برین حالت از عالم رشتند با بخله کی  
زنده و تقوی دور و مسکنی آیتی بود از آیات الهی و بے شک و شبهه از او میا خدا بود الا ان او میا الله فخر  
علیم و لا هم یجزون الذین آمنوا و کانوا یقون شیخ علی متقی را اولی بصحبت او رسیده و تعلیم نموده و نسبت  
در مع تقوی تحصیل فرموده و من جمیع اصحابین نقل است از شیخ علی متقی که می فرمودند وی  
مبذک شیخ حسام الدین گفتند که امروز که در قی بر دلای ست سبب آن چه باشد و عادات ایشان آن بود  
که هرگاه که در قی و ظلمتی در باطن حساس میفرمودند در شان نقد تحقیق و نفوس میکردند که بسا و شبهه بآن راه یافته  
باشد برای حقیق این معنی مدون خانه رفتند و در شش که کاره بار لغت حواله او بود پرسیدند که امروز شما از کجا بود

و او را میگردد و بحسب  
اشتباه در معنی شک  
حیرت گفته که گفت حیرت  
و قسم است حیرت محمود و حج  
نجوم حیرت محمود را در جمیع اهل  
بعضی شک داشت این سخن  
دوست است و لیکن حقیقت  
حال این است که من مخفم  
سای خوش آن دم که تو  
در جلوه نمانی این چشم  
بر روی خورشید دخته حیران  
با شنبه وصل یکس از آن  
نورش که حقیق در آنجا است  
و ثابت باید اعتقاد و جری  
و پادشاه کرد دست کرد  
رشت بود با یک برس هر  
چند جز آن در دنیا با حجت  
باید قیامت آنکه دنیا را هم  
نیست بود جز از خود حقیق  
اعمال و انگشت باطن و  
سروا خوت است که حق معنی  
در این وطن ظاهر شدنی است  
در دنیا باشد هم نباشد اشک  
اوهال در مجرای هست  
که فرو سنده بر جمیع حیرت  
ناحیون و دنیا دار ابتلا  
محا فتنه و بواسطه احاطت  
مصاب و مکروبات آن  
نقص و نقصان باشد که در آن  
نموده که ای بیگانه راست  
و خزان را نیز برسد باقی  
را دران حکمت است درست  
و بعضی که نهانی و بهترین  
چرا که در دنیا صانعان  
راه و مقبولان درگاه را



فرمود که هر متاعی که در خانه است بپزدان آرد و آتش در خانه زند پس او شاهان و اعیان زمان خود بود و در خدمت پدر ایستاده و گفت بپزدان آرد و اسباب یکان یکان از درون خانه بخلیفه و دویم آنجا آتش در زند که همگی را در پاک بسوزد شاه را بدوی و را خوشی شد و قضا شاه عبدالعزیز قریب دینی گشته است مشهود یزاد و یزک به وفات او بخت و دویم صفر سنه

## شیخ حاجی عبد الوهاب بخاری رحمه الله

از او لاد سید جلال بخاری بزرگ است که جد سید جلال الدین محمد بن یحییان است سید جلال را ده پسر بود سید احمدی بزرگ دیگر سید محمود محمد بن یحییان سید محمود است شیخ حاجی عبد الوهاب بخاری از اولاد سیدی احمد است بزرگ بود موصوف بطلم و عمل حاشی و محبت و راه ابرار حال که هنوز در زمان تو من داشت روزی در طاعت پیرو است و بعد خود سید عبد الله بن یحییان سید بود از شریف که گفت ده دعوت در عالم بالفعل موجود است که توفیق هیچ نمیباشد و لیکن مردم قدر آن ده نعمت را نمی شناسند و بدین پایه نمی بندند از تحسین آنجا فانی میگویند که آنکه بعد مبارک محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم بصفت چه در مدینه بود و دوم این سعادت را دور نمی یابند و دیگر قرن مجید که کلام پروردگار است دوی بسماء و تعالی بوسیله بدان متکلم و خلق از ان غافلند و می بخورند و این کلام از پیش پیر بر خاست خست زیلت مدینه و خرابه خشکی بر یارت پیغمبر صلی الله علیه و سلم است توفیق و این سعادت را د یافت باز بطن صلی خود نموند و از ان تقریب یعنی سوا پنج روزگار از انجا انتقال نموده و در عهد دولت سلطان اسکندر رود می بود و از ان سلطان سکندر را بودی اعتقاد میداشتند و آنچه از شرط تجمل و تعظیم بود رعایت نمودار با دوشه عبدالعزیز نسبت است و نیزه طلب استر شاد چندان بود که آنچه می گویند که فناء فی شیخ میباشند و حسین خاوند بود نسبت بهت و باطنی نشانه مناسب حکایت نور تا دم است با شمس تبریز قدس الله سره و هم بار دیگر هم از دلی نصرت یافت حرم کرد و کرد باین سعادت علمی رسید و به پیش از نا از جناب حضرت خاتم رسول فی الله علیه و سلم اشارت یافت باز بدین حد و حد و فرمود وفات شیخ در سنه ۹۳۳ قمری در شین و شمس که در حد عبارت شده و در آن وقت آلت و مقبره ایشان در جود جوشه غیبه الله است شیخ حاجی عبد الوهاب را قصه است که اکثر قرآن را که از جامع نبوت پیغمبر و کرا کرده صلی الله علیه و سلم و بسیاری از وقایع اشیاء و اسرار محبت در بخاری و جگر کرده غالباً و قوس آن در غلبه حال و استغراق وقت بوده است و بدین جهت در بعضی مواضع جانب غایب و غایب نامری مانده است نسخی چند از وی انتخاب می رود تا کیفیت بیان آن کتاب طراش آب مشکاف گردد و سوره مریم نورانی که بعضی انعام یا حبیب حبیب الرحمن صلی الله علیه و سلم ان اخرون انقطعت من ذلک و ان

نوحا که بدو با نچه ای که آورده است که همین نیت عملی خود را بدین بیان اندا چه او را عمل ایان مشکاف لازم می باشد یعنی عملی لازم در نیت که بدو نیت هر یکی بر دیگر کامی اندک عمل بایان توفیق پذیرد و ایان عمل هر دو معانی و معنی که با شکی نیست در موقوف بر توفیق ایان حق نیاید داشت بهر تقدیر ایان که حاصل است اگر چه غیب باشد در عمل باید که هر کس عمل حاجی و در ایاتی در دل پیدا خواهد شد که ایان بدین توفیق خواهد پذیرفت و این توفیق ایان باز توفیق عمل را در ایان بایان توفیق بخش همچنین تا بدین ایان و عمل و مقوی که دیگر ایان لازم و معانی که در آنکه بود چون راه عملی که شایان در دست گردید و سید محبت بدست آمد و در احتیاج عمل کاندک کیف برخواست و اگر در عمل باشد من بعد توفیق خواهد بود و عمل با من است که عملی بود و خطای کند راه اندام و در خلاف تجربه حکم و دفع و دفعی من قرآن بگوید که در غلبه ستم حسین به درم و در ایان که در حد و در ایان است که هر چند محبت بیشتر

اتباع بیشتر هر چند اینها  
 کانی تر علی قوی زود افزون  
 نزد سید اعلی بقصد  
 قدس سره کنی معرفت گفت که  
 از این بوی استقامت علی آید  
 نزد حق این سخن از دوزخ  
 دوزخ کردن بدتر است برگردان  
 که در ترک علی مندرج است  
 ترا از احوال غیبی صحت  
 و سلامه بر ما کان و محبت  
 الی کراخا امل بود با وجود  
 قوب و شدت که این دو طاقت  
 و عبادت می کشیدند عین  
 در حرم آن حال حال غیور  
 نبود صاحبی نزدیک توین  
 او ادبی علیه تعالی است  
 و اهل چندان در روز شب  
 با سکه دایمی باز بین  
 بیایا سعد چون بود اهل  
 علیه سلم ایحال باشد و دیگر  
 چه نزدیک رسول الله صلی الله  
 علیه وسلم فی الصلاة العین  
 تو دست تمامه حدیث و آنکه  
 گویند که فعل غیبا بر کسی  
 تاوید این را چنانچه بیارند  
 و غیر چون تشریع برای است  
 که دیگران بینند و اجابت کنند  
 پس اگر این دیگران اتباع کنند  
 و در عمل نیارند تا در تشریع  
 باطل گردد پس لازم آنکه  
 بتا جسته رسول الله صلی الله  
 علیه وسلم کردن و تیرکان  
 مراجع در حدیث و بیاروی  
 نهایت مست کردیم مرتبه را  
 اعتباری کنند گویند این سخن

بذا اسم الله اعظم جل جلاله و اعلم یا هذا یحتمل ان یکون الشک اشارة الی کن و الیها و الیها اشاره الی عقیدت  
 لهذا و العین اشاره الی عین العبد و هو محمد بن عبد الله صلی الله علیه وسلم و انما اشاره الی صورة رسول الله  
 صلی الله علیه وسلم و محبت به و التاویل کن سید عبد الله صورتی بجای الله فیتفتش الناس بک یکن بهذا الخطأ  
 سید المرسلین بصیرة فی جمیع امیه بکانت و حیا و نوراً عند الله شجرة کانت که عند الله جل جلاله و صلی الله  
 علیه وسلم او نهدی به به تاه خفیا یکن هذا تداء و ذکر یا ما نفعیت استشفاعه سید المرسلین صلی الله علیه وسلم و هو الذی  
 توجیه الیه جمیع الانبیاء علیهم السلام فی احوالهم و دایم و بالامام الشهور فیهم صلی الله علیه وسلم و انی خفت الخواص  
 و کون یکن یا هذا یکن خوف یا الخواص بان تیز و انی الاشارة سیدنا و ذلک ان الانبیاء کلهم کانوا متعلقین  
 بشیء یومون بهم یا الله کی ینقبوا به صلی الله علیه وسلم یا یحیی هذا الکتاب بقوة دایتنا و انکم صبا و حنا من لدن  
 و ذکره قال الله تعالی یا یحیی هذا الکتاب بقوة هذا الکتاب اشتغل علی صفات سید المرسلین صلی الله علیه وسلم یا یحیی  
 هذا الکتاب و آیتنا و انکم ای نهم الکتاب بان یترسید المرسلین و القوة هو التوجه سید المرسلین علیه السلام و کان تقیاً  
 و کان تقیاً الله من الخلف المحمد صلی الله علیه وسلم و سلام علیه یوم و لد یوم یوم و یوم یوم صلی الله علیه وسلم و کان تقیاً  
 ان یکون العین فی علیه سیدنا ای سلام علی محمد یوم و لد یوم یوم و یوم یوم صلی الله علیه وسلم و کان تقیاً الله من الخلف  
 بان سکر الله و ذکر فی الکتاب سیدنا ای ذکر یا زهوج مریم فی الجنة یا محمد  
 خوب صرة یا محمد یوم یوم فی کتابک مریم زوجک یکن ان یکون امتیاز مریم من اهلها و اتحادها مکاناً شرقیاً لکونها طاعة  
 یاها تاون در جنة سید المرسلین فی الجنة فتوجهت الی زوجه لان یحصل اواردات فی حرب الله تعالی و حب سید المرسلین  
 صلی الله علیه وسلم فالتفت من ذمهم یا بان سلتنا ایها ما و حنا فتمثل بها بشراس یا اعلم یا هذا ان یحتمل ان یکون  
 افراد یا بان سکر سید المرسلین صلی الله علیه وسلم فیکون ان الله شکله بصورة بشری العین صورة رسول الله  
 الی خبرت فی الدنیا کی تراجم مریم فآیات فی الجنة تعرف ان هذه الصورة تمثلت لی فی الدنیا صلی الله علیه وسلم  
 و انما یناه من جانب الطور الاذن و در بنایه یا اعلم یا هذا ان النعماء لموسی کله کان نبوت رسول الله  
 سید المرسلین و انجوى ایضا کان یكشف نضائى سید الانبیاء و المرسلین صلی الله علیه وسلم لایسبون فیها انوا  
 الاسلام یکن ان یکون اسلامهم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم و من علیهم و لهم رزقهم فیما یکره و عشا یکن ان  
 یکون الرزق هو الصعوبة مع سید المرسلین صلی الله علیه وسلم و یفضل الرزق تلک الجنة الکی نورث من عبادنا من  
 کان تقیاً یحتمل ان یکون من کان تقیاً هو رسول الله صلی الله علیه وسلم نورث تلک الجنة و هو الله علیه وسلم فیعطی من  
 یشاء و ینع عن یشاء و هو السلطان فی الدنیا و الآخرة فله الدنیا و له الجنة و له الشاهد صلی الله علیه وسلم  
 و ان منکم الاورد یا کان علی ربک حتماً مقضیاً ای و ما منکم یا عباد الله الاورد و جهنم ای و اهلها و علیه اکثر  
 المفسرین و قبل ان و در و هم قیامهم حولها و قبل حضورهم فی ناحیة الله و هذا الوجه او جردان قوله و ان حکم الا  
 و ارد یا یصل سید المرسلین الیها یا معوم و هو الذی و فضل ان زهرات بستانا و کانت نعمة لاهل النار لان







ابراهيم الذي كان نوره فيه صار تابستانا وروجا وريحا كانا كلف اذا دخل هو غيصة في النار والله  
بالله بالند لو وقع نظره على النار لصارت جفات تجري من تحت الانهار ونعم ابل النار كان نعم  
ابى الحبيب ولكن النار واليهما مجبون عن الله وجميعه قال الله تعالى ضرب بينهم سور لرباب الآيات واهلها  
ان قوله وان معكم الا وادها بشارة بهذا العموم للمشتاقين الى سيد المرسلين لان يحصل لهم الاجتماع  
في الحبيب في ذلك المشهد المبارك فينظرون اليه صلى الله عليه وسلم ثم بعد ذلك وعده بوايا ما  
بشروا انفسهم كان النظر المبارك قوة وذا الانام العذاب نحو بالله تنة والله اكبر بفضل لا ينفك  
بين المحبين انوار الله تعالى والباقيات الصالحات غير عتد به ثوابا وجزوا يستحق ان يكون  
بابا ثبات الصالحات المنقرات الى سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم فاصبر بقوم والبصيرة لقوم  
سوره طه قوله تعالى الا تذكرة لمن يخشى اعلم يا ذا الان في السطام عين العذاب من المحبوب  
ولكن في العتب لذات المحبوب وذلك ان الله تعالى بفضل قال ط ما ازننا عليك فآين  
لنستقي اى تعوب وتقع في العتب ثم قال الا تذكرة لمن يخشى وقد اعطاه خشية لم يعط احدا  
من العالمين ومثل ذلك في الشاهد ان رجلا طلب محبوبا فلما جاءه المحبوب اخذه الطالب عاتقه  
مخالفة له بده بالقوة حتى بلغ منه الجهد وبقوله ما طلبتك لتعوب يا محبوبى وليتبعه مع نعمة  
بقوة شديدة والمحبوب ضعيف البنية يتأذى بظلمته ويفرح بباطنه فلذلك خشية كان لا يذ  
حلا عند سيد المرسلين فكانه لم يعوب فلما اتها نودى يا موسى الى انار بك فاطلع عليك علم يا ذا  
ان الحكيم لما جاء نودى بكلام السلطين وامر بآداب المتوجين الى الملك ففعل انار بك  
فاطلع عليك فقوله الى انار بك اظهار السلطنة وقوله فاطلع عليك امر برعاية الادب عند التوجه  
الى السلطان والحبيب الشهيد انار لى وجه السلطان بعين الراس نودى بقوله تعالى السلام عليك  
ايها النبي ورحمة الله وبركاته فكان الخطاب بين الحكيم والكريم باظهار السلطنة وكان بين الحبيب  
والمحبوب باظهار الموالاة والاملا طقة ففتان بين الخطابين بالذات ان فهم ان الحكيم كان غائبا واسلم  
على الحاضرين والحبيب كان حاضرا واسلم الحاضرين والكلام بانهم اساطين للهابسين واسلم  
على المطلوبين فالحكيم كان طالبا ونعم الطالب المولى والحبيب كان مطلوبا وتطلب بالبراق  
حقوق من النوم بلا وعده سابق سورة انبيا قوله تعالى لاولادنا ان نتخذوا لوالاهم من لدنا  
ان كنا فاعلين اعلم يا ذا ان فيها اسرار الله لا يعلمها الا هو وادرسون في بيته من يكون المراد  
من المتخذ من لدن رب العالمين هو الحبيب صلى الله عليه وسلم اى لو اذنا من تتخذوا لوالاهم  
النفاري الى المتخذ ناه من لدنا بان تتخذ محمدا ولدا حين كان لدنيا نورا قبل جميع الكائنات وهو بشر  
ليس كمثل احد من البشر لان تتخذ عيسى الذي هو ابن مريم محمد ورا لکن الله سبحانه وتعالى مرسره

مكتوبه چون انوار است  
مردید و کمال رسید احببت  
به عمل نثاره ايمان خود بر دل  
کمال می پذیرد این سخن معبود  
نام دوست و الله بین  
حقن ملاحظه سست از او  
نبا کرد خود بالله من انظر  
با ان محاذم واصل وجود  
ایمان و فهم آن علی حذر  
را فرزندیت یافته علی باشد  
ولی اتق بل کل کلمه فی قام  
مردود نکاده است کلامی  
ناجید و انفع اشارت  
بعین سر و علی داخل و  
حقیقت یافت حقیقت  
و ایست از انصاف علی  
گویند انواران بزبان اند  
بر هجر اسرار است و  
نبا علی بن زکریا کرد از بر  
نکبت تقیم است و در  
میر نه در گزیر پس ایمان  
زیادت نقصان نرود و بکن  
کمال نقصان و صوف بود  
و زیاده در عذوات شری  
نمان و صفای شری  
یک کس کا مکرر و کس کا مکرر  
و هر کس کا مکرر تعلیق یقین  
یکی کا مکرر یقین دیگری باشد  
و صفای شری و کلمات برانند  
تفاوت تکلم در توبه و نیت  
شماره ای باشد مثل کتاب  
روشن تابان و دیگر مثل  
ماه و ستاره و شمس و مثل آن  
تفاوت تفکر یقین بر همین  
قباس خرام و در این سخن میخیزد

عما يقول الظالمون محمد عبده ورسوله وعيسى عبده ورسوله سورة حج قوله تعالى ألم تر ان الله  
يسجد لمن في السموات من في الارض والشجر والقمم الآية اعلم يا هذا ان آية بحر الله فيهم انهم يحبون الله  
الى الحب جل جلاله صلى الله عليه وسلم ومن سمع المحبوبين انهم يعلمون القيادة الى المحبوب المحترم  
كمال الكرم كي يغبط وينقاد اكثر مما ينقاد به من مصالح المحبة لا يعرف تلبا بالارباب  
المحبة ببارك الله فيما عاين المحبوب فحق كل كلام له نعمة صلى الله عليه وسلم ويحتمل ان يكون في الكلام  
اشارة الى حال سيد المرسلين في بدء الاسلام حيث كان لا يمر على شجرة ولا جبل الا يسجد له  
نقل الله الم تريا محمد خرب روى ان الله يسجد له اي تخضع ويتقوا الله بان ياتوا امر الله  
فيجب على عبده صلى الله عليه وسلم وبهذا الوجه الذي من الخلو عند ارباب الحب صلى الله عليه وسلم  
قوله تعالى اذ يولانا لا يراهم مكان البيت ان لا يشرك بي شيئا ولهم بيتي طافين والقائمين  
والركع السجود اعلم يا هذا ان الله هو من البيت وهو هبة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم فيها  
شرقت الكعبة ومحييت مبيد الله تعالى والله اعلم واتبعه ايضا كان تربية السيد عليه السلام  
وفيها اسرار الله لا يعلمها الا الله لا رسول من جلاله صلى الله عليه وسلم قوله تعالى الله يصطفى  
من الملائكة رسلا ومن الناس اعلم يا هذا ان آية نبيه سر الله تعالى حيث قال الله يصطفى  
من الملائكة رسلا ومن الناس ولم يقل ومن الناس رسلا وتحتاج في فهمه ان لا يتكلم ان الله  
اراد بالكلية والله اعلم ورسوله ومن الناس رسلا واحدا هو سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم  
ورسلا آخرين هم امثلة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم فالمعقود من رسل الناس هو  
واحد معين وغيراته من نوره فكانه واحدا في الحقيقة والملائكة ليس قسم هذا الامر  
بان يكون واحدا هو سيد المرسلين وامام المتقين محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم قوله تعالى  
يا ايها الذين آمنوا اركعوا واسجدوا واعبدوا الله وحدهم واعلموا ان الله اعلم يا هذا ان الخير كل الخير  
متابعة سيد المرسلين قولا وفعلات لا فائتة بالقول والفعل يمكن ان توجد لغير محبة رجل  
من رجال الله ان الذي جعلهم من جنوده فيسوق اليهم من كان له نصيب من علم الوراثة  
في الازل فيمكن ان يجذب الله عبدا لخدمته خفية فيدخل في الطلب وياخذ العمل باقوال  
سيد المرسلين وتفاع كتيب الادراة كاياات العالمين ولكن المتابعة الحالية لا يحصل  
الا بصحبة شيخ فاضل وقد وجد له محبة حصل له منها حال من احوال رسول الله صلى الله  
عليه وسلم على قدر طاقته فان الاحوال بدايا الادراة بحكم الانبياء واذلك انما يحصل  
بالصحبة والافقة ثم اعلم ان الانفة هي المقصودة في وجدان علم الوراثة وتوان واحد  
من الانبياء بعصب شيخي كاملا سنيين ولم يحصل الانفة من الجانيين لاسرى احوال الشيخ اليه

احتمال بشره وبيان نداده  
دبا لاجل لغات درياها نافع  
ومنصف دمال نقصان  
عمايت ست ذلت كمال ان  
برعل ست ومنصف نقصان  
جرك عمل ست كركن كار  
بلكه راك كفاية كانه  
كاره وكرانه الدنيا حرة  
نافة هر چه كار بدرد  
بعيت انما هب نذير  
ديهان خوش ست اكره  
نذير وديهان چه باشد  
هر چه كار بدرد وديهان  
نافة نذير بر كتاب مصيبت  
كافر كرد وديهان كافر نذير  
خواجه مقتدا سلفي  
بر جاست وداوم كدامين  
اعتقاد بر جاست وديهان  
مصيبت ميداند وديهان  
را حرام مي شمارد وديهان  
راه خوش در جاي بد و كافر  
نيست و اگر حرام را حلال  
داند يا مصيبت را سب  
پندارد كافر كرد وديهان  
دام رد و نذير كانه اگر كافر  
مختار خدا بد چنانچه او را  
در شريك عذاب گذاشته و نذير  
آلاش كند وديهان مصيبت  
ناك گرداننده باز بهرست  
داند و اگر خدا بد چنانچه  
علاج بجو مغفرت خود يا  
شخصت وديهان خراب مصيبت  
خود صلى الله عليه وسلم از  
علت مصيبت شفا بخشد







استقلال بعلوه رسیدگان  
 علی فضل الصلوات و  
 اکل الحیات باشتوی ذکر  
 موصل و مقرب است  
 به استیلا و توسل برسد  
 بلکه بعضی گفته اند که سالک  
 را از حقیقت توسل و تقوی  
 اشتغال بعلوه است  
 اقرب و اگر چه کمالی حاصل  
 در علم است و گفته اند که برای  
 روشنی راه هدایت و تفتاب  
 رحمت بالا تر از اشتغال  
 بعلوه بر شیعی علی الله علیه  
 و سلم چیزی نیست و بعد از  
 زلف علی و اوست و هیچ عبادتی  
 بالاتر از آن نیست و برای  
 هر مشکل و دشواری و قاصد  
 حاجات دنیا و دنیاوی  
 مثل و کافیه است و نمود  
 وصل بسط و تطویل  
 درین سخن بسیار افتاد و  
 بحقیقت بار حق این  
 جوهر بر سر وقت طیفان  
 این حق پادشاه است که اقرا  
 قلم نامند و از دست تهرت  
 و اختیار کاتب بیرون است  
 و هرگز براه سکون و سلامت  
 همواره در میده نتواند رفت  
 و به جوش و زوش دم  
 نتواند همیشه از دست  
 دشمنان و یارها جدا کرد  
 که ادا رقیق حال خود نگیرم  
 هر از وی بادی در میان نیم  
 و به زبانی مکتوم اما چه کنم که از  
 صحبت و بی خبر نتوانم کرد

نقل است که روزی شاه عبدالرزاق بقصد ملازمت شیخ عبدالقدوس رفته بود  
 شیخ در حالت بود بعد از آنکه آن حالت فرو نشست شیخ عبدالقدوس یک یک از  
 مریدان و خلفای خود را شیخ عبدالرزاق می نمود آخر دست شیخ عمر را گرفت و فرمود این مرید شماست  
 در پای شما می افتد شیخ عمر بر فراست و هر دو دست بر پای شیخ نهاد و سر در پای شاه  
 نهاد و جانب مرعی گردید از جمله خلفای و شیخ عبدالغفور اعظم پوری بود بزرگ بود و  
 صاحب اوقات و کرامات گویند که وی حضرت سید کائنات را صلی الله علیه و سلم در  
 خواب دید و آن حضرت این صیغه صلوة را بوی تلقین نمود اللهم صلی علی محمد آله و بعد اسامی  
 الحسنی رحمة الله علیه شیخ عبدالقدوس را اولاد بسیار شد و پسران او همه عالم و مقید  
 و تلمس یلیاس مشایخ و از میان ایشان شیخ رکن الدین مردی متبرک بود و بمشرب  
 فقر و محبت موصوف بر قدم و الدخود قدم می نهاد یکی از ابناء او شیخ عبدالنبی بود که تحصیل بعضی  
 علوم رکنیه نموده بود در جوانی متوجه زیارت حرمین شد و پیش بعضی از فقهای مکه معظمه برنی  
 از حدیث نبوی برخیزد بعد از آن بطن اصلی عود کرد و به تنزه و تمشق منسوب پا پذیر  
 و اعمام بجهت مسئله توحید و سماع در افتاد پذیرا و در باب اباحت سماع رساله نوشت  
 و آئینه در باب آن رساله در انکار سماع ساخته تا جرم باعث ایذا و کلفت بسیار شد و  
 این باعث شهرت او گشت بادشاه وقت در آن زمان صدری میخواست که بعضی علم  
 و دیانت موصوف باشد توسط بعضی اسباب دو سائل در اسکنه احدی و سبعین و تسنه  
 بر مندر هدر است نشست و نقش نگین حضرت شیخ در زمان جلوس این بود لاله الانت  
 سبحانک انی کنت من الظالمین زیاده از آنچه استحقاق داشت منصب عزت و هدر است  
 یافت و درین امر کوس استقلال و استبداد زد و مال و جاه اعتبار زیاده از آنچه گفته  
 شود نصیب او باشد بادشاه وقت را بوی اعتقاد عظیم پیدا شد و مردم بسبب آن در نظر  
 اعتبارش بحقارت و دانند با شراف و اناضل کمتر از مراتب ایشان سلوک بخود و هر که  
 براج او راست نشد به میار قبول او تمام نیامد محروم ماند بعد از مرده سنین و شهر مزاج  
 سلطنت بسبب بعضی حوادث با وی مخوف شد و از منصب هدر است معزول گشت و کان ذکر  
 فی سته ست و ثمانین و تسنه و آوار و مولا تا محمد الله سلطان پوری را که دانشمند بود و  
 مقدم و رئیس و از زمان افغانان تا این زمان معتبر معزز و ملقب بمقدم الملک و بحزم  
 و ممانعت رای و تجارب امور و مع اموال موصوف بود که فرستادند و هر دو را که مدت ها با هم  
 مناسبت و محال بود بصورت رفیق یکدیگر ساخته بجانب آن بقعه شریف روان کردند

و با وجود آن هرگز میان در اثنا طریق و نه در آن مقامات شریفه اتفاق و التیام در رخ  
 کمدت صورت نه است آخر بے عبری نموده از آنکه معظمه بدیاری مندر رجوع نمودند فائده نکند  
 مخدوم الملک هم در دیار گجرات فوت کرد و کان و لنگ فی شیشه اعدی و تسعین و تسهات  
 شیخ عبد النبی باز بحضرت بادشاه آمد مدتی مدید در جندخانه محبوس بود در بر آن جماعت و  
 جاه و اعتبار که داشت دولت و حقارت و بی اعتباری دید امانت بخواری کشید و هم در  
 حبس فوت کرد شیشه اثنین و تسعین و تسهات شیخ عبد القدوس در ساله تدریس  
 در معنی گرسنگی میگوید بدان الهک الله تعالی که گرسنگی بر دهنوع است نفس رموی نفسیت  
 حیوانات راست که چون روح حیوانی باطبات این جهانی امتزج یافت و به یکدیگر وجود در بین  
 مرکبات که در عبارت از کلمات الله اند بشتافت سبب تیام وجود در مقام نمود و در بیان  
 او بظهور پیوست و محتاج غذا گشت و تو آتزا آتش رستی خوانی و غذا نمی آید طعام و خواشانی  
 دانی این از عالم سفلی عروج نیاید که از تجلیات دماغ است و مقام صور مختلف جهام و غلوی  
 انام جمله خاص و عام راست که چون بحر محض بود از محض غیب از مقام ناجبیت از عام  
 جنبش بے جنبش و در جنبید هویت حق ظهور یافت و در میدان حضرت احدیت تجلی بشتافت که  
 عبارت از الله احد است و تجلی بیار و تو از اسرار بیشتر همه صفات کمالات باقی بال و  
 جلال از کرمی و رحیمی و ستاری و جباری و قهاری و عزازی و خلایق و رحمانیت و ربوبیت هزار  
 در هزار از اینجا موح بر موح زد بر حسب استعداد و مظاہر که لون الما و ن نام و الله و در  
 اضافی و نبی الله و رسول الله و لی الله این همه اسماء است بمظاہر مختلف خویش تدبیر  
 من الله نور و این اول است از مقام احدیت و این مقام روح انسانی و عالم جبروت است  
 و این مقام قرب و عالم معیت است و این مقام اگر چه تجلی است اما آن سهوت مقام جوار  
 فائده تمام نمی یافت باز در مقام تجلی بشتافت عالم عقول پدید آمد و آن عالم ملکوت و  
 مقام روح انسانی است و درین مقام اگر چه فائده ظهور که نفس محض است ظهور پیوسته اما مقام تقدس  
 و میلان تسبیح و تهلیل است و این نشان تید بود و اما الله مقام معلوم پس عشق را مظهر بی شکست  
 و فائده مکمل معرفت که مقام عروج مبتدیان بر و حجت بظهور پیوست باز در مقام تجلی بشتافت  
 عالم اجسام پدید آمد اینجا ظهور تمام اینجا میدو و عالم عشق موح بر موح زد چنانکه ملکوت و جبروت  
 در حجت افتادند و اینجا نقطه اول و آخر در مظهر انسیت ظهور یافت و عروج و ان الی ربک  
 المبتدی که بحر محض در جود معرفت بوده است بشتافت بدان سبب که جوش سوزش عشق مقام  
 فاحسبت که در تمام ذات سر بصر صفات در مرتبه محض وجود با خود داشت بر دهن انداخت

و بجز سلامت نشست  
 که شکرت بنی نادر ندیم  
 شیرین سخن است الحمد لله  
 سر معیت ذاتی خلفا خدمت  
 لازم حال است با وجود که  
 چنین منقبت و تفسیرات  
 و در سخن و در از نفس است  
 سرگشته چه بود بر زبان  
 زود از شایع عالم و روحی  
 بیرون نقتد پای سلامت  
 و دین راه فراد از شرف  
 خرا با ملکوت نکند و بیم  
 سیاست ندارد و سر چه  
 حمید شرح بیان کتاب معین  
 کشفه و الدین انصاف و دین  
 راتم اعلم سال الله سوک  
 طریق اسد و از شادی اسد  
 یا لعل و دلی الله فی الیهاد  
 الی سوار طریق و علی الله  
 و علی سید الامام العالی  
 الی طریق الحق و یقین محمد  
 و الله و یحیی و ایتا و حسین  
 به طایفه حق و یحیی معلوم الدین  
 الحمد لله العالی القاسم  
 و العشرون تحقیق  
 الیاس عن قبول  
 ایمان الیاس  
 الحمد لله محمد رسول الله  
 اعلم ان الحق تعالی از قنا  
 ایتا و یحیی و ایتا و حسین  
 و الله و یحیی و ایتا و حسین  
 که ایمان الیاس غیر مقبول  
 باس در دینت یحیی و حسین



و غلبه یل و موداد اینجاست  
 موت، معاشه احوال آخرت  
 است که در وقت ظهور  
 موت روی نماید و در بعضی  
 اخبار آمده است که سر یک  
 از من کافور و تنگ  
 جای خود را می بیند و موت  
 در بهشت کافور و در بهشت  
 پنهان کافور و در بهشت  
 ایان و این ایان نیز  
 باشد چه ایان باشد که غیب  
 بود یا اختیاری بود یا مقدر  
 اقتضای الهی و حاجت  
 و فرمان داری و در ایان  
 باشد ایان درین حالت  
 ایان جیب خود را بظهور  
 باشد چنانکه در زیارت  
 قاضی کاظم فرموده اند که  
 رجا بهر نام معانای جاننا  
 نعل صافی این معنای جاننا  
 دیده باینکه گوش ما  
 شنو گشت و بین و بین  
 که آنچه می بین از خبر داده  
 بودند کتاب تو بمان ناقص  
 بود حق است و این با  
 لغت تا ایان آدمیم  
 و علی صاحب کلیم و مستحق  
 ثواب شریک این ایان  
 و اقلید از حق حق ایان  
 وقت قائم ندارد و در  
 حدیث آمده که ان الله  
 یقبل توبه عبده الی آخر  
 غفره ثوابت است از حاجت  
 موت و شدت سکرات و  
 رسیدن جان در حلقوم

معلومات را بعلم سپرد و قلم را با معلومات در سر ذات که بحر صفات است بر ذات را بجزان  
 صفات دانست. صفات را کسوت ذات ساخت. حادث در کثرت گردانیده کثرت را  
 کسوت وحدت پوشانید وحدت و کثرت و کثرت و وحدت و غلط در وحدت و وحدت در غلط  
 غائب و در حاضری و حاضری غائب. افتاد حسرت. تن به تنم. در صحرائ و دود بر آراست  
 از حرم علی، معرش استواری علم بر افراشت فریق فی فیض و فریق فی السیر پیش آمده است  
 تائید از سبب نام الله موقفاً استی نظای علی الانکه در جوش بر آورد شور و فغان در کمان و مکان  
 انداخت و در اندام عاشقان بر رخسار تنی بر تدر استعداده طهر از نوعیت  
 علم کتاب کتاب الاربیب فیہ بر جان و جهان تاخت و چنگ بدامن نبیب و مطلوب خود و  
 چنین است معنی این گر سنگی که در سینه بشود نهاد بنیان افتاده است و در نیز تر و گرم تر از  
 آتش و در رخ است که گر سنگی شریف را بطیاف رساند و مقید را بخلق نشان. انسانیت  
 بر غایت بر آنکه از گر سنگی مردم بخدای تعالی دانند رسیده و امن خاصیت در صوان  
 و غیر منقاد باشد از هر چه سنگی دارد که از غیر و غلبه است. هر گاه در رخ اگر چه از غلبه است اند  
 اما آتش گر سنگی نذر اند ما حرم از مقام خود تجاوز نموده اند که این کار تا آتش است و باز با  
 در دو نسبت عشق است اکنون بدانکه گر سنگی را است مقام است مقام اول و آتش گر سنگی  
 خوانست که غایتی آن آب. طوم است مقام دوم. آتش در محبت و عشق خوانند  
 که غذای آن خون جگر و خام یک غیر است و مقام سوم را آتش محبت و عشق  
 خوانند که غذای او حسن و جمال و اوصاف کمال است ان الله یقبل ایجاب ایحال  
 عاشق حسن خود و من آن به نظیر حسن خود را خواهد که نام می کند

## شیخ امجد دبلوی

در زمان سلطان بهلول بود انشزام آسانه خوانه طلب الحق و الدین بسیار نمودی و بر حایت  
 ایشان متوجه بودی و فتنی باباعیه طلب از من برآمدی و با منی قدم دران در نهاد و جان  
 بهلاکت در داد و ستدی از آب سر بر آوردی و از ان بهلاکت نجات دادی و جان باز آمد و در کج نشست  
 و مقام بیرون نهاد و انتساب فتح و استعلا و نه به به و اسطه بخواجه کرد و بر کثرت مقبره او  
 بالای حوض شکلی است رحمة الله علیه

## شیخ ادین دبلوی

جد و اوست کاتب حروف نام اصل ایشان از من العابدین است عرف شیخ و شنید کامل بود



قرابت بخود مولانا قریب مست نقل است که آن درویش که شیخ یوسف قتال را از وی نعمتی حاصل شد اول پیش مولانا شیب آمده بود و گفته مولانا ترا کاری بیاموزم و لیکن بشرط ترک کاری نه داری یعنی درس و تذکیر مولانا ترک تعلیم و تدریس و تذکیر بیکبارگی مصلحت وقت خود ندید گفت من مردی ام محنت بسیار کشیده و علمی بدست آورده امید نجات آخرت درین طریق داشته ترک آن با اختیار از دست من نمی آید اگر کاری بفراغت بدان مشغول باشم تا خود آن مشغول غالب آید و این اشتغال که درم فراقم می گردد و اختیار دارم در پیش پیش مولانا شیخ مولانا یوسف قتال رفت و اد چنانکه معلوم شد یا تشال امر آن درویش بر خاست و هر چه فرمود بر همان رفت و وفات مولانا شیب در شب ششمین تسبیح و قنوت بر بالای حوض شمس است متعل خانقاه ملک بن الدین که از صفا اسعیا زمان سلطان سکندر بود در حقه الله علیه بجانب شمال

و مشغولان است و از بیکبارگی از ایشان خلائی درین ظاهر نیست و لهذا وی در زبان شریف و عفت اسلام هر جا مذموم و مقبوح و هر یک مثل کفر و استکبار و ضد آمده و حذیرن آیات دینی ظاهر بکافران و غیره تفسیر و حال در خدمت مبداء مال درست چنانکه فرمود ناخدا الله تعالی انا لله و الله رب العالمین

## ملک زین الدین وزیر الدین

ایشان دویز او را بودند از بخیله روزگار و صلحای است از مردم سلطانی آباک ایشان در سلک خدمت و در دلی بعضی سلاطین و دلی انتظام و استغناء محاسن اخلاق در محامد اوصاف ایشان بدفاتر در نگین زین الدین از کلائے خان جهان که از بنی اعمام سلطان سکندر است انار الشریعانه بود چون سلطان را با خانبهان مذکور مزاج محبت و عنایت اخراجات پذیرفت و از جهت حفظ بعضی قواعد سلطنت و ملاحظه نسبت اخوات اظهار بخشش و کدورت با وی مصلحت نمی دید هر چه از منصب و ولایت و دوازه هزار منور بود بظاهر هم بر دسلم میداشت و لیکن در باطن زین الدین را حکم فرمود و در کلمه نیز بخط خاص خود او را نوشت که هر چه از اموال و املاک خانبهان باشد تصرف نماید هر نوع که داند خرج کند بنوعی که خانبهان را برین معنی اطلاع نباشد و بنیاد نوشته بود که از دین الدین حساب گرفته شد بیکس با و ده کاری نیست از آنجا که تو بنیق بر خیرات و مبرات احوال کن سعادتمند بود همه اموال خیر و محال ثواب رسانید و بملایه و معارج و تقوی و خدمت کاری اکثر مشایخ و علمائے دین را با ایشان محبتی در جمعی بود زین الدین بخودت ملازمت برادر که درگاه سلطانی داشت اکتفا نموده روزگار تجرد و فراغت که موجب جمعیت عبادت است میگذرانید و اغلب اوقات و حضرت بلی بسیر داماد کن آن محفوظ می بود و قریبائی که در حوالی دلی حواله گاه در در بملکیت گرفته علماء و صلحاء و هو نیان بمهر صحبت او خوش میگذرانیدند

و سلاطین و حاکم دیگر میفرماید و استغناء بود و جزوه فی الارض بخرافه و غلو انهم استغناء چون استغناء کرد فرعون و لشکر او در زمین جاثق و گمان برده بود و لشکر که کابل و بازگشت ایشان با که تمامه همیشه الشریعیه نخواستند و چنانچه حال کافران و کفران است ناخدا و جزوه فضیلت نام فی ایمین بقره و خطاب گرفتند اما و لشکر او را انداختیم و فرق کردیم شان در دریا فاش نظر کیت کان حاقه انظار بین کین عاقبت کار سلطان و لشکران و کافران که با خدا پیغمبر خدا را کرده و بجزای آن در دنیا رافعت گرفته اند و در سواد شریف چگونگی است و جمیع امین بدعون الهی اند و گردانیدیم



برگزینی بجز آنکه  
 نزد خدا مسلمانان را که  
 درین مملکت باشند هیچ  
 جلدی از کتب و بیان  
 خفته و غیرت حاجت  
 در تفسیر قرآن که از  
 بزرگواران مکتوبات  
 در دست و در پیش  
 او سبکی حاصل شده  
 و به نامت در آنجا  
 خدمت است که در  
 تشیع و تنجیس و غیره  
 در آنجا نیست  
 ایان و مومن اسلام  
 که در نزد الله وین آیت  
 که میراث حق است  
 الا ان تامل آمنت  
 الله و الله آمنت  
 به اسلام و این مسلمین  
 سابقین این آیت  
 درین صفت که در  
 ظاهر و درین صفت  
 که در عالم ظاهر و در  
 مرام و ظهور و کفر  
 و طعن و زندقه و  
 درین صفت که در  
 درین صفت که در  
 درین صفت که در  
 درین صفت که در

جلالی تخلص میکرد آخر با شدت پیر جمالی تخلص کرد و او را پدر او بتیم گذاشته بود و با برادر استغفار  
 نامی که داشت تربیت یافت و کسب کرد و شاعر شد اقامت شعر از شوق و قصیده و غزل  
 گفته و حالت شعر در اهل سخن ظاهرست قصیده او بهتر از غزل و غزل او مسافرت  
 بسیار کرده و زیارت حرمین و طریقین مشرف شده مولانا عبد الرحمن جامی را قدس سره  
 و مولانا جلال بلخی محمد دانی را علیه الرحمه در یافتند بهایت صورتی و در وقت او  
 یافتند و در محافل و کتاب عزایم امور بنایت و پیر و دیگر کسی الا که در مجلس فرصت  
 سخن دایمی ابتدا می داد و از زبان سلطان سکندربن بهلول ست در پیش با برادر شاه  
 نیز معتبر بود و بنام او قصیده گفته که دردی این بیت ست - شاه دشمن کشتن پیر الدین  
 محمد یار آنکه به کشور جنگاله راز انوار کابل بشکند و بنام بهایون باد شاه نیز قصائد  
 گفته بایر خود اعتقاد عظیم داشت این او در نوبت پیغمبر صلی الله علیه و سلم شهرت  
 دارد و بعضی از صلحا در خواب بقبول این بریت در پیش آن سرود بشارت یافته  
 موسی زبوش رفت بیک پر تو صفات تو عین ذات می نگری در بشمی و  
 او در مقام خواجه قطب الدین است قدس سره بنایت نزه و لطیف بحضور خود ساخته  
 و خانه که الان قبر او در است در حالت حیات مسکن او بوده و مات و در دهم ذی القعدة  
 اثنی واربعین و تسنه در سالی که بهایون باد شاه بجای رفت و او نیز همراه بود همان جا فوت  
 شد شیخ جمالی را در پسر بود یکی شیخ عبدالحی که حیاتی تخلص داد و مجموعه مکارم اخلاق و  
 مجمع محامد و صفات در زمان خود مجمع الفضلاء و مرجع الفقهاء بود پیش پدر محبوب تر بدیل  
 نزدیکتر بود نشا و طریقی داشت و ظهوری عجیب بگوشت و فیض حالتی نبود دشوار در بدیه  
 میگفت و بسیار میگفت الحق اگر باین قوت که در گفتن شعر او بود اگر نگردد وقت محمدان  
 می شد آثار غریبه از وی بنظهور می آمد همیشه در مقام بدست آوردن و لها و نگاهداشت  
 خاطر یاران بود و با هر طائفه سری داشت از انجمن او را قبول دیگر بود با وجود عزت و  
 بزرگی که داشت بے تعلقی بے تکلفی او زیاده بر همه بود و متانک وجهی میشد که او را بود  
 جهان خوش می گزیدند که گفت محنت را اگر سر آمده حالش جمال عبود نبود و هر روز در  
 حواله گاهی و دائم در سری و هر دم در شوقی بود باینهم از معنی فقر و غنا و درو و مندی که  
 سرمایه سعادت ابدی است قسطنطین کامل نصیب او شده در زمان افغانان هر که از جنس  
 طالب علم یا شاعر یا تائید را از ولایت با اینجانب می افتاد در منزل او می بود و بهر یک  
 بهر اینها و خدمتها میکرد مبلغی شیر از ترکه پدر یا در میره بود آنها را دهنده می از عمر و صرف



که در ذات حیات داشت  
گویند پیروزه عین بودن  
فیه و بنحایت تواند بود  
و به مفهوم حقانیت است  
و دانش علمی و روحیات  
و کمال و حلاوت و احوال  
صاحب دین عظام است  
مستقیم و با خیرین کمال  
خود است اگر مفهوم قرآن  
و اشارات احادیث و معتقادات  
آپوست ایمان اسلام  
و حسن خاسته دی بودی  
اینکه مشهور در حرب منش  
کفر و عینان نشد و درایت  
که چون این عالمین در فرقه  
پدر گشته شد آنقدر که خود  
صلی الله علیه و سلم مات  
فرعون و نه الامه اگر فرعون  
مومن و طاهر و مطهر از عالم  
دینی و عیبه ابو جبرئیل  
که باطل از اول چشم و  
در باب عقائد و موعظه  
خاسته است باری است  
نبوی اگر گویند تشبیه  
با اعتبار عتبار است  
است که در حالت حیات  
داشت گویند و جاد زبانی  
شریعت و دین نایم  
است که بکار اید از محبت  
گویند حسن اسلام با اعتبار  
حالت مطهر که در کفر  
عیان داشت مثل ساد  
و مشبه بگردانندگان ایمان  
بجهت اقبال چندین از  
دو سالی قریش که مدت عمر

می ساخت میان او و شیخ جمالی بسبب امور استیاسته نزاعی در میان بود شیخ اکثر اوقات  
با او در مقام خرافات بوده و او را بعضی امور ناشایسته نسبتی میکردی ازین منی در تهر شد  
و آلت خود را بریده پیش شیخ فرستاد بعضی گویند که این حکایت غلط است و او اعلت است  
شده بود بمشاورت اطباء و فصد کرد و در مردم این چنین شهرت کرد و گویند شیخ جمالی این بیت را  
برای ابدی او بطریق مزاح و طراوت گفت بیت آلت پیش را چه بریدی به علت  
پای چاکونه خواهد رفت و الله اعلم و فوات او در سنه ۱۰۲۲ هجری در اربعین و تسعانه و مقبوره  
در پایگاه مزار شعی است رحمه الله تعالی علیه

### شیخ یوسف چریا کونی

دره میشی بود مشرب شطار حلقه ذکر بسے غریب بر پا داشت در اثنای آن ابیات  
عاشقانه میخواند و شوق میکرد نشان عالی داشت بدو اسلم شیخ عبد الله شطار میر معید  
خدمت والدیه محبت او رسید و تلقین ذکر نموده و الا ان اولاد او در بعضی از قصبات میان  
دواب موجود اند رحمه الله علیه

### شیخ خانوگوا لیری

از مشاهیر وقت خود بود در تبه خواجه حسین ناگوری است و خرقة از شیخ اسمعیل فرزند  
شیخ حسین سرمست که در چندیری بود نیز داشت و وی بره حافیت خواجه بند  
معین الحق والدین بنفایت متوجه و فانی بود از جهت کبریا و ضعف بنیه به تعلیم مردم قیام نمود  
خدمت والدیه صحبت شریفش رسیده بود و از ترک تعلیم و قیام که از وی در مردم شهرت یافته بود  
بر سیده فرمود که من پیر شده ام و ضعیف گشته از برای تعلیم هر داخل خلعت قیام نتوانم کرد مقصود  
ساقش بعضی دن بعضی و این بحال فقر انباشتم و معذور دارم و شیخ نظام ناد نولی  
از مریدان اوست او نیز این طریق ترک قیام بقصد اتباع شیخ مسلک دارد و قبول نام  
شهرت عالم یافته و شیخ اسمعیل برادر شیخ نظام نیز مرید و خلیفه او بود مردی تمام بود مریدان دارد  
خواجه لیری است و دیانه و در کوشه مسجدی افتاده در دیش پنجه کار کرده مرید شیخ اسمعیل است  
شیخ منوچ که در گرو بود و نیز مرید خواجه خانوست خالی از حجب و نوار عالی نبود و فوات شیخ خانوگوا

### شیخ علاء الدین رحمه الله علیه

این شیخ که الدین ابو دینی از اولاد شیخ فرید شکرچ مست قاس مرید دهر و حیدر بود

صاحب اخلاق حمیده و صفات ملکیه و فی البدو خلوت مبتدب و مؤدب آمده بود اخلاق  
 درویشان و کمالات ایشان بحسب جبلت در ذات او مرکوز بود جامع عظمت علم و کرم  
 سخاوت و عنوه صغیر از آنچه از اسباب حقل نفس آسایش تن باشد بخود راه اندازی  
 و آوردن زمان خود در فیه نانی گفتند سراسر راه و ابار و حقیقت طراجه خلب الدین  
 قدس سره رابطه خاص بود و اعتقاد کاملی گویند که روزی در انبیا پیش او آمد که تریاق  
 باطود داشت گفت که پیش ما نیز تریاقی هست باری امتحان بکنیم گنجشکی آوردند قطره  
 زهر در کام او چکانیدند پاره کاک نگر خواجه را آب ساخت و آن گنجشک را در حال  
 زنده شد و لذت او در ششده اثنین و سبعین و ثمان ماهه در غایت او در ششده شان و در معین  
 و تسعانه مقبره در سراسر است قربانی گفته که آلمان اخلاص اجداد او در اینجا سکونت دارند

### سید سلطان بهراچی

خدمت: الد میفرمودند که وی در لیشی اهل دل و خاکسار و صاحب بهت بود و مرید  
 شیخ علاء الدین ابو دهنی اما تلقین و ارشاد از مشرب شطرب داشت از لباس اکتفا  
 بستر عورت داشت و در اکثر اوقات سر برهنه می بود گاهی با جماعه فقهایی بود و گاهی تنها  
 و با قلم رسم مقید بود و ذکر جهر بسیار میکرد و ضرب و ذکر که بر تلب صوبری میزد بعینه  
 مثل آواز سندان داشت و ذکر کثرت می جمید خدمت الد میفرمودند در اجتهاد  
 طلب روزی بخدمت وی نشسته بودم و وی بکتابت مشغول بود و من سر فرو افکندم  
 مشغول بذكر بعضی از سماعی خوشنماک سر بر آورد و بجانب من دید در همین حالت تمسک کرد  
 و بر قامت و او را کنار گرفت و لطف فرمود و مرا بحال استکشاف حقیقت اینحال  
 نشد چون از خدمت او برخاستم شنیدم که وی نمود در مجلس دیگر نقل این معنی میکرد  
 که امروز جوانی پیش من آمده بود که دل او ذکر میکرد مرا و بر وی غیرت آمده خواستم  
 چنانچه بر دوسه دل را بجز نم ناکاه پیری حاضر شد و گفت جائز رحم است  
 نقل است که وی را بانه دزدی محبت واقع شده بود در کت ناهج او بشرن اسلام  
 مشرب شد تبیل او داد خواه شدند پیش محمد زمان که از اقارب ظهیر الدین محمد بابر باشا  
 بود و گفتند وی شیخ گفته فرستاد که زن را از خانه بیرون کنی و اگر نه بر سر تهای آیم شیخ  
 تخر و در دست گرفت و بر آمد و گفت و سی مسلمان شده است او را بکار فرستاد و بانه  
 نیست اگر غوغا جنگ مست نه میانی تا خدا چه کند از گفتن شیخ و معنی در دل وی کار شد

در کلام و شرف  
 منی الله علیه وسلم بسر  
 بر و نه و در آن زمان  
 و با بیان رفیع هرگز  
 در شرف با عتد حال  
 سابق ذمت و شرف  
 ایشان ذکر و نه خصوص  
 در قرآن مجید با این کلمات  
 و اشتباه و تعلیل و تفسیر  
 که در ماده بر من و آتش  
 است و بیگانه از شرف  
 طریقت ثبت ایمان و  
 اسلام بر من نکرده مگر  
 بشوخی الدین ابن علی  
 در کتاب خصوص و این  
 قول یا معنی است بر قول  
 ایمان باس و معلوم شد  
 بر این صفات و جاش است  
 یا نفی باس و زور و تلقین  
 است که حالت ادراک  
 فرق حالت باس و محفل  
 است و متخلف جادوی  
 فرق که آنرا ادراک فرق  
 نثران گفت الا بجا و فی  
 و مقاسوس او که گفته  
 و محفل فرق و حالت فرق  
 و اتعالم آنرا پس به  
 و بعضی از مضاف گفته اند  
 که این کلام درون خود گفت  
 بعد از فرق شدن و شیخ  
 نیز و نه حالت یکسانیت  
 تفسیر داشته بیکدیگر  
 گفته که در خارج از حالت  
 بعضی از مضاف بعضی و در که  
 از مضافات و کلمات است



و از آنچه میگفت پشیمان شد و از جمله مریدان و خلفای شیخ علاء الدین شیخ ابن انبروه  
 بود و مدتی عزیز و من و متبرک و مجذوب شکل بود رحمة الله تعالی علیه

### سید علاء الدین

سید عالی نسب و متبرک بود صاحب ذوق و حالات و علامات و در فن موسیقی مند و قوی  
 تمام داشت شعر هم میفرمودند آن قول و ادا داشت و وقت اوست غزل میخواند آن گل خنجر رنگ داشت  
 که مرغ هر چو بخت گوی دارد  
 بختجوی نیاید کسی مراد دلی  
 که این مثنوی را با باده در سبزه دارد  
 که هر که هست ازین گونه گفتگو دارد

### سید علی رحمة الله علیه

قوام وی از ارباب کمال و سکر و جود و حال بود و آنم با خود حالتی و سرگرمی داشت  
 سخن را مجذوبانه گفتی و بلباس خاس مقید نبود که بی خرقه مشایخ پوشیدی  
 و گاه لباس سپاهیان در بر کردی آرد و اصل از سادات سوانه است در آنان طلب  
 بجای خود نمودند و خدمت در دریشان کرد و در پیر شیخ بهاء الدین جو پوری شد و قبول خاص  
 و حالتی مخصوص نصیب او شد و ابواب بر وی مفتوح گشت چهار مکان جدا داشت و در لطیفه  
 داران بسیار بود و در هر چه از فتوح رسیدی نصفه بود و لطیفه و در آن قسمت یافتی و نصفه  
 دیگر منکوحات و وصول فتوحات بر وی متصل و متوالی بود و هرگز منقطع نگشتی گویند که  
 وی تا چهل سال هیچ خادمی امر نکرد و خدمت نفرمود شیخی نفع بود گشته شد کسی که هر شب آب  
 خوردن در جاس خواب می نهاد و امشب فرا میوش کرد و آب می نهاد آودست هر جانبی ظرف  
 آب بدست نیاید باز بنحوت باز نشستی غایب کرد و باز آب شست نیامد چون نشستی نهایت  
 رسید کار بهیلا گشت کشید و خوابت که از کسی طلبید تقصیر می کردی که با خدای بسته بود و گشت  
 برگ تن در داد و گشت بیای مرغ وقت تست تبارید بحکم اضطراب دست برای تقصیر  
 آب دوازده گزانه پر آب یافت آب بخورد و خدا را شکر گفت خدمت والد میفرمودند که من  
 بنامه من و در سیه ام و از بی سخنان شنیده اثر ذوق و عرفان لطیف سرگرمی محبت  
 از کلمات او لایح بود میفرمود که من تا بوده ام بخانه دنیا دارای زلفه ام و هر کسی را از ایشان  
 بخانه خود طلبیده ام و خادم بخانه کس نفرستاده ام میفرمود که بعضی مردم که بخانه کس نمیروند

برای اهل عتد استسکبار  
 بهای محبت که اشک و غنچه  
 از راه کفورت آفریده اند  
 مثل نه و در فزون بشایع  
 ایشان نامورین کما سیدنی  
 خصوص بر خفا آن کلمات  
 نگردد که مقصود ایشان  
 اینجا میان محفل آیات توانی  
 است تمام از اهل که الفوق  
 قائل آمنت آیت در تحقیق  
 مذموب و مذموب و معتقد  
 ایشان همان سرور و فتوحات  
 بیان کرد اندوه و غم  
 و بر تقوی که در مذموب و  
 احوال ایشان را با آن غم  
 بود و نگری را چگونه غم  
 بلان صورت بند و بود  
 مخالفت تا به طایفه مشایخ  
 اینجا می محبت است  
 غایب کار و تقاضای اطاعت  
 است و تکلف و توجیه  
 و تعلیق قول ایشان بآن  
 نه اگر قول ایشان را میخام  
 و معارض اقول تا به اهل  
 و جود و طاعت دار و غم  
 را به محبت بینه و اعتقاد  
 و از هر جانب چشم پوشد  
 هم و عصمت بر سر نیست  
 اگر در یک لحظه دارد و چو  
 نفع آن را در چنین امانه  
 نه اسب که متعجبان دین  
 و تبرع اهل عالم اند  
 چنین جا و خطا را نماند  
 اندازد و یک سطر از ایشان  
 نیز خار و چه شود بیخانی

هر چه می بیند و ندانم میفرستد این چیزی نیست متوجه توجه بدیشان است سر و چه که باشد  
 میفرمود که چنانچه را اصلی الله علیه وسلم در خواب دیده ام که میگوید که دل بسود خود میزنی و از احاطه  
 خلق محروم می شوی گفتم یا رسول الله اگر فعل است اذن است و اگر اذن است عملی بجا می آید و می نمایان  
 چیست و رسوای خلق خدا و فای کن ندیده ای و در حق ایشان مستجابست میفرمود که بن فرزند  
 القیام روز خدا و معنای ایشان بکنیم نیز بنام در میان عصر و قرب صبح و در آن روز و آنجا که خواهر  
 من نشو ند بگذرد و در آن یک ساعت بحال خود باشم میگوید که مرا عجب آید اذن طالع  
 که بر تو امان حکایتی که فلان صورت یا فلان منزل بگویند را خوش دارم و این را خوش ندارم و دوق  
 من معین نیست مرا هر چه بگویند خوش آید بهم بران دوق گفتم خبر او جو بطور است و فوات او  
 در شش ماه و شصت و نه روز

پسر شیخ بهار الدین است از مشایخ وقت خود بود بزرگ بود علمتی ظاهر داشت بسیار حسن  
 محمود و متبرک بود مدت عمرش از صد تجاوز گشته و شوق و محبت و ذوق او بجهان تازه جهان ضعیف بود  
 که تا در کس او را نگر فتندی ایشان توانستی بخلاف حالت سماع جهان عشق و جوانی کردی کلاه کس  
 نتوانستندش گرفت لعل است که در وقتی شیخ بهار الدین در خدمت شیخ محمد بنیسی بود هرگاه با ملا  
 شیخ را در تکیه ادلی و یافتی و اگر چنان بودی که از او دادی که مرده نیز از او را که این سکه محرم  
 نگشتی مگر روزی پسر او فوت شده بود کسی دیگر نبود که تخمین بکفین او بدو داد و در روز شد او را بپوشانیدن بدن  
 ازین سبب و تا غرضه بجهان رسید شیخ بعد از آن که از کافران رخ شد روی بجانب او کرد و گفت  
 بعد از این بخیر دانه الله تعالی بعد از آن شیخ را این متولد شد مقتضای برکت و فای پسر و در او داد  
 برکت و او فوات او در شش ماه و شصت و نه روز و تسع مایه قبر او نیز در جو خور است

شیخ ادب حسن جو خوری

پسر شیخ بهار الدین است از مشایخ وقت خود بود بزرگ بود علمتی ظاهر داشت بسیار حسن  
 محمود و متبرک بود مدت عمرش از صد تجاوز گشته و شوق و محبت و ذوق او بجهان تازه جهان ضعیف بود  
 که تا در کس او را نگر فتندی ایشان توانستی بخلاف حالت سماع جهان عشق و جوانی کردی کلاه کس  
 نتوانستندش گرفت لعل است که در وقتی شیخ بهار الدین در خدمت شیخ محمد بنیسی بود هرگاه با ملا  
 شیخ را در تکیه ادلی و یافتی و اگر چنان بودی که از او دادی که مرده نیز از او را که این سکه محرم  
 نگشتی مگر روزی پسر او فوت شده بود کسی دیگر نبود که تخمین بکفین او بدو داد و در روز شد او را بپوشانیدن بدن  
 ازین سبب و تا غرضه بجهان رسید شیخ بعد از آن که از کافران رخ شد روی بجانب او کرد و گفت  
 بعد از این بخیر دانه الله تعالی بعد از آن شیخ را این متولد شد مقتضای برکت و فای پسر و در او داد  
 برکت و او فوات او در شش ماه و شصت و نه روز و تسع مایه قبر او نیز در جو خور است

میان قاضی خان ظفر آبادی

قدس سره فرید و خلیفه شیخ حسن ظاهر است از جمله مادان این طریق است صاحب استقامت متقوه از قرآن و احادیث  
 و کرامت و حرمت و زهد و تجربه و محبت زمان اگر چه متاخر است و لیکن بحسب صفای ملامت  
 از اهل اهلان و ملامت است نقل است که وی میگوید سی سال جا نماندیم و یا فیهما کشیدیم  
 تا تقوی علم بکانه نفس حاصل کردیم و دانستیم که نفس بچه طریق راه میزند و چه کینه گاه بهما دارد  
 نقل است که نصیر الدین محمد بایون بادشاه هر چند از وی التماس قبول تدری  
 کرد قبول نکرد و یکبارگی کاغذ سفید با مهر پادشاهان ها که در سمرقانی باشد

این علم بی طلبی و غیره  
 خاندان و اگر چه پیشانی  
 اند بهر دو کشف و یقین  
 است پس منتوحت حاکم  
 بفرزین و کلامی که  
 و اندوخته با کمال  
 آمنت که در معتقد از دو کام  
 کفر و ایمان از سوار عظیم هر دو  
 چنانچه در این اثر می بینیم  
 باید بداند که این احوال از  
 سبب شیخ حسن بن علی است  
 برین علم و دانش و  
 تعلیق قبول این احوال  
 علماء و مجتهدین باید دانست  
 اند و فی علم اصحاب شیخ  
 این کلامی است که در کتاب  
 ذکر کرده است که علماء و  
 مجتهدین چون ازین آیت  
 نعم کلمه فهموا انما هم اراک  
 با سنا جمله کرده اند بکفر  
 ازین در تقدیر تفسیر شک  
 نیست در اعتقاد اجماع  
 بر آنکه ائمه با علم ائمه  
 بر رسول و پیغمبر  
 نباشد پس در تقدیر تسلیم  
 صحت بیان فرعون باشد  
 تعالی ایمان و کلامی که  
 و بعد یافته درین کتاب  
 بیان فرعون و کلامی که  
 می باشد که در کلامی که  
 یاد فرموده ایمان و کلامی که  
 و بعد یافته درین کتاب  
 بیان فرعون و کلامی که  
 می باشد که در کلامی که  
 یاد فرموده ایمان و کلامی که

خدمت شیخ در ستا و سایر موضوعی و هر مقداری که خواهند در این بنویسند فرموده ما را احتیاج نیست  
 و به احتیاج حق مسلمانان گرفتن بدانند و ما در خدمت پیر خود عمید کرده ایم که  
 از خدا خواهم و از غیر خواهم بخدا که میم بنده غیره خدای دیگر است و گفتند که بفرزندان خود  
 عنایت کنید شاید که ایشان را احتیاج باشد فرمود ما بر ایشان دانستند  
 ایستادند چون قرآن را پیش شیخ عبد الله که آنرا و عداد بود برندی نیز قبول نکرد  
 و گفت پس باید که بر متابعت پذیرد و چون پدر ما قبل نذر تا چهار اینگزین باید کرد که  
 ایشان کردند خدمت والد میفرمودند که وقتی با چند جانب جوهره قاصد علی بودیم  
 چون نزد نزدیک بلفظ با و افتاد قصد ملازمت شیخ از اوجبات و دقت نمود بخانه شیخ  
 در آمدیم و منتظر بر آمدن ایشان نشستیم چون وقت نماز شد شیخ و صفیان و دیگر از غله تبار آمدند  
 و بعد از نماز شیخ با ما متوجه شد و به سید خدیج از کجای آیند و کجا میروند و چه کس اند چه نام دارند  
 هر یکی جوابی عرضه کرده شد آنحضری در ایشان کرد و داشتند حاضر آوردند و دوایع کردند الله  
 میفرمودند که از همان ساعت که از خدمتش بیرون آمدیم گریه بر ما استیفا کرد که کیفیت این  
 نتوان رسید تمام آن روز در گریه گذشت تا بر اویم در غصه آبادست و فوات او با نزدیم صفر  
 سببین و تسلیات

## شیخ محمد مودود لاری

در مظهر علم و توحید و زندان مشرب و تجرید و تقرید بود در طبع شکرت بود مشرب عالی داشت و بهی  
 بلند در تفسیر وین و باز قدم آورد و میان وی و شیخ امامان نسبت در پیوست و شیخ امامان  
 استفاده علم و توحید و تحقیق کتاب فصوص الحکم و غیره پیش او کرد گویند که چون مشرب شدی  
 دوی از نشان ذوق و حالت سرگرمی فرمودی با آن بود از جلال و عظمت سخن است کتاب از ایمان  
 بر او رو سخن بشنوا و حقائق و اسرار آنچه بر زبان حال آمدی کشف نمودی گویند که او را بعضی  
 از غرائب علوم مثل کیمیا و مانند آن حاصل بود بارها با شیخ امامان گفتی در خدمت  
 پر بارم بجنابان تا میوه با چینی و گفتی ما را از شما سخن توحید و کجای حد کیمیا است پس  
 در حق شیخ امامان فرمودی جوهری قابل یا نتم و لیکن حیث که یک چشم دارد و در مقامات بلند  
 بلفظ کوکب خواندی و در تبار اگر اقامت داشت بعد از آن بلا در غایت شیخ امامان در این  
 او در پانی پت سکونت فرمود شیخ امامان برای او مد و معاش بقدر غایت نیز حاصل نمود و هرگاه  
 و ذرت یافت فرمود بر شیخ امامان یکجا است قدس الله سرها



بفرمودن هر کلمه زبانه که میگویم  
که حکم ما که فرمودن در حق ایشان  
جبهه عدم اعتبار ایشان  
باس است بلکه اینها در حق  
اعتبار ایشان است با مقتضای  
بجبهه عدم امکان رسول  
دی مومنی سببه السبب  
از کلمات که این در حق است  
ایمان اضطراری فاکتور  
و با بیان فرمودن نسبت  
جوایش که این کلمات را  
مسلم و غیر مسلم و صفت  
از خطا مخصوص ایشان است  
در بیت قرآن و در حدیث صحیح  
اندر مطلق ایشان با است  
در حدیث از خود آن حدیث  
الصفات تا بدین کس نتوان  
کرد و غیر اینها از غیر تابعین  
و معتبرین که بعد از ایشانند  
با ما مقتضای حدیث و احادیث  
کفایت میکند در موقوف  
و چون ثابت و واضح گشت  
که ایشان با صریح نیست ثابت  
شد که ایمان از خون نیز ثابت  
نیست با جهاد اگر استیقام  
حکم که ایمان با صریح نیست  
عدم صحت ایمان از خون  
باقی است از جهت عدم ایمان  
بفرمودن و با بیان این ترجمه  
کلام شیخ این خبرست در کتاب  
از جی و مدائن با بوالفهم  
و السرائر و المعدادة و السلام  
علی سید المرسلین صلواتی  
المصدق و محمد آله و صحبه  
اتباعه اجمعین

ذات عاشق صفت و صفت عاشق ذات آمد که عاشق سکون و سکون عاشق حرکت شد  
از آثار از افعال و افعال از آثار منفک نشود انکسار از کسر و کسر از تک منفصل نگردد افعال از آثار  
افعال مثل سحر بجای ذات و صفاتند چیز ذات مولی و تبارک و تعجده صفات کمال وی تعالی و تقود  
از مقتضایات و محالهاست جز ذات و باقی چیز جدا ندارد و جز صفات مشهودی و وحدت مقتضای ذات  
آمد و کثرت مقتضای صفات | این جمله صفت که کردی اثبات | میدان بجای تعریف ذات  
اورا بهر چه عبادات میخوان | لیکن مقتضای سحر بجای دان | اعلم ان الله تعالی و تقود ذاتا  
و احدا و صفة و احدة القنیا تنوعت بنوع السبب و الاضافات و کثرت بکثرة الشیون الا اعتبار  
باطن بود بی خود آید و آن ذات خداست و صفات وی ظاهر نمود بی خود آن افعال خداست  
و آثار افعال او است | بودی که نمود نیست اورا | ذات است و صفت بدان و در باب  
و اثر که نمود نیست بی خود | اصل و اثر سے بین و بشتاب | اگر چنین حیث الانبیا و العقول  
صفات غیر می نماید اما من حیث تحقیق و احوال ممکنه امتداد بود دست و نمود دست و اگر چیز نیست  
حق است بعد بود و جهان بعد خود | استیقامت است و کثرت بعد از آن | غرض از خود آمد و وحدت همه بود  
به مقتضای که هست و اما کثرت مراتب چیز را که در حق است و ظاهر بصورت و شیخ خود در آن منظم  
با نه بذات و حقیقت خود نیست | نه بی صورت و آب و مرآت | که آن دگر بود تو دیگر هستی  
مگر ظاهر الهی که در آنجا ظاهر و مظهر یا بیکدیگر متحدند و فرق میان ایشان باطلاق و تجرد و تعین  
و تقدیر است مثلا حقیقت انسانی باعتبار اطلاق و تجرد ظاهر است و باعتبار تعین و تقدیر مظهر شک  
نیست که آن حقیقت بین افراد خود است که مظهر این خود را یک ظاهر و مظهر است  
باشد میان ظاهر و مظهر و بی محال | فرقی جز تقدیر و اطلاق نیست | متوازن میان ظاهر و مظهر هیچ حال  
قال بعض السوفیة هو الظاهر بالتحقیق و التعین الذی اقتضت الاسماء و الصفات و الباطن بالاطلاق  
و التجرد الذی اقتضت ایهیة و الذات و انحراف الانکشاف و انحراف الهمم و التبعین و التقید و التاویل  
بالاستقار و الخفاء الذی هو اثر الاطلاق و التجرد و به الامتیاز و الاخریة من سیث المرتبة لامن حیث  
الزمان اذ انکون عین الالوهیة من خلق الالهیة و بعینها انسان تمام تمثیل خدای است  
تعالی و تقود بصورت جمله موجودات و اسم بشکل اوست با شکل کل کائنات عالم انسان که یکبار انسان  
والم صغیر و وحدت انسان دلیل بر وحدت ذات یکبار است از کائنات که در نظر خود اوست و وحدت  
حقیقی و کثرت نسبی در روشا دیده خواهی کرد نور غرض و غلظت صرف برگزینی نشود آنچه مرئی  
میگرد و نور وی است با غلظت کثرت نور ترا ضیای نامند بر غیور و بیستی است باستی مرید که از جاهل میخوانند  
به ظهوری که حق را نسبت با عیان واقع است بواسطه تنزل آن حضرت است از کمال نوریت

المرساله التملیث

وجه الغناء فی احدیة  
الذات بالخیة عن

جمع الجہات

و قد انشد محمد بن علی

رؤی کار در از شد که جلوه

محبوب ازل با بندگان

بجایای نهانی در محافل و مجالس

و است در همه محفلت نای

کاخانه بود میرود و طوط

و دولت محبوبی اقتضای انبیا

و احسن مکتبه خاصه درین

سال ناز که در کثرت محبت و رنگ

و گاه است در همه بدست و سطوت

و محله دیگر بود و دست تقدیر

چند بر مکان بشریت با چنان

بهر پیچیده و بر زمین جاریه

و خدای الهی است که

بسیب و در زان تاب

نستقن رجال الیستان

و حال سکین و آنم آمدن

تنگ و تیره گشته و خراهم

آمدن حال جمعیت بال بد

محلات عاقلانه بار عدا

و خواجه عاقل و شود نیند که

بهر هر وجه غنیمت

شان هلاک کنی و استقبال

نای امت مرحومه همی اند

بفضل رحمت تو کرده و

بایست آن دعه بیکم فضل

و آسانی رفته است نه

سحق و جنگ حریق و حیات

نای غلظت این همه کسب

و بساطت و اخلاق بمرتبه افعال و اسما و صفات چون مکملات فی حد و اتمام مدوم اند و مشهور  
و اوراک شان نیز معدوم باشد و بیست چه نسبت خاک را با عالم پاک که که اوراکت مجوز آن پاک  
درینا و در و امید اتم که چه فهم غایب کرد و کجا سر بر خواجه سرور دشمنای حق غرض نیست از  
یوسف الشیخ فی الشیخ نهایت روش سارکان راه حق خالی و تقوی نیست نه بقای بر سبند که  
جمله اشیار اموه فانی در پرتو نور تجلی حق تبارک و تعالی یا بند و بفرقه تقی که مرتبه نهانی اندر است  
محقق گردند و بحکم ان الله ما یرکم ان تودوا الا ما نالت فی الجاهلیة بیست است و توفیق  
بر نیست عاید گردد و نظر انور و امن باشد به بطلان در جهان و غلبه باشد

## شاه عیب از آن بی نیانه

مرید و خطیب شیخ محمد حسن سرت وی از مشایخ قادریه است بسیار صاحب کمال بود و حال  
طامع داشت و از وی حوائق و کرامات بسیار نقل میکنند و در او ای محصل علم گردید و از آن مشایخ  
مستحق و محبت بروی غالب اندر با عنایت تاته کشید و از مجاهده بر تبه مشایخ رسید و گویند او را  
با حضرت علیه قادریه نسبتی بکمال بود بیواسطه از آن حضرت باذن و استیاض شد و چه کمال باشد و  
در ای آنکه کسی بیواسطه از آن حضرت مستفیض باشد و او در صبر بر شد و اندوختن بلا تکی در دست داشت  
ثقل است که یکبار رسیدی بدست یکی از اعیان گرفتار بود و شیخ او را در چندین صامان ایستاد و او را  
گفت تو از شهر پلدر که من بجای تو در میزد خواهم بد از این محضی بر سر او خفتها آمد و بهر حال  
خود ظاهر نکرد و غالباً میان او و شیخ امان یابی نمی در تقریر مسئله توجید و اطلاق وجود و عینیت غیره  
او عالم گفت و گوی در میان بود او و بعضی دیگر از مشایخ عصر اطلاق حق را بر کسی دیگر تقریر نمی نمودند  
و شیخ امان را درین باب رساله ایست مسمی با ثبات الاحدیه که مخالفان او را انگیخته و انند از وی  
چیزی درین باب نقل خواهیم کرد ان شاء الله و شاه عبدالعزیز را مریدان و خلفا بیدند سید علی  
که در لودیانه است از مریدان دوست و بکبر سن رسیده است مشغول ذکر و صاحب ذوق است و قاضی  
شاه عبدالعزیز از شیخ و از همین و شحاته و شاه عبدالعزیز مکتوبی در باب عینیت حق جل و علا نسبت  
با افراد عالم و نفی وراثت آن حضرت عز اسم که در میان ایشان و شیخ امان در الحاشی سنن بود شیخ حسین  
بانی آنی کرده وی بود صاحب ذوق و مشوق حاله از محقق صامان و فانی فی الشیخیه و یکی از خصوصان  
خود نوشته است در اینجا نقل کرده شده اگر چه از افشانی این اسرار و اجزای این کلمات باز داشت  
کاتب حرم متحاشی و غیر متجاسرست لیکن چون ایشان گفته اند نوشته ما را از تعالان چاره نیست با  
برای ادا این مکتوب آن نیز بود که این مجموع با همین مکتوب شیخ امان که بعد از وی در مقابل و دی نوشته شود







تعالی شان پس با شهادت قدر تعالی الحمد لله معلوم میشود که ذاتی و ارادات باری تعالی موجود نیست  
 و امکان ندارد که بی ذات حق سبحانه و تعالی ذاتی دیگر موجود باشد الخوض اگر ذاتی دیگر درای  
 ذات حق موجود باشد اولاً صفت خالی نباشد زیرا که هر ذاتی که درای ذات مطلق موجب باشد  
 از قبل و از بعد از غناء و بقا و حرکت و سکون خالی نباشد پس ذات تنها صفات او باشد و قد  
 ثبت ان الصفات كلها الله فثبت ان ذات الله و اتفق تر و صدق مال الله تعالی با ایهام الذین انما  
 آمنوا بالله تعالی آن کس نیکه ایمان آورده اند بخدای تعالی بانه خالق موجود در آنک موصوف بصفت  
 الکمال منزله عن النقص و الزوال خطاب کریم و ملک جیم بدیشان رسید انما الله بان ذلک الحق  
 الموجود لیس و آنک موصوف بصفت الکمال منزله عن النقص نه ال بل ذلک الموجود الموصوف است  
 قائم باشد بآنک انت الموصوف بصفت الکمال من غیر انت چنان ایمان بخدای تعالی بیاری یون  
 باشی و الله الموصوف و یکنه خوش میسر مایند **بیرون ز حد و کائنات است دلم**  
 بیرون ز احاطه جهات دلم **انما ز تعالی صفات دلم** امره تجلیات ذات است دلم  
 و در روی در سانه دیگر نوشته است که از هر طریق ذکر است و آیتان قریب تر مشغول بودن با صفت  
 پیر و مرث است کسی را که حق سبحانه خالی از توفیق رفیق گردد اندک مشغولی واسطه پیر حاصل شود بیخ  
 کاری بهتر ازین کار ندارد و در گوشه انشاده هم درین ملاحظه مشغول ماند اگر چه ریاضتیه دیگر نداشته باشد  
 تمجید او را بخدا رساند و بتدی را از مشغول بودن بصورت پیر گزید نیست زیرا که عالم الهی عالم معنی  
 و دیدن او ممکن نیست مگر در صورت صاحب کمال که انسان کامل ذات او ذات حق است و مظهر  
 کلمات حق است **انظر تمام غیر انسان نیست** که همه کون را منحصر کرد  
**انبیا و الیما را تعالی بدان** سر مخفی کرده ام با تو بیان **این فقیر را حضرت پیر ملاحظه صفت**  
 خود با ذکر چهار پایه فرمودند بخدی مشغول انگشتم که با انگشتم از ذکر رقم یعنی همین ملاحظه صفت ماند  
 غیر از نماز فرض و سنت موکده نماید از متم نمی آید و سر کس که بواسطه پیر مشغول ماند اگر چه زیاده است  
 عبادتی و ریاضتی نیاید هم مقصود وی بر آید زیرا که هر صاحب دولتی و سعادتمندی که بایشان متوجه  
 شود و در متابعت ایشان موافق رود و نور روی رخشان ایشان در مراکتب کی بتابد و بواسطه  
 صفای وجه ایشان خود را عین ایشان بابد آید و هم فیض عطای که بایشان میرسد باینکه در مدد ذاتی خالی  
 که از ایشان ظاهر میشود و از دین ظاهر میشود چنانچه حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم در باب البکر  
 و بدین رهنی الله علیه و سلم و ما صلی الله فی هدی شیهه و قد صبیته فی صدر این الی قیانه و اسط  
 حضرت پیر بر فقیر چنان غالب آمده بود که چون خلق ماه میدیدند بنده نیازی نداشت اصلاً  
 ما متاب در نظر نمی آمد و بخدی مشایقه صفت غالب بود که غیر از وجه مبدک ایشان هیچ چیز در دیده ام

از دیدن این سخن نظریه  
 بار حقیقت فقری افشید  
 تمام با اینجا نمیدیم  
 سخن که در دست دیم  
 از دیدن این سخن ایست  
 کوهی باری عو شد  
 گاهی آتشکار بود گاهی  
 نهانی و علف نهانی خفا  
 دانی در طریقت خفا  
 و حقیقت حقیقی با محبوب  
 بود که جود میگفت را و  
 راه بود در حقیقت علف  
 با احتمال ندارد و علف خا  
 بر میگوید نیز انشاده حقیقت  
 از باب علف بخود نیک  
 و استغفار از در چنان بر  
 از عیب رسد و علف  
 در پیر و مرث یعنی در  
 و علف و شکر نعمت واجب  
 بود چنان این مرتبه الاست  
 دوست همت بشریت  
 از آن که تاه باری که زبان  
 که هرگز کند خاموش  
 نشند و در اسطه زند  
 دید که در جل جلاله  
 انصاف است بر مشام  
 مخلوقات که کجای لطف  
 او منقطع بود و در حق وجود  
 آید نهان پیدا اگر تر نفس  
 متر صد و یک جانور زمین  
 بختید و یک ستاره  
 بر آسمان درخش و یک قاره  
 در دنیا بخود یکسر  
 برگ بر درختان نهان و یک  
 سنگ بزم بر کوه پیاورد

نمی نمود و اگر بمرد خست و بر دیوار و بهر جانب که نظری کردم جمال حضرت ایشان مشاهده میشد  
در هر چه نظر کردم غیر از تو نمی بینم و نیز از تو کسی استحقاق که حال دست این سه در هر چه نظر کردم  
بجفتی: جز نور رخ تو نیست منظور و

جلوه لطف است که هستی  
عالم بدان بر پاست اگر چه  
گر نه قهر و جابجایی نیستی و  
بر کندن نیاید این خاست  
در نظر حقیقت گاهی تفریح  
بقادر افعام که خاند حکمت  
انقدر دانه فسار از لطف  
صدوح پیدا گرداند خست  
و چه از شش خماسی بی بر  
اصلاح بخش تا اثر دانه لطف  
در بجا ج دارد و بطور سه  
این حتی تمامی کارخانه رویت  
و بودیت بر اثر روح لطف  
قهرمت در دانه و لازم  
و دانه بگویند یکبار سحر  
موجودات را غام و شال  
از بیجا گفت آن مرد عادت  
که در درخشان در دوزخ لطف  
یا ستند اگر چه در جرم شان  
نخوت لطف علی اگر بعد از  
عالم را با این زده تعزیر  
کرد تا قی لطف است  
که بگویند این را با این گفت  
فرقی نیاید لطف و رحمت  
چند آمد و حب فن لطف  
که معنی لطف لطف ان  
زاده و در از مقابلت معنی  
خندوی متعین زاده لطف  
بی از رفیق و زری بود خند  
وی از قهر و دشمنی خند  
و با تعزیر آمد و متعلق  
رحمت عمل محبت و رضا آمد  
و چون بفرموده از خود جواب هیچ چیز را بخود  
ایضا خطاب کی بود  
و عین الرضا من عیب کجاست

## شیخ امان پانی تی رحمة الله علیه

نام او عبد الملک است و لقب او امان الله و غالب در زبان مردم جز او لقب است و می از  
علمای صوفیه موجوده است از تاجران این سری قدس الله سره در نظم این طایفه مرتبه چند پایه بر تندی  
داشت و در آنکه بر مسئله توحید بیان شافی و نظریه روانی و سخن توحید را قاش گفتی و فرمودی اگر بیاچ  
انصاف در میان باشد ازین علم را بر سر سبز توان گفت بطریق که بسیار از افعال احوال کار نباشد و گفتی  
مرا در اجتماع حال دو دلیل بر مسئله توحید بود و آنان بجنایات این شایسته دلیل دست داده است  
او را در علم تصوف و توحید کتب و رسائل بسیار است و تمام تحقیق از تقریر بر او لایح و رساله اند معنی  
با ثبات الاحدیة که بیان اطلاق حق و احاطه او بجهت حق کونیة حفظ در ائمه او در عین طینة او با علم  
مطابق اذ اقلی ممکن و کلمات محققین اهل توحید کرده و آنرا مولا تا عبد الرحمن جای قدس سره  
شرعی نوشته است در غایت بسط و تطویل در اول آن مقدمه بسی جامع مفیدی در تندی  
اخلاق و تخریب عادات مرتضی و داشت فرمودی سر بایه و در پیش مادی چیز است تندی  
اخلاق و محبت خاندان پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرمودی که علامت کمال محبت آنست که از  
محبوب به متعلقان او ایجاد کند پس علامت کمال محبت حق آن باشد که محبت او را محبت پیغمبر  
کنند علامت محبت پیغمبر آنکه محبت اهل بیت و سرایت کند نقل است که اگر در وقت در  
او را اطفالان سادات یازی کنان و زبان که چه میرسد اند او کتاب در دست گرفت و با ایستادی  
و اقامه کلام اینگونه یزدندی او را اجماع شستن بودی او در تعریف مشرب ملا مته داشت و در مجلس  
او که نیا دمالایی و غیبت مردم نگذاشتی ادوات او بد کردی و فرمودم محمود بود چه کتب تمام  
بسیار مشغوف بود و بطالعه و تدريس آن مشغول فرمودی اللهم ارزنا اخلاصهم و اتواهم فرمودی  
که حال علم این عین حال است فرمودی که هر کسی را در چیزی کمالش داده اند کمالش را در کتب  
ایشان است اگر طالبی پیش او بار داشته آمد که فرمودی که چیزی بخوان که طریق با است و از خجسته  
عوام الناس را بردی هجوم کتر بودی و خاتمه در با نه اشقی فالتان را از عشق صیرت منع کردی  
فرمودی که ابتلاء این امر مبتدی را انکار باز میداد و آنرا بوه آسایش از خود و خواب هیچ چیز را بخود  
ندادی چلو بر زمین نهاده ای و از طعام اند که چشیده و در هیچ احوال با فخر طریق تلبه مسلک فرمودی



که آن نیز جانب منفی می بارد  
یعنی اگر این همه بلا بر جماعت  
مخصوص انبیا و ائمه بی سخت  
بود و در زیر بار آن سخت  
شدند ای صفت کرد دستان  
ساخت تا بار کثیر خود  
بر کلام از آن برد

بمکن فخر و جود طبع و شمر و ذوق و حالت امتیاز داشت و این بیت او خالی از تاذگی نیست  
چنین که بر پر طایف نسیس را میلی است به مگر و اثر وی پای نامه میلی است به مولانا حسین نقشبندی که  
در صنعت خط کتابت و مهربانی بی بدل بودی متبرک و سخی و بیدار دل و خوش وقت و خوش خلق  
و ولایت شعار در طبیعت طلب و رعایت جانب احباب بنظر بودی زید شیخ بهلول است و سبب  
نجدتش نیز محبت و اعتقادی و ملازمتی داشت و از آنجمله

## شیخ سیف الدین رحمه الله علیه

این نیز طلف خفی بود و به  
ظاهر اگر نیز به بعضی گران  
افتاد و به پاک انجام میداد  
نیز مثل این حکمت و مزیه  
و جزو شنگان و زیادت عمر  
باقی ماندگان تواند بود  
حدیث از این مصل سربلین  
تا حکیم الله صاحب دیده و  
و چون از این نعمت بکمال  
گدای دیزه چمن خوانده  
نیز از او نصیب شده بود  
بحکم این همه در یک محدث  
انسان نیز من را نم بداند که  
صوت هر چه در انجا چنان  
پای میسوزد و از آنجمله  
در آورده و بر سبب آن که  
بود که اگر تیره اجل معلوم  
بها شیت بهایت می آید  
بر خواستن از این بحیات و  
حرکت از روی از مظهر محلات  
عادی می نماد اگر توت ملطف  
ایلی و سبکی می نمود و قوت  
نمی بخشید از هم با شیخ و از  
دست در نه بوده اگر دوازده  
نه ایلی شد کشف حکمت  
طبیعت نمی نمود نجات از قرق  
و بهای بود حکمت اسکان  
علافت بهر اندک از آن حال

والله فقیرست غایت محبت و اعتقاد و بندگی خدمت وی داشت کم تنی باشد که ذکر شریفش کند شسته  
باشد ایشان را بکافی و حالتی و گریه مست نداده باشد بیشتر سلوک یاران شیخ بنجدتش در رنگ  
سلامه است نسبت با سائده و جلالت و الله فقیر که به نهایت ارادت و محبت شیخ موصوف بود و میفرمودند که  
فقیر و سخت ساکنی در طلب شوق بندگی در ایشان بود و بنجدت بسیاری از ایشان رسیده شد  
این معنی در خدمت او یافته شد در هیچ کس دیده نشد و ربط و تعلقی که دل را بحضرت او دفع شد هیچ  
جلالت نشد و تسکین و یقینی که طیف محبت او حاصل آمد از یکجس نیامد و لهذا الدم و العنایت خاص  
مخصوص ساخت و خفته جلالت پوشانید و مثال جلالت تا چند روز بخت خاص خود مسوده کرد  
و بسیاری از علوم قوم را بخارج گردانید و شغل باطن که آنرا سجد قلب گویند در آموخت و بعضی  
از کتب قوم که هر فردی این راه بود تعلیم فرمود و آلم را در ادراک حال یا یکی از علای حاضرها که  
انتساب بسلسله سهروردیه داشت رسم بعیت واقع شده بود و چون در خدمت شیخ همان اظهار  
کرد که بنده را پیش از رسیدن بنجدت شما بیعت بجای واقع شده و حالا جاذبه محبت و ارادت شما  
بر همه غالب است طریق چیست فرمود غم نیست امر مع من احب درین راه اعتبار محبت راست  
میفرمودند اول که در بندگی و در رسیدیم به رسید چیزی از احوال خود با تصور و خیالات خود بگویند  
عرض کردیم که ما را احوال نمی باشد و تصورات و خیالات ما چه خواهد بود فرمود برای آن میگویم که من نسبت  
شمارا در ایام خاکلم مشرب واقع شده است عرض کردم که بنده را اکثر اوقات چنان متخیل شده که گویا  
تمام عالم از گوش تا فرش محاط من است و من بر همه معیلم فرمود در شما حکم توحید نهاده اند و بعد از آن تربیت  
فرمود و تلقین کرد شیخ پیش خود در خلوت خاص طلبیده فرمود را می است که بدو قدم بگذارد و در ای است  
که بیک قدم بر سنده آن ایست که با وجود دست یا عدم لیس نشی و در همان حق است بنظر حق  
بیک قدم بگذارد و مستغنی دیگر فرمود که آنرا سجد القلب گویند و فرمود که گذشتن از آب و رفتن بر هوا  
و افتادن در آتش اینها همه دست و دله ای این معنی دست ند بهد مقدس الله سره و در خاتمه

قولی که بسم الله تعالی بنویسم  
 به تو که بسم الله تعالی بنویسم  
 رضا لازم بود که ای بدو  
 رضای تو می باشد و نه باده  
 غضب باقی است در دست  
 و در قیام بود و در حالت  
 مخصوص با این آن خانه  
 که بهت نام از دست لغی  
 رفته باشد بهر نهاده و آن  
 و از بی خبری آن مرد که  
 درونی و امری گوید اند  
 طیف حیا و یاد بی شای  
 دین و کافر است و دیگر از  
 و بدین من نشاء و رحمت  
 جز نیست بوسه ی یاد کاد  
 و آنکه گفت در حق صحت  
 کل شیء مراد رحمت و رحمت  
 و احاطه تو به هر دو عالم است  
 بدین غدا بی عیب و عیب  
 است آفرین سخن رایج  
 افعالی خلق گردد و نه  
 است که هر دو عالم  
 را به زبان خود بگوید  
 ظاهر یا خفی و سر رشته  
 مصلحت در دست است  
 و حکمت است تقاضای  
 و علم به این سخن دین  
 حق به که در حد و حصر  
 نیست آن چنان کشیده  
 گفته که از آن مردم گفته  
 اند تا هر کسی بقدر استعداد  
 حال و وجهه فهم اند  
 در صورت مروت و در علم  
 اینها را در پیش از این  
 و در آن حکمت دیگر

گویند که یکبار دیوان پیش او آمد و گفت که ما ان سمن ساعه هزار گاه و بیست از آسمان فرود آمد و در ساعت  
 سلطان همه رازده بر دند و بر خیزد و با من بیا و گاران مرا از دست ایشان خلاص کن حاضران  
 مجلس بهزل و استهزا پیش آمدند ایشان را منع کرد و در لیس بخدمت پیش آمد و طعنی حاضر  
 آورده آبی پیش کرد و پیش طعام بخورد و آب نوشید و جواب رفت و آن حالت از فرو نشست  
 و بدرفت آن نگاه یا بایران خود گفت مجذوب را خود را بای باشد انکار چرامی کنید عالم خودی  
 بیش نیست چه عجب اگر بوی چنین نمود باشد که گویند که از وی گاه گاهی در حق نماز نشدی  
 آنکه در روز که در صومعه بود و در پیش از علم و حال و صدق رکع او منقول است این را جز بر احسن  
 تمام حالات عمل متوال کرد و شبها بیدار بود و در بار بر خاستی و در صومعه ای و در حد خودی و در بار بادی  
 و الله اعلم بحقیقه احوال نفس است که در این باب و پندانه نماز شروع میکرد و از این که بعد  
 از این که بنشیند و توبه است و گذشت چنین کند که در روز که در آنجا بود و در بار و پندانه اند که  
 در نماز شروع کردی و در روزی که در آنجا بودی و در آنوقت قیام بر کان نماز نشستی و الله اعلم بحقیقه  
 احوال او و بعد از این که در آنجا بودی و در آنوقت قیام بر کان نماز نشستی و الله اعلم بحقیقه  
 اشرف قلندرید بدو واسطه شاه نعمت الله علی میرسد و از میان سلسله اعتقاد و خلق او سلسله  
 غلبه که در این غالب بر تحمل ترست نقول اصد است که در آن سب بعضی در میان مدعی تشریف می آورد  
 بار آخر که حالت نو بد فرمود و در دست و خصم به بجانب ماران دید گفت این با یکی اند و مریه سر است  
 انشاء الله تعالی شیخ زکریا وجود حق که احسن اوصاف زیاده جواب بود و تاس نمود که یاران نیز  
 در کعبه حواهند بود و فرمود که در این سلسله است و از این سلسله است و از این سلسله است  
 سپردیم خدا را و این چوین میار و در حد و حصر است و از این سلسله است و از این سلسله است  
 و در این فرمودی و گفتی که در این سلسله است و از این سلسله است و از این سلسله است  
 در این انشاء و در حد و حصر است و از این سلسله است و از این سلسله است و از این سلسله است  
 از این که در حد و حصر است و از این سلسله است و از این سلسله است و از این سلسله است  
 بنیاد کرد و طعنی که بخت بود و پیش کرد و از این سلسله است و از این سلسله است  
 کرد و در حد و حصر است و از این سلسله است و از این سلسله است و از این سلسله است  
 بر زبان او میرفت و آن وقایع فی ثانی عشر ربیع الآخر ۹۵۵ هجری قمری است و در آن وقت  
 و شادان بسیارند و شادان بسیارند و شادان بسیارند و شادان بسیارند و شادان بسیارند  
 بر طریق شیخ میرفت و از این سلسله است و از این سلسله است و از این سلسله است  
 سلسله است و از این سلسله است و از این سلسله است و از این سلسله است

بکن خط و جودت طبع و شرف و ذوق و حالت امتیاز داشت و این بریت او خالی از تازگی نیست  
 چنین که بر پهلای س قیس را میلی است بازگرداوردی پای ناته میلی است به مولانا حسین نقی که  
 در صنوت خلعت کتابت و مهر کنی بی بدل بودی متبرک و سخی و میدارد دل و خوش و قوت و خوش خلق  
 و ولایت شاعر و طبیعت تلب و رعایت جانب احباب بدین طریقی بودی مرید شیخ بهلول است و لیکن  
 بخدمتش نیز محبتی و اعتقادی و ملازمتی داشت و از انجمله

## شیخ سیف الدین رحمه الله علیه

والد فقیرست غایت محبت و اعتقاد و بندگی بخدمت وی داشت کم و تنقی با شکر گذر شرفش گذشت  
 باشد ایشان را بجائی و حالتی و گرمی دست نداده باشد بیشتر ملک یاران شیخ بخدمتش درنگ  
 ملازمه است نسبت با سائده و بخلات و الدفقیر که بنهایت ارادت و محبت شیخ موصوف بودند میفرمودند که  
 فقیر اسفست ساگی در طلب شوق بندگی در ایشان بود بخدمت بسیاری از ایشان رسیده شد  
 این معنی در خدمت او یافته شد در هیچ کس دیده نشد و ربط و تعلقی کد دل را بخدمت او واقع شد و هیچ  
 جیاه واقع نشد و تکیه و یقینی که طویل محبت او حاصل آمد از هیچکس نیامد و اینها و الدم را بنایت خاص  
 مخصوص ساخت و خفته خلافت پوشانید و نشان خلافت تا چند روز بخدمت خاص خود مسوده کرد  
 و بیای از علوم قوم و در آنجا درج گردانید شغل باطن که آنرا سجود قلب گویند در آموخت و بعضی  
 از کتب قوم که فرمودی این راه بود تعلیم فرمود و آلام را در داخل حال با یکی از علای حال ظاهر که  
 انتساب بسلسله سهروردیه داشت رسم بیعت واقع شده بود و چون در خدمت شیخ همان افتاد و  
 کرد که بنده را پیش از رسیدن بخدمت شما بیعت بجای واقع شده و حالا جاذبه محبت و ارادت شما  
 بر همه غالب است طریق حیات فرمود غم نیست امر مع من احب درین راه اعتبار محبت راست  
 میفرمودند اول که در بندگی و کار رسیدیم بر رسید چیزی از احوال خود بانصورت و خیالات خود بگوئید  
 عرض کردیم که ما را احوال نمی باشد و تصورات و خیالات ما چه خواهد بود فرمود برای آن میگویم که من سبت  
 شمارا در یاجم تا کلام مشرب واقع شده است عرض کردم که بنده را اکثر اوقات چنان متغییل شود که گویا  
 تمام عالم از گوش تا فرش فضا من است و من بر همه میفرمود فرمود در شما حق توحید نهاده اند لکن ازین تربیت  
 فرمود و تمکین کردی پیش خود در خلوت خاص طلیعه فرمود و ای است که بدو قدم بخدمت او رسد و ای است  
 که بیک قدم بر سنده آن نیست که یا وجود دست یا عدم و انهم لیس شیئی و جدا همان حق است بدین طریق  
 بیک قدم بخدمت او رسد و مشغولی دیگر فرمود که آنرا سجود القلب گویند و فرمود گذشتن از آب رفیق بر هوا  
 و افتادن در آتش اینها همه دست و بد و لی این معنی دست نداده قدس الله سره و در خاتمه

که آن نیز جانب دفع می برد  
 یعنی اگر این همه بجا بر جاده  
 و خصوصاً افتاد بی سنت  
 بود و در زیر بار آن است  
 شندی قیمت کرد شانی  
 ساختن با رکن خود  
 هر کس اند که از آن برسد  
 این نیز لطف خلق بود و بهو  
 ظاهر و اگر نیز بر بعضی گران  
 افتاد و بهایک انجا میدان  
 نیز مثل این حکمت و مزید  
 و هرگز اشتکان و زیادت غر  
 باقی ماندگان تواند بود  
 حد میزان عقل بر برین  
 تا کیم الله صاحب دیده شد  
 و چون ازین نعمت بیکران  
 خدا کرد و چه چمن خواند  
 نیز زوار نصیب شده بود  
 حکم ما سبت یک خدمت  
 ارمان نیز من را نم بداند  
 صورت هر چه تهر و ابراهیم  
 پای صبور سکون را از جلست  
 در آورده و بر سر پادشاه  
 بود که اگر فیقه اجل معلوم  
 بهمانیت بیعت نمی آید  
 بر خواستن نماند بخت و  
 حرکت در لوی از ملامت  
 عادی می نمود و اگر وقت امان  
 الهی و عظیمی نمی کرد و قوت  
 نمی کشید و هم با شیده و از  
 دست رفته بود و اگر و از  
 متوالی نمی شد کشف ظلمات  
 طبیعت نمی نمود نجات از قوت  
 و بهلولی و کفایت امکان  
 عادت بود که اندک از آن حال

تفصیل بعضی از احوال و کلمات و الهم مذکور در انشاء الله تعالی اکنون نقل از ساله اثبات  
 از حدیث شیخ امان بکنیم بدانکه اول ساله میگوید پس شنیده نمائید چون عرضا بمحققین ناظران تیز بین  
 تا امان و حده وجود و آثار آن سعادت معرفت و شهوت فرموده اند که ما را بوجدان صحیح و کشف هر یک معلوم  
 گشت گشت که حضرت واجب تعالی عین حقیقه وجود است و همه موجودات ظاهری و مشهود بعضی از طائفه  
 مخصوصه این ربوبی فهمید اند و بعضی در خاطر گزرانید و آینه اند و هم اند پس بنابرین سخن هر یکی یا ناسخ  
 و ثمرات آن در خیالند که میگوید و تا حق از باطل پیدا آید و کامل از ناقص پیدا آید تا آنکه بقدره العلماء  
 خطاب مولانا جمال الدین رومی علیه الرحمة در شرح ربانیا خود چنین میگوید که بعضی از ظاهران چون  
 از محققان شنیدند که حق تعالی عین ذات وجود است علی این معنی یا آن کرده اند که حقیقه حق تعالی  
 جا میهم مشترک میان جمیع موجودات است چون از بعضی اصحاب علوم عقلیه شنیدند که کلی موجود  
 نیست الا در جنس افراد و کلی این معنی بدان کرده اند که حق تعالی موجود نیست الا در جنس افراد و کلیات  
 و وجود او منحصر در وجود افراد است و صفات او منحصر در صفات افراد چنانچه علم او منحصر در علم افراد  
 ممکنه باشد و همچنین قله و سایر صفات او کلام او پسین کلام بشری باشد و این معنی اصطلاحات  
 است قطع و جهالت است شیخ بعد از این میگوید که این فقیر را با یکی ازین طائفه اتفاق صحیحی واقع  
 شد و در آن اثبات تامل شد با تخصص وجود حق تعالی و در ضمن وجود ممکنات و انحصار علم و کلام او  
 در علم و کلام بشری با او گفتم این سخن مستلزم آنست که بعضی ممکنات معلوم حق تعالی باشد و بعضی  
 مجهول و با آنکه همه در نسبت با حق شریک اند مثلا عدد در یک میان و قطرات باران اصلا معلوم بشر  
 نیست چه پنج فرد از افراد بشری مطلع بر آن نیست و در مجموع افراد بشری نیز پس بدین فرض که علم الله  
 تعالی منحصر و علم افراد بشری باشد تعالی من ذلک لازم آید که اینها و امثال اینها معلوم و ناشد و دیگر چیز با که معلوم  
 بشریت معلوم او باشد و دیگر پوشیده نیست که این معنی نمودی آنست که موجودات ممکنه خود خود بی ایجاد غیری موجود  
 باشند که این موجودات غیر از حقیقه وجود نیست و آنرا خود امر مشترک خیال نموده اند و از آنچه که  
 لازم می آید غافل بوده و بعضی میگویند که حضرت حق سبحانه تعالی تفرد نموده هیچ چیز دیگر با وی نبود  
 الا چون تجلی فرمود و خود را عیون را غایب نمود بر آئین آن وجود مستقل که پیش از ظهور و بروز بدو اوج  
 و اشباح بران بوده نمائید بلکه در اینها ساری گشت و بصورت این موجودات تحقیقی چنانکه آنحضرت را  
 وجودی دیگر مستقل و راء این موجودات و آثار این مخلوقات اکنون باقی و ثابت نیست الا آنست  
 که بوجود همین موجودات معلوم و مشهود میگردد و لا غیر و این طائفه اگر چه در تقدیم وجود حق سبحانه  
 و تعالی بر سایر موجودات و اثبات آن بر وجه استقلال قبل از ظهور و البروز از طائفه اولی پیشی  
 گرفته است اما در نفی وجود بر وجه استقلال و ادای این موجودات بعد از ظهور و البروز بهیسا

با دلاوری و اذیت جمال محمد  
 صلی الله علیه و سلم قضا  
 روحانی از دروایح الاوان نعمت  
 ایت مقدس از شام جان  
 رسانید که کفای جسمانی را  
 تازه ساخت و ماده قوت و  
 قوت ایام نفوذ یافته شود و  
 آفرینست سلطان قدرت  
 چنان شد که تمام از خود غائب  
 ساختند چیزی از آثار حق تعالی  
 در کمال اختلاف و شک و گمان  
 باقی و آفاقی از ادراک  
 تمام نموده اند و با جمیع مشرب  
 ساخته که بران خلق و  
 تمیز میان آن خلق با حق  
 و کمال بود که هرگز آنجا  
 با این کیفیت ندیده و ندان  
 نرسیده بود چه گوید که آنجا  
 چه بود هیچ بود و هیچ حق  
 حق مطلق اگر کلی هستی  
 مطلق حدک نشود و در این فرض  
 نگردد هر چه حدک گردد و با حق  
 مخلوق حادث بود و صورتی بود  
 حاصل در زمین و می آید  
 از جمیع عالم بود گویند که این سخن  
 حق هستیست و نیز حق شک  
 در حق چه حدک بود و حدک  
 با طاعت حدک بود و حدک  
 ذات با حق که حدک نگردد و حدک  
 به ذات پرده بود بر سر زمین  
 پرده با جهالت زسدر که پرده  
 از پرده برانند پرده دیگر شنید  
 از پرده نقش پرده برانند  
 کیست و ممکن من گفتم که  
 در این حال ادراک بود

و اثبات وجودش بوجوهی موجودات مادی است و درین معنی هر دو از یک تبصیر اند بل تا حدود  
 و اللفظ و شک نیست که در اینجا نیز اصولی چند در میگیرد و بعد از ابطال این کلام مرتب ابطال  
 بدلائلی مستند و عقیده و نقلیه شرح و بسط کلام در آن میگردد و آنچه گفته اند که حضرت سبحانه تعالی متعین نیست  
 و اگر نه تخصیص لازم آید و واقع نیست زیرا که هر موجودی که باشد بهر وجودی باشد حقیقتاً کلاً اعتباراً  
 عیناً کان علیه لفظی کان او خلیا بی تعین نباشد زیرا که موجود را از مرتبه و اعتبار چار و شش است و  
 تمیز و امتیاز بی تعین ممکن نیست پس تا چار و شش موجودی بی عین نباشد خواه به تعین مطلقاً  
 باشد یا آن معنی که تمیز او مانع شرکت میان همه تعینات عالم نباشد چنانکه تعین حقیقه مطلقاً که  
 اصل همه حقایق عالم است و صادق بر همه اشیاء عالم چه باشد نیست که اگر چه آن حقیقه است و هر  
 چه نفسی است و از مادی خود متمایز اما تعین او مانع شرکت میان همه اشیاء عالم نیست  
 و خواه اخص تعینات مطلقاً یا آن معنی که تعین او مانع شرکت نباشد چنانکه تعین زید و محمد و برادر  
 شان جز بر هر یکی از ایشان صادق نیست و خواه اعم من و غیر از همه این دو مانع از تعینی که بر نسبت  
 ماقبل اخص بود و بر نسبت مابعد اعم چنانکه متعلق کلیه توسط میان این هر دو خواه زائد بر حقیقت  
 بود خواه عین حقیقه و سر در این است که هر موجودی که در ترکیب بود تعین مابعد از اعتبار  
 زائد بر حقیقه مشترک می بود مثلاً اگر موجود تمام بذات خود باشد و هر کس گویند اگر نه عرض و شک  
 نیست که تعین و مابعد امتیاز شان زائد بر حقیقه مشترک ایشان در موجودی که در ترکیب بود  
 بلکه احد بر حده حقیقی بود تعین بی عین حقیقه و بود و اگر نه واحد نبود و گفته اند پس ناچار غیر  
 ذات موجود نفس خود متعین بنفس خود تمام بنفس خود در اینجا بود یا آن معنی که آنچه دیگر از آن وجود حاصل  
 میشود از تمیز و امتیاز و بر ابیات خودش است پس آن ذات بذات خود موجود باشد و بذات  
 خود متعین نباشد و عین آن ذات باشد تعین عین آن ذات و شک نیست که چنین موجود  
 غیر از وجود مطلق و ذات حق تعالی نیست میگویند و چه عین ذات تعین عین ذات میگویند متعیناً  
 بمعنی آن تعین لنفسه یا تعین المتعین فی الخارج بالنسبه الی غیره من التعینات الاخره کما یفقد  
 علیه الرحمن و عظیم الرحمن میگویند که پوشیده نیست که چون سلسله موجودات متعین البته بیک  
 غیر متعین متناهی میگردد و بهر تعینی مسبوق بلا تعین است بهر تعینی حکم میکنند و بسبق  
 غیر متعین بر ذی تعین و از ابتدای که از دنا می بود و قلی که بی عارض شود چاره نیست  
 پس ناچار است که یک غیر متعین باشد آن غیر متعین بی باید که پیش از عرض تعینات  
 و تعینات خود بخود بذات خود موجود باشد تا آن همه تعینات مراد از عارض و ثابت  
 تواند بود زیرا که مقرر است که ثبوت شئی مرئی را فرع وجود مثبت است و شک نیست

در یافتن کلام احسن حق  
 بود پس در هیچ نسبت  
 نه جود است و مانند این  
 الفاظ اطلاق آن معنی دارند  
 اشارتی بدان فراموشند  
 اشارتی که تقدیر میشود  
 اشارتیه را بخوبی و اگر  
 شش و یازده و وجود اثبات  
 کنند اما به معنی نسبت بین  
 الا تعین کمالش دارد و آخر  
 ذات حق علم دارد و علم بی غایت  
 و خود را در میان ذرات علم  
 و حضور خود بخود باشد  
 چرا باشد متعین این بیت  
 مگر اشارتی باین معنی تواند بود  
 در خود او  
 و کلامی که در خود او  
 خود را همه را با یکدیگر جدال  
 بود و ذرات ذرات و جدا از  
 بیان بی و دیگر گمانی آن عاجز  
 و آنچه در جهان در آن معنی  
 و چگونه در حق و حق  
 لم یبق لم یبق زیاده برین  
 چه تعبیر کنیم این کلام و گفته  
 در آن حق است اکنون آنرا  
 بیاد آدم و ازین حکایت  
 میکنم مثل خواب خوشی و بی  
 یا لذت شکلی چشیده بود  
 در و از آن تعبیر کردن حالت  
 از تعین و گرد آن خیال  
 می بینم و می گویم و هر چند که  
 شرح و بهمین نزدیکی شده تر  
 گردانیدن دیگر گویم که هم تر  
 بیان آن روش زبان علم و کلام  
 است و سوال کرد آن جوابی که



سوال مدبرین مشهور است  
 و جملاتی و مستثنای اشل  
 این کلمات میگوید می  
 چه باشد و معقود از آن چه بود  
 و اشارت چیست و تو خود  
 نفی شود و در یافت و باز  
 نشد اعتبار کردی جواب  
 آنچه گفتیم نیز من در بیان  
 و قرار دادن است تو جمع  
 و توفیق میان این دو متن  
 تا گویم در میان وی آنچه لازم  
 گفت اینست معقود فاعلی مقتضی  
 است که باید یافت ذات می  
 و بگویم حق و ادراک که ذات  
 مطلق وی عز شأنه حاصل  
 بود بلکه ممکن و محتمل این  
 حکم از عدول محموله ظاهر  
 است چه بر چانه نش کنند  
 و ادراک نماید مست و  
 مثال بود در صورت و مثال  
 بچون و بچگونه نبود و شایع  
 گفته اند قدس اندر تعالی  
 اسرار هم هر چه خلق با بنیام  
 در با او ادراک نماید و ظاهر  
 و عقل بدان احاطه کنند  
 در حقیقی که مکشوف شود  
 هر چه ای که مشهود گردد و  
 هر که مکشوف بدید هر که  
 جلی کند هر چه غیر کند  
 و خبر بد و اشارت نماید هر  
 علم و معرفت بدان متنبی گردد  
 و عقل حصر نماید و هم برسد و  
 هر چه بر عقل ظاهر مکشوف شود  
 و تواند در اسکان داده که ظاهر  
 به خود ابد و در ظهور حق و

که مایات قطع نظر از تعینات و تمیزات موجود نیست تا چیزی مرایها را عارض و ثابت تواند بود  
 بلکه مایات خود عبارات از همین اعراض و تعینات اند چنانکه این معنی در حد و دستان میرین میگردد  
 و معنی بدی که هر چند متعلق موجود است را تجدید میکنند غیر از اعراض چیزی ظاهر می شود مثلاً وقتی که گویند  
 که انسان حیوان است ناطق و حیوان جسمی است نامی متحرک بالارادة جسم جوهریست قابل  
 مرابعا و ثلثه را و جوهر موجودیست لانی موضوع و موجوداتیست که مراد را تحقیق و حصول  
 باشد درین حقوق حدود هر چه مذکور شد همه از قبیل اعراض اند بخلاف ذات مایات که درین  
 مفهومات ملحوظ است چه معنی ناطق ذات را منطبق است معنی نامی ذاتی را انمود که ذاتی البیواتی زیرا که  
 آن ذات مایات قائم و عارض غیر خودش نیست و اگر نه این اعراض مراد را عارض و ثابت ننواستند  
 بود حال آنست که همه بوی قائم اند و همه بوی عارض پس ناچار همان ذات مایات غیر متعین باشد  
 و مطلق باشد و عین وجود هر ف و ذات بحت نیست که قائم است بذات خودش و مفهوم است  
 مر این اعراض را و ادراک یا اعتبار هر تعینی نامی است و ادراکی و احکامی و پیش صوفیه موحده قدس است  
 اسرار همان ذات مایات موجود خارجی است و مطلق باطلاق حقیقی که هیچ گونه تعین و تقدیر و تکرار  
 بحال کنجانی نیست و اگر نه مسیوق بلا تعین بود یعنی آن موجود مطلق نه کلی است نه جزئی و نه عام  
 و نه خاص و نه واحد و نه کثیر و نه مطلق و نه مقید بلکه مطلق است از همه فیود تا حدی که از قید طلاق  
 نیز قان قید با اطلاق بیشتر ان متعقل معنی آن وصف سلبی ای لا یقید یعنی لا معنی نه اطلاق  
 صده التقید بل هو اطلاق من الوحدة و الکثرة المعاو متین و عن المعراض فی الاطلاق  
 و التقید و فی الحقیق بین ذلک ادا التفرقة عن قیادون نسبت الیه و سلمه عنه علی السوالین احد العرین  
 ادنی من الآخر فی معنی ذلک حال تنزیه عن الجمع و این را حواله بکشف مرتج و ذوق صحیح  
 می کنند زیرا که عقل قائل بجمع اعداد نیست و درین موجود حقیقی همه اعداد مجتمع اند و عین یکدیگر گیرند  
 و معنی این سخن نه آنست که وی فی حد نفسه محکوم بهیچ حکمی نیست بلکه آن که هیچ یک  
 ازین نسبت در حقیقت وی با خود ذی و اگر چه در باب خارج بغیر یک ازین نسب نخواهد  
 بود چنانکه اهل ظاهر در مایات گفته اند که مایات فی حد نفسها نه کلیت و نه جزئیت بآن  
 معنی که هیچ یک ازین نسبت در حقیقت وی داخل نیست بل هر یکی ازین نسبت زاید بروی  
 است چنانکه اگر کلیت با وی اعتبار کرده شود کلی بود اگر جزئیت اعتبار کرده شود جزئی و اگر هیچ یک اعتبار  
 کرده نشود نه محکوم بکلیت بود و نه محکوم بجزئیت بآن معنی که مایات در خارج منفک از کلیت و جزئیت  
 موجود است و اگر نه واسطه لازم آید بلکه آنست که در حقیقت و نفس الامر یک موجودیست جامع  
 جمع اعداد بآن معنی که نه اد است و نه آخر نه ظاهر است و نه باطن هم اول است و هم آخر هم ظاهر است و هم

باطن اول است از آن رو که خصوصاً آنکه از آن رو که اول است و ظاهر است از آن رو که باطن است  
 و باطن است از آن رو که ظاهر است بلکه اول است از آن رو که نه اول است و نه اول است از آن  
 رو که اول است الی مثل ذلک من الاضداد الاخر سوال مقرر است که هر چه در خارج موجود  
 باشد البته متعین یا شد و هر چه متعین باشد مطلق نباشد پس ذات موجود در خارج مطلق  
 چگونه تواند بود جواب پوشیده نیست که مراد از اطلاق در اینجا آن نیست که متبادر از فهم عقل است  
 بلکه آنست که در اقصای منافی سائر تعینات نباشد بلکه تعین وی جامع و بی بود با همه تعینات  
 لاحق مراد در مراتب تنزلات وی این معنی مستلزم آن نیست که آن مطلق فی حدفیه متعین  
 نباشد یعنی که مخرج از کلیه اطلاق بود بلکه وی فی حد ذاته حقیقه در خارج متعین است  
 و نسبت سائر تعینات مطلق فیکون متعیناً مطلقاً و اما منافاة بین تعین و اطلاق می بینی که  
 کلی طبیعی نزد بعضی عقلا حکما در خارج موجود است و مهندای کلی است و تعین او در خارج  
 منافی کلیه وی نیست و کلیه وی منافی تعین وی نیست و اگر چه نزد بعضی وجود در خارج و کلیه  
 منافی یکدیگر است و لکن کلی طبیعی را موجود می گویند اما جانب وجود و بر جانب عدم  
 راجع و غالب تر است چنانکه در کتب عقیده مذکور است و لکن هر یکی در اینجا مسطور یعنی تعین  
 آن موجود مطلق مماثل تعینات متعین نیست زیرا که هر تعینی از تعینات محییه مقابل تعینی  
 دیگر است و جامع با وی نیست بخلاف تعین آن موجود مطلق که تغایر و تقابل با تعیناتی است  
 بل همین هر تعین عادی و سفلی است و صوری و معنوی و از اینجا متحقق گشت که وجود در خارج منافی  
 اطلاق نیست بلکه همان موجود متعین در خارج مطلق با اطلاق حقیقی است که بچندین کمالات  
 تجلی فرموده و خود را در صور متعین و موجودات متکثره بصورت اغیار نموده یا بقایا خودش علی  
 ما کان علیه فی الازل قبل الظهور والبروز من الوحده والاحدیه الذاتیه فی الحقیقه نفس الامر است  
 تقدوری باشد و احدیه معنوی بآن معنی که اگر چه آن ذات متعین و موجود در خارج از حیثیه  
 آن که آن عین ذات است مشهود به بعین نیست همچون سائر موجودات چه نیه اما به بصیرت معلوم  
 معقول میگردد که نسبت این موجودات بآن حضرت ذات از حیثیه تائید صوری و تغایر عینی چنان است  
 که اگر دو صورت از میان این صورتها را اختیار کنند هر آئینه آن حضرت سه کننده آن دو باشد و اگر  
 آن سه را با اعتبار کنند هر آئینه آن حضرت چهار کننده آن سه باشد کما ورد فی الله ان الحیة مایکون  
 من بچی ثانیة الا هو را بعینم ولا ثمة الا هو سادسیم و لا اودی من ذلک و لا اکثر الا هو معینم و لا شک  
 انه لولم یکن غیر العالم لما صح بذاکاته صح فیه غیره و لا شک ان الغیریه بحسب الحقیقه لا یمکن  
 فلا بد وان یکون بحسب التعین و التقید فلما جزم ان یکون له سبحانه تعین و لا فزاد العالم

انوار ذات و صفات حق اند  
 حقیقت حق و عین ذات و تعالی  
 و نفس ذات حق و عالم آن  
 همه است و منزه از اندک  
 عقول و متکلی از احاطه انوار  
 کل اضر با یکدیگر بحسب  
 فی خاک و اندک اندک  
 سه هر چه اندکی بدست  
 خاست و آنچه در اندیشه ناید  
 آن خواست و از این سخن  
 لازم نیاید نفی از اثبات کنند  
 از شهود ذات و تجلی ذات  
 محبت ذات حاصل هم در اینجا  
 اثبات است و هم نفی آنچه  
 نیست اثبات آنچه است  
 و حقیقت حق است آن بود  
 که است و است نماید نیست  
 نیست عین حق را حق و اندک  
 باطن باطن هر دو از معرفت  
 شد سخن است هر چه چنانکه  
 سبب شد گفت که ذات  
 حق بجز کلی وکی بدانست  
 بلکه بشارت که در انتوان  
 شد گفت که بجز حق و یک  
 الا ذلک و اذ بانک الجوف  
 من سر ذات الله و شرک اینجا  
 شناسائی از است با سواد  
 صفات و انسان است و آن غیر  
 به آن چه که بیچر معلوم است  
 اما و صفات حق چه باشد  
 و بکن شهود را کای صفات  
 ذات کند و تجلی را نیز  
 ثابت و نه در خود ذات آن  
 بود که هر چه و نه که  
 و هر چه بعین و نظر حق متعلق

طلب آرا نگاہ سزدات حق  
 کز کثرت و تعدد صفات  
 نظر لاجمہ تعلق برافز  
 و این مسئلہ را در آن احاطہ  
 و بیانت ذات بوجل جرم  
 ذکر باطنی و عینی بود و  
 از وضع حوالی و فارسی جزان  
 و اگر ملاحظہ این معنی نظر  
 بر مہم مفہم بصفت مہم  
 چنانچہ اصل اوہ استحقاق  
 اوست یا با صفت حق  
 کمال چنانکہ لازم مہم  
 اوست افند با ترازان کل  
 ہدایت کرمشاد الہ بدان  
 جز ذات بخت و ہدایت  
 نگردد و یا بچہ صفی و مہم  
 دیگر تخلص ندارد اگر نظر  
 صاحب این مقام شاگاہ  
 در مراتب صفی از صفات  
 معنی نظر شود و شریک ذات  
 بنود و مراتب از نظر تعدد  
 معنی ندارد چیت ایتکہ  
 صفت تعدد دارد و عالم  
 ذاتی کہ را الہیم بدین باشد  
 کہ تعلق علم بر نظر یا تعلق  
 بہمین صفات و تعدد آن بد  
 و از شہد و وحدت ذات  
 تا اہل اعتبار و اجالات اگر نہ  
 سابقہ علم بدانی کہ بگوشت و  
 صفات کثرت و تعدد با دل  
 چنان در ادراک کہ این فہم نیز  
 متعد باشد و دیگر کہ با تعلق  
 نظر متعلق توجہ و جز آن ذات  
 واحد خود تہد صفات و مراتب  
 شان از نظر مہم تعلق ملاحظہ

من الہ و حانیات و الجمالیات تعینات آخروہ حیثیہ سریان معنوی و اعدیہ عینی چنانست  
 کہ عین این موجودات روحانی و جسمانی و آیین و موجودات عین آن حضرت احدیہ الہیہ اند و ہبتہ  
 عینیہ تا غیر چہ اگر حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ از حیثیہ احدیہ ذاتیہ و ہوتیہ عینیہ منظور بود  
 ہمہ در دس مستہلک اند و عین او میند اگر از حیثیہ سریان و ظہر منظور بود خود بصورت  
 ہمہ در ظاہر متمثل است پس بجز چہ باشد و از کیا باشد بیش از ان نیست کہ غیرتہ بہ تعین  
 و تعین میگردد پس درانیہ بحسب صورت یافت و عینیہ بحسب حقیقتہ کما در فی القرآن الحمد للہ  
 من و انہم محیط کشف صریح ذوق صحیح انبات این در حیثیہ می کنند و اثبات احکام و آثار  
 شان و ادای حق ہر دو ایشان واجب و لازم میگردد اند و اہل معرفتہ کمالان محقق عارفان مدقق  
 آن مت کہ کثرت را با تکلیف نمی کنند بکہ آنست کہ کثرتہ حقیقی و ظاہر نفس الہی می معنی بود و غیرتہ ہبتہ  
 و تعالیر صوری مثبتہ تا ہر دوازہ حد و کثرتہ بر جای خود باشد و احکام و آثار ہر یکی جاری بود پس  
 ایشان نہ اثبات عالم میکنند بچون اثبات اہل ظاہرہ و نہ نفی آن میکنند بچون نفی اہل باطن بلکہ  
 ہم اثبات آن می کنند و ہم نفی آن نہ عالم غیر از حق سبحانہ میگویند نہ حق سبحانہ و راہ  
 عالم بچون حکما متکلمین نہ عالم را عین آن حضرت می گویند آن حضرت را عین عالم بچون اہل توحید  
 بکہ عالم را ہم عین و غیر آن حضرت می گویند و آن حضرت را ہم عین غیر عالم پس ایشان نہ اثبات  
 وحدہ حقیقی و احدیہ معنوی اہل جمع باشند و نظر بکمال حلیہ غیرتہ اعتباری و تعدد و ہر اہل فرق نہ  
 جمع شان بجا بزرگ ایشان است و نہ فرق ایشان بجا بزرگ شان پس حضرت حق سبحانہ  
 و تعالیٰ من وجہ و راہ عالم باشد و من وجہ و راہ عالم نباشد و عالم نیز من وجہ و راہ آن حضرت  
 باشد و من وجہ و راہ آن حضرت نباشد پس ہر چہ در حق خود میجوای بگو اگر میجوای بگو کہ من  
 عین توام و تو عین منی از ذرات فی الحقیقتہ و ان کان قبال اعتبار فہم اجوائی بین العینیہ  
 الحقیقیہ و الخیریہ الصوریہ و اگر میجوای بگو من عین توام و تو عین منی اذ لا نصیب لی من الوجود  
 بلکہ ہمہ تویی اذ لا وجود الا للعقل پس عین تو کجا توام بود و تو ہمہ تویی نہ تنصاف الاطلاق  
 بلکہ ہمہ منم نہ کہ اطلاق از جا میدانیست و در مظهر جز تعین ہوتیہ انی پس عین من کجا  
 توانی بود من ہمہ تویی یعنی اگر چہ انجا ہستم اما عین تو نیستم از ان نصیب لے  
 من الاطلاق و اختصاصی با نیس من نہ تنگ و تو ہمہ من یعنی اگر چہ انجا ہستی اما  
 عین من نیستی لانک است بقید و من ہمہ نبشوت السقیدہ تو ہمہ تویی تحقیق الاطلاق و  
 من ہم توام باعتبار اتحاد مظهر مع الظاہر من حیث البطلان تو ہمہ منی باعتبار اتحاد مظهر مع  
 الظاہر من حیث الظہر و کہ سبحانہ کمال و راہ الہ کمال بکمال انکات کمال لہا عین من شان البشر الہا

اکثرانه متحقق در سخنان نهاده ابداء لا توقف نموده ماوند من شبهه نهاده کمال اسمی ظهور صفتی و ان کمال  
لا یحقق الا بغیر الطیریه و الموجودات العلمیه و السیئیه الانه انما فی غایه التفریح من العقیده حقیقه من  
دون حقیقه نیست من الاکهار فی جهه دین جهه صورتیه کانت در معنویه یا لم الاستیعاب بکل الجهد الاحاطه  
سکل الحیثیات یعنی اگر چه درین کمال تقدیر و تکرار وقع است اما حال ذات در دو نیز لایست و شک نیست  
که چنین الطلاق از تنجیم است و بواسطه ظهور ذات و این پس ناچار حصه یا شخص را محال بنا شد اگر چه  
باشد منافق کمال باشد را نمی | من با تو چنانم ای ستمگر صفتی | کانه غلظتم بمن تا ای تو منی  
چون منم ای تو توئی فی تو منی | بهم من منم و هم تو توئی منم تو منی | و ما بر سلسله کلام او درین رساله  
در است و در سخن باز و سخن این تذکره لعل کرده شد تا فی است و استخراص معهوده ان و الله اعلم

### سلطان جلال الدین قریشی رحمه الله علیه

ما از احوال عجائب و غرائب شنیده ایم که در تحریر و تقریر نگیندیشی و صاحب حالت و مجذب  
شکل اکثر اهل سرود پا برهنه بودی و در بیابانها گشتی و از پاشش بر خندار ستر پوش آفتاب کردی  
و علوم عقلی و نقلی در کند و حقیقه به بر کرد و داشت و گاهی که در تقویر آن افتادگی بیانی دانی کردی و جوان  
بوده هیچ کس هیچ چیز تعلیق نداشت و با وجود غلبه جان مقید بود با حکام شریعت هیچ کس را نداشت و با نیا  
در نظر محبت ادا اعتباری نبود و در شهر شیری و قریه که رفتی اهل آن معتقدی می شدند و هجوم می کردند  
میدیدی گرفت می گفت که یک مرید ادم بشام نام مجذب است محرر کرد و گویند که در این عالم  
نسبت فیض بود زبان و لبی ندارد و مینوی سخن کردی و اکثر اوقات در سخن و ادای سخن بسیار گفتی و  
گرم سخن گفتی برخاستی در سجده ای مانده و نماندی می گفت که کیباری در مسجدی جامع از محبتان  
نشسته بودند وقت نماز با ملازمی و دو در آمد و صف را شکست و پیشرفت و تحریر نماز بر لبست مردم را  
این ادای او اگر آمد چون وقت نماز تنگ شده بود و قراته طویل خواند سر برهنه نماز که این داماده الزم  
ساخته بادی بجدال در پیوستند چنان اندک ایات نفی بر خواند که مردم را حیرت میفرود و در آخر سخن  
در حدیث من ذکر فی فی لغه ذکر فی فی نفسی و من ذکر فی فی ملا ذکر فی فی ملاخیره امتداد و بی اندازه سخن کرد  
و چون گرم سخن گفت برخاست راه محرر کرد و گویند که یکی از معتقدان او از سخنان او کتابی می کرده پیش  
وی آورد کتاب از دست او گرفت و در چاه انداخت و وی بغایت خلق محبت داشت بار این بیت را گفت  
حاصل عشقت سر سخن پیش نیست | سوختم سوختم و سوختم و سوختم | و گاهی غفیه مضرع  
خام بدم چخته شدم سوختم | مشرب قلندریه داشت از عبادات بر فراموشی و سخن را لب  
انتقاد نمود فی فصوص الحکم و سایر کتب تصوف یاد داشت گویند که در مدت پنج سال بواسطه کتاب علم حقیقت

در تمام احوال و اسرار من مشهور  
بعینت بود و ظاهر و باطن او  
ذات میله اگر چه درین وقت  
نیز صفت پرده داشت و این  
برده در میان ست و دیکتی ذات  
در درجه یک جنبه علی توجه و خلق  
و کمال ذات است که در درجه  
است و فرق است میان آنکه  
همه در جنبه یاد پرده بیند که  
اعظم و انا و الله اعلم  
با سبب است یعنی پرده حاجب  
و مانع از مشاهده ذات نیست و مظهر  
از نظر بصر ساطع شاکل را  
محبوب در پرده است خلق قلب  
قبل توجه از همان محبوب است  
که در پرده است و پرده را دور است  
و این پرده حالت در رایت محسوس  
که محسوس در آن نگردد و وجود پرده  
شبهه ذات و تائید بعفت  
بهرین قیاس کن و خلقی ذاتی نیز  
همین بود الا آنکه شعور است  
پنهان کنند و در وی ظهور غفلت  
و بر این محبت بود و خلقی سبب بقی  
افتاد و در عبادت و انیت و انیت  
و محال محبوب پیدا بود و ظاهر در  
شکل محسوس شایسته میبند  
را گویند و خلقی آن را که آینه  
می نماید اینجا بر سخن مرا می آید  
ادوات احاطه و دریافت عقل  
شد توجه و تعلق و حقیقت است  
کافیه که متوجه ذات او را حاص  
کنند ذات کند و ذات را می  
این گفت که قبل توجه خلق در درجه  
است و بعد از بصیرت وی ذات  
پر دست کرد و با سبب صفات محسوس

وین با من خستنی نفیض  
 نینقد اگر کلمی بی چون اهاک  
 وین من محلی توجیه بود برین  
 ده و ده بودیم بر در درخت  
 چست چست چست چست چست  
 قیاس کار دنیا بر احوال آفت  
 راست نیاید غیر صده بعث  
 شکم پرده ای کمالی و نورانی  
 بر چست چست چست چست چست  
 مجوس محکمه تا آنجا که نصف  
 دوازدهت باکفان و غیرت  
 قضاوت بسیار است از دایره  
 قیاس توین کرد خود کدام چیز  
 دنیا با خفت و نادان دوست  
 بسطت که بیست رشت آن  
 فوت و احوال که اهل بیت است  
 کجا در حصار یک تپاس این  
 عالم می گویند و دایره خیریت  
 ضیاء ملک بکلام از کلمات  
 و ناست که در ای نیکوکاران  
 عالم نینداند که این عالم کجاست  
 آن ندانند که کجاست و نیست واقع  
 شده برین قدرت که خدا را  
 و در این خفت و بیست و آفت  
 این تدقیق خود ذات باطلاق  
 بهیچ مذکور نیست نشای آن  
 برف سست در و در بر زان  
 را با صفتش نیندیشد که نیند  
 اهل یار پرده بودن صفات  
 و احباب ذات در صحت انوار  
 خلعت و جلالی جامع و نیست  
 تو اگر می بینی سیاه یا سفید  
 در این کلاه نشسته یا ایستاد  
 مثل باطنی صفات متعدد  
 و حکم که او را بگوئی که اندام

خوانده بود و در پنج سال روی آدمی مدینه و جز بزرگ و خندان خورده و استاد از رجال الغیب  
 بود قله جالب آن بود که وی بر شخصی عاشق بودم در مشورش عشق لورا جلد بدست لفظ از خیمه انباجمیر  
 اختلا در محرابی اجمیر مردی روحانی صفتی را دید که غایت حسن و جمال داشت و بنال او گوشت شخصی از وی  
 پرسید که مگر آن شخص خود چه بود گفت فی علامت دیدن حضرت آنست که پیش از ظهور او در بارانی تنگ  
 بار و آفتابا آفتابان نبود بلکه از مردان غیب بود صفت صده بیت و پنج علم یادداشت میگفت حضرت  
 مرشدی حتی داشت که مگر یوسف را باشد الحانی داشت که شاید داد و در او بودی گفت که چون مرید شدم  
 فرمودند که برو که خوش برون رفتم شخصی پیش آمد که گفت که تو کرمی شوی تو کرم شدم و احوال بسیار  
 جمع کردم که فرمودند که آن همه بتدریج ده تا سه مرتبه بفرموده ایشان بچنین کردم بعد از در جنگی که کسی  
 نشان آن ندانند تجربه بود و در درون تجربه چشمه شش درون تجربه بودی و من بیرون آن تا پنج سال بهرین پنج  
 بودم و جز در وقت نماز طاعات نشدی می گفت که کور باد این چشم اگر درین پنج سال روی آدمی دیده باشد  
 کسی صده و چند علم مراد آموخت و باقی را گفت برو که تو حمله نداری روی آن مرد در حالی از پیش او  
 رفت او در بنال او دیدم چند سعی کرد در نیافت بارها گریه کردی و غمنازی و این بابیات در یاد  
 مرشد خود خواندی

در دنیا خوش تنهایی ما	در دنیا سرمه بینایی ما
در دنیا دوری رفت از سر ما	در دنیا بیست نیز می خواند ما
در دنیا من مست می شوم بشمار نخبه هم شد	در دنیا و تلاشی بسزا نخواهم شد

نقل مست که در روی پیش او ذکر کیا کرد و تلف کرد گفت تف بر علی کیا همه تف و ی بر طبق مسین  
 افتاد و در حال نشد غواقی دیگر نیز از وی مسوع شده است چندگاه در دلی تشریف داشت و در  
 میانه آگره تو احمی آن نیز می بود عمر آهست و پنج سال بود و وفات او ثمان و در بعین و شش ماه و قبر او  
 در بعضی از قریات مند و مست رحمه الله علیه

### میر سید ابراهیم رحمة الله علیه

بن معین عبدالقادر المحسنی التلوی الایرجی بزرگ بود متبرک و دانشمند کامل و بیسار علوم عقلی و نقلی و  
 رسمی و حقیقی عبور نموده کتب بسیار از علم مطالعه کرده و تصحیح فرموده و مشکلات آن را چنان حل  
 کرده که هر کس را ادنی مناسبتی باشد نظر در کتاب او کافی است و احتیاج او مستلزم نیست و الحق در علم او  
 او هیچکس بدانش او نبود چندان کتب و اکثر بخط او از کتابخانه او بر آمده که از حد صحر و ضیا خارج است و  
 انصاف آنست که هر کس حاضر او بود از وی استفاده نمود و قائل نشد علمیه او بی تعب است و جمیعت جل و بی انصافی  
 و با حق شناسی اهل دین کار همیشه از وی خود بخاطر و تصحیح کتب مشغول بودی و در سن گم گشتی و مردم را

از اناده مردم دانشي و کتاب خود را بکس کمتر دادی مگر آنکه کسی را مخلص یافتی خداوند که همه را در اینجا چه  
 منظور بود شيخ عبد العزيز حسن و صوفيان ديگر پيش او از علوم قوم تلمذ کردند و از مشايخ و علماء مردم  
 بزرگ بخدمت او نشستند و او چنانچه از فنون علوم احراز نموده بود از بركات صحبت و دريانشان و  
 ربط سلسل مشايخ خانوادهاي ايشان و اوراد و اشغال و اذکار و دعوات و طرق تربيت ارشاد  
 نیز جمع کرده بود و نسبت او بسلسله عليه قادير بر برهه غالب است مرید شيخ بهاء الدين قادري شطاري  
 است و رساله که شيخ بهاء الدين و طريقه شطاريه تصنیف کرده و ميتکه که برای او کرده است و گویند که  
 وی بسواسطه از شيخ نظام الدين و رساله خرقة واسطه است و در مجلس سماع حاضر نشدی چون خيلا  
 شده است که شيخ رکن الدين بن شيخ عبد القدوس می گفت روزی بخدمت وی عرض کردم که امروز عرض حضرت  
 خواجه قطب الدين است قدس سره اگر تشريف ببرد و در مجلس حاضر شود ما کند فرمود شما بروید و بزيارت  
 قبر ايشان مشرف شوید و بر دو حانیت ايشان متوجه باشید تا چه می فرماید پس من بزيارت و تم و  
 مقابله قبر شريف خواجه متوجه و حانیت وی قدس سره نشستم و مجلس سماع کردم بود و الا ان و صوفيان  
 هر چند خوش و زين اثناء حضرت خواجه می فرمایند که این بدیختان دماغ ما را برودند و وقت ما را مشوش ساخته  
 پس من بخدمت میر سید ابواسم آیدم خلد کردم و فرمودند که اکنون ما را حضور می دارید یا نه عرض کردم  
 این چنین است که می فرمایند حق بجانب شماست و الله اعلم بقوم او در دلی دروازه محمد سلطان سکندر  
 در حدود نیشابور و قنات او در عهد دولت اسلام شاه ستم و ثلث و فتن و قسامة و قراچه  
 بمقتو سلطان المشايخ در خانقاهي که پایان ده هجری خسر و ست علیه الرحمة و الغفران-

### سید رفیع الدین صفوی رحمه الله علیه

جامع بود میان فضائل حسیه و نسبیه آبا و اجداد ایشان همه علماء و صلحاء و اقیابوده اند میر معین الدین  
 صاحب تفسیر معنی از اجداد اوست که سالبها مجاور مدینه رسول صلی الله علیه و سلم بوده است و هنوز از اولاد  
 وی در مکه منظم ساکن اند این تفسیر معنی تفسیریت موجب و منتفع مفید در سائل دیگر در تعاهد جزیه مشتعل بر  
 تحقیقات فریه نیز در شيخ صفی الدین عبدالرحمن که نسبت بوی سلسله ایشان را سادات صفویه گویند  
 نیز اجداد و نظام اوست از مشايخ حدیث قدوة المحققین مولانا جلال الدین محمد دوانی است و ایشان را  
 سادات سلامیه نیز گویند غافلگی از اجداد ایشان از روضه مقدسه حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم  
 آواز جواب سلام شنیده بود میر سید رفیع الدین نیز دانشمند بود و محدث و بنیامت جو و سخاوت و خلق  
 و لطیف داشت و در محققات شاگرد مولانا جلال الدین دوانی است گویند که مولانا در شیراز رعایت سابقه  
 حقوق و بزرگی آباء و اجداد او هم بخانه ایشان آمده و در مجلس می گفت در حدیث شاگرد شيخ شمس الدین محمد

در اینم و بچشم من می بینم  
 او من است و علم کسب با استدلال  
 عقل مست یاده است نظریات  
 و آنکه وفاء هر خیالی گویند که  
 ذات بخت مدد کند و جلیل  
 خیال نه آیه حقیقه است که  
 بیان کرد آن برای اخبار بجز  
 معرفت ذات حق ندارد جزوه  
 تقدس اینها ظاهر و باطن  
 بی انظار و دیدن خفت بران  
 و چون که کفر مشرکانه نماند  
 تا اینها بین آنکه گفت حق جل  
 و علا در آخرت بعبرت توان  
 و به خواجگت خاصیت آن  
 نشاء با جبار و آفریننده  
 بهر فریاده که بخت آنست  
 آینه بجز اینها بعبرت  
 بخت نظام را بر بنگ باطن  
 بار و شرمش و غرض کرد  
 در بیت بجز اینها اقیه است سقود  
 پذیرد در کان حجت و قیام  
 و قرب بعد حکم گیرد بجنه  
 از کفایت آنکه باقی میمانم  
 که دین در باقیم حق بعبرت  
 ست و چون شارب و جگر  
 را در اینجا خواجه بود آن  
 و حدیث اگر گفت میر معین  
 شارب و جگر و شارب و جگر  
 شارب و جگر بود نیز تعلی  
 می کردیم ایان که و دریم  
 صفت بعبرت و در هر معنی  
 که بیکه ترانه جبریت  
 و جگر و جگر و جگر  
 ست خدای شارب و جگر

توفیق دیدار علم و صلحان  
 ای حکم ساجی بایست و چنین  
 چیز مرد نفس مستکن حقان  
 گزارد آرد و زش خود را گذارد  
 بایستی چون کن که بجان حق  
 تنگ ست این به چیت گلی  
 چیت به سخته خود و دیگر  
 که حال چیت حال نیکوست  
 داند که طایکل حال آخر خود  
 قیاس کن که چقدر بود جان  
 حیران اسباب سزاوار باشد  
 و زنده راه بر نهاده که یکجا  
 آورد خیل رحیل بشود در راه  
 سفر افتد بی توت پای بر راه  
 نهاده اند که در راه سید و کز کشته  
 بر دانه کل نشسته و بر راه دین  
 اصل و حقیق و چیده و پاشی  
 و بعد با بگو فقیهت یکجا  
 بیست و هجده سال آواز  
 کوس و جل بشنیده و بعد از شش  
 دیده آمد و بیکس آواز پای  
 بیدار و بیکس آواز طای غازی  
 مانند چیز کز بشنیده سفر  
 گشته بود پای نشسته است  
 تا چه زمان و سالان یکپاره  
 نان می گفتم که آن روز بار  
 فردشت می بینم و ندا که دهه  
 ازین می شنوم تا راجع حیت  
 با فتنه جان  
 و آن همه راه یافت  
 یا نالان بر بدوش خیم  
 و دره سربان و بر خواستن  
 با میان منتظرانده تا ترش  
 از حضرت سلطان و حکیم سفر  
 صلت روی چند و نشاند

ابن عبد الرحمن السخاوی الحافظ المهری است که از محققین ادب باب حدیث و مفسر تفسیر ابن اثیر است گویند که شیخ سخاوی پیش از آنکه میرضی الدین بجمعیت او برسد سدا جاذبه بنیاده و چنانکه کتابها نوشته بروی فرستاد بعد از آن بجمعیت او رسید و شافقه حدیث را از وی شنیدند و مدتی تلذذ نمود و اصل سید از شیراز است و قولها و هم در اینجا است بعد از آن بعضی از آباء کرام او بجانب حرمین شریفین رفته متوطن شدند و آوردن سلطان سکندر از کجرات پدیدار و بی تشریف آورد و سلطان سکندر را در حق او اعتقاد عظیم پیدا شد اگر چه وی در امور دنیوی به مسائل و مسائل رسمیة تعلقی می نمود اما همه را ایشان را کرد و محبت میرسانید و با آن سلطان سکندر هم در اگره اقامت فرمود و آن یکس از اخلاف آن چنان نیست که بر نسبت فرزندی او ادوی مناسبت داشته باشد تسلسل ایشان با یکدیگر منقطع شد پس غایب ماند و انا الیه راجعون و وفاتش در ۹۲۰ هجری و در ۲۰ شعبان و در ۱۰ جمادی است که خانه او بود رحمة الله علیه

شیخ بهاء الدین مفتی آکره رحمة الله علیه

بقایت روی بزرگ بود عالم و عارف و محرم و متبرک و متدین بود و در سخاوت و اعانت و ادا و امانت و بیگانه و صهر از اولاد شیخ الاسلام بهاء الدین زکریاست توفی فی سنه ۷۷۰ ست و ستین و سبعمائة شیخ جنید ولد او نیز از نیکان بود رحمة الله علیه

شیخ حاجی حمید رحمة الله علیه

مرید شاه قاذن است و وی مرید شیخ عبداللہ شطاری مسافر بسیار کرده و کوفه و اصفهان و یک سو بود و معاشی در دست و معاشی برکت کرده می گفت بسیار ضعیف البنیة بود شیخ محمد الملقب بغوث با هشت برادر مرید او بود و گویند که روزی که بعد از اذیت رفت حاجی حمید برخاست و او را در کنار گرفت و گفت بیا شیخ محمد غوث پرسیدند که او را بی سابقه کار غوث خواندن بچه سبب است گفت بایکی نیست پدرم سپهر خود نام شاه عالم می نهاد و شیخ ابوالفتح سپهر شاه قاذن بود و در حق که بچشم خلایق بر حاجی حمید بسیار بر شیخ ابوالفتح رفت و خلافت گرفت تا سبب کوفت نظر پسر زاده نگردد اما در اصل خلیفه شاه قاذن است و ازین جهت است که شیخ محمد در شجره خدای شیخ ابوالفتح را نمی نویسند و این معنی سبب کوفت خاطر شریف شیخ ابوالفتح شده بود اما شیخ محمد غوث ساها و طبعه کجی ریاضت نموده و دعوت اسما را می کرده و در آخر کاشطه وانی و قسطل کامل از عزت و شهرت دال جاه و عظمت نصیب او گشت و نصیر الدین محمد هایلون پادشاه انار الله برهان معتقد او شد و وفات او در ۹۲۶ هجری و ستین و شصت و چهارم و در کربلا است و گفته اند که طایک کجرات بروی بتقریب بعضی مسائل و یکی که مردم این را مواج نام گویند مشهور است

والله اعلم شیخ بهلول برادر شیخ محمد بهادرنی بواسطه اعتقاد بادشاه مذکور در اعلی مراتب جاه و عظمت و سید و در آخر بدست میرزا عبدالحمید قراورد و از آن تلمذ بیام است

### میر سید عبد الوهاب رحمة الله علیه

ابن سید عبد الحمید سالاری بزرگ بود متبرک من نقل است که وی مدد این معجزه پدید آورد و چون در آمده بود تا مثل گفتن مردی از درون آب پیدا شد و او را در آب کشید و تا پیدا ساخت بعد از مدت مدیدی هم آن آب سر سیر من آرد و با نسبت فیض نفع باب علم و نیز نقل گفتند که والد او روزی چهاره نقد درس می گفت و آنرا باطلال هم در آنجا بازی می کرد و در ثنای درس شیخی شکل شد و از در پیروی با یدگفت که آن اشکال صورت انحلال پذیرد از بعد از بلوغ پدر بر رجال بمطالعه و تدیس علم اشتغال داشت روزی در کتاب خانه که هر جانب کتابها پهن بود و از اجزاء افتاده بود شسته مطالعه می فرمودند شخصی بر بسیاری غیبیان بطلت او در سید اشارت بجانب کتابها کرد بادی که آنها را بصیت و اشتغال بدان چه محتاجی در باطن او پیدا شد که با اختیار از بصر برآمد و طاعت و عبادت مشغول شد و از سجود و مطالعه دست باز داشت مات رحمة الله شش و ستین و تسامه و قراود هم در سالوره است

### میر سید عبد الاول رحمة الله علیه

ابن علامه الحسنی مرید بعضی از اولاد میر سید محمد گیسو و دوازست که در دکن اند و شش پوجات شیخ علوم عقلی و نقلی و رمی و حقیقه و اکثر علوم تعنیفات دارد و بر صبح البخاری شرحی نوشته مستحی بعضی البدای و رساله ذرائع سراجی را نظم کرده و بر آن شرحی تعلیق نموده و رساله دیگر دارد و ناری در تحقیق نفس و معرفت آن را بچشم متعلق است بدان بنایت تحقیق نوشته است و مختصری در سیرت نوشته منتخب از کتاب سفر السعاده را بکثر کتب و اشعار و شروح تعلیقات دارد بنایت من و معرود و در آخر عمر نسبت آنکساره و غریب و مشرب بر حال او غالب آمده و در از علوم رسمیه فی الجمله در چوکی دست و او بود از هر قسم علم کتب بسیار داشت آباء و اجداد او از پیران بود و اندک قصه ایست از مضامین جوهر بعد از آن بدایست و دکن رفته و تولد او بکدر آنجا شد و بهانجا تحصیل علوم و نموده و مکرم و مجلی شد و در آخر حال بگجرات آمد و از آنجا بحرین شرفین رفت باز با علم یاد نمود و در آخر باستغای خان خاندان محمدیم خان شهید کرد شفقت بر خلق خدا و محبت در دیشان و تربیت علماء و فضلا با آن علوشان در فوت در آن که داشت بی نظیر عالم بود توحید و ولایت دلی شد پیش از آنکه ملاقات و اتع شریفه در سال کامیش

کیفیت حال نزد حیرانی است  
تا چه حکم شود و اگر حکم معرود رسید  
بسم الله اخبرنا ائمه اهل البيت  
در چند روز به بیت است الهامه  
علی بن ابی طالب و در تقدیر اجلت  
و توقف و مخرج است که باید  
این خطبه هر وقت بدست  
آمد و چه کلمه و این کیفیت  
چهار سیده را که با پدر او  
از این برین بیات و تخریفات  
را دیده و شنیده باز بر سر شفقت  
انند هم فخر نفس و بصیت  
مرد در راه طافه و در آنجا  
در مدافعا احوال و از  
فی نهی مکتب بصیت را که بر سر  
خود برده و خود معرود فی نشین  
و این حال گفته را که در علم  
لکن سیاست و دنیا را الله مدبر

سرشت وی زهر ضعیف افتاده  
و بصیت و یمن بر سر  
و این دیگر که گوییم بکلام  
نقد و تقاضای چنین بسته  
تبدیل و نقد و نقد ممکن نبود  
حکم تقاضا دیگر که گوییم  
انظم با جو کاشن نموده علی کل  
حاله احوال با الله من حال اهل  
اشاره و تقبیر است از الله  
تعالی و از علم ان الله مدبر  
و این علما من علی الله علی سید  
المعظم الامین الامین و آله  
و اصحابه و اتباعه و معین  
الرسالة الهادیة و الشفوع  
مکرم طریق التعلیم بیان  
تحقیقه الرضا و التعلیم







فرق در صبر در آنست که در  
 صبر کفایت برای است که طالب  
 بتکلف خود را بر کل زنداند و  
 مکار و بد و لذت عقل با قرار  
 میدهند و در میان صبر بود و  
 چنانچه صبر شود و عادت شد  
 تر که با پای در مقام حاضرند  
 مع صبر طاعت و بکن برترین  
 و در آن ایمن می دهند و چه  
 نهر که در غیبت در جود فرج  
 و الطور و بنیاد آفرینش برین  
 طاعت و در مقام سکون و آرام  
 است که بتکلف را بدین راه  
 نبوده بجهت که بکلیک حالات  
 باید و مدار آن در شمار مقام  
 و قیاس به مقام عالی است و  
 بالاتر از این مقام هم مقامات  
 سلوک نیست چنانکه در معادن  
 امانت از محال است حالی که  
 سرور هم از غیبت چیز هم چند  
 بنویسند  
 گفت آنکه گفت جهان  
 الطافه از ابراهام آتیا نکته  
 الیت که بیعت عقیق گفتند  
 که در از مقامات ملکیت  
 چنانکه آنکس برقرار بود  
 که صفت او است محض که گردد  
 و حاصل است از چنانچه نفس  
 و بصیرت نهایت خود را بخلایب  
 گرفته باشد و آنگاه که بشنود  
 مادم که در سکون و آرام دل  
 تشریف از عذاب راه نیاید  
 از ان حیثیت که در غیبت محبوب  
 است و در محب و لذت نیاید  
 شتاب و بکلیک چیز را بدین

صلی الله علیه وسلم منتهی شده و آن روح مقدس جان همه ارواح باشد بالاتر مرتبه پیش کاند و  
 آن آنست که ذرات تعالی حق سبحانه و بیدانش الا علی بمنزله جان روح حضرت باشد

حق جان جهان است و جهان جمله بدن	افلاک لطائف چه قواست این تن
افلاک و عناصر و مواسید اعصاف	توحید حق است دگر مبله و فن

فصل باید آنست که نسبت تعریف هستی حضرت سبحانه جمیع ذرات عالم علی السویه است و هر ذره  
 آئینه و نظیر جمال با کمال آنحضرت است و مع هذا در وقت ندا و خطاب توجه بدل صنوبری کردن تا بر آنست  
 که دل معدن روح حیوانی است و باقی لطائف بروح حیوانی متعلق اند پس توجه بقلب توجه جمیع  
 لطائف باشد با جملة توجه بقلب موجب فتح باب است و مقدمه کشف لطائف ثم فتم علی الترتیب  
 تا نهایت الامر مکاشفه احوال قدسیه ذات و صفات حضرت حق سبحانه هم ازین طریق باشد و لهذا  
 گفته اند در طلب صنوبری از غیبت که با آن روزن کشف الام غیب مشاهد مراتب جبروت و لا یترک در

انکس صفت بخند و زمین و آسمان	من درین نکریم که اندر سینه چون جا کرده
------------------------------	--

فصل درین مقام طایفه مجاز رسیده که ملک را سه مقام می باشد  
 اول عالمی وسیع و عالی که همه لشکر در وی حاضر شوند و در آن و کارکنان و اعمال در هر گوشه و زاویه  
 بنشینند و حل و عقد و تلقی و تلق و عزل و نصب و عطا و منع عرض و عساکر و محاسبه اعمال نمایند  
 دوم مقامی متوسطه که بادشاه با جماعت مختصان آنجا مجلس میدارد و عوام الناس و سایر مردم  
 لشکر را آنجا مدخل نیست و اصحاب مجلس در آنجا حقوق خلعت حضور یتیام می نمایند و با نوازع  
 عطیات و تشریف محظوظ می شوند و بجلالت لذت قرب متلذذ می گردند  
 سوم عمارت مختصر که حرم حریم غیرت و سراق خلوت و عظمت است که بادشاه در آنجا خلوت فرماید  
 و هیچ از خاص و عام و بیگانه و آشنا را مجال و مساعی نمی باشد پس بر حکم انظار عنوان الباطن بادشاه  
 بادشاهان را جلالت عظمت نیز سه مقام است

اول عرش عظیم که محل فیض خواص و عوام است و دیوانه ذق مومن و کافر و خوش و طایر و ماده  
 و در بقایا هیچ حیوانات و نباتات و معاون و سایر لطائف و وسائل و مرکبات است و چون طرش  
 بالای همه عالم است و مطالب عموم خلایق از عرش فائز می شود و لاجرم بی اختیار باطن همه آدمیان  
 بجهت فوق توجه باشد و دقت دعا و سوال سر با آسمان کشند

مقام دوم کعبه مشرفه است که جزو دستان خاص و دستان خلص در آنجا مدخل نیست و ایشان  
 را در آنجا انواع عطا بالنصیب شود بشریف مغفرت گناهان با تقدم و فضیلت قرب و ذوالجلال  
 و الاکرام مشرف و سر فر از گردند و کلام را آنجا نصیب نیست

مقام اسم طلب بنده مومن ست قال الله لا یسئله امرئ ولا ساله لکن یسئله قلب عبیدی المؤمن  
 ودر آیه کریمه بسم الله الرحمن الرحیم اشارتے برین سه مقام ست و تاویل آن که برین پنج است  
 بسم الله تعالی علی عرش طلب المؤمن بالعرفه والوحده الرحمن المتجلی علی عرش العظیم بالرحمة العالیة الشاملة  
 الرحیم المتجلی علی عرش الکتبه المشرفة بالرحمة الخاصة المختصه بالمؤمنین آنچه ذکر شد کنی مشهورست که متوجه قبله  
 شسته سه بار الله می گویند و اشارت بقول و تلام و قلب می کنند مراد همین عرش شسته است الله سبحانه و تعالی

## شیخ علی بن حماد الدین رحمة الله علیه

ابن عبد الملك ابن تافه بن خان المتقی القادری الشاذلی المذنبی الحفی شیخ رحمة الله علیه کلمه است که  
 آباء کرام او از چوپورا آمدند و تولد شریف وی در بر بانپوره هم و آن مقرر در جنت و بشت سالکی پدر  
 وی را در خدمت شاه با حین چشتی که در بر بالان بود و در جده و مرید ساخته بود و در قریب آن ایام سیفر  
 آخرت فرامیده وی بعد از فوت پدر بمقتضای طبیعت بشری چند گاهی بلذات حسیه مشغول بوده قریب بایام  
 شباب در ملازمت بعضی از بزرگان بودند و آه تنگ از اسوا و اشیای دنیا بدست آورد و پدر آن  
 اشغالی جاذبه عزایت به ایت در رسید و حقارت متاع دنیا و فانی اهل آن در نظر آمد و در خدمت  
 شیخ عبدالحکیم بن شاه با حین رسیده خرقة خلافت مشایخ چشتیه پوشیده و چون در اصل نظرت وی  
 نشان عزیمت تقوی و در غلب بود بجانب ویا. بمان سفر کرد و صحبت شیخ حماد الدین متقی رحمة الله  
 علیه برسد و سبک طریق و در ع و تقوی را با باداد و تادون برکات صحبت ایشان پیش گرفت و در مدت  
 دو سال تفسیر سبیه و دی و کتاب صین العلم را در ملازمت ایشان مطالعه کرده همراه زود تقوی در اهل توفیق  
 و کمیت حرم شریفین را و ما اند قطعه و تشریف یافت و در اینجا با شیخ ابو الحسن مکر رحمة الله علیه که  
 بالا جماع از ادیبان آن خود بود و صحبت داشت و تلمذ نمود و دیگر علماء و مشایخ عمر را که مدن دیار  
 شریف بودند در یافت و استفاده نمود و در اینجا بزرگی بود که ادر اشخ محمد بن محمد السعدی گفتند  
 از وی خرقه های خلافت سلسله علیه تادریه و شاذلیه که بطلب الوقت شیخ نور الدین ابو الحسن علی الحسن  
 الشاذلی منتفی می شود مدینه که بحضرت شیخ ابو مدین شعیب المغربي ندس الله اسرار جم می رسد پوشید  
 و در کم خفیه رخت اقامت و استقامت نهاده عالم را با نور طاعت و مجاہدات و آثار انانیت علوم  
 دینی و اخلاصت معارف یقینی مستنیر و مستفید ساخت و پنج و تصانیف کتب و رسائل در علم حدیث  
 و تصوف استتخا فرمود بعد از مشاهده آنکه خبر ایشان از کواکب البیت و غیر آن عقل جبران می شود  
 و مجرم حکم می کند که اینها بی توفیق کامل و برکت شامل که ناشی از کمال مرتبه استقامت و رسوخ  
 در جنبه ولایت باشد و دیگر در جامع صغیر کتاب جمع اوضاع شیخ جلال الدین سیوطی که احوال شریفتر متب

از نزد کمیت بخاصیت  
 کرده و تلامذ و تلمذ و تلمذ  
 و دوست محبوب است و دانش  
 الشکات و غایت است لذیذ  
 و محبوب نایاب که می توان  
 در خدمت بجای در در حاکم  
 محبوب خود بود و چون این صفت  
 توان یافت و استعمال شود  
 تلذذ با سرشار نیشانی است  
 زیرا که حکم صفت عین است  
 و تبار این صفات بر اختیار  
 مست یارب که شریف فایز  
 بر خیزد این حالت مکر است و حق  
 مست و مست و مجتهدان را  
 بود مرید خدا و امثال آن  
 مقام بهشت را و در بیان  
 مست که پیش از اهل محو کین  
 خوانند و محبوب و جانین را  
 مذین کلمات میسر شود لهذا  
 عطا را بر می خیزد نصیحت  
 قال طوبی القلیل شیخ علی الدین  
 عبد الله القادری جلال قدس الله  
 روحه و اهل انبیا را توفیق  
 الله عطا و جانین معطاه  
 انفس و چنان افکار مسحت و بینم  
 سلطان محبت بر تاد تقوی  
 و جود عطا را در در مقام طاعت  
 و توفیق کند و بر بر  
 اتشالی حکم سعاد محبت  
 مستحق مقدّم شود و ح  
 محب و نفس طبیعت چنانکه  
 در حدیث سید علان و کاشفین  
 کان مدین لعلله انفسها  
 من السلمات الکبیرة الشکلی  
 فی الدنیا و مست که اهل محبت





درمانی فرمود که با وجود  
 پیریکه مدتی در منزل  
 ست بپایان رسید و در  
 شکوفه و استخوان و کلام  
 و حال میکنه که شسته  
 نزدیک است که فرستادن  
 قوت و کرم بدن و کرم  
 و فراغ وقت سلامت  
 روی بوم آید و پیش  
 و احوال ضعیف افتاده و نام  
 طریقت در وقت  
 در آن پیر بپایان یافته و کلام  
 ظاهر شده و دیگر چنان  
 باشد که مدتی که با وجود  
 چندیست و در زمان  
 شد و از کس حیل نه و در  
 و در غایت فائده و کلام  
 فتنه لایق کردن و کلام  
 و بصیرت مثل این عالم  
 غفلت و بیاری  
 من که شسته و کلام  
 انکه از بارگاه سلطان  
 کورچین می شسته است و  
 مطهر شده و در اقامت  
 بر میله نه گاه و نامی  
 کوس در نشست غافل  
 و غلب غفلت نه و کلام  
 به نه که حکم سلطان  
 شد باز و از کس نه و کلام  
 به افتخار و کلام  
 فر غفلت از غافل نه و کلام  
 مرد بر غفلت و کلام  
 سمدوری که در روز  
 و کلام واجب و کلام  
 و برین با دست و کلام

و هرگز کسی را خدمت نمی فرمودند با خدا عهد بسته بودند که استعانت بغیر کشف و کاری که از دست  
 خود برآید کسی دیگر نفرمایند اگر با تفرص احتیاج کلی می افتاد اول چیزی بدست آن کس میدادند  
 بعد از آن خدمت می فرمودند و در هر یک یک مصحف و چند کتاب که فرمودی راه بودی برمی داشتند  
 باین نزاع است و عطا و تجرید و تقدیر سیر می کردند اگر یکسال تمام صحبت و خدمت میکرد قبول نمی کردند  
 بعد از آنکه بارگزاران قدم آوردند و سلطنت این دیار در آن زمان بدست تهری سلطان بپایان  
 بود و او را با سماع اوصاف و کمالات ایشان جاذبه ملازمت و ملاقات قویست که بخدمت بیاید  
 قبول نکردند و حالت ایشان در آن وقت چنان افتاده بود که هر گوشه که میرفتند خلایق و بنای می گرفتند  
 و چون بداند بر ششمی افتادند ایشان در جوهر را بر روی مردم بسته مشغول می بودند و یکس را  
 خوراه میدادند فی الجمله چون شوق و طلب سلطان بپادشاهان عطا می کرد تا قاضی عبداللّه سند کا  
 که از اهل علم و تقوی و صلاح بود و بجهت و قوع بعضی حوادث روزگار از بند بریت اقامت مدینه  
 مطهره با جماعت کثیر از اهل و عیال و فرزندان برآمده چندگاه اقامت گجرات نموده بود شیخ را به خدمت  
 و مودت اعتقاد قوی داشت و منتهی بود که التماس سلطان بپادشاه را بیکبار اجابت فرمایند اگر  
 خواسته با دس کلام نگفتند اصحاب در میان خواهیم بود و او را به سخنان مشغول خواهیم داشت  
 و راضی خواهیم ساخت فرمود او این بیستم که بعضی منکرات در وضع از لباس و نحوه ظاهر  
 ست چگونه روا باشد که او را بیستم و امر معروف و نهی منکر کنیم گفتند ملازمان هر چه اندک بگویند  
 و میکنند از آرزوی آفت که یکبار خدمت برسد چون سلطان بپادشاه ملازمت آمد نصیحتی که بایست  
 کرد او را کردند و در دیگر یک کرد تنگ گجرات فتوح فرستاد و این مبلغ را تمام بقاضی عبداللّه کردند و دادند  
 که چون باعث ملاقات و واسطه مولی این مبلغ شما بود این مبلغ هم بشما تعلق داشته باشد میفرمودند  
 که طریقه شیخ ساده و حریص و ارشاد طایبان و مریدان آن بود که غالب انظار از آنچه بود نمی برآورد  
 و هم بر این حالت که بود می گذاشتند و ایشان خود در باطن بکار تربیت او مشغول می بودند و بهت  
 و توجه تربیت و تسلیک او بر می گماشتند و او را ازین معنی خبر نه تا بعد از مدتی علم یلیدی  
 حسن معلوم اومی شد که بپادشاه در میده است که در اینجا خود می فرمودند و همچنین فقیر چون در خدمت  
 ایشان در آمد تا دو سال اصلا معلوم نکرد که ایشان باین مسرتوجهند و هیچ چیز از او نگرفت و در دو نیا به  
 و امثال آن فرمودند و آنچه لازم وقت این کس بود غلب اوقات کاری که می فرمودند کتابت  
 و مقابلتها فی نفسه و کلمات خود که کمال این کس آن بود که ایشان کار خودی نگذاشتند و ایشان  
 خود در کار این کس بودند تا بعد از دو سال در یافتیم که آنجا که بودیم بیستم و بجای دیگر رسیدیم  
 که برگزینان آنجا آمده بودیم می فرمودند که مشایخ را در تربیت و تسلیک طایبان و در طریق است

بعضی از خارج طالب کنند یا اختیار از او خارج سازند که در دست بعد از ان کار فرمایند این طریق اشق و معصب است خصوصاً در اعتبار حال و بعضی دیگر میگردانند و در هر حال که است بگذرانند و خود را کار دارند و تبدیل صفات او کنند تا فتنه و فتنه نوری و صفاتی در کار او پیدا شود که بدان مقصود رسد و آیین روش اسهل و ارفق است می فرمودند که غالب اوقات ایشان معروف بنشر مآل و علم و ادب و اسباب اهل علم بود و دادن کتاب و اسباب کتابت و اعانت و رین باب بجد بودند بدست خود و بسیاری راست می کردند و بطالب علمان میدادند کتابها که از دیار عرب میفروختند کتاب بهم میرسد نسخ متعده از وی است کتاب فرموده بکس میدادند و دیگر که آن کتاب و آنچه بودند داشت می فرستادند می فرمودند که در مجلس درس و غیره اگر حاضران بحث میکردند ایشان خاموش می بودند و هیچ نمی گفتند مگر آنکه کلمه ضرورتی افتاد اگر یکی سخنی نقل می کرد که هیچ کلام جانب از نفی و اثبات آن دلیل نمیدی شنیدند و هیچ نمی گفتند و در باب کتاب جقائق و اسرار و حید و امثال آن کلمات از شطح و طامات قوم نیز بطریقه ایشان همین بود می فرمودند که حفظ ایشان از طعنه جزای امت رسم عبودیت و حفظ مرتبه بشریت نماند بود و متکلی چند از حطام تنویر می ساختند و در آن نیز بخش و دیگران می کردند چشیدنی بیش نبود می فرمودند که ایشان را خدای بود کمال نام در غایت کج خلقی و بی اندامی که هر چه می خواست می گفت و می کرد و ایشان ادب بسیار درست می داشتند و بد خلقیهایی که در آن محل می کردند روزی خود بای بخت آورد لطافت شور چون چشیدند نگفتند که چرا چنین کردند چون این چنین ساختند همین مقدار گفتند که با احوال نشینند تا وقت خود بای با و دادند گفتند که چه پیشید به بیند که چون آمده است بسیار شور و غرور نیست چون بجا آن بنظر ظاهر بود آن را نتوانست انکار کرد و درستی نمود گفت آری اندک می شود و او را ملاعوبت باک نیست بجز گفتند خوب پس آب بیارید آب آوردند و در شور با انداخته و آنچه نصیب بود از آن بخوردند درین میان فقیر میسید که درین ضعف پیری حال تنقل ایشان در نماز و از نماز پس از نفل چه مقدار می کردند فرمودند نماز نفل در جوانی بسیار می گزارد اما در او خراشها و ایشان ذکر می گفتند و تصنیف علوم دین بود اما با وجود آن در تمام شب بجهت عارضه ضعف پیری و بول و واره بد برای بول می خاستند هر بار و صومی کردند و آنچه خدا خواسته بود از آن در گفت یا چهار رکعت یا بیشتر می گزاردند می فرمودند که در ابتدای حال که توبت کتابت می داشتند قوت خود از وجه کتابت می کردند و نیز از بیمه زنان که می رسیدند قرض می کردند و هر وقت ضروریات خود می نمودند و اگر از جائی قنوع میرید آن قرض را ادای می کردند زیرا که در ادای قرض تو سهیمت و گاهی بانی قنوع که بجانب علم از در جلال می بود نیز حرف می کردند و در آخر حال او اسیران دایم بر تقدیر زار و دله بودند

استعداد آن ساخته با خواسته بدست  
باید رفت و خواهی نخواهی دل  
ازین سراچه نماند بپا داشت  
تا آنجا که میزدند چه روی نماید  
آنجا که بجهت بقا و حیض در  
طیش و ذوق و در وقت و سرور  
در سر و دست از شر انداختنی  
لا اله الا الله محمد رسول الله  
الرساله انشا الله  
و اشنون مشاهده العباد  
بن اخیله و الاستاد  
لا اله الا الله محمد رسول الله  
نخستین کار با همین زمانه  
مطالع و تبخیر و دست بجهت  
نعمه و تقدیر نفس و شکر  
طایبان خرد و طایبان کار را  
که در نفس ایشان مستقر بود  
نصیحت نهاده بود پس موثر  
و معیار اخلاص و تقوی و  
ایشان را حسن است  
بغیر از این و با عظمی و گدازند  
و مقدار کمالی که با شوق است  
و طاعت بپایان و خنده  
و شکر جانش تا زکی و نوک و شکر  
ایمان را که بکلی و توجه تا زکی  
و شکر و گویا باشد ایم بریک  
حلقه بیگانه و الی یومین حال  
ست جوده و الا حکم بقول لا اله  
الله و ان الله اعلم  
و بنان از طبع با هم می گفتند  
که بسیار می شنیدیم و بلکه  
و از ایشان که از اینها جدا یان  
و دیگران و در نهایت  
در جای خود است چون



بدان جا گرفت بجز بد  
 نرود و سبک بر حق ز کفر و جبه  
 نهانیت آن صفت نکرده و  
 بر سر نهاده چنانچه از جلال  
 بر آنگند آتش شوق را بر آید  
 چنانکه تسبیح زبانه است و  
 بود چنانکه تاج کلاه آن  
 پیدا آید زبانه بر آن چنانکه  
 و نگردد بود چون صفت  
 گفته و سخن گردد این نام  
 اخلاص است که عارف باشد  
 حق و نام باشد با خداست  
 گویند باشد بسیار بار خد  
 که باشد از راه با حق می  
 است سینه عارف و با حق  
 می شود تا این که انقباض  
 بحال که آنگاه مشاء الابرار  
 بین الحق و الله است و در  
 حق است که عارف ایمان  
 رجاء طلب انتقال بر عباد الله  
 بر توفیق رسید و حقیقت  
 تحقق حصول یافت ایم  
 بر توفیق خود دست یکنه  
 باشد ادراک و انکشاف حق  
 گاهی است که الله حق  
 بر حق که آنگاه را  
 که که بگوید وقت سبقت  
 فاشه بدقیق لایح تأمل  
 حال است اما حال نوم و فاشه  
 و چنین خواهد بود و قیاس حال  
 حضرت و علی الله علیه و سلم  
 بر این دست نباید حرکت باد  
 بر این که گفت مراد وقت  
 اینجا است که ای مع الله  
 وقت دائم است یعنی قیاس

سبیل که بر طایف غریب می یافت محقق کرده بر فقر بخش می کردند و بهر کی بطریق خفیه آنچه مناسب حال وی  
 بود می داد و ندو می گفتند که ترتیب مجلس طعام و از دوام عوامی خالی از تکلفات و تشویش نیست می فرمودند  
 که یکی از وزیرای آنجا ایشان را تکلیف ضیافت کرد یکبار به خانه بنده تشریف آرند تا در دی برکت  
 باشد فرمودند مرا صدمه و در آید سم از بنیاد عای بکنیم عذای نقالی شمارا برکت دهد چون آن شخص بسیار  
 کرد فرمودند پس می آیم اما بسه شرط  
 یکی آنکه هر جا که خواهم بنشینم مرا تکلیف نکنند که بالاتر می آیند و بر صدر نشیند گفت همچنین باشد  
 بر جا که حضرت را خوش آید بنشینند  
 دوم آنکه تکلیف نکنند که این بخورید و یا آن بخورید هر چه مرا خوش آید بخورم  
 سوم آنکه هرگاه که خوش آید بر خیزم و بیایم تکلیف نکنند که یک ساعت دیگر بنشیند آن شخص همه این  
 شرایط را ایشان قبول کرد و وعده کردند که فردا میایم انشاء الله تعالی چون فردا شان پاره و خریطه  
 که واکم و گردن خود آویخته می داشتند انداختند و تنها بمنزل و کای آمدند هم نزدیک و بنشینند آن  
 سر و فرزندها بیستف انداخته و جای مکه خانه ساخته بودند گفت اینجا بنشینید بالاتر بنشینید گفتند آخر شرط  
 است که هر جا که خوش آید بنشینم آن شخص ملزم شد چیزی نتوانست گفت گفتند زد و با شید که منت تکلف  
 است طعام با کشیدند ایشان نان پاره که داشتند از خریطه خود بر آوردند بخوردند آن شخص احساس کرد  
 که این طعمها چیز کینه پذیر نیستند شرط آفتاب بود که چه خوش آید بخوریم و دیگر خاستند و دعا کردند  
 که شرابا بوی هرگاه که خواهم بر آیم و اسلام می فرمودند که یکباری در مکه معظمه در غم به حیات شیخ دوم و مطرب  
 آمدند پس در بغایت مباحث و مشغول و متعب پس بعد از ده روز یا پانزده روز انتظار کرد که و پدر بعد از  
 سه روز و پنج روز شیخ چون تولیت ایشان شنیدند قصد ملاقات ایشان کردند در آن ایام صنف بسیار  
 بود و بیای خود می توانستند راه رفت گفتند اگر یاری ما بر تکلف خود تواند سوار کرد و بر و برویم یک  
 روی که توفیق داشت بر دی سوار شدند و بلازمست آن دو عزیمت نمودند و فقیر را نسخه حکم کبیر را همراه  
 رفتند چون ملاقات کردند آن دو مرد چون دانستند که ایشان عزم بزرگوار نموده اند و آمدند ایشان  
 موجب شهرت و باعث تفرقه وقت خواب شد بسیار دماغ خشک و بی التفاتی نمودند و بغیر گفتند که بمانند  
 که چه نوع ما را از سر خود اجی کنند و خود را از رحمت صحبت خلاص می گردانند بعد از آن فرمودند که ما  
 کتابی می گویم که ایم از احوال من شرح پاره از آن بخوانیم به فقیر اشارت کردند که بخوان چون منتهی چند  
 خوانده شد این زمان گرمی دیگر وقت پیدا شد آن عزیمت نیز بجا نیاوردند و در حرکت درآمدند  
 و انبساط نمودند و دو نفر آنها رفتند بعد از آن آن دو عزیمت واکم و ملازمست شیخ می آمدند و استفاده می نمودند  
 تا آخر هر دو مرید شیخ شدند و نزد آن عالم و علی جمیع عباد الله اهل حقین می فرمودند که شیخ ما باب توکل



متوجه نشدند می تارود سے پاس صالانہ پوشیدہ آمد بعد از ان بحیثم رخصت و در می گریستند پس  
وی اتقاس کرد که امروز حضرت شیخ بمنزل فقیر تشریف آرند جود و ان الشان را بر دوش خود  
برداشت و بمنزل خود آورد و گویند که سلطان مذکور در آب و سواست عظیم داشت و هیچ حیل این  
رویل از وی زایل نمی شد شیخ طشت و آفتاب طلید و کلاه خود و اسب بار بستند و آنها را بر زمین ریختند  
کرت چهارم آب را در طشت قی کردند و فرمودند بابا محمود این آبی است که در شریعت مطهر پاک و  
بلطیف است و شک کردن درین معنی از دوساوست و سواست کار شیطان است این آب را بنجورید  
و هیچ شبهه را بنجورادند مید سلطان محمود گفت شیخ آن آبها را تمام فرمود دیگر نقش و سواست تمام  
از لوح دل او شسته شد و هرگز و سواست بودی راه نیادت حضرت شیخ عبدالوهاب متقی سلمه الله  
تعالی در محلی از احوال ایشان رساله نوشته مسمی با تحات التقی فی فضل الشیخ علی المتقی و به عبارته  
و قات بندگی شیخ علی متقی در ثانی جادی الادب الشیخ و سبعین و تسعایه بود پیش ازین تاریخ و  
در بع سبعین آذانه رحلت ایشان در کمال مبارک مشهور شد و ایشان در آن وقت تندرست و صحیح  
بودند و پیش از مرگ نشاند چون این را بخبر کردند منتشر شد علماء و صلی و مجتبان و معتقدان نو جا بعد  
فوج برای پرسیدن می آمدند چون ایشان را خوش خرم با صحت بدن می یافتند متعجب می شدند حضرت  
شیخ تبسم کرده با ایشان تجدید توبه می فرمودند و عده شفاعت می کردند می گفتند که مثل این فقیر  
مثل شخصی است که شربت موت را چشیده و بر احوال با بعدش مطلع شده پس الله خدای تعالی  
درخواست که باز بر آدم بار و دنیا بفرستد پس خدا تعالی حاجت او را داد و اگر دانید میرا باز دنیا  
فرستاد پس معلوم است که این چنین شخص از استعداد موت غافل نخواهد شد همچنان این فقیر از استعداد  
موت غافل نیست و در مرض موت گفتند که من تقلم و شدت و سكرات موت لازم مقام  
قطبیت است برای رفع درجات پس اگر بر من سكرات مبتدا اعتقاد کنم نکنید نیز باین فقیر  
فرمودند بعد از آن که مراد من کنید مدتی مدتی من بمقامی خواهم رسید که نسبتی که میان من و تودوران  
حیات موجود است منقو خواهد شد پس ما امید بشو بهمت تصور صورت من از دست داده مذکور  
و دعا و تلاوت قرآن نزدیک قبر من مشغول باش تا آن نسبت و توبه پیدا آید بعد از آن هر جا که  
خوش می آید باش و تا دو ماه پیش از رحلت دو جماعت از حبیبان بر ایشان ظاهر می شدند یک جماعت  
بطریق اعتقاد و ادب و محبت می آمدند و از ایشان توبه و غیبه می گرفتند چنانچه تجدید توبه و تقصیر  
اوست و غیر از آن که متعلق به الارشاد و النصیحه و برپای مبارک حضرت شیخ بود من  
و جماعه و بطریق انکار و اعراض و عدولت پیش می آمدند و گاهی بلباس زمار می آمدند و نسائی ظاهر  
می شدند و حکم نمی کردند و حضرت شیخ مکتوبی بکاتب ایشان نوشتند اینها مکتوبات من است

خدا چنان دگر کسی نش خست  
 و در خلق که با خدا است همه  
 بیرون داند خداست از بند  
 رسد و مطلوب محبت است  
 و محبت مشاء است و مشاء  
 فاعداست و مقصود آن کیست  
 خداست و دگر که لاله انیک  
 و در خلقی خوان کرد خدا  
 خداست و از بند اما در غایت  
 دگر که کمالی مطلوب محبت  
 و محبت است مقصود علم متان  
 که در کمالی است مطلوب  
 که در محبت است و محبت کمال  
 هر دو هم کمالی و هم مطلوب  
 و هم محبت اند و هم محبوب و وجهی  
 از مطالب این مطلوب در مرتبه  
 دیگر از مطالب و این طالب  
 و در دیگر که حقیقت یکی است  
 من بعد از رسول نقد اطلاع  
 الله و یاشد فرق الیهم زیاده  
 برینچه گوید که لای حق و دست  
 درین باب محض است که اگر آن را  
 برین انگشم هدایا محض  
 فرق بر شک است اما سرارد برده  
 بهترند نگفته است اگر برین چیز  
 گویند که حق بخار و در کار سخن  
 است که حال محمدی را احب  
 محبت در حد و جواب نهند  
 بجا هر دو با من متوجه بدان  
 باشد چنان و در حد و کار و در  
 محمدانی شوند و جز در حد و محبت  
 و در حد و فائد و منظور و مقصود  
 خود و راه متابعت کی دارند  
 با من بیوم و اقتداء که در  
 قلم کرد و ملاحظه بر اعمال

پیش فقیر موجود بود تعلق مکتوب اول بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله والصلوة والسلام علی رسول الله  
 من احقر عباده الله علی بن حاتم الدین الشیرازی التلعکبرانی الی عظیم المین السلام علی من اتبع الهدی و بعد فانکم  
 ترون نامه مدیده و لاکلمون من حق نفوس ما به عقودکم وان من اصحابنا رجلا اسمه عبد الوهاب بن  
 شمس الظهیر و اولاده یعقوب که حتی یلیکم فی ذلک اللهم انما الحق حقنا و ارتقا اتباعه و اولادنا  
 الباطل باطلا و ارتقا اجتنابا و بینه الورقة مربوطه بسیار است ایمن و السلام تعلق مکتوب دوم  
 الحمد لله الذی ما خلق الجن و الانس الا لیعبدون ای یعرفون فاعلموا ان حکم الله ان الله تعالی ما خلقکم  
 الا لعرفته و اتفق العلماء و العقلاء و الحكماء علی ان معرفه الله لا تحصل الا بالعلم و العقل المحکمه فمن  
 ترک الکلام مع الناس لم یکن یفهم الله من لم یعقل خیرا من شئ نفع من غیر علم  
 ذلک ایضا فاجتهدوا بحکم الله فی ان تتکلم مع الناس و تعرفوا الله ایاهم و کونوا من العبادین المهدیین  
 بالحق اذ هم علی ناقصه من ذم و بده نصیحه فی عقل من شاء و ایضا در فریب امام رحلت و ایشان  
 حالات و جذبات پیدا می شد که در جمیع حرکات و سکنات ایشان تغییری را می یافت شبی از شبها  
 در ماه صفر سنه خمس و سبعین تسامعت که از دست طاعت قریب سه چهار ماه مانده بود فقیر را گفتند که  
 بخوان نکلان بیت شاعر فقیر بطراست در یافت که کدام بیت می خوانند این بیت خواندم

هرگز نیاید در نظر نشسته در بیت خویر | حسنه ندادم یا قهر جوری ندادم یا پیری

حاجه فریب در ایشان در گرفت با و از بلند فرمودند بخوان بخوان فقیر چند باین بیت را که از شما  
 و از ایشان سخنهای ثبت آمیز و نامهای شور انگیز فارسی شد بعد ازین میان خادم آمد که حاجم  
 موجود شده عادت آن بود که طعام را برای ایشان سخت می کردند و می نایندند بجای که بر دانه که طعام  
 است با و اندک دیگر متهمی شد که فرق کردن میان و آنها ممکن نبود و همه یکذات می شد و چون خادم  
 را طعام خبر کرد گفتند که طعام را سخت کن بیده فرمودند که بیا چگونه سخت خواهی کرد آنچنان سخت کن که  
 بهیچ می شود و نمی تواند چنانچه این دوسه خبر میدی گوید دوسه || سن سهیلی بزم که با ما  
 چون مل ریحی چون در ده نایان || و حال فریب نمود تمام شب بهمن فانت زنده و استوار ملکات  
 محبت انگیز می نمودند فقیر هم تمام شب در ملازمت بود و در آن ایام شبها همه در خدمت می گزارانید  
 این نقل به عبارته اند ساله مذکور است و نیز باین فقیر حقیق عبد الحق بن صیف الدین قادری غفر الله  
 طهارتی فرمودند که پیشه در آن ایام ذکر چهار بسیار می کردند و بوقت و غلبه می کردند که فوق آن مقصود  
 نباشد با وجود آنکه قوت حس و است در ظاهر ایشان مانده بود و در حالت آنچنان می گذرانیدند  
 گویا چیزی بر وقت ایشان عارض می گردید و ایشان دفع آن می نمودند گفته بر جای می نمود پس باید گرفت  
 تا پیش از حلت منزل تین شده باشد باز فرمودند خود اندک مدت آنجا می ایستاد و کی میروم

و حالات حکم کرده مشغول  
 و در آن زمان که بفرمودند و ای هر چه  
 در این دست نادره و جری  
 باشند من و صدق همان و بی  
 که و ای او در و است و دست  
 همان را می که و ای خود و زخا  
 اگر در این قضیه و و باید کرد  
 و مقصود تصور می نمود و اگر در  
 روش نیست پیدا می کرد و پیش  
 و تقیاید و اگر می داشت  
 کوشش کرد و پیش پروردگار  
 هر دو کار را می نمود و دیگر چیز  
 نمی باید بخار این است بسی  
 نزدیک و در آن مرا تبه  
 حسن و جمال و تصور علی کمال  
 است صلی الله علیه و سلم تصد  
 آن در جمیع احوال ثبت است  
 و احوال نصیب الدین بهریت  
 ساختن و تحمید و ابوی بهریت  
 و دوام نیفتد چنان در بدست  
 و در آن زمان که در خدمت  
 و همان خنده و طیفه حده  
 نبشت و او بهر مشغول شدن  
 و در بانی دعا و راجات تضرع  
 و تلقی نمود و لیسان حال  
 و شکستهای و غریبهایی خود  
 و من کردن و اعداد اعانت  
 از حضرت وی در طراستن  
 و عاشقانه با نیا نندی با که  
 در وقت حضور می بود و دست  
 میزد و در بانی تضرع و کشف  
 و بیان در آن تاهست بر دست  
 و در آن زمان که در خدمت  
 و زبانی است و در آنجا که  
 و سیزده روز از ماه رجب

و از تیره بر اسطوره فیض  
از حجاب رسالت که گود  
و باطن نور عین نور بود و جان  
حال کجاست از استاید و  
نقطه عصمت آبی از شمع  
نکات و مکاره نگاریان  
بخت کرد صدق می یابد  
طلب بعد از دود و اسود  
صفت و حول بر بدن بقدر  
آستان است اما حق طلب  
که طالب کمالی است که  
لجایی است از رتبه نجیب  
عزت تقوا را اسرار خواهد  
داده و پادشاهان او را  
است می کرد و بهر چه  
و بهر چه با او ازین مقام  
باز نماند و قطع حلقه از دست  
کنند و با این چه چه که  
میشود که نفس را حجاب  
ماوی - نه نیامیت تر از  
درین مقام است و از این  
نظر آید و دست و چون در  
نیازی باشد و خود می آید  
در حقیقت صدق خیال  
که ترک افراط و تفریط  
آفت است عدم باشد و اگر  
چند روز در آن - چنانچه  
تو می آید و خود می آید  
نشد و می طلب این راه  
دست خط که بهر چه که  
معلم است با همه اینست  
و استادی ترک من پس  
نیازی توان کرد و ازین راه  
باز پس می توان آمد و  
به هر چه که می آید

این مقبره عجم مسلمانان است پیش از وقت رحلت جای بر مردم تنگ کردن مناسب نباشد بعد از  
دست هر کجا مناسب دانست و فن کنند و بهرین ایام تشریف مرتبه طبعیت با لباس خاص مطهر بطور مخصوص  
که برای اقطاب ارزانی می گردد خبر دادند پیش از وقت رحلت فرموده بودند که امام انگشت شهادت  
ما را سوا حق حرکت ذکر متحرک مینماید ایند که هنوز روح در قالب است پس که این انگشت از حرکت  
ماند تمام کسید نه روح ما را قبض کردند و آخرم تا چنین مشاهده افتاد که انگشت شهادت در حرکت بود  
و در هیچ نقطه و گیرس و حرکت و اثر حیات مانده بود الا در همان انگشت که بر طریق ذکر در حرکت بود و در وقت رحلت  
سرمایک ایشان بر زانوی فقیر بود فقط رحمت الله علیه و بهر ذکر الله بحمد و کان ذلک و ذلت السحر ثانی شهر  
بنای الاولیاء خمس و سبعین و تسع و چهار تاربخ و فاته مغنی بحمد و کان ولادت رحمة الله فاشتر  
خمس و ثمانین و شان نماند و ذلت و فاته ایشان ششم که در صحبت بنی نیز یافته اند از غائب غایب  
و کرامات ایشان آنست که بعد از وفات ایشان بلا اندازه یا چهارده سال سیدی احمد پسر برادرزاده  
ایشان فوت کرد و خواستند که برسم که معطله که مرده را در قبر یکی از صلح اولو نیای مشهور و بنی کنند  
چنانچه با عبد الله بن یحیی را در قبر فضیل بن یحیی من رحمة الله علیه نهاده اند و ازین در قبر حضرت شیخ  
نهند چون قبر را بکشند زره و بهر بارک ایشان با کفن همان طور خشک شده موجود بود و حال آنکه  
خاصیت زمین که معطله آن است که در سه چهار ماه مرده خاک می گردد و اثری از وی نمی ماند رحمة الله  
علیه و علی جمیع عباد الله الصالحین فقیر و متوسل که در کمال معطله بود و در خدمت حضرت شیخ عبد الوهاب  
می آید و بریزان قبر ایشان می رفت روزی که بر قبر ایشان رفته عرض حال خود کردم و طلب بر شکر تو  
از جانب ایشان کردم شجی جواب می داد که ایشان بر بالای مقام حقی بر سر پر نشسته اند و فقیر و خجسته  
ایشان استاده عرض کردم که فقیر در خدمت فلیقه شما شیخ عبد الوهاب می باشم سفارش فلیقه بایشان  
بکنند تا انتقام و عفویت میسر نمایند همین معنی بر سر قبر ایشان عرضه نموده بودم می فرمایند که مقصود شما  
حاله است ان شاء الله تعالی خاطر متوجه دارید و السلام اکنون از کلام ایشان چیزی نقل کرده نشود و ایشان  
را شریعت بر رساله اصول الطریق که از مصنفات سیدی الشیخ احمد رزوق است که از ما پیشتر شرح  
مفرید بصیرت متن را نقل کرده اما اگر چه در حقیقت از کلام ایشان نیست و لیکن بحکمت و اشتمال بر فوائد  
نقل آن اختیار افتاد می فرماید تعالی الشیخ امد الشیخ بر رزوق یعنی الله تعالی و معنی نامه به مجیبی لمن سأل  
عن اصول طریقته اهل طریقته خسته استیا نقوی الله فی السراء و المعانیة و اتباع السنة فی الاقوال  
والاعمال و الاذعان عن الحق فی الاتیال و الاذکار و الرضا عن الله فی القیام و التضرع و الرجوع  
الی الله فی السراء و البصر و تحقیق التقوی الرجوع و الاستقامه و تحقیق السنة باحقها حسن الخلق و  
تحقق الاوضاع عن الفلق بالبصر و التوکل و تحقق الرضا بالقناعة و التوکیض و تحقیق الرجوع بالحدیث

في السراية الجاه الى الشرف المعزى واصول ذلك كله خمسة عند الهمة حفظ المحرمه جن الحذرة وتوفد  
 العزيمه بطليم النعمه فمن علمت همة لم تقهر رتبة ومن حافظ حرمة الله حفظت حرمة ومن حسنت خدمته  
 وجبت كرامته ومن القدر عزه منزه است هدايته ومن علمت النعمة في عيونه شكره بادن شكره استوجب الميزان  
 من النعيم بها حب بعد العاقد اصول المعاملات خمسة يطلب العلم ببقاء بالمرحمة المشيخ والاخوان  
 ملتزم ترك الرخص والتاويلات للخطاه ضبط الادوات بالاداء والحضور والتهام النفس في كل شئ  
 للخروج عن الهوى والسلاسة من الغلط فطلب العلم آفة صحبة الملاحات سنا وغفلا دينا من لا يربط  
 لاصل ولا قاعدة آفة السعيه الاعتراض والافعال آفة ترك الرخص والتاويلات الشفقة على  
 النفس آفة ضبط الامارات اتساع النظر بالفضائل آفة اقبال النفس الانس بحن احوالها واستقامتها  
 وقد قال تعالى وان قول كل عدل لا يؤخذ منها وقال الكريم ابن الكريم حمادة الله وسلاسه ولا يرى  
 نفسي ان النفس لازمة بالسوء الامام حمادى واصول ما لا اوى به علل النفس خمسة اشياء تخفيف  
 الحدة من الطعام واللباس الى الله تعالى عرض عند عوده العزائم من مواقع النفس ومن موافق ما يشته  
 وتورع الامر المتوخى فيه ودوم الاستغفار مع الصلاة على رسول الله صلى الله عليه وسلم بخولة او اجتماع  
 صحبة من يدل على الله تعالى او على امر الله تعالى وهو معدوم وقد قال الشيخ ابو الحسن الساذلى رضى الله عنه  
 اوصافى صيبي فقال لا تسبقك تدليك الاحيث تريثوا ب الله تعالى ولا تجلس الاحيث تامن غالتبا  
 من محبة الله تعالى ولا تصحب الا من تستعين على طاعة الله تعالى ولا تصطف لنفسك الا من تزداد  
 به يقينا وتل باهم او كلما ما انت اعياه وقال ايضا رضى الله عن ذلك على الدنيا فقد فشك ومن ترك  
 على العمل فقد تفكك ومن ذلك على الله فقد تفكك وقال ايضا رضى الله عنه اجعل التقوى وكنك  
 ثم لا يضرك مرج النفس لم ترض بالعيب اذ على الذنب ان تسقط منك الخشية بالعيب  
 قلت وفيه الثلاثة هي اصول البلاء والآفات وقد رأيت نقرا في هذا الوقت ابتلوا بخمسة اشياء ارباب العمل  
 على العلم والاطمئنان على نافع التطور في الامور والتميز بالمطرق واستقبال الفتح دون شرطه فابتلوا بخمسة  
 اثار البديعة على السنة اتباع الباطل دون الحق والعمل بالهوى في كل امراء حمل الامور وطلب  
 الترابات دون الحق وظهور الدعاوى دون صدق فظهر بذلك خمسة الامور في العبادات  
 والاسترسال مع العادات والسماع والاجتماع في عدم الاوقات واستماله الوجه بحسب الامكان  
 وصحبة ابناء الدنيا حتى النساء والعبان واغتروا في ذلك لوقائع القوم وذكر احكامهم ولو تحققت  
 لعلوا ان الاسباب رخصته الضعفاء والمقام بها بقدر الحاجة من غير زيادة فلا يترسل منها الا بعيد  
 العدد ان السماع رخصته المطلوب او الكامل اجماع الخطا في سياسات اذ كان بشرط من الهدى في محله اذ  
 وان الوسوسة اصلها جهل بالسنه او خيال في العقل وان التوجه لا لقبال الخلق اذ بار عن الحق

سخت كره در كار بخت است  
 مگر خدا بکشد باگر با جوین  
 تا بقیه اولاد بکشد فضل و  
 رحمت حق بکار خود کند و باخ  
 که خاشاکان درگاه خود را  
 حفظ فرموده مخصوص گرداند  
 تا درست و نعل بر او علی بنیت  
 چون در دست عدت کرد و در اسیر  
 و سیم و در دانا اسیر هم نمی توان شد  
 و این نیز نماند بود و ایمان  
 بین اخلاف و الرجال بجهاد یک  
 ست اندیش ست  
 پس کار فریب دست بیه  
 معنی آسان و چاق جبر  
 هر ادا کسی در شش بادیک  
 بهر حال نگرست از دست حق  
 کل حال و احوال باشد من  
 حال اهل الله لا اله الا الله محمد  
 و رسول الله و حاجت با غیر  
 و رساله الثانیة و الثلثون  
 استقیم الامر الله  
 الشفقة على خلق الله  
 لا اله الا الله محمد رسول الله  
 استقیم الامر الله و الشفقة على  
 خلق الله و شکر بانه  
 و من سعادتی است که جرقوت  
 آن نیده و بقیه ارب و رفائ  
 مولی تعالی و رسول تعالی است  
 و تقاریر سعادتی این طریق  
 در سرعت سیر قوت سکر  
 و قرب زمان و حصول عباد  
 حق بر فائده قوت بیست  
 باز دست بر کار نه ایمن دو  
 باز پیشتر و قوی از لاریان او

بقام قريمان تروند  
ما تعبيران بقوت باز كردن  
مشدت باقوت مكنون مروت  
وصول برسلت بين و صفت  
بعد رسالت عيت و توفيق  
بجاي رسك سيرة و تدر برفيع  
دروان غنا بظرف انده كنه  
در طرد العين ساقه في بعد  
بدن بطنه كنه و دريك سوت  
ويك نه بجا رسنه و در كين  
بوت هر ياشد بجا به و توفيق  
عمل نواند رسيد سة و دران  
حق ببال عيت چو بر برفيع مل  
نعم بنگر و خوش جا كنده باز  
صفت لول دين و وصف  
سر اسليم لامر است عايت  
ان هم و كنه مست و سببت  
نم و مكنون قرب ان و كل  
محميا بجا به باز و است از  
جانور و درست دست از آف  
است و صفت بر عمل و توفيق  
و سلوك به ان كنه تروند  
ترب و الشفقة على خلق الشاكر  
و تحصيل حب الفت و محبت  
و استجاب فطن و رحمت و عايت  
طاعة و محبت و سلوك طاعة  
انصاف و شكر تروند سولي  
تعالى و تقدس مقام عايت  
و مرتبه رفيع و عايت و در بلامت  
بر سلامت طهرت و طهرت  
و در كنه طهرت موجب ثواب  
و در بلامت و در كنه طهرت  
و باعث قرب و عايت و توفيق  
ست تان و مقام اسليم لامر  
عالي تروند و مرتبه و توفيق

سيما تدرى ما بين اوجار غافل و هو في جابل و ان صحبة الاحداث ظلمت و عار في الدين قبل  
انها تقيم العظم و اعظم و قال سيد ابوالدين رضي الله عنه الحديث من لم يوافكك على طريقك و لو كان  
ابن سبعين سنة قلت و هو الذي لا يثبت على حال و يقبل كما يلقي اليه نية له و اكثر ما تجده في اجزاء الطوار  
و طلبة الجاس اخذهم بخاتمة جديد كل من ادعى حاله مع الله ثم ظهرت من احدى فهو كذاب او سلوك  
در سال الجمارح في مواصي الله و نقصت في طاعة الله و الطمع في خلق الله و الوقفة في اهل الله و قل بختم على  
الاسلام و شره و الشيخ الذي يلقي اليه المريد فخره علم صحيح و ذوق صريح و سمته عالية حالة مرفقة بصيرة  
ناقة و من فيه خمس خصال لا تقع مشيخة الجبل بالدين اسقاط حيايات المسلمين و دخل ما لا يخفى و اتباع  
الهدى في كل شئ و سوء الخلق من غير مبالاة و آداب المريد مع الاخوان و الشيخ خمسة اتباع الامور ان ظهر  
خلقه و اقتناب انتهى و ان كان فيه حنفة و تحفظ حرمه غامبا و عايت و اقام ببقوة حب المكنان  
بلا تقصير و عمل معلقه و رياسته الا بالوافق ذلك من مشيخة و يستين على ذلك بالانصاف و النصيحة و هي معاملته  
الاخوان ان لم يكن شمشير و ان وجدنا نقا من الشر و انما احسن عهدها كل فيه و عمل بالاخرة في الباقي  
اتمت الاصول المذكورة بحمد الله حسن عونه و ينبغي لك ايها الطالب مطالعتها في كل يوم مرتين او مرة  
علا في حجة حتى تطبع معاينها في النفس و يقع فخرها في مقتضاها فان فيها حقيقة عن كثير من الكتب و الوصايا  
نقد قبل انما هو الوصول لتطبيع الاصول من تاملها و عرف ذلك ثم لا يزال بعد ذلك تهجد بافقه التذكرة  
بها و نقضا الله اياك طرقاته ازولي ذلك و القادر عليه و حسبنا الله نعم الوكيل و قال رضي الله عنه معنى  
الطريقة على خمس التحقيق في التقوى بخلق مالا يعينه و لا يطلع عليه الا الله و التحقيق في اتباع السنة بحيث لا  
ياخذ الا بالاصح و اقارب ادراك و دفع التهمة عن الخلق بحيث لا يتوجه في امر من الامور الاجمالة فلا يراهم امانا  
من حيث هو و لا يلاحح محسنا من حيث هو بل من حيث امر الله فيه و التسليم للخلق من حيث ما هم فيه بالقادر و هو بهم  
و اثار السادة و الواقية منهم و الاسلام للقد في جميع الاحوال بالعبر و الرضا و الشكر و العمل على قول الشيخ  
ابي الحسن الشاذلي رضي الله عنه اجعل التقوى و طمك و لا يفرجك مرج الغنى ما لم ترض بالعباد و  
انظر على الذنب او تسقط منك الخشية بالغيب و رجوعا الى قوله صلى الله عليه وسلم اتق الله حيث كنت  
و اتبع السببية الحسنة تجها و خاتق الناس بخلق حسن و اثار القول صلى الله عليه وسلم اذ اتيت شما مطاعا  
و بركي بقاء و اعجاب كافي راى برايه فعليك بجماعة نفسك و ترى طاعة اولي الامر و عدم الاقتراف عليهم  
يا ناظر كيف كانوا و الله سبحانه بهم و تعلى و تقهر في السفر و لا تقول بعبادات الاسبوع و البيا  
و ان يام انقضا و تقل بعبادة السبج و توثر ما فتح الله بين تجربا و اسباب من غير اختيار لا عدا بها عند  
وجودها و خذ ما خذ لكل سبج لا يلقه نفس في المودة فلا ضرر في الالدين و تذكر ما لم يجمع و يجمع للذكر لا على وجه  
از افغلي و لكن لم فيه راحة النفس و صورته الطريق و تر الزيادة الاحياء و الاموات لم تطمع و اجابون و يا







فیه اجازة من اهلکلت نعم لیدان استیج من الشیخ عبدالوهاب المتقی تال لکم الشیخ عبدالوهاب معزة ملک  
 انانی خدمتہ مد سنین تال بشری لکم بان حکم مبرور و علمکم مقبول پر سیدین کعب ذلک یاسیدی گفت  
 سافرت بلاد الیمین و اورکت مشائخ و فقره و فدیتم کلهم متفقین علی الثن و علیہ و الاخبار بانہ قطب  
 کبریا و تہ و طریقہ ایشان در باب کتب حقائق و توحید مثل قصود و امثال این توقف و تسلیم است  
 این بار اوس بگویند و بدان اشتغال نکنند و آنکار هم نکنند و بدنگویند و چنانچه عادت فقہاست بر طعن  
 و تشنیع نیابند می فرمودند کہ اول یا بد کہ اعتقاد خود را اظهار و باطنی با اعتقاد اہل سنت و جماعت در  
 سازند و واضح گردانند بعد از سوخ این عقیده از ہر چه ایشان گفته اند و نوشته اند تیز محرم نمانند  
 کتب ایشان کہ در حقائق اسرار نوشته اند تیز مطالعہ بکنند و آنچہ مشکل شود و از آن بگذرند و در خوانند  
 و غلبان را بخود را ندہند نہ آنکہ اعتقاد را بدست از زمین کتب راست کنند و از ہر کس ہر چه بشنوند تابع  
 شوند می فرمودند باید کہ ہر چه بشنود اگر چہ سخن باطل باشد در د با بخار و توصیف پیش نیاید اول خود  
 بشنود کہ چہ می گویند بقیہ سخن نیک درود نہ کہ تا بل آن چہ مقصود دارد بعد از آن اگر تو نتواند آن را  
 موافق حق سازند و گرد نہ رو کنند و اگر این را نتوانند از سر آن بگذرند و خلل و عقیدہ خود نشیند از حد  
 مذکور کتابی رو کرد کہ نہ کہ نام وی انسان کامل است فرمودند کہ آن کتابی است در حقائق و توحید  
 بر طرز کتب شیخ این و با تصنیف شیخ عبدالکریم حبلی کہ در عدل بودہ اند از ما عربین مشائخ بن عباس  
 علم و حال بعد از آن سخن در تفریق این شیخ عبدالکریم کردند فرمودند کہ ایشان تفسیری نوشته اند  
 و بہ اسم الشارح الرحمن الرحیم نوزدہ جلد نوشته بعد حروف و ی بر ہر حرفی بخدی دوسہ اذانہ و یہ شدہ است  
 شگرت علوم و ذکر کردہ اند بعد از این فرمودند اما در وی زہر ہاست آن را شکر اند و کردہ اند اگر از انہا  
 بچسبند تو نمیکند کہ مبارک است و الاحتمال فرغ غالب است و می فرمودند کہ بیچ شرط سادہ این را  
 آن نیست کہ ہم در اول اعتقاد توحید وجود کنند بر چہ کہ در فصوص و امثال آن مذکور است شرط  
 راہ مداومت عمل را با صفت است مقرون با اعتقاد اہل سنت و جماعت بعد از آن ذوقی و  
 حالی پیدا خواہد شد کہ بآن در باطن چیز را مدک خواہد شد می فرمودند کہ ہر کہ را بیند کہ بحکمہ اسلام قرار  
 محاکمہ فائدہ روزہ می کند از وی اگر امثال این کلمات چیزی صادر شود و معذور دارند و تکلیف و تشنیع نکنند  
 و نسبت با محاکمہ کنند اما اگر این چیز ہا را ندانند نہ باشند و این سخنان بگویند اطمینان است و اورا با قطع منکر باید بود  
 و طریقہ ایشان در سماع نیز نزدیک بہین طریق است از مرید بہ تعل آن را صنی نیستند و بر فعل مشایخ  
 منکرند این فیہ عرض کرد کہ در یاد این و ہم سماع عجائب متعارف شدہ است و اگر کسی از وی اجتناب  
 کند و بر او اتکال رود و ادعا تہمہ خلق مخالف باید شد و تہمہ مردم بوی از مرآن بدست شوند و مخالفت  
 مشائخ اہل اتہام کنند کسی چہ کار کند فرمودند اگر احیانا یا باران موافق و اہل معنی ہم سر کا ہی غزلی

کہ ہر کہ فی اظہار و ہر کہ فی حق  
 کسی را در وقت داشت تعظیم کرد  
 گویند آن کس را فوائد است و  
 تحقیق فرمودہ کہ ہر کہ موافق حال  
 و تا بہ طریقہ کی را تعظیم است  
 گوئی اہل تعظیم است چنانکہ  
 محذور اند دست در دست و دشمن  
 و دست دشمن ملکی این است  
 یا قی و عوی ہر پیل است و دہ پای  
 و حرات و نامش و عات بیت  
 و ظل خداد کہ گویند کسی  
 معلوم نیست کہ حقیقت و نیست  
 نیک ی باید علی اعتبار تعداد  
 آن عمل نیست نیک است ما  
 نیست نیک آن بود کہ بدان  
 ہر نیک بکنند نیست نیک و  
 ہر بدی چہ یا بدی است کہ  
 نیک بدی بکمر شرع است ہر  
 فرمودہ شرع است نیک ہر  
 نامرودہ و بد و فسادین نوشتہ  
 این احسن شرع و با تعقیب  
 با حق شرع بین من نیک  
 ہر کہ شرع گفت کہ بکن  
 و بد ہر کہ گفت کہ بکن  
 بکن شرع فعل با صحت و قبحی  
 نمرد و نقل با دلائل و عقل نیست  
 و کسی نہ بگویند این ہر نیک  
 است و این بد را گویند کہ این  
 سخن خلاف معقول است و  
 سعادت نفس الامر چہ بر کس  
 دانند کہ عدل و جور تواضع  
 مشائخ است جعل نظم و  
 دیگر باین معنی را نیک نگم  
 عقلی تو این دانست و حکم  
 با بشر را با شیخ است بی توقف

یا جگر می شنیده شود باکی نیست عرض کردم که آنجا اجتماعها کنند اهل و نا اهل و فاسق و صالح و از هر جنس مردم جمع شوند و چنین و چنان کنند بران وجهی که در دیار هندوستان مشایده فرموده باشند این چه حکم است فرمودند این چنین خود اصلا جائز نباشد و نباید کرد و اجتناب ازان اذواج باقیست طالب حق است درین صورت قطعاً مسایله و مسامحه نکرده اند و ایشان اکثر مدت عمر مجرب و ده اند و در زمان شیخ هم بوضع تقرید گذرانیده اند و تزیین نکرده اند بعد از ایشان که سن شریف ما بین چهل و پنجاه بود تزیین کرده پیش از تزیین هر چه از فتوح یا زوجه کتابت بهم میرسد بجهت فقر و درویشان می کردند و عهد کرده بودند که هیچ چیز نگاه ندارند مگر آنچه ضروری باشد از جامه و قوت و کتاب اما الآن حق این و عیال را مقدم می دارند و جانب ایشان را راجح است و با وجود آن در نقد احوال فریاد و غمخواری و فقر تقصیر نمی کنند لیست پناه فرمای هندو که ایشان از طعام و جامه و نقد مددی نمی کنند و مفاصدا زیادتی از حضرت راستی الله علیه و سلم بجمع و وجه و در پی سیب معطر و ادعای عانت نمی فرمایند می توان گفت که درین زمان بدانش ایشان در علوم شرعی کمتر کسی خواهد بود تا موسی لعنت باشد می توان گفت که گویا همه باور داشتند و نقد و حدیث نیز هم حکم داده و بادی علوم عربیت نیز زیاد از نقد کفایت مست سائها و در هر خریف درس این علوم گفته بودند و اکنون که عارضه نفع بصدت ظاهر حادث شده هم در منزل خود مشغول می باشند اگر لیست اوقات از درس خالی می شدند می بایست که در تصحیح و مقابله آن علوم نفع باشد مشغول می شدند مثلاً کتبی نادر و قلیل الوتوح کثیر النفع می بود بسبب عدم تداول از سبب محنت حاصل گشته اصول نسخ آن را همه با هم رسانیده صورت تصحیح می دادند و در تحقیق سخن بسیار کرد می نمایرد آنچنان که طالب را تشفی تمام حاصل آید بی آنکه تشنگی و تسائی در میان باشد می فرمودند علم بمنزله غذاست که همیشه احتیاج بآن باقیست و نفع آن عام و ذکر ثبانه در اگرگاه گاهی بدان علاج باید کرد طالب را ناچارست که بعد از هر چندگاه خلوقی بقصد تحصیل فراغ قلب حضور خاطر اختیار کنند خصوصاً در ایام ناهنگام مثل غشوه اخیر از رمضان و عشره ذی الحجه و اشغال آن و دیگر کوفی خواطر مشغول باشد اما اشتغال با علم و تعلیم و تدبیر آن دائمیست و هرگز کرده شد که مشایخ فرمودند که طالب باید که علی الدوام در ذکر باشد فرمودند هر که با علی خیر مشغولست دائم در ذکر است نماز کند و در ذکر است تلاوت قرآن ذکر است درس علوم دینیست ذکر است و هر چه عمل خیرست ذکر است این هم است و اما آنکه تعلیم و تکرار کنند و بکارها باز نمند خلعت اختیار کنند و دیگر مشغول شوند این حکم علاج دارد که گاهی بکنند و در ایامی که چون علت قابلیت از جرم علاج بسیار باید کرد اکثر در خاوت باید بود و ذکر باید کرد می فرمودند که در پیش سلف متقدمین همین است که تشبیه با انواع اعمال خیر و تهذیب اخلاق و نشر علوم می کردند می فرمودند که علم از این قبیل نیست که یکس بترک آن فرمایند سی و تصحیح نیست باید کرد و تدریجی از خدمت ایشان برسد

بر شرع فرض اگر شرعین بنویسند  
 بین حکم عقل و شرع بجای خود بود  
 جوابش آنست که او را باید دانست  
 که منتهی یکی و دیگری اینجا حقیقت  
 تا روشن گردد که آن حکم شرع  
 است نه حکم عقل یکی یا دیگری  
 ده یعنی داد و یکی آنکه شفته  
 و کاری در حروف است و جیب کمال  
 بود و مردم آن را بابت حقیقت عقل  
 مدح کردند یا موب نقصان  
 بود و عقل آنرا آنکه شسته کنند  
 و متعلقه دیگر گردان معانی حکم  
 عقل و عقای و توان دانست  
 اما در خیلی و دیگری اینجا آنست  
 که در وقت موجب و موب  
 مقابل گردان معانی جز حکم عقل  
 خواند و آنست که عقل را در اینجا  
 و خیلی نیست اگر کاری بود که در  
 آن را بستانند و کمال دانند  
 شرع از آن نباشد و موب موجب  
 عقاب است گردد و اگر ایشان  
 نمانند باید دادند و شرع  
 بدان اگر کرده موجب قرب یا  
 عقل را دادند یا نداشت آن و خیلی  
 نه عقلی آن که در اینجا و موب  
 نیز حکم عقلی آنست که شسته بود  
 شرع حکم شامل این حکم نیز تواند بود  
 و ترتیب کتاب بر صفات مذکور  
 از علم عقل و مجرد گفته شد  
 باینرا آنست که شرع توانی  
 و تقدیر بدان امر زوده است  
 و عقاب بر اعتقاد ان صفات  
 بجهت نبی اوست که آنرا آن  
 بود که حقین و تقدیر عقل موجب  
 و عقاب بدان را بکنند عقل

که نماز گذاردن بهتر است یا ذکر کردن فرمودند نماز گذاردن هم کاری بزرگ است لیکن کثرت ذکر الهامی  
و اتحادی حاصل میشود که آفرینشای وحدت می کشد عرض کرده شد که فناء وحدت چه می باشد  
فرمودند آن لذتی است که بشیدن متعلق دارد و مطلوب حقیقی طایبان این راه اندرک همان لذت است  
و هر کس که در عرف خود یکبار آن لذت چشید دیگر تازنده است و حق آن باقی است عرض کرده شد که طریقی  
و صحت که بعضی در ایشان می کنند چه حکم دارد از طریق وصول مست یانه فرمودند که شاید باشد و ممکن  
اول دعوت اخلاق ایشان مهذب کم می باشد ایشان اکثر کج خلق می باشند اندکی خلق بخوانند کشید  
سیر که با ایشان بد باشد زود در مقام مکافات می شوند علمه درین راه تنهیب خلق و تحمل ابتلا و آسا  
خلق مست فرمودند شیخ ما را نیز این طریق محمول نبود آرا از جای جاز است یعنی بود سه غالی داشت شیخ  
را بنود و در تنبیه بغیر عادت علوم شریعت و طریقت می دادند آنرا از اجازت سیفی و از فقر بر گرفته  
بعد از آن فقر را اجازت آن دادند تا این فقر از جانب ایشان مجاز مطلق و غلبه کل باشد میفرمودند  
که این کیفیت چیست ذکر و بعضی اوضاع و انوار ذکر که در ایشان می کنند اگر چه آن راستی است در  
نبوی صلی الله علیه و سلم نیست اما از مستحبات شایسته است در اصل کاری که ذکر و التزام ذکر از راه  
آن کار است و فعل دارد و موثر است و اصل ذکر همین لایزاله است و انوار دینی را بهر وجهی که  
تغلق معنی و تصور می فرمودند که در ذکر الفاظ تمام باید گفت و درست بر آورد باید لایزاله و نفی اظهار  
حرف دارد و جانب اثبات نیز در اسم جلالتی می باید بر آورد اظهار هر دو پای باید کرد و بعد از غلبه  
شوق و استیلا می ذکر هر طور که بر آید باید گذاشت آنجا معذور است مطلوب در آن وقت شوق  
و غلبه ذکر است فرمودند که سبب در مانند ذکر آله و ائمه آن که نمی کند همین طور چیزی است که جماعت  
از میدان شیخ را در وقت غلبه حال و استیلا می ذکر دیدند که این چنین می کرد دیگر ایشان سرگرفتند  
و همین را دستور ساختند عرض کرده شد که ذکر خفی که می گویند چه معنی دارد فرمودند ذکر خفی یعنی ذکر  
که آهسته گویند که همسایه نشود معنی خفی این است عرض کرده شد که بعضی میگویند که ذکر خفی آنکه زبان  
را در ایجاد خفی نباشد بلکه می گویند که قلب را نیز از آن خبر فرودان چیست فرمودند این حکایت دیگر است  
بافضل معنی ذکر خفی است که تنها از خلق بگویند و ادنی مرتبه ذکر اسماع نفس است کمتر نباید چنانچه خیرات  
در نماز آما آنکه در دل بگویند آن یاد کردن خداست جل و علا آن هم امری است محمود و لیکن نزد  
اطلاق مراد از ذکر همین لفظ افتد و طریقه ایشان در ستر احوال و کتمان اسم و توریخ در کلام جدی است  
که هرگز بنا بر مخفی از حقائق یا از خصوصیت احوال خود از ایشان سر نمی زد و اگر تقریب کار بود همان  
مقدار بگوید که ضرورت باشد در اصل مقصود کفایت کند چون این فقیر را باطن آمده انوار استعارت  
و استعاره فضائل ایشان نسبت بندگان بنده است ایشان حاصل شده مکرر الحاح کرده شد که گاه گاهی

چه در یاد گذاردند زیست دهم  
رمضان بخیر و سعادت خشنود  
خبر فرمودی آن را که در طلب  
باید بخواند تا هم در حکم ختم  
شرع مستحذی دیگر نیست  
اتباع و اتباع و اخلاص و محبت  
و طریقه سلیمی و در حقیقت و در  
و انبیا و مکتب و دیگر است و در  
است بران جنبه کردن آن  
نیست که باید دانست که  
و در آن کلمات و حاکم  
و شای سائر حشرات این  
در چه است نه شایع و کل می  
از این بود که در بعضی  
کارها را که در کار انجام  
بود و این سالان کمال پذیرد  
نیست هیچ چنان بود که گاهی  
در تنهایی خدا کند و بقصد  
تقریب طلب صفای سبب و آب  
محرم گفتند این در کثرت خلق  
از حق در ایشان است  
و خدا تعالی ایشان پیدا و خود  
معنی در ایشان در نفس انوار  
که هر دو دنیا را جذب نفسی  
حرکت اند و در میان که یکم شد  
بدری من و در آن خود را  
و این را در این عالم و این  
بعد از آن بود و با حقا و فاسد  
خویش نیست صادق اند و کس  
طریقی تربیت می نمایند و تقرب  
حق می بیند اما علم هیچ که  
تا بقصد برسد دردی محفوظ  
به بیند و حق هیچ آن بود که  
مرحوم حق در این طریقه و این  
در حقیقت فرموده شد و طلبند

ریاضتهای که باید که موافق  
 طریق حق در ضیاء الهی باشد  
 تا اثر آن در دوا و شفا باشد  
 یعنی مجاهد در ریاضت حبیب  
 یعنی نفس را در مشقت  
 موافق حق ساختن و مقاد  
 و مطیع تربیت گردانیدن  
 و بیکانکه تربیت صحیح حاصل میگردد  
 صفت نمی نهد با کبریا  
 را عمل صحیح است و در موافق  
 فروموده و ظاهر کاری میکنند  
 اما نیست صحیح نهد و در یلوه  
 می کند این شخص نیز در قلوب  
 آخرت و رضای حق تعالی باشد  
 که انا اهل با نیات پس  
 نسبت صحیح حاصل بود و باید  
 تا کائنات بدو را بالذات توفیق  
 و حضور از کائنات غایب نماید و  
 ریاضت بی موانع حق تعالی  
 نیاید و نیاید اثری که باعث  
 زیادت نوران و حاصل  
 رضای حق و سفید و محو  
 و در جزایات مذاب است  
 اگر در ثواب گردد و ایا باشد که  
 بعضی ریاضتهای مشقهاست  
 که بجز اینها کلماتی باشد  
 و از بعضی در ریاضت نیز بگوید  
 و استقامت این ظاهر می گردد  
 و اثری در کشف بعضی قوا  
 و ظهور حیرت از جنس خالق  
 عادات و تسمیه بعضی معانی  
 خبیثه از جن و انس که ایمان  
 و علاجات و طمان شریفانه  
 پیدا کنند چنانکه کتاب مکتوب  
 و در این خبر یاد و آن باریست

از بعضی احوال و اخبار خود مشرف و مستفیدی ساخته باشند پس گاهی بتقریبی دنا سبب که در اشعار  
 سخن پیدا می شد چیزی از ان نقل میکردند اول چیزی که بعد از عرض این سخن از خدمت ایشان پرسیده  
 شد آن بود که عرض کرده شد که این فقیر مدتهاست که از بعضی مشایخ و فقرا بمن و اهل حرمین می شنود که  
 نسبت به شما خبر می دهند که به علی قدم الشیخ ابی العباس المرسی تحقیق این سخن چیست تبیین کند  
 و فرمودند ما چه دانیم که ایشان چه می گویند خدا و الله که ایشان باز گویی گویند بعد از آن در ذکر مناقب  
 شیخ ابوالعباس مرسی شروع کرد و فرمودند که ایشان تلمیذ شیخ ابوالحسن شاذلی اند و شیخ ابن  
 عطار الله صاحب الحکم شاگرد ایشان تفسیر دارد مسمی بلطائف المنن فی مناقب الشیخ ابی العباس  
 ابی الحسن بسیار بزرگ بوده اند و گفته بادشاه وقت را در حق ایشان اعتقاد درست نبود بقصد امتحان  
 تقوی و در عایشان را همان ساخت و در نوع طعنه ایخت بکنی از حبش با کلمات مثل گویند و مرغ  
 و مانند آن و دیگر از حبش مرعات مانند سنگ و گربه و امثال آن و بعضی از دای می خود گفت که در وصف  
 از مردم بشارتی شیخ و فقرای ایشان یک جانب و پیش ایشان این طعنه های حرام نبوی و مردم امراد پس  
 را می و دیگر پیش ایشان طعنه های حلال نبوی و علمای و تلمیذهای در ظروف و ادائی قرار دادند تا مشتبیه  
 نشوند شیخ را در این مجلس این معنی مکتوف شد برخواست و آستین بلبیدند و فرمودند امراد زاهد است  
 خلق الله را بیم کرده این طعنه ها را پیش ایشان خوابیم کثیر طعنه های حلال را می گرفتند و پیش فقرای  
 نهادند و حرام را پیش افراد این آیت می خوانند الحمد لله تعالی الخیرین الخبیثات و الطبیات للطبیین  
 و الطبیون للطبیات بادشاه از بدگمانی خود توبه کرد و در بار می شیخ افتاد درین مجلس همین مقدار  
 حکایت از شیخ ابوالعباس مرسی فرمودند و زیادت در جواب فقیر نگفتند فقیر انتظار آن در خاطر کا نه تا بعد  
 از مدتی بی سابقه سوال فرمودند پار سال بشما حکایتی گفته بودم بیاد شما باشد آن حکایت تمهید آورد  
 که بدان وقت گفته نشده بود آن حکایتی که پار سال گفته بودیم این بود که نور محمد حسن مرادی بود از  
 خدامان مولانا محمد طاهر یعنی که بحسب خدمتی از غداست ایشان در او ان حیات شیخ بکمال آمده بود و بطلان  
 منقاد و چنانکه مولانا مذکور را بخندست شیخ بودیم و در بار ایشان خلعتی گرفت آن غلامی بود دین آشنا  
 دی بیار افتاد و بیماری وی سخت شده گاه گاه عیادت او می کردیم خبی آن سرور را علی الله علیه وسلم در  
 خواب می بینیم که می فرمایند ادک هذا الرجل لفیته اشارت باین مرد می کنند که دی را در یاب و و سنگی کن بیدار  
 شدیم و برخاستیم و پیش آن بیمار رفتیم چه بینیم که در حالت نزع افتاده است و بر ما این وی نشستیم و از قرآن  
 دادیم و از کار آنچه مناسب وقت بود بر خواندیم وی این آیت را بخواند یشیت الله الذین امنوا  
 بالقول الثابت و جان بحق تسلیم کرد و از خاندان او این آیت را نشانی میضون قول آنحضرت صلی الله  
 علیه وسلم نفرموده بود و شبیه یافتیم و در دیگر برادرانم و ما می خواندیم و هم نزدیک نبوی جواب دهنم می بینیم

که نشسته است چون مار ابدید پیش ما آمد گفت که حق تعالی برکت تثبیت نموده از شر دوسو شیطان  
که در وقت نزاع دخل کرده بود نجات داد و اقرب بجان شیخ رحمة الله و بهشت خانه تعیین کرد این معلوم  
را بخدمت شیخ عرض کرد و شیخ رحمة الله علیه نیز در مجلس حاضر بود ندیم شیخ دهم ایشان گریه کردند  
این حکایت بود که پارسا را بغیر گفته بود ندیم فرمودند که این حکایت را تمهید است و آن اینست که این مرد  
که امداد در خواب دیدیم گفت که بیایید و سیر منزل بکنید بر در خانه او رفتم و در ده بلند آورده اند  
در آیدم و ندی بدید و دیگر در آیدم خانه دیدم مزخرف و منور متلانی و مکمل بجا هر دلی خانه که توفیق خانه را  
بهشت کرده اند بعد از زمانی در محبت گرفته بر آیدم و می تا بیرون برسانید ما بیرون آمدیم چون بیرون  
آیدم مرد دیگری را دیدم بسیار کرامت و ولایت و عظمت پیش آمد و سلام کرد و تود و نموده التماس درون  
در آمدن کرد گفتیم که ما شما را شناسیم و شما را نمی شناسیم در خانه شما چگونه در آیم گفت و ما شما را  
اگر چه بنظر یکدیگر آشنا نیستیم و لیکن میان ما و شما نسبت اتحاد و یگانگی است شما را ما چاه منزل  
با یادید سید بر سیدم کنام ملازمان صحبت گفت تمام فقیر ابو العباس مرسی پس درون خانه در تمامین  
خانه با همد خونی آن خانه اول بود که آن مرد داشت تر صبح و کا از لانی بود این از یو اقیقت موهمن  
برای ما تعیین کرد ندیم فرمودند که این جای ماست شما بجای ما بنشینید و صاحب مقام باشد بعد از آنکه  
از آن خانه بر آیدم خانه دیگر دیدم بهمان صفت خانه های سابق موصوف در دی بندگی شیخ علی متقی  
نشسته اند و آنها را جدا اول مختلف در صغر و کبر حرا نند اشارت بهر می کنند و می گویند که این جلد کبر  
ست و بهر می دیگر که این جامع صغیر و مجددی اشارت می کنند که این فلان رساله است و مجددی دیگر که این  
فلان محبین کتب در مسائل خود را نام می برند هر یکی را بهر می و جدولی تعیین می نمایند بعد از اتمام این  
مناظر فرمودند که این بود آنچه ما در باب شیخ ابو العباس مرسی فرمودند شاید که بعضی از فقرای این  
را هم برین واقعه اطلاع نموده باشند یا مثل این معامله نموده و بسرا این کار اطلاع داده و این را بلی  
حسین خبر کرده و لیکن با هیچ کس این واقعه را نگفته ایم امر و بعد از سی سال بشما گفتن این حکایت ضرورت  
افتاد سخن در ملاقات خضر افتاده بود فرمودند که یک بار سه و در صخرس همراه و الد خود تقریب بعضی  
حوادث که در بار منته حدوت یافته بود در میان آنها افتاده و راه گم کرده بودیم هیچ چیز از جنس طعام  
و شراب همراه ما نگر سگی بر ما غلبه کرده چنانچه عادت اطفال باشد و گریم آیدیم و الد و الدار کامی داد و می  
گفت که صبر کن طعام در پیش است و لیکن آنها در دفع الم جوع مانده نداشتند بکلین حال شیب آمد از جهت  
توس شیخ و گریه بالای درختی بر آمده شیب گزرا نیدیم صبح می بینیم که قریب آن درخت چشمه آب شیرین  
می روده و پیروی نورانی بر آن چشمه نشسته اند چون دیدند و قرص گرم از بغل برآورد و یاداد هم نزد یک  
آن موضع بقریه دلالت نمود آن قرصهار انور دیدم و بدان آب شیرین سیراب شدیم و راه قریه گرفتیم

این پلید و از نجاست اهرار  
و انبساط این خدایان و این زکفر  
و کرامت خود و اعتقاد انچه  
بعضی از آنان ساده لوحان  
و استخوان در اعتقاد  
مسلمانیان این بگفتند  
تقریبی در حلال و حرام و کثرت بار  
ایمان اعتقاد خود را بدو گویند  
و مسلمانیان این کردند  
و از ایشان نمودن بسیار  
و تعلق از اسلام این صفت  
حق تعالی نمی نمود و هر که  
مسلمان است بطنان بنده  
دارد و در دی اسما بدو بر  
در نظر مسلمان سیر و در دی اگر  
صد عیب بیند می شنود  
اسلام و حمت ایمان و از است  
ندید که اهل الله الله همه  
اهل حوت اند و چون سیر مشرب  
نفس باخته و در قید مصیبت  
مگر نشاء آید غایت آنکه اجرای  
احکام شریعت واقع است  
جلد وین بر این را بکنند  
و خود اگر این نسبت ایمان  
درست باشد هرگز نمی گویند  
که آلوده مصیبت گردانند و اگر  
نیز گردد و فرور ایمان غاب  
فرمانده و حکومت مصیبت از  
بعضی معصرت الهی و شفاعت  
و درخواست حضرت رسالت نبای  
پاک خواهد گشت آشنای دوستی  
با جناب پادشاه و کریان هرگز  
رعایت خود نموده شانی از  
دست ندانند و تو گوید و  
بأن شراب رفیت و با کریان



الحقیقه علی سباط الحبیب والسلوک او غیره عرض کرده شد که غیر جذب و سلوک نیز طریق وصول می باشد  
 با آنکه ظاهر از کلام قوم انحصار دین در طریق مفهوم می شود و فرمودند که تواند که باشد زیاده برین معنی نکردند  
 و فرمودند که ما را در ابتداء حال واقعه پیش آمده بود یکی نظر بکنیسه نایل نمایند که آن داخل کدام قسم است  
 در آنجا نیکوکن در باغی نشسته بودیم و چندی از فقرائین همراه ما بودند و چندی هم رسید و بود یاران بسیار  
 آن مشغول بودند که گاهی شخصی از دور نمایان شد و بجانب ما متوجه گشت بخاطر رسید که اگر آن مرد میاید  
 او را تکلیف کنیم که همراه ما طواف بخورد چون نزدیک رسید گفتیم اگر نشینید طواف در راه است فقه چند تناول  
 بکنید بجز این گفتن بر میدوید و بگریخت آن پختان بر میدوید و بگریخت که چندی از جنگل برآمد و بگریخت از پای  
 آمدن او در میدان و گریختن او در دل تاثیر کرد و نبال او ما نیز دیدیم هم در میان درختان این باغ  
 غائب شد هر چند نفیض کردیم بنظر در نیامد چون نا امید شده بر می نشستیم ناگه دیدیم که داخل درختی که  
 شاخهای او بر زمین افتاده بهم برآمده بود و پنهان شده نشست است خود گفت چیزی بیند که می بینید  
 گفتیم شمار ای سیم گفت باری پیش ما بیایید فتمیم و نشستیم گفت بگوئید الله الله ششم تبیه یا هفت مرتبه  
 نکره اسم شریف کردیم چیزی از او برخیز نمایان شد و حالتی در گرفت که از خود فتمیم و بی شعور افتادیم  
 همچنان که کسی تبیل موت بر خود میرود و باز خود آن مرد گوش و گردن را اساس میکرد تا بعد از زمانی باقی  
 آمدیم اما چندان از وجود آن حالت متأثر شده بودیم که تا چند روز بحال خود نتوانستیم آمد و اثری از فتمیم و زوالت  
 خود احساس کردیم و وقتی دیگر سخن در ذکر جوگی جنگم دریا صفت و تصرف ایشان افتاده بود فرمودند در  
 ایام سیاحت ما را با یک جنگم صحبت و تصرف ایشان افتاده بود و بنایت مشغول بر معاش بود و خویشی  
 عادات می نمود و می گفت که من قسمی بنیم از طلا و مرا می گویند که اگر چنین بیندین ریاضت کنی  
 تراودن این قلعه در آیم و مردم شهر تمام از زن و مرد بزیارت وی می آمدند و مساجد و طعاهای  
 آوردند و بی هیچ ازان مبلغ التقات می کرد و ازان طعام نمی خورد ما با وی از دین اسلام سخن می زدیم  
 بسبب راههای شنید و در دفع و اضحلال آن خیال که وی صورت قلعه از طلای دید متوجه شدیم که فرمودند دفع  
 و مضاعف شد چندگاه چنان بود که کل می گفت و بکار جوگی گری خود نیز مشغول بود و در آخر مسلمان حاصل  
 شد و بردست ما توبه کرد و مرید شد و حتی دیگر بتفریب ریاضت در دیشان و ترک سوال و عدم  
 التقات بشبوات طعام می فرمودند که چندگاه فوت ما آن بود که یاری رفت و استخوانهای ناگه آمدن  
 که قضا بان می برانفتند بر داشته می آورد و پاره از کاه گندم که در میان گشت زدها اختلاط بود می آورد  
 و آن استخوان هارا می کوفتند و آن کاه را شسته و پاکیزه می کردند و در میان دیگر کرده در آب می جوشانیدند  
 و هر کدام کاسه از آن صاف کرده می خوردند بعد از چند روز مردم شهر آگاهی شدند و طعاهای آوردند  
 و دیگر از آن جا انتقال می کردیم و جانی دیگر میرفتیم و زیادت بر سر زانامت نمی کردیم و حکایتی دیگر درست

بهر وجهی که می باشد و الله اعلم و در همین  
 الرساله اربعه و الثلثون  
 هدایه الانام الی  
 التمسک بالشرائع و الاحکام  
 لا اله الا الله محمد رسول الله  
 و التوفیق الحق و هو بیک  
 بسبب اصول بقدر را در چیز  
 باید که زنده است ضامن دم زده  
 رتق و ریش و ریش و ریش و ریش  
 سلوک از رتق و ریش و ریش و ریش  
 راه است چه کرد و نور و ریش  
 زده رتق و ریش و ریش و ریش  
 و رتق و ریش و ریش و ریش  
 اسب و راه راست باید تا تعین  
 بقصد ساد و زده و اسب  
 و ساد و کاف و زده و اسب  
 بسیار باشد و راه راست بکم  
 نقل قرآن مجید با دست  
 تال الله تعالی اندلی و رکم  
 ما عبده با طاعت مستقیم و اقام  
 غیبات پیش دست و هر یک  
 از طعاهای مست و بجا و قرب  
 حق اطلاق الله بعد از طعاه  
 از طعاهای که گفته اند این صحن  
 دارد اگر یک غیر این اندیش و شای  
 کند و در در طعاهات و طعاه  
 افتد و راه نماند و ریش و ریش  
 بیان کنده و غیره مست و بجا و قرب  
 و در بر جان پاک با طعاهای مست  
 مطهر و یاران عالی قدر و امار  
 و دیگر به پیروی از ایند و ریش  
 او که در بر و ریش و ریش  
 بجز طعاه و رسید باقی همه  
 طعاهات و در طعاهات و ریش و ریش



کسانی که زمین را در بر گرفته اند  
 بر مقدمه بسید و سرشته اند  
 و آنست سالکان در زمان ما  
 ناشناختن راه است که بر طبق  
 اصل و برآه اتباع در خدمت  
 محدث و راه های مبتدا ما  
 که بینه بکم چهل میل فیض  
 و بعضی محبت اشتباه و تباها  
 و بعضی نظیر حال و تسکین  
 و بعضی بقصد حاجت و رنجی که  
 مخصوص وقت و حال ایشان  
 بود و پیدا کرده اند تا بحد  
 اعتقاد کرده که در طریقهای  
 مهمل و دورت قرب انجها  
 مست و طاعتات و عبادات  
 و احکام شرعی و شریعت ظاهر  
 و عبادات در طلب غلبه است  
 مشغولند و اینها را ایشان دیگر  
 است بلکه گویند که اینها برای  
 هدایت عامه است طریق خاص  
 چون این است که گویند که کار  
 در دوره کار و مجرور زمان است  
 و کار مردان دیگر است و خطا  
 و غفلت این نادانان و درینجا  
 رنجی که نمی گویند که این شغلها  
 و کارهای آن کرده و نهاده  
 کثرت و فوائد و نافع انجها  
 چیست و نمیدانند که نیست  
 از اتباع خاصه رسد  
 و نه است و مسلمان علیه  
 السلام که بیعت از برای حقیقت  
 نظام اخلاق و تکمیل ایمان  
 افعال مست از برای هدایت  
 خلق و تکمیل عباد و تقوی  
 ایشان است بر او رسد و مدد

هم ازین باب که فقیر از یکی از یاران ایشان شنیده است که می گفت یکبار که در ایام قطعه مسجدی  
 بابک یار دیگر نشسته بودند در یک گوشه مسجد ایشان مشغول بودند در گوشه و دیگران یادگیر و قرار  
 داده بودند که بابک دیگر سخن نگویند و از کسی طعام نه طلبند بخت روز برین حالت گذاشته بود که بیخ  
 چیزی از طعام نخورده بودند شخصی حله فروش طعام در میان این دو کسی نهاد و می رفت بیخ  
 کدام از ایشان آن طعام را بخورد چون مکرر شد دیگر آن مرد حلوای لغوی کرد و در دهان ایشان  
 می نهاد و می خوردند و این حالات مذکوره در زمان سیادت ایشان بود که هنوز بکلی مغفله نیامده بودند  
 و طاعت عمر ایشان و الله اعلم با نژده شان زده سال بود نوزده یا بست سال بوده اند که بکلی شریف  
 آورده اند شیخ علی متقی صحبت داشته اند و لهذا از وی این فقره سید که با وجود این ریاضات  
 و حالات و مکاشفات و تعرفات که همه ناظر در تمام و کمال اندیش از صحبت شیخ و توقع یافته  
 پس آنچه بر ملازمت ایشان موقوف بود و در صحبت ایشان حاصل شد چه بود منبرمودند  
 ما هر چه داریم برکت ایشان و فیض ایشان ست بعد از زمانی گفتند که دین ما شریعت ما با ایشان  
 مقرر و مستقیم ماند در زمان سابق اطوار مختلف و احوال تنوع پیش آمد خدا داد که در آخر کمالی انجها  
 و از کدام وادی بر سر می کشیدیم بحسبیت ایشان طریقه دین لایحان و اتباع شریعت استقامت یافت  
 اصل کار و آخر مقامات همین است و تقی سخن در اتباع آنحضرت و استعراق محبت و صلی الله  
 علیه و سلم افتاد فرمودند یک پاری می بینیم که بالای قبه شریف حضرت کائنات صلی الله علیه و سلم برآمده  
 ایم و قبه از بالا شش شده و از راه آن شش بر موضع قبر شریف افتاده و در درون آن ها آمده و حوله  
 گشته ایم بعد از آن توفیق پیدا شده که از مشرق تا مغرب گرد حج آفاق عالم برآمده ایم دیدن این واقع  
 در زمان حیات شیخ بود ایشان فرمودند که تعبیر این خواب آنست که صاحب آن را اتباع آنحضرت  
 صلی الله علیه و سلم کامل آید و در محبت آنحضرت صلی الله علیه و سلم مستغرق و مانای گشته بعفت  
 بقای با الله متصف شود و تقی سخن در آوردن عمره حرامه که موصی مشهور است بر مسافت یک مده  
 از مکه معظمه و آنحضرت صلی الله علیه و سلم در وقت شمت غنائم حنین در اینجا اقامت فرموده عمره  
 بر آوردن بودند افتاده بود فرمودند اگر آنجا بروید از مقام نزول آنحضرت صلی الله علیه و سلم که در جبل  
 است غافل نباشید آن مقام را نشان دادند و تعین فرمودند و فرمودند اگر نصیب یا شد و بیت  
 آن حضرت صلی الله علیه و سلم در اینجا میسرست فرمودند و تقی مادر آنجا خواب رفته بودیم هر بار که چشم  
 بهم می آمد جمال آنحضرت صلی الله علیه و سلم در نظر بود شاید که از عهد بار میجاوز در مدت یک یا دو  
 بلکه کمتر مشرف شده باشیم و ایشان باین عمره بسیار می رفتند و حالیم دیای برهنه می رفتند

شیخ عزیز متوکل رحمته الله علیه

پیر شیخ با جن ست که پیر شیخ علی متقی ست رحمة الله عليهم بنایت فقر و توکل داشت چنان شب شدی  
 سر چه در خانه داشتی آنچه از قله حاجت زیاده بودی بر هم سایه قسمت کردی تا آنکه آب صوفی بر جان  
 مقدار گذاشتی که برای طهارت نماز تجمید ضروری بودی و اختیار را مجلس خود راه ندادی و در یکی  
 از اغنیای عصر از بعضی اولادوی اتحاس زیادت کردت فرمود اگر میاید و در وصف تحمل با فقرای  
 دیگری جانشیند مانعی نیست وقت نماز شام بود که آن تو آنکه بخانه شیخ آمدید یک در خانه تاریک افتاد  
 است چیزی در خانه نبود که در غن چراغ بخزند یا پیر شیخ گفت که سبوابی روغن چراغ بخری تا چشمت خراب  
 نشود اگر تمام شود اعلام فرمایند تا دیگر فرستاده شود روز دیگر چون شیخ مشایخه کرد که چراغ بسیار  
 گرد خانه افروخته اند فرمود این چراغ از کجاست حقیقت حال را بای و عهده استند را ضعیف نشان  
 تو آنرا منم که دیگر روغن چراغ نداشتی آنچه حاضر بود بپای فقر او مساکین قسمت کردی مسکین ایشان  
 در بر جان بود بود و در احوال و نیز بعضی از اولاد ایشان توطن داشتند رحمة الله عليهم

اگر افعال و اعمال کمالی ان  
 فرموده و طرق بسیار که خود  
 مقرب محل نباشد دیگر  
 چه خواهد بود آیت کمال  
 افعال و اعمال را چنانکه شری  
 صحت میکند بخت شود و  
 مراقبه که معنی احسان ست که  
 احسان ان تعبد ربک تک  
 تره فان لم تکن تره فان ربک  
 بجای آورد و این راه را چنانکه  
 نموده اند مسلک کاید و بخت  
 نیست مطلق این بیانات  
 با حکم شریعت که آثار باشد و  
 آداب چنانکه باید و آنکه بعد  
 نتایج و ثمرات آن را دریا نشند  
 پس برادر فرد و انکار نشند  
 و در هر طریقی همان در شان و ادب  
 دانند این گونه نگاه نظر را  
 باید که اگر بفرموده نگاه اندازی  
 خود اندازد یا منت اسیر او  
 ان درین نشانه محب و محروم  
 نشسته باری اعتقاد ایشان  
 هیچ ندارند سر رشته و دست  
 ندهند و بدانند که آن آورده  
 کیست و در شان دیگر جزای  
 آن چیست نتیجه آن چه غافل  
 نفس باطنی هم قره امین  
 می فرایند بیکس نمی دانند  
 که چه پنهان کرده شده و نهاده  
 شده است و شرب خیران  
 و بهلول بهتر راحت و نه در کان  
 و از نقبهای که می بود و کله قالی  
 باریک نداده است و عافیه  
 اتفاق کنندگان را از این بابت  
 قرار آرام و لذت و مصی

### مخدوم حیو قاری رحمة الله عليه

در شهر بدر که از یاد کن ست می بود بزرگ بود بنایت مسن و ضعیف متعبد متبرک عالی سمیت  
 و عظیم الشان و با غنیا بسیار بی التفات بود از خلق مستغنی حضرت شیخ عبد الوهاب می فرمودند که  
 ایشان را از غایت ضعف طاقت ایستادن نبود لیکن مکر مستحکم می بستند و اکثر مشرب برای نوافل  
 می ایستادند می فرمودند که وی از عالم شیخ ما بود و در استقامت دین و رعایت تقوی مدتی با ایشان  
 صحبت بود نزدیک بود که دست انابت و ارادت با ایشان داده شود لیکن نصیب او در پیش شیخ  
 ابداع یافته بود و ذات ایشان دو واسطه مانع عاشره یا شده الله اعلم

آداب چنانکه باید و آنکه بعد  
 نتایج و ثمرات آن را دریا نشند  
 پس برادر فرد و انکار نشند  
 و در هر طریقی همان در شان و ادب  
 دانند این گونه نگاه نظر را  
 باید که اگر بفرموده نگاه اندازی  
 خود اندازد یا منت اسیر او  
 ان درین نشانه محب و محروم  
 نشسته باری اعتقاد ایشان  
 هیچ ندارند سر رشته و دست  
 ندهند و بدانند که آن آورده  
 کیست و در شان دیگر جزای  
 آن چیست نتیجه آن چه غافل  
 نفس باطنی هم قره امین  
 می فرایند بیکس نمی دانند  
 که چه پنهان کرده شده و نهاده  
 شده است و شرب خیران  
 و بهلول بهتر راحت و نه در کان  
 و از نقبهای که می بود و کله قالی  
 باریک نداده است و عافیه  
 اتفاق کنندگان را از این بابت  
 قرار آرام و لذت و مصی

### میان بنیات رحمة الله عليه

در بدو و ج که از بلاد مشهوره کجرات ست بود نذر خواص عباد الله و معدوق خیر الناس من  
 ینفع الناس می گویند که از هر چیز و هر جنس که مردم را بدان احتیاج افتد ایشان نگاه می داشتند  
 و مردم خیری که درنده از زر و جامه و غذای و ادویه و کتب و اسباب و آلات همه در خانه ایشان  
 بود و افضل اعمال ایشان این بود و با وجود آن عالم و عالم و متقی و متبع بود و در حضرت بیدار ایشان  
 عبد الوهاب می فرمودند که یک باری آن حضرت را صلی الله علیه و سلم در خواب دیدیم پس سیدیم که  
 یا رسول الله من افضل الناس فی هذا الزمان فرمودند افضل الناس میان غیث علم و شکر  
 قم عظمای رحمة الله عليهم اجمعین

آداب چنانکه باید و آنکه بعد  
 نتایج و ثمرات آن را دریا نشند  
 پس برادر فرد و انکار نشند  
 و در هر طریقی همان در شان و ادب  
 دانند این گونه نگاه نظر را  
 باید که اگر بفرموده نگاه اندازی  
 خود اندازد یا منت اسیر او  
 ان درین نشانه محب و محروم  
 نشسته باری اعتقاد ایشان  
 هیچ ندارند سر رشته و دست  
 ندهند و بدانند که آن آورده  
 کیست و در شان دیگر جزای  
 آن چیست نتیجه آن چه غافل  
 نفس باطنی هم قره امین  
 می فرایند بیکس نمی دانند  
 که چه پنهان کرده شده و نهاده  
 شده است و شرب خیران  
 و بهلول بهتر راحت و نه در کان  
 و از نقبهای که می بود و کله قالی  
 باریک نداده است و عافیه  
 اتفاق کنندگان را از این بابت  
 قرار آرام و لذت و مصی





شیخ عبد العزیز بن حسن طاهر رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ میان ماضی خان ست از مشاہیر متاخرین مشایخ چشتیہ بود بسیار بزرگ بود عالم بود معلوم  
 شریعت و طریقت و حقیقت ابتدای هجر من در عبادت و ریاضت ناشی شده تا حدی که بر تریب مشقت  
 بر سیده بود هیچ چیز از او را در مقامات که در ابتدای حال التزام نموده بود تا آخر عمر فوت نشد و بی ابتناء  
 مشایخ و حفظ قواعد و آداب ایشان بنگاه عصر بود او را در تواضع و حلم و صبر و قناعت تسلیم و شغف  
 بر خلق در رعایت نظر انظار نمود و زمان خود یادگار مشایخ چشت بود و در بلخی بوجود او سلسلہ ارشاد و  
 مشقت بر پا بودی از اہل سماع بود گویند کہ در وقت رحلت ہم بلایق و حالت رفت و ختم او  
 بر این آیت شد فبما انزلنا من بعدہ ملکوت کل شیء الیہ ترجعون قدس المکرمہ العزیز خدمت الہی  
 فرمودند کہ ہر گاہ مادر در ایام جوانی نظر بر جمال شیخ می افتاد بی اختیار حالت بکا دست می داد و از جهت  
 معنی شوق و غریب کہ در صورت او مشاہد می افتاد تو دلدادہ و چونہست در ششہ ثمان و سبعین و  
 ثمان مائت یک و نیم سالہ بود کہ ہمراہ والد خود بدلی تشریف آورده و ششمین ہجری ۱۰۶۰  
 حس و سبعین و تسعمائہ وفات یافت و مرقد او ہم در صحن خانقاہ اوست فقیر ذرات مع فوت او کفرہ قطب

شیخ کامل عارف و دران خود عبد العزیز	آنکہ می داد اہل دل را مجلس یاد از بہشت
ہر چہ از او صاف اہل اللہ در عالم بود	حق تعالی زاد دل نظرت بذات او سرشت
یادگار اہل چشت او بود در دوران خود	گشت از ان تاریخ خوش ملاکار اہل چشت

و انجب اولاد شیخ قطب عالم ست عالم و فاضل و صاحب اخلاق حمیدہ و صفات پسندیدہ قدم  
 صدق و استقامت بر سجادہ پدید نہادہ اوقات بطاعت و عبادت معمور و ارادہ اعظم خلقا و او  
 شیخ جامیلہ است کہ در میان سائر خلقا و مریدان شیخ با اتحاد و اختصاص و محبت و عزت  
 امتیاز او و امروز جانشین شیخ اودامی دانند و دیگر شیخ عبد الغنی بدو بی رت کہ بصفت علم و  
 عمل و حال و ریاضت و فقر و عزلت و سائر آداب سلوک موصوف ست و در فناء و شہر و بلخی  
 مسجدی ست از عمارت فیروز بی عبادت مولی تعالی مشغول ست در اداء ضایع و احوال او آثار قوت  
 و استقامت لایح و بانح است

شیخ جنید حصاری رحمۃ اللہ علیہ

از اولاد شیخ فرید الدین عکرم گنج ست بزرگ بودہ بنایت کبر و من رسیدہ و عطیہ طاهر داشت و عزت  
 کتابت او بکند بود کہ آن را حل جز بر خارق عادت نتوان نمود در سہ روز تمام قرآن مجید با اعراب

بیان بعضی احوال خیرست اہل اہد  
 وی در دنیا متاسب می افتد تا  
 بدانند در آہ نمودن کلمات از کلام  
 متاکثر است و در جمعی انکشاف  
 و در دست چہ می خواہ بود  
 عدد و مرتبہ انچنان ضل این  
 مقامات ناشی از تزلزل شدہ  
 و ہر حکام و مدعیان کہ در جواب  
 رسالت آمدند در تنہا بیست  
 و درم آنرا سہل انکاشتہ و  
 آسان گرفتہ و متعصب بہ ظاهر  
 مذہبہ ہم پیدا نشدہ اند خود  
 باللہ من بعد ان الخلیفہ حدیث  
 ایست کہ احدی تر خیال از ما نہ  
 بن مہل آورده اند گفت  
 و بکشیدہ و نہ در اہل پیغمبر  
 صلوات اللہ علیہ سلم بران کار باہر  
 تا نزدیک کلمہ کہ کرد  
 آتش پس قتل باہر از خانہ  
 بر آمد بکبرہ آمدہ و خانہ بگذاشت  
 و یک بگذارد بعد از سلام  
 صحابہ را باہر بلذت خواندہ  
 فرمود کہ ہر چہ جای خوشتر باشد  
 و بر نیزند پس فرمود آنگاہ باشد  
 کجگویم شما کہ چہ باند داشت  
 مرا امروز از مدہ آمدن بہر  
 نہاد با عدل شب و خواب و غم  
 کردم کہ مردم اندازد انچہ خدا  
 فرستہ بود تا گاہ ہم برسد کار  
 خدا را یک تیر مردی اگر این  
 بیان صفت حق ست مراد  
 بصورت صفتہ شش ست  
 کہ علی مطلق و کرم بود و عزت  
 یعنی صفت بسیار آید چنانکہ  
 گویند حضرت مسکین این نیست

می نوشت و خوارق دیگر نیز از وی نقل می کنند، آورد غفصه و سائل خود از غرائب نوادر عالمی که  
 از علوم خاصه و انحصاری که در وی نموده نوشته است که از حد و حجم و حجم غایت مستطاب و از آن آیت  
 نگار می کرده است و دیده او را برین داشته است که در آن غایت و از حد و حجم و حجم غایت مستطاب و از آن آیت  
 شسته و نحو کرده اند و از حد و حجم و حجم غایت مستطاب و از آن آیت

### هیال نجم الدین رحمته علیه السلام

منه وی هر یک از اینها را در حد و حجم و حجم غایت مستطاب و از آن آیت  
 بود عارف بود و صاحب حال و مجرب از غرائب و از حد و حجم و حجم غایت مستطاب و از آن آیت  
 بود پیرایه و نظر کرد و بود و از حد و حجم و حجم غایت مستطاب و از آن آیت  
 بود از این قضیه از آنجا غائب شده و از حد و حجم و حجم غایت مستطاب و از آن آیت  
 و تا به درگاه و از حد و حجم و حجم غایت مستطاب و از آن آیت  
 رخصت طلبیده و مقام اجماع رفعت و در آنجا به حد و حجم و حجم غایت مستطاب و از آن آیت  
 یکی از آنرا خود و از حد و حجم و حجم غایت مستطاب و از آن آیت  
 تا به درگاه و از حد و حجم و حجم غایت مستطاب و از آن آیت

در حد و حجم و حجم غایت مستطاب و از آن آیت  
 در حد و حجم و حجم غایت مستطاب و از آن آیت  
 در حد و حجم و حجم غایت مستطاب و از آن آیت  
 در حد و حجم و حجم غایت مستطاب و از آن آیت

### شیخ برهان کبابی رحمه الله علیه

از حد و حجم و حجم غایت مستطاب و از آن آیت  
 از حد و حجم و حجم غایت مستطاب و از آن آیت  
 از حد و حجم و حجم غایت مستطاب و از آن آیت  
 از حد و حجم و حجم غایت مستطاب و از آن آیت

### شیخ سلیم بن پیام ازین رحمه الله علیه

از حد و حجم و حجم غایت مستطاب و از آن آیت  
 از حد و حجم و حجم غایت مستطاب و از آن آیت  
 از حد و حجم و حجم غایت مستطاب و از آن آیت  
 از حد و حجم و حجم غایت مستطاب و از آن آیت

در حد و حجم و حجم غایت مستطاب و از آن آیت  
 در حد و حجم و حجم غایت مستطاب و از آن آیت  
 در حد و حجم و حجم غایت مستطاب و از آن آیت  
 در حد و حجم و حجم غایت مستطاب و از آن آیت

و افلاذ کچیز ہائے سر مضبوط مثل سر کہ کہند و بعضے نباتات باردی کرد و ہر روز بآب سرد غسل می کرد و در ہوائے زستان جز پیرامن یکتا نمی پوشید و بعد از اقامت درین مقام متاہل شد و فرزند ان اہل و عیال بہم رسیدہ و ہر اہم قیمتی بطاسر احوال ایشان نیز را یافت و عمارتہا باغہا چاہا ساخت و در مقام مشیخت ممکن گشت نماز بر طبق علی اہل حرمین در اول وقت ادا می کرد و بعضے عادات مخالف شریعت کہ متعارف عوام با رشد نیز در وادو طالبان را ریاضت در مجاہدہ نماز نمود و ظاہر مجلس از مشابہ محافل اغنیاء و حکام بودی یکی را سپرد و دیگری را از جز فرمودی آنہا کہ بخد متش رسیدہ اند بدعت کبت و اعتقاد او منقوت اند و چون بآئین غریب از کشف ذکر امت و فقرت ظاہر و باطن از وی نقل می کنند و یاد دیگر در ۹۶۷ سنہ اثنین و ستین و تسمانہ بسبب بعضے پریشانیہا کہ از جانب بیہون ملون رسیدہ باز متوجہ حرمین شدہ و سفر ہا کردہ و در ۹۶۷ سنہ سبعین باز تقدم آورد و سلطان وقت جلال الدین محمد اکبر اعلی اللہ شانہ را یاد و رابطہ اعتقاد و اتحاد و رعایت قوت و استبداد پیدا شد بتقریب آنکہ اورا فرزندے می شد و توجہ بشیخ آورد حق تعالی اورا پسران داد ایشان را ہم در منزل شیخ تربیت فرمود یاد شاہ را چندان عقد صمیمیت و محرمیت نسبت بخانہ اوہ شیخ و ظاہر و باطن منعقد شد کہ حاجی در میان ناند صبیح قواعد و احادیث از وزن و مرد رعایت یاد شاہانہ مخصوص گشتند بہت و نہم ماہ مبارک رمضان ۹۷۰ سنہ شمس و سبعین تسمانہ ہم در اہم عمارت ازین عالم در گذشت دہم در روضہ کہ بنا دآن بحضور خود ہا بود و بعد از وی حکم والی وقت تمام شد مدفون گشت و در واقع عمارت مسجد دآن روضہ عمارتی است کہ بر روی زمین مثل آبن عمارت بسیار کم خواہد بود تاریخ تاسیس اوشانی المسجد الحرام بتاریخ اتمام خاندانہ آلہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ۔

شیخ نظام الدین انبیشی رحمۃ اللہ علیہ

مید شیخ معروف چونیوری سست که مرید مولانا اکبر او شارح کافیه و هدایه است و سی سالک  
محبوب است حال صحیح داشت و سکونتگین بر حال او غائب بود و در آن ساوکی یا ضاعت  
شسته کشیده بود اشتراق باطن و کشف قوای در غایت عمود داشت هر که بخواهد شرفیض رسید  
است ایتمه چیفری ازین باب مشتمله نموده و کی از سماج پر میز کردی و مریدان و انیز از ان  
و از تعلق بنما هر صوری منع فرمودی و گفته باز اگر چشم نه بندند در ریاضت نفعیاند کج بخشان  
جذگلگی گیرد اگر ریاضت فرمایند کلنگ شکار کند و در باب مع فرمودی چرا در اختلاف باید افتاد  
و تقلید کنند باید که تقلید اوائل و کلا نثران کنند و با جود آن گاهی که حالتش در گرفت

لاد اعلان باغ غم بے بار بار  
 غصومت کی کندہ رنگارنگت  
 بیسے غمگینا کی کہ جس جادو نامان  
 صادر ہو دو جان بخشہ دوز  
 غم خیز کون رہا نیکو زند  
 بدل کفن پر دگر کرامت  
 کہات غم پر پارتی ہوا  
 دریا فن کا سماں و ستیہ  
 دریا جہان کا گزرا دن بھلا  
 دریافت وقت کا عینہ  
 دوزخ کا کل سرسبز اور دل  
 شمع ناخوش و شعلہ طبعیت  
 آب راہ نکو در حال صف  
 و جالی سوزی سر فارمانہ  
 آن بازند کی گنگ آہیام  
 سال کی کون چھوڑت  
 می کندہ رنگارنگت دریا  
 علیہ کہ دیوان مانتی در جنت  
 زندگان در دوزخ و موت بلند  
 گردنہ اند کہ در حات کرام  
 دست غم الغم العلم کلام  
 بسکینان و سر مستگان داون  
 بیسے انعام احسان و باران  
 کون کا آن رات و معشت  
 خود گردانہ و لین الکام و سخن  
 باخواسی نمک شبنم باز و ستان  
 در شبنم نمود در بعضی رات  
 بجای سین الکام افتد مسلم  
 آہد علی آستانہ اسلام  
 بر میگردد آستانہ الصلوات علیہ  
 و انساں نیام و کما گزاردن  
 در دل شب مزگامی کہ مردم  
 در خواب باشند اشارت  
 با سترجم صفت خود و تفرع  
 مملکت متکرم و موع

درجات و درجه است  
 در حدیث و حدیث است  
 در حدیث و حدیث است  
 در حدیث و حدیث است  
 در حدیث و حدیث است  
 در حدیث و حدیث است  
 در حدیث و حدیث است  
 در حدیث و حدیث است  
 در حدیث و حدیث است  
 در حدیث و حدیث است

آتش در نهاد او فتاوی و گاس که اجتناب کردی خون نشستی ز محنت کشیدی اکثر سخنان او از آداب طریقت و فضائل اعمال بودی مگر با صاحب سر خود از توحید و حقائق نیز گفتی نقل است که وی متصل بمع صادق یرتاسه و نماز کردی روزی بر طریق مذهب و درون مسجد حلا گشته بودی و درون خلوت که برآمدیم بیرون ایستاد گفت که همین جا نماز بکنیم شاید که در اینجا رموز بیات چیزی باشد آخر چون بنگاه کردند بچنان بود ماری درگاه مشایخ پیچیده آمده بود و نماتی وی در سینه احدی و ثمانین و شصت نامه.

### شیخ جلال الدین قنوجی المشهور به لایحه حتمه الله علیه

بر خواص الایمان الی اسلاف  
 نقل الخیرات فی الاسواق  
 فی کتب تراویح و انکار بانی  
 نیل راو ترن حکمت و تارک  
 و کذا غنی کاربای بدر لوجب  
 عصا کین و دوستی مسکن  
 که ایستاد دوست دارم  
 زیم که ایستاد نشان  
 دوستی ایستاد کرد جویش

صاحب ذوق و حالت و وجد بود و دعوت اسماء الهی نیز فتحی داشت بهجا بر خود جیستی و فریاد کردی و نور بازوی و بار بار و تلبیه جزیب و حالت تغییر و شمع خام کردی و بر خور سوار شدی و در کوه چاهی شهر نشستی بسیار مسن و معمر بود مات فی شصت و ثمانین و شصت نامه.

### شیخ جلال الدین تمهانی سری اکابلی حتمه الله علیه

مرید و خلیفه شیخ عبدالقدوس است از شاهزاده شایخ وقت بودی علم و ادب عالی و مستقیم شیخی کامل از ازل عمر تا آخر بطاعت و عبادت و درس و وعظ و ذکر و سماعت و در حق حالت گزرا نید سن طویل یافته بود بر حفظ آداب و نوافل و رعایت او را و اتمامات تاریخ حیات مستقیم بود نقل است که او را پسری فوت کرده بود در آن چند گاه که در مصیبت او داشت سماعت نکرد تا آن درددل و محبت الهی مختلط نگرد و شریک نباشد اکثر مکتوب شیخ عبدالقدوس بنام دوست و آرد این مکتوبات است بر طرز مکتوبات پیرامنه حتمه الله فی رابع عشر ذی الحجه سنه تسع و ثمانین و شصت و هجوا بن خمس و تسعین سنه حتمه الله علیه.

مرید و خلیفه شیخ عبدالقدوس است از شاهزاده شایخ وقت بودی علم و ادب عالی و مستقیم شیخی کامل از ازل عمر تا آخر بطاعت و عبادت و درس و وعظ و ذکر و سماعت و در حق حالت گزرا نید سن طویل یافته بود بر حفظ آداب و نوافل و رعایت او را و اتمامات تاریخ حیات مستقیم بود نقل است که او را پسری فوت کرده بود در آن چند گاه که در مصیبت او داشت سماعت نکرد تا آن درددل و محبت الهی مختلط نگرد و شریک نباشد اکثر مکتوب شیخ عبدالقدوس بنام دوست و آرد این مکتوبات است بر طرز مکتوبات پیرامنه حتمه الله فی رابع عشر ذی الحجه سنه تسع و ثمانین و شصت و هجوا بن خمس و تسعین سنه حتمه الله علیه.

### شیخ اسحاق حتمه الله علیه

پیر فانی بود از جناب ملتان بدلی افتاده بیاحت بسیار کرده در باغات شقایق کشیده اکثر آفات مسکت بودی و سخن یکس که کردی بنده بملازم است او سیه بود و طریقه التماس و عنایت رادیده و بفقیر سخنان بسیار کرده گویند که وی می گفت که من منتظر پسریم هستم حق تعالی او را درین کبر سن پسر عیانت کرده و بعد از ولادت او نقل کرده روز جمعه بود بخادم فرمود که چیزی در خانه هست بیا تا بدر کنم خادمه گفت که ترا که در خانه چیزی بود

پیر فانی بود از جناب ملتان بدلی افتاده بیاحت بسیار کرده در باغات شقایق کشیده اکثر آفات مسکت بودی و سخن یکس که کردی بنده بملازم است او سیه بود و طریقه التماس و عنایت رادیده و بفقیر سخنان بسیار کرده گویند که وی می گفت که من منتظر پسریم هستم حق تعالی او را درین کبر سن پسر عیانت کرده و بعد از ولادت او نقل کرده روز جمعه بود بخادم فرمود که چیزی در خانه هست بیا تا بدر کنم خادمه گفت که ترا که در خانه چیزی بود







کتاب حروف انبیا و احوال  
کتابت این کتب عالی  
درست و آهسته بنویسند و در  
کتابخانه ای که یافته است  
بلوید چون کتب باخر  
در میان ذوقی نماند و نیست  
از دست رفت انشاء الله تعالی

در کتاب دیگر که در دست رس است  
که در توفیق یاری داد و چرا  
بجهت و صد انوار هر چه  
با قلم این کتب است  
و علی الله علی السبیل  
و این کتب را بنویسند و آهسته  
انتهای در سائر من اجمع  
الهدای و احیاء الدین الحق  
المبین و الحقائق باخر

الرساله النجاسته و التلویح

تجدید اولی الالباب بالاولیة

علی الاوحد و الاحزاب  
لا اله الا الله محمد رسول الله  
فدین و در خواص نصیر  
طوسی بجانب شیخ عالم سعادت  
صدالین قولی قدس الله  
تعالی سره العزیز نامه نوشتند

و در خواص که در کتابچه  
از راه و مولی بنی بنوید  
دو اه عالی که خواص بد است  
که در شیخ سخنان از حقایق  
و حقایق متعلق بوجود و طریق  
توحید و تحقیق مبدا و معاد

و مانند آن چیزی خواهد نوشت  
تا در انبیا و احوال بنویسند  
و نکات علی نگه دار و آهسته

بزیارت پیران خود رفت و گفت اگر نصیب است فردا نیز در ملازمت شمایم رسم از انجا  
تجارت آمد و پیش والده رفت و پرسید که ما هیچ می دانید که من سید هستم گفت بابا تو سید  
و پدر تو سید فرمود از پدر و جد که می پرسید من سید هستم یا نه بعد از آن خدمت کار را پیش  
خود طلبید و گفت برای صاحب خود چه نوع خواهی گزید گریست باری بگریزد همان روز  
یار و زو بگیر و الله اعلم رحلت نمود

## میهان معروف رحمة الله علیه

مجدوبی بود در مقام حضرت خواجه قلاب الدین در گنبد قدیمی که نزدیک بقع شیخ  
برهان الدین یعنی مست می بود با وجود حالت سکود و علم تفسیر تبتیه بود از آیات الهی در وقت  
که شیر شاه قلعه دلی را ویران کرد و بجز و دشمنان غائب شده هیچ نشانی از او پیدا نشد

## شیخ علاء الدین مجذوب رحمة الله علیه

ادرا شیخ علاء الدین بلادل نیز گویند آردا در کشف حال و اطلاع تا مرآت می بود از آیات الهی  
هر کس که بخدمتش رسیده است البته چیزی که درین باب از وی دیده در اداتل حال طالب علمی  
می کرد بیشتر احوال در سامانه بود مدتی در دلی نیز میان طالب علمان می بود بعد از آنکه ادرا  
حالت جذب و در گرفت و در آگاه افتاد مدتها مجرد بود بعد از آنکه بسبب ظهور کرامات و امارات  
مردم را بادی رجوعی افتاد و خادمان برای او خدمتکاران می خریدند و در خدمت او می گذاشتند  
و او بمقتضای طبیعت بشری میلی می فرمود و از بعضی از آنها دل می نیز پیدا می آمد خدمت  
علمی شیخ رزق الله قدس سره می فرمودند که یکبارگی از جهت اخبار بعضی فرزندان که غائب  
بود متروک بودم و می خواستم که برای خیریت او تصدق کنم یا قرآن بخوانم یا اسمی از اسماء  
الهی را در بگیرم در همین نزد پیش شیخ علاء الدین رفتم تا بهر چه ایشان اشارت کنند  
بر آن عمل تا می بخورم که مرادید فرمود قرآن عظیم از همه ضایعتر است می فرمودند که  
روزی بخدمتش عرض کردم که ما را یک مشغولی فرمایند که آنرا کار به بندیم فرمود  
شماران نخته عشق بسبب حاجت بجز دیگر نیست و خدمت ابوی قدس سره  
می فرمودند که یکبارگی از صحبت یاری جدا مانده بودیم و بغایت اشتیاق او داشتیم و آن یار  
در دلی بود شبی در خواب می بینم که من و آن یار در خدمت شیخ علاء الدین بلادل نشسته ایم من دست  
آن یار می گیرم و پیش شیخ می آرام می گویم که بردست این جوان بوسه دهید شیخ می گویند

[illegible]

مسعود نخاسی قدس سرہ

دیوانه بود و بدایو شمع نظام الدین اولیایم فرماید خواجہ زین الدین ساکن مدبر مسجدی  
اور گفت ما را فائدہ نگوید شراب بیار خواجہ زین الدین غلام را فرستاد شراب آورد  
پیش دیوانہ نهاد دیوانہ گفت بکنند آب برویم آنجا بخوریم رفتند در لب نشسته دیوانہ خرج  
زین الدین را گفت بر خیز ساقی شو بر خاست بر می کرد و دیوانہ می خورد چندانکہ  
مست شد گفت جامہ بکشیم و در آب برویم چون از آب بیرون آمد خواجہ زین الدین را گفت  
بر تو باد کہ پنج فصلت را ملاحظہ کنی۔

یکی در خانه کشاده داری بر هر که مهت.

**دوم** ملق الوجه پیش آئی وترجیب و بشاشت نمائی۔

سوم آنکه هر چه بیسر شود در ایغ نداری از قلیلی و کثیر پیشتر آری۔

چهارم۔ آنکہ بار خود بر کسی نہی۔

پنجم۔ آنکہ بارگمان راتن درد ہی۔

شیخ حسن مجذوب قدس سرہ

از مقبره دیر یی بود در دپلی سیر می کرد و با سلطان سکه بود همی عشقه می باخت گوسیند  
که او را چند بار سلطان مذکور در بندگی خانه نهاد و در سبت نمود دیگر دیدند که در بازاری گردید

جمعیت وقت از واجبات  
وقت اینان نمود و تذکیر  
و اعلام بدان از مقتضیات  
محبت و خیر اسی بود حق تعالی  
از اینها توبت و محبت مستخرج  
مستخرج عاراد و از مریوی



ندان حالت سکرو جذب دیدی متوجہ نشدی و گفتم که تو خویش حقیقی فانی بخلاف اگر برادران دیگر را دیدی که از مشرب معرفت و محبت بیگانه بودند اصلاً متوجہ نگشتی رحمة الله تعالی علیہ

## میان مونگر قدس سرہ

در لاہور بود از مجاذیب وقت بود نفسی گیر او جذبہ قوی داشت خدمت حاجی محمد می فرمایند کہ در وقتیکہ مایہ لاہور رفیقیم شیخ حسن بودند کہ بسبب محبتی کہ با ما داشت ہمراہ ما بود روزی در مجلس نشسته بود ناگاہ شیخ مونگر رسید چون نظر او بر شیخ حسن افتاد گفت تو اینجا کجا آمدی و ترا دیدن بچاہم تعلق است بحین گفتن بود از شیخ حسن از اینجا اگر بختن اسلام بجای نندید و از اینجا بی توقف گریخته چنانکہ از یہ قرار آمد

## بابا کپور مجذوب رحمۃ اللہ علیہ

با صل از کالپی سن در ابتدائی حال طریق سلوک بسیر و زبیدہ و سقای کردہ شبہا بجانہ ضعیف می گشت و خراب آب می کرد آخر بر دی رسید کہ حالت جذبہ نصیب او شد در گوالبیار ماند و ابواب فتوح بر دی مفتوح گشت و ایہای اہل علم بوی رجوع شد نقل است کہ وی اکثر احوال در استغراق بود مگر یہ بعضی از حوالہ بیج طبعی بود اندری انانہ دست میداد بعد از چند روز چیزی از جنس حبیب بتبادل می کرد و از بیاسس استر عورتی اکتفا کردہ بود و اکثر اوقات آن ہم نداشت بجا بہا نصیس پیش او می آوردند او بر دلم بخشید اغنیار را بخود کتر راہ می داد و بدل عالم را بی داشت و آردی و خوارق بسیار نقل می کنند و انتساب او در سلوک بسلسلہ شاہ مدادر بکبر سن رسیده بود و از اسرار بسیار خبر می داد و نامتخ فوت او بعضی از فضلہ عصر کپور مجذوب یافته اند علیہ الرحمۃ

## بابین مجذوب قدس سرہ

در اجمبر بود برادر خواجہ حسین الدین قدس سرہ افتادہ بودی فرزند مالوہ بود در اجمبر او را جذبہ الہی دست داد نقل است از شیخ حمزہ دہر سو کہ می گفت کہ چون در اول حال توبہ بزیارت خواجہ بزرگ معین الحق والدین رفیقہ قدس سرہ آیین بابین مجذوب ببرد می کہ در گرد او بودند گفت میان می آید مردم ہر جانب نگاہ از شدت تا کہ خواہد بود ناگاہ از گوشہ من پیدا شد گفت اینک میل آمد چون نزدیک رسیدم گفت میان نزدیکتر بیا

من الظالمین ذوقی عظیم  
دار کہ دیانت مقصود از  
عالم آن بیرون نترس

شدر توبہ اہل ایشان  
گفتہ اند کہ اداست و تمام

عدود ہزار دین و در بیگ  
بجزن مقصود رساند ہدوا  
درین طریق کہ ایم رعایت  
بہر حد مدین ہدایت  
آوق حضور در کارست  
ذوق الحقیقہ چون سردی

در حد دست تا از جناب  
شمارت عادی معین کرد

تبیہ بیان خوان کہ حکم جہاں  
اجتہاد حاکمیت و اللہ اعلم

الرسالۃ السادستہ  
و المشتون اینیاس افوار

العقب فی شرح دعا رنس  
لا اہم الا اللہ محمد رسول اللہ

بسم اللہ علی نفسی و دینی  
بسم اللہ علی اہل و عالی

دولی بسم اللہ علی ما اعطانی  
اللہ اللہ علی کما ارسلت بہ

شیخ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ  
اکبر و اعظم ما جعل اعظم ما

و اعظم ما جعل اعظم ما  
ولا الہ الا اللہ علی اعز ما

من شرف نفسی و من شرف کل  
شیطان و دین و من شرف

کما جبار غنی فان تو اقول  
حسبہ اللہ لا الہ الا اللہ علیہ

تو کلت و حور رب العرش  
بسم اللہ علی ما اعطانی

نزل کتب و هویت  
الصلحین این دعا  
بنام است و حق تعالی  
که خاتم رسال الله و علی الله  
علیه السلام و ده سال خدمت  
آنحضرت کرد و آنحضرت را در  
با اتمام کارش بدعا  
غیر در دنیا آخرت مشرف  
فردوس سعادتی و حق سبحان  
و تعالی چهار آفتاب و هر  
دال و او را که برکت عظیم  
دارد و عرض از حد حال تجاوز  
شده و لا اله الا الله  
ن رسیه هفتاد و سه تن  
از ذکر و باقی انشا و بارخ  
بستان وی در یک سال  
در پادشاهی و ادیان بکارت  
دنیاست و کلمات آخرت را  
خود که در پیشگاه اهل حق  
سیر و که از اقامت علماء و حدیث  
ست در کتاب جمع احوال  
ای آید که ابو شیخ در کتاب  
توفیق این مکتب کرده تاریخ  
آورد و آنکه روزی انس  
رضی الله عنه نزد جابر بن  
یا سبغ بن نفیسه نشسته بود حاج  
حکم که تا چهارصد اسب از  
اجاس غنچه و نظار  
هزار و دویست با شش گفت  
چرا زیدی که صاحب دارایی  
محمد علی انداختن این  
اسبان و دیگر اسباب است  
و گفت روزی که بخدا برگرد  
تجفیف و دین نزد آنحضرت  
صلی الله علیه و آله و سلم چنانچه

رسیدم کتبه در کردار ششم کتبه را گرفت و گفت این چیست گفتیم این سلاح است سنت پیاپی  
ست کتبه بگذشت اندک عریض دهم از گره من بکشد و گفت این چیست گفتیم توشه راه است این  
هم سنت پیاپی است علی الله علیه و سلم مراد و شانه بود و هر دو شانه را با آرد و شانه سر را در هر بر تاب کرد  
و شانه ریش بدست من داد من باین اشدت همان زمان مطلق شدم و دین اشایخ احمد جلد خرافات  
که پستوا حق کریم الدین تذکره شده آمده است مراد و شانه همان بود میان باین در مجلس حاضر بود و هر یکی  
با اهل مجلس و اولاد می و اولاد هر کس از دست او تبرک بجا گرفت یکی همان میان گفت که این همان سنت  
احمد چون مردم می گزاید بطبع که پیش وی بود کام بود داشت و مراد داد و گفت هر کس را نقد میان اهل طایفه  
همین که از اینجا بر خاستم مردم مرا میان حمزه گفتن گرفتند فتح باب من ازین روز شده -  
نقل است که چون سلطان بهادر پسر پادشاه گجرات و دهان شهر لادگی از پدر بخیده  
بد یار اجمیر آمد دل بزیارت خواهر رفت و اجمیر و آن زمان در دست کافران بود و مقام  
خواهر را معبد ساخته بودند و جای بتان کرده سلطان بهادر بدول خود نذر کرد که اگر مرا حق سبحان  
و تعالی بپادشاه سازد آنچه حد انتقام است ازین کافران یکشم میان باین هم بد اینجا  
می بود بدایه خود که شادان نام داشت فریاد زد که شادان شادان تحت بلند بنده که مرغان  
در پاهای من سیده است بهادر این تقاضا دل گرفت و برگشت و بعد از آن چون پادشاه شد بر سر این  
ولایت بمقتضای عهدی که داشت و فاکر دوازده کفاران دهارا انتقام کشید -

## آله دین مجذوب قدس سره

در ناز و نول بود صاحب نفس اکثر اوقات در بازار ناز و نول بودی و آنگاه قبر او بپدر انجاست  
در هر جا که نشستی تا چند روز بر نخاستی و با خود در سخن بودی و گاهی به در گریه بود و گاهی  
در خنده و گاهی به با خود در اعراض بودی و گاهی به دو تانه زد و بگوید ای خدایا گفتی زنده کن و چه  
در برداشتی و در دست و پا آهین پوشیدی و در وقت عظم و خطاب چنین گفتی خدایا یا خدایا بزر  
خدایا بنشین بهر که سخن کردی و چنین گفتی اما محمد ناز و نول می گفت که مادر من می گفت که تو طفل  
شیر خوار بودی یکبار چنان میل شدی که امید حیات منقطع شد آله دین دیوانه نزدیک  
مجلسه ما بگذشت یکی گل کوزه داد و گفت برو این گل در خانه فلان ببر و کس گل آورد و بمن  
داد من آن را قوی بنده ساختم و در بازوی تو بستم حق تعالی ترا صیبت داد و پدر تو برفت و آله دین  
را بخانه خود آورد و تا چیزی نمود آله دین گفت خدایا چیزی گرم و چیزی سرد و چیزی ترش  
و چیزی شیرین بپزد و تو ای کمال برنج پخت و شکر و جوات حاضر آورد و او خود ده بازگشت گویند

دین و نفیسم از رسول خدا  
صلی الله علیه و سلم که فرموده  
است اسبیک مردم نگارند  
سرستم ستم کی اسب نگارند  
ناراه حلا چون کند و بادشان  
دین و افرادم بول و سرگین  
و گشت و پوست و خون آن  
روز قیامت همه در میدان  
احسان و کشت و دیگر  
اسب نگارند و تار و حاجات  
خود سوار شود و دفع بیادگی  
کند و یکی دیگر سپاه نگارند  
برای نام داده نام مردم  
به چینه و بگریز که نکل چنین  
و چنان اسب و دار و جای  
او در آتش دوزخ و دوزخ و کسان  
تو ای قاصد ازین قبل است  
حاجت بخشد این حدیث  
هم بر آشتی و ناله غضب  
و کی بترسد و گفت اگر ملاحظه  
قدس تو ای الهی که پیغمبر را  
کرده صلی الله علیه و سلم و کتب  
امیرالمؤمنین علیه السلام و کتب  
بن مره آن که در سعادش  
در عایت احوال زمین نوشته  
است محمدی کردم یا قوامند  
انچه کردم گفت لا اله الا الله  
هرگز نتوانی کرد و پیش پیغمبر  
من دیدم بقدر نفیسم من از  
پیغمبر صلی الله علیه و سلم  
کلیه که همیشه در پناه آن  
کلمات و ترمیم بآن کلمات  
از سلط و بیج سلطان و بشر  
بیج سلطان و بیج از هیبت  
این خاتم محمد و ت و بعد

که در سر بازار گنجه بر پا کرده بودند و سهرکرا پاکی در گنجه دیدی و او را خلاص کردی و پای  
خود در گنجه کردی و هم ملا محمد می گفت که روزی من فلوس چند نذر کرده بودم و در طلب  
وی برآمده و اکثر جاهاش دیدم نیافتم ناگاه در گوشه شهر در مزبله دیدم که شخصی زنده بر سر  
کشیده افتاده است در خاطر من رسید که مرده افتاده است چون نزد یک رستم زنده  
بجانبید و آنستم که زنده است سر از زنده برآورد و گفت خدایا بید چاره داده چند فلوس که به نیت  
او آورده بودم و دادم دست از خر قمر برآورد و آن فلوس از دست من بید و گفت خدایا باز برگرد  
اینجا مزبله است و حلت او در سینه است و در بعضی و تسکانه است و بیا نزد هم ماه شعبان شب جمعه  
نزدیک بدر میدان مسج صادق و تاسخ و وفات او و مجله پ صدق است فلوس سره

### شاه منصور قدس سره

مجدد بی بود و در بارمند صاحب کشف حلی و معرفت غالب لعل است که در و فنی  
که محمد با بول با شاه متوجه گجرات بود کس را بجد متش فرستاد تا تعدادی درین باب بگوید  
چون آن شخص پیش او در آمد تیری از ترکش آن شخص گرفت و پربانی او را بر کف دهم و در ترکش  
نهاد چون آن شخص بعرکه سلطانی با ناله کیفیت حال را باز نمود بادشاه فرمود که این نشان  
آنت که مار فتح نشود و لشکر مای سامان کرده و لیکن درین اشارتی است که اگر چه لشکر ما  
پریشان کرده استر شود و لیکن اهل ذات ماملات مانند و سلامت بجای خود باز دیم حضرت  
شیخ عبدالوهاب می فرمودند که این شاه منصور مجتهد آب و ضوی شاه بجهلکاری که صاحب  
ولایت بر بان بود و ندخوره بود این حالت از اینجا یافته بود و می فرمودند که در ابتدا ای  
حال که عزیمت بر سلوک این راه داشتیم و بهمت بر اختیار فقر و بخرید می گماشتیم خبر مرگ شاه  
منصور عظیم ما قناده و نفسی از ایشان بگیریم همین که در پیش وی نشستیم پدید تو بهما کردی می  
توانی بخت و بهما کردی در عوام آن دیار مان با جری را گویند مان خاصه فقر است که  
بدرست بپزند و بخورند باز خود گفتند بهما کردی بچنین مشکل است بعد محنت با جری بدرست  
آوردی و آن را آس کردی و خیر ساختی و بهیم حج کردی و آتش آوردی آتش می فروختی  
در نمی گرفت ناگاه در گرفت سروریش و روی همه سوخته شد بهما کردی بچنین مشکل است  
همین سخن بزبان هندی شکسته که ایشان داشتند مجده بانه تکراری کرد و بهما کرد ایشان  
این سخن می گفتند مادر دل خود می گفتیم پیغمبر انشاء الله تعالی بعد از آن سر بر داشتند و گفتند  
اگر میزد تواند بخت همین لفظ را بچاه و شصت باز تکرار کردند و بهما کرد ایشان می گفتند ما را



از ساحتی سر بر آورد گفت

بیاورین مرا یا ایا قره آن  
کلمات را گفت بزرگتر بناموس  
نزدیکاً سوگند که نود اهل  
آبی تا چون رفت رحلت  
الشیخ رضی الله عنه در سینه  
تا باینکه خادم وی بود بر سرش  
آمد و فریادش ندا شد گفت چه  
خواهی گفت آن کلمات را که  
جمله از تو طلبی تو بوی  
نداده ای و در این سوخته  
تفت بی بیاوریم تر آن  
کلمات را و تو از اهل آبی  
خداست کردم من در صلوات  
و اهل الله علیه و سلم ده سال  
پیش گوشت زشتی از دنیا  
در حال که منی بود از من  
و نیز ای آریان خدمت

که ای همراه سال و دهی گذشت  
من از دنیا و حال که را می  
از تو گوید با داد و شام این  
کلمات را تا خدا را در هر روز  
در همه اوقات بسبح الله علی  
نفسی و دینی و حوزی کنم  
و بنای سازم بنام خدا و  
نفس خود و دین خود و تواند  
که مراد یسبح الله مجموع بسبح الله  
در طریقه ای که باشد که بجز  
اولش گفتا نموده چنانچه  
موسس می خوانی گوید الله الله  
مقتضای عالم می خوانم مراد  
تمام سوره است و تخصیص  
که روز را بنفوس و دین و دنیا که  
بنامه قیام کمال اصل در  
مبدء و قیل و دین است

مهمت بر اختیار فقر و تجرید تازه تری شد دیگر از پیش ایشان برخواستیم و دو نبال کار خود گرفتیم

## شیخ یوسف قدس سره

مجنوبی بود در لاسه محفوظ الاوقات مردی بلند قامت جیم و مهیب و منظم و ستار بزرگ  
بر سر بیست و سر مخلوق می داشت صاحب کشف حلی و اشراق باطن شیخ قطب عالم  
می گفت که ندوی اورا در نخاس لاهور دادم ایستاده و سخنان بلند و اسرار آرمندی گوید  
و چیزها از خفیات احوال من بمن گفت که بی علام الغیوب را بران اطلاع نبود و زدیگر  
بقصد ملازمت اورا رفتم تا در باب سفر تقاضا کنم و اورا در جای که می جستم بنیافتم بمنزلیکه  
دشتم باز آمد و بیادان خود از سرگذشت احوال چیزی می گفت ناگاه وی در انبار رسید  
و دوی بمن آورد و گفت ز بهار سفر تلخی که مبارک نیست مردم اینجا می گفتند که شیخ امروز  
بعد از دو از ده سال اینجا آمده است و درین مدت هرگز او را عبور برین مقام واقع نشده  
رحمة الله تعالی علیه

## سویجن مجذوب قدس سره

دیوانه بود اهل حال و صاحب لغوت با صل از قوم کورده بود مسلمان شده و مجذوب گشت  
و در خدمت شیخ علاء الدین اجود متنی افتاد مدت عمر هم در خدمت او بمقام خواججه قطب الدین  
بسر برد و زبانی می زد که چیزی نمی خورد و زبانی می زد که چیزی نمی خورد و زبانی می زد که چیزی نمی خورد  
بچندین طعام فرو بردی و تمام مشک آب آشامیدی و وقتی اورا دیدند که در انبار چونه افتاده  
است و چونه می خورد اورا گفتند که این چه می خوردی این طعام نیرت گفت چه کنم این  
بد بخت حرص بسیار دارد جز بجاک میر نمی گردد

## ذکر بعضی از نساء صالحات

### بی بی ساره<sup>۷</sup>

والله شیخ نظام الدین ابوالموید بسیار بزرگ بود از متقین ست لعل مست که در حق  
اساک باران شده بود مردم همه دعا کردند باران نیاید شیخ نظام الدین ابوالموید رشت  
و امن ما و خود بدست گرفت و گفت خداوند بکرمت آنکه این رشته را منی ضعیف است

که هرگز چشم ناهرم بر نیفتاده است باران بفرست از شیخ این حرف گفتن و از خدا باران فرستادن قبر در پهلوی نمازگاه کهنه است که قبر حضرت خواجہ قطب قدس سرایس میث آن واقع است رحمۃ اللہ علیہما۔

## بی بی فاطمہ سام رحم

از صلوات و تائیات و عبادات زمانہ بود و ذکر او در ملفوظات شیخ نظام الدین و حلقہ سے ایشان بسیار است می گویند که سلطان المشیخ در وقت فاطمہ سام سید مشغول بود سے شیخ فرید الدین گنج شکر فرمودی که فاطمہ سام مردی است که در ابر صورت زمان فرستاده اند شیخ نظام الدین که فرمود شیر از پیش برودن آید کسی نہ پر س که آن شیر است یا ماده فرزندان آدم را طاعت و تقوی باید خواہ مرد باشد خواہ زن بوند در متابعت بی بی فاطمہ سام غلو فرمود که در غایت صلاحیت و کبریا شده بود سن و زادیه او پس عذری عورتی بود او را با شیخ فرید الدین و شیخ نجیب الدین متوکل برادر خواندگی و خواہر خواندگی بوده است یتیمہا بحسب حال چیزی گفتی این دو مصرع من از یاد دارم **ایم عشق طلب کنی زیم جان دای** ہر دو طلبی و کے میسر نشود **او نیز فرمود من از بی بی فاطمہ سام شنیدم کہ می گفت ابر برای آنکہ پارہ نان و کوزہ آب کسی دیند نعمتہای دینی و دنیاوی نشاد کنند کہ بعد ہر روز و نماز خواندن یافت و در ملفوظات میر سید محمد گیسو در از می نویسد کہ روزی مجلس شیخ نصیر الدین محمودی در فعال بی بی فاطمہ سام بود فرمود فاطمہ سام بعد از موت یا شیخ حکایت کرد کہ روزی بر مہر و خویش در حضرت رب العزت می رقص از طور ملکی در گذشتم ناگاہ فرشتہ گفت یتیمی بالیست چہ باشد کہ نیک بیباک و ای گذری و من سوگند خورم کہ من ہم آہن نشستم تا خود رب العزت قتالی مرا طلبد پیشتر زدم ساعے گذشت بی بی خدیجہ و بی بی فاطمہ زہری اندر عینا آمدند در پای ایشان افتادم گفتند ای فاطمہ امروز بچہ تو کیست کہ خدا تالی بطلب تو مار آفرینا است گفت من گنیزک شما ام کدام عودت بالا تر آن باشد کہ شما بطلب من بیاسید اما من سوگند خوردم فرماں شد فاطمہ راست می گوید شما از میان در شوید ای ای خاصیت من از جا جنبید بحضرت گفتند خداوند در حضرت تو این چنین ہے اوبان ہم ماست کہ آیندگان عزت ترا نشانند این سخن گفت و آہی زود در میان گور خویش بنشست میر سید محمد گیسو در از حکایت از خود کردہ می فرماید کہترین خدمتگاران و صہ می دارد کہ چنین گمان دارم کہ خواجہ امین حکایت از خدمت خود می کرد اما یہ رسم قدیم بلفظ غیبت می فرمود و در خیر الحی نس می گوید کہ روزے**

باز تقدیم کفر نفس را از جہت برون و کوفت علیہ تعقل کمال دینی و نیلوی و ہذا انقادی اور ہنگہ حرام است و انقادی اونی الامکان و جب و در مسائل متعصبی نہ نہ کہ اگر یکہ القہ در کلمہ بخود دوم آبی کہ بوی آن نفوذ شدہ را در ہجیم در سوزناہ عودن کہ با جہاد در شریعت است درین حالت دورا حلال کرد کہ وجہ واجب بود تا باعث بقای نفس حیات فانی کہ سبب حصول حیات حقیقہ ہوا انی سہرورد و ہر دو کلمہ در زبان باطنی است قلب باکان در حالت جبرہ اگر انیز ہم ازین تہلیل است و از برای نیک داشت جان گر تا شایستگی بگویند و ہر فرد خود ہر شخصیت است بحسب انقادی نفس و دین و اگر میر کنند و علی معلومت نمایند خود اعلی دارق ست این مسئلہ کہ کتب فقہ متعصبین نہ کہ ست از انجا باید طلب ہست بسم اللہ علی اعلی و ہاں و دلای و از حفظ و احراز نفس دین اہل مال و دولا را با ذکر کہ اسباب بقای نفس دین و حمد و سنان آئند جدا بسم اللہ بر سر نماز آرد بہان نقد ہم اند کہ اہل آلودہ بعد گنجہ کہ گفت بسم اللہ علی نفسی دینی و اہل دمالی

و ملای مسک ایچ و ملای  
 عارت نداد باب صافی است  
 کتو برنگ برده من هر چه  
 اول خط کشیده و آنچه در آخر  
 ذکر یافته مقصود است احتیاج  
 و احتیاج هر دو را می بیند  
 و اصل دل هر دو یک معنی  
 است گاهی یعنی تاجان  
 و پس از آن سوال با بنده گاهی  
 یعنی ملای و گاهی بنده  
 و آنچه در کتاب بنده است  
 تر است و اصل سوال چون در  
 مقام مدح و ستایش مذکور  
 شود و در آیه ان مال حلال  
 انما که بهیچ آفت زود و حفظ  
 و اجزاء آن تمام است و شمر  
 کمال است یا بی نهایت و بی  
 و بی نهایت یعنی اول و بود  
 خواهد بود و خواه انان و بود  
 اول و نیز از اسباب ثبات و صاف  
 با زوی این دولت است و  
 خرد نه اگر رشید بود و صالح و خوب  
 سعادت و دنیا آخرت است  
 و حدیث آمده است که هر چه  
 است که از آدمی نماند بجز حق  
 وی از دنیا باقی نماند یکی علم  
 دین که باقی آن آموخته باشد  
 و این مسلک که ختمی بجا  
 رساست من الله علیه سلم  
 بر پادشاه و دیگر فرجای که بدجا  
 شفقت بندگان خدا بود و به  
 از وی که مانند حق خوش  
 آنکس که مانند حق می باشد  
 بی نسیب و جاه و بهمان سر  
 دیگر از نفع و عافیت که به از نفع

مولانا حسام الدین بخدمت شیخ نظام الدین قدس سره آمده بود فرمود مولانا حسام الدین ما اردو  
 ابدالی را دیدم و عهده داشت کرد که باید بد فرمود جز بارت بی بی سام را فته یوم نزدیک  
 حلیه حوینی ست یک مرد پیدا شد سید خیار بر سر کرده کرانه حوض فرود آورد و خیار با انبار  
 کرد خود و حوضی ساخت که مرا از حوضی او تعجب آمد چون وضو تمام کرد برخاست و در رکعت  
 باراحت تمام نماز گزارد و مرا از ذوق نماز او عجب آمد بعد از میان آب رفت و سه بار سید  
 نشست بعد از آن یگان یگان خیار می نشست و در وی فرستاد در سب می انداخت تا تمام خیار  
 همچنین نشست بعد از آن سید برگرفت و سه بار میان حوض فرود برد باز بر آورد و در کرانه نهاد  
 تا آب بچکیدن از غایت تعجب برخاستم و یک تنگ سفید در دستار چه من بود باز کردم و پیش  
 او بروم گفتم خواه قبول کنید گفت شیخ مرا معذور دار گفتم خواه تو برای ذو جلیل چندین باری  
 گیر که از محنت می بری یک تنگ نقره خدا تعالی فتوح بتو میرساند چرا استانی باز گفت  
 معذور دار یک گفتم اما کیفیت بگو چرا نمی ستانی گفت بنشینید تا بگویم من و آن مرد  
 سرود شستم آغاز کرد بدین همین کار کردی من خود بودم که پدر از سر بر دست مادر مرا  
 آن قدر احکام عبادت آموخته بود که پنج وقت نماز گزاردم می دانم بعد از آن چون وقت  
 نقل مادر شد مرا نزد یک خود طلبید و گفت در این چیز گرے نهاده ایم یکش بسیار دست  
 بچیز بروم گر تا بگردن آمد پیش مادر نهادم گره باز کرد و چیزی سجده کرد و گفت این وجه  
 کفن و غسل و بر آوردن گور بود و مقدار است زدم مراد او گفت این مایه همه عمر است پدر  
 تو در باغات رفتی خیار می و سبزی بستی و آن را بفروختی و روزگار بدین گذرانیدی تو نیز  
 خیار می و سبزی بستانی و بفروشی و جز این وجه هیچ وجه خوردی چون آن مرد این  
 حکایت تمام کرد در یافتیم که او از ابدال است از بیچکس چیزی قبول نکند مگر مزدوری رحمة الله  
 علیه و علی جمیع الصالحین و در سیر الاولیای می گوید که بی بی فاطمه در حوالی نصبه اندر پت خفته  
 است و روضه او قبله حاجات خلق گشته محروم سطور عرض می دارد که قبردی آن نزدیک  
 در دانه نخاس دلی در خرابه افتاده است که هیچ کس نمی داند الا شاه الله جلای که مردم  
 آن را انبهای بی بی شام گویند و بعضی عوام الناس بی بی صائمه گویند هر دو لفظ غلط است  
 نام ایشان بی بی فاطمه سام است رحمة الله علیها

والده شیخ فرید الدین شکر گنج رحمة الله علیها

بے بزرگ مستجاب الدعوات بود نقل است که چون شیخ فرید الدین شکر گنج (اجود مراد)

برعائت ایشان نهاد و در تمام حبس  
 آن مردمان گناهان و باشت  
 رنج و رنج و رنج و رنج و رنج و رنج  
 بهین ترتیب و طبقه است  
 و ذکرشان بدین ترتیب  
 اشارت است بعضی علم و  
 مالی بولید بدین باب و زائد  
 و جزه لد مایع خصوصاً در  
 آذین تادوست در بعضی  
 روایات که در بزرگ مال  
 تقسیم یافته و بیک و لد  
 اربال محب تر و عزیز تر  
 باشد و حفظ و احراز و  
 محبوب تره مقدم تر بود  
 بسم الله علی ما اعطانی  
 الله عز و جل میکنم بسم الله  
 یعنی که ما را خدا چنین ذکر کرد  
 جزویت مخصوص که اصول همه  
 نعمت های دنیا و آخرت است  
 بعد از آن قطعه ای آورده اند  
 ختمی است من قرع و جوابی که  
 را شایع باشد و حقیقت حشر  
 انجمن های و آتشی بیرون دانه  
 و کسان است بمان توفیق الهی الله  
 و خصله ان الاصل سلوک کلار  
 آدمی دائم بر نفس خود ظلم کند  
 و کفران در دوزخین مبتلای  
 ان الانسان لظلم لکفره یعنی  
 با خود را جای دیگر میفرماید  
 و ان تعدوا نعمة الله لا تحصوها  
 ان الشکر لله من انی اگر شکر  
 در رحمت می نمای بودی کار  
 بیکدیگر داد بدین کار نمی و  
 و مسای که راه تنگ و  
 مغفرت رحمت و ای شای

سکونت گرفت شیخ نجیب الدین متوکل را فرستاد تا والد را بیارند و دوشای دوشای آمد و در میاد  
 فرود آمد بدین میاد باب حاجت شد شیخ نجیب الدین بطلب آب رفت چون باز آمد والد اندید  
 متحیر ماند چون خدمت شیخ فرید الدین آمد قصه باز گفت فرمود تا طعام سازند و همدقه که آمده است  
 داند بعد از مدتی شیخ نجیب الدین را در آن حدود و گذری افتاد چون زیر آند رفت آمد و دل او  
 گذشت که درین موضع مردم مگر نشانی از والد و بیایم یحییان که استخوان چند یافت از جنس استخوان  
 آدمی با خود گفت باشد که این استخوانهای والد ما بود و شیری بادی هلاک کرده باشد آن  
 استخوانها جمع کرده در خریده انداخت و بخدمت شیخ فرید الدین آورد و قصه باز گفت شیخ فرمود  
 که آن خریده پیش من بیاورید و ده غنایک یک از آن استخوانها هم پیدا شد

### بی بی زینبیا ۷

والده شیخ نظام الدین اولیاست میفرمود که والد مرا با خدا تعالی آشنایی بود اگر او را  
 کلامی پیش آمدی تمام آن کار خود در خواب بیدی و اختیار بردست او میداند و بر حاجتی  
 که مرا باشد پیش خاک والد خود عرضه دارم غائب آن باشد که هم در محبته کفایت شود  
 و کم باشد که تا مای بکفایت برسد میفرمودند اگر والد مرا حاجتی بودی یا نصد بار صلوة گفتی  
 و دامن مبارک خود پیش داشتی و حاجت خواستی یحییان شدی که خواستی و میفرمود والد مرا چنان  
 مهور بودی که در خانه ما غله نبودی مرا گفته که امروز ما مهان خدائیم من در دوق این سخن  
 بودم تضار امروز یک تنگه را غله در خانه ما آورد چند روز متواتر از آن نان میگیریم من  
 تنگ آمدم که والد که مرا خواهد گفت که امروز مهان خدائیم تا آن غله تمام شد والد مرا  
 گفت امروز ما مهان خدائیم یک ذوقی در احتی درین پیدا شد که از او صف شتران کرد  
 نقل است که در آن ایام که سلطان قطب الدین بن سلطان علاء الدین غلی خواست  
 که با شیخ نظام الدین او بیامنازعت کند و سبب منازعت آن بود که سلطان قطب الدین  
 مسجد جامع در قلعه سیسری عمارت کرد در ادل جو مشایخ و علما را طلب کرد که درین جمعه  
 نماز درین مسجد بگذارند شیخ نظام الدین جواب فرستاد که ما مسجد نزدیک داریم و این حق  
 همین جا خواهیم کرد و در مسجد سیسری عزت و تسبی دیگر آنکه در غره سرباهی حکم بود که تمامی  
 آنک در مشایخ دهد و در اکابر به نه نیست ماه نو بخدمت بادشاه میرفتند و شیخ نظام الدین  
 غیرت ناما اقبال خادم میرفت تا سدان این معنی را بیاد شاه رسانیده منشأ عداوت  
 ساخته بودند سلطان قطب الدین را غرور بادشاهی در کار آمد و گفت اگر در غره ماه آیند

اور ایلا تیم چنانکه دانیم این خبر شیخ رسید هیچ نگفت و زیارت والدۀ خود رفت گفت  
این بادشاه در خاطر اندازی من دارد اگر غره ماه آئینده که با خود اندازی من راست گرفته است  
کار او بکفایت نرسد من زیارت شما نیایم از راه نازد نیاز که با والدۀ خود داشت این سخن را  
بخدمت او گزارش نمود در خانه آمد بقضای آلتی فرۀ ماه آئینده بلای بر جان بد اندیش آمد  
و خرد خان پر ادن یکی از مقرر بان سلطان قطب الدین بود او را بکشت و از بالای قهر بکشت  
انداخت چنانچه مشهور است بنقل است که میفرمودند غره ماه جمادی ال آخری روز نقل  
والدۀ من بلاشب آن ماه نوچون ماه نو دیده شد سرور قدم ایشان نهادم و نیت ماه بردن معبوده  
بجای آوردم در آن حال بر زبان ببارک ایشان رفت که غره ماه آئینده سر بر قدم که خوابی  
نهاد در یافتم که نقل ایشان نزدیک رسیده است حال من متغیر شد گریه دان گرفت گفتم  
ای محمد من غریب بجای ره بکمی سپاری فرمود که جواب این با مداد خواهم داد و فرمود شب  
در خانه شمع نجیب الدین منوکل بباش بکلم زبان ایشان آنجا رخم و آخر شب قریب صبح  
جاریه آمد که محدومه شمار امی طلب چون رسیدم گفت دوش سخی پر سیده جواب آن وعده  
کرده یوم اکنون بگویم فرمود دست راست کدام است بگرفت و گفت خداوند این بتوی سپارم  
آین گفت و جان بحق تسلیم کرد روضۀ او متصل روضۀ شیخ نجیب الدین منوکل است و خانه  
ایشان هم در آنجا بود و بی بی نود که عورات آنجا زیارت میروند اگر جوید اندر عقب بقیفا و خفته  
است رحمة الله علیهما

نیز از نعمت های او حاصل  
این است باقی هیچ در  
حادث آمده است در نیاور  
میگویی که بیت را بکش  
الا فضل خدا و رحمت و  
نعمتی که بر تو است باید  
و بگو و نه شست سیدنا  
صلی الله علیه و سلم چندان  
در غایت شیب ایستاد که  
پایبای مبارکش سیاه سی  
و دهن از انهار دان شدی  
گفتند یا رسول الله آخر  
نه گنایان اولی آخر آن خیر  
اند و قوتی لیست و فکر الله  
ما تقدم من ذنبی و ما تأخر  
ایکرا نه عقب و مشقت  
چیت فرمودی عالی را  
جنتی بهشتی دی نمی ست  
عظیم اگر شکر این نعمت کنم  
بنده شاکر کتابم سیدنا  
و آخرین عالم عالیا  
طغیل او بنده این برتیب  
کشد و بنگی کند دیگران را  
خود چه گوید الله ربی  
لا اشرک به شئی  
خداست پروردگار من شریک  
فی گردانم با هیچ چیز  
را فضل این کلمه و خاصیت  
وی در حق نعمت و رحمت  
آنچه پیش آید و در از جواد  
و در ای در احادیث بسیار  
واقع شده و حقیقت محی که  
شهرت و حیدر خالی است که هر چه  
پیش آید بجز از پیشگاه او  
و در دم شکر نمی خیزد

## بی بی اولیاء

از مصاحبات وقت خود بود گویند که دی در خلوت از حسین چهل قرن نقل یا خود بردی و در حجره را  
بستی و در حرم که از خلوت برآمدی چند قرن نقل بکار بردی و باقی انتاده بودی گویند سلطان محمد تغلق  
را بوی اعتقاد عظیم بود و الله عالم قبر او برین قلعه علانی است و آو لاد آلمان بسیار ند که  
ایشان را هم بنام او دانند شیخ احمد مردی بود از اولاد او مردی پخته و کار کرده و بسیار از  
مشایخ را در یافته بود رحمة الله تعالی علیهما

بیان اجداد حضرت شیخ محمد	تمت	رحمة الله علیه مصنف کتاب بنده
--------------------------	-----	-------------------------------

در ذکر محلی از احوال بعضی اصناف کاتب حروف رحمة الله تعالی علیهم و تفصیل احوال الدوام  
قدس الله سره العزیز بزرگ ما آغا محمد ترک بخاری از بخارا در زمان عظمت شان سلطان

محمد علاء الدین خلجی بدلی تشریف آورده و چون در آنجا قبیلہ دارد و سر قوم خود بوده است جماعه کثیر  
از اتراک که پیوند قرابت و رابطہ معیت و خدمت بوی داشتند نیز از وطن اصلی انتقال نموده  
در ملازمت او درین دیار رسیده اند و بنظر عنایت و تربیت آن سلطان حالی تربیت درآمده  
باقی مراتب شوکت و عظمت رسیده از برای تسخیر ممالک گجرات و فتح بنادر آن با جماعه از  
امرای عالیشان متعین شد از آن مضاد انصرام آن مهم حکم سلطانی بآنجا تحیم اقامت ساخت  
روزی در ایام یکی از امرای دیگر که در آن مهم با وی مساجمت و مصاحبت داشتند و بعضی فضائل  
و خصصه می واقع شد خدمتش از صحبت انبیا روی بر تافتہ متوجه بارگاه سلطانی شده خدمت  
دیگر و متعجب بلند تر از آن مخصوص گشت بعد از انقضای ایام سلطنت غذای و عیاد و لبت  
قلب الدین و تعلق شاه او با فرزندان که سربیک و فضايل ذی و سبکی و دور و لبت و نوربت  
سر آمد زمان خود بود اندک حکم المال و البیون زمینہ الحیاة اندکی داد و حسیس و کامرانی پیدا کردند  
حضرت و با بے عظمت چندان در او و او برکت اوزانی داشتند که بعد و یک تن او را و صلی  
او بوده اند و رای احفاد او داد دیگر و در اندک مدتی آن همه حکم تادیر مختار رخت فادست  
ایدار القادر بردند غیر یک پسر ملک معز الدین نام داشته است و آنکه از او بود و حکمت یافته ای  
اقتضای بقای او کرد و لا جرم ازین مصیبت صعب و آثم غنیمت آن همه آسایش و فراغت ببرد  
و محنت مبدل شده انتظام مهمام امارت و دولت بر افتاد خدمتش ترک جمیع خیل و شتم گفتند  
و لباس سیاه پوشیده در خانقاه شیخ صلاح الدین سمرقندی خلوت نمود بعد از مدتی حضرت  
شیخ بمقتضای اشارت غیبیه او را رجوع بابل و عیال ترغیب نموده و اشارت داد که  
انشاء الله تعالی از همین بسر تو او را و تاقیم قیامت بروی زمین بایمان حق سبحانه و تعالی ملک  
احمر الدین را چنان کرد که گویا جمیع فیض و امتداد او نعم آن حدس بهم بوی تنها اوزانی داشت  
و بعد از مدتی الله ماجد او از مهمات این عالم قرار غ کلی بدست آورده متوجه عالم دیگر شد  
و کان ذلک فی سابع عشر من ربيع الآخر سنه ۷۳۳ هجری و سیمائه معبره او پس پشت غیبگاه  
شمسی ست بعد از آن اورا پسری شد بنحایت و سوادت موصوف بفضائل و کمالات منوت  
ملک موسی نام بعد از چندگاه با مکه ملازمه و دست بر او بوی سبزه و آتش نیز بر او عید و بان  
خرامید و دی در فترات که بعد از انقضای عید دولت غریزی واقع شد باز بولایت ماوراء النهر رفته  
در کباب دولت تاب صاحب قرآن اعظم امیر تیمور گویان بدلی قدم آورده سلسله آبا و اجداد تازه  
کرده قدم اقامت و استقامت حکم ساخت و دیگر ازین دیار بپیکس ازین قبیلہ قصد  
دیار دیگر و آن ملک موسی پسران شد که یکی فرزند جدا شیخ فیروز نام داشت که جامع فضائل

چون ملایم به دیگر کارش که  
چون در تربیت است هر چه کند  
صلاح کار بنده ممدان خواهد  
بود و لیکن این در حق کسی بود  
که از او خبر و لم یجب بکتاب  
لطف و کرم دست تعالی باشد  
و تامل خود را بوی تعویض  
نموده و بر تو از نور ولایت  
بر تافتہ حاشا تافتہ و  
بر دور کار تعالی بملطف خاص  
استولی امر او شده و الا لا یجب  
است که اصعب بر باری تعالی  
و عجب بود و هر چه خواهد کند  
ریش و یغی و محبت آن  
تجربه و تامل با تادیر تربیت  
در او با تافتہ و که است و دعا  
بخواند جز این است  
آن بود که تحقق بیان حال  
بانشاء الله تعالی آن شود و اما  
عبد و محبت چاره جز این نیست  
زمان چند نام کفایت نکند  
مگر تا بعضی شاعر مدح خود  
کرامت و صیت و در فرموده  
و این باب و محبت آن  
زمان اثر فاضلت برین صفت  
و تادیر گردد و حاجت بدو که  
می تادیر با چو آن بیکر نباید  
شکست و عمل موقوف آن  
حال نباید داشت فضل خدا  
و اصعب است و در آن سکانه  
محبت و دعوات بندگان است  
بر حال که تادیر رعایت و شراکت  
تادیر عالی است بیکر فضل  
و کرمی تعالی ببرد و آنکه  
حساب است و الا بیکر که

دانشگاه باطنی و توفیق جانی  
 در این مقام از باد و غل از  
 تیغ شمشیر زدن و شهاب الهی  
 والدین اسیر و در بر سینه  
 که چه کار باید کرد چون علی شیم  
 مبارزه یا بدو اگر میگردیم  
 فرمود علی کشید و در با استغفار  
 نماید بیکار شمشیر مصلحت  
 نسبت آید و علی کرده  
 پذیرد و هم چه را شمشیر علی  
 سرافراز در بر سپهر خود  
 است و الله تعالی الله اکبر  
 الله اکبر الله اکبر  
 اعز و اجل و اعظم  
 هدا خاف و احذر  
 ندای جزیر و طالب است  
 از هر یک که در سم و سیم  
 میام از آن چیز در بعضی  
 در آیات اعظم بعد از اجل  
 نزد گشت کبریا دعوت و  
 عظمت جلالت و معنی نزدیک  
 هم آید و اگر کبریا را باعتبار  
 ذات و دعوت را با فضل و عظمت  
 را با سواد جلال و الصفات  
 اعتبار نماید در نیاید  
 چون نفس بکلیت و بی نقصی  
 بود و میبود برای از انبار  
 دارد و خصوصاً جای که محاط  
 با قاب تر از خودش افتد  
 چنانچه سلاطین جباران  
 درین کلمه با استخفا عظمت  
 و کبریا ایتم برستند اشتغال  
 و انقراض نور لطیفش در پیش  
 ساخت که بان ای نفس  
 مغرور که بر دو کار تو گرد تر

صدی و معنی و دوی و کبی بود و علم سپاه گری و دقائخ حرب نادر زمان خود بود و در اکثر صنایع  
 حربه بقوت طبع و جودت سلیقه بلی نظیر وقت و در علم و شعر و شجاعت و سخاوت و ظرافت  
 و لطافت و عشق و محبت و سایر صفات حمیده بلی لایعلا علی عصر و در وقت و حشمت و جاه کنت و  
 سرت و عظمت مشهور روزگار معنی حلاوت و شعر و ظرافت در خفاها اندکی پیدا شد و در ادب و ادبی  
 مجدد و است سلطان بطلول بود و قصه آمدن سلطان حسین شرتی را بخاطر وی با بطلول نظم کرده  
 آن نسخه پیش باب و درین وقت پیدا نمی شود و این دو بیت از وی بخاطر مانده است از جانب  
 حسین شرتی در مخا طبع بطلول بود و می گفته است  
 حیات چو خواهی از اینجا برو | منم قایض ملک ما را است ملک  
 در بعضی غزوات بدیدار بهر ایچ متوجه شده شد شهادت چشیده هم در انجام خون گشت در شسته  
 ستین دستان مایه و او در وقتی که جزا مترجمی شد حلیه جلیله ایشان عرضه نمود که ما را  
 چند روز هست که امیدواری فرزندی هست فرمود که از خدا خواسته ام که آن فرزند فرمید  
 باشد از و س و او در پی او نشود آرد و شمار بگذارد و می تا بد از زمین را در پیش آید تا در مختار  
 بدعایان بزرگوار و پیر عطا کرد و شیخ سعدی در نام تجد حقیقی ما باشد در فضیلت و لطافت و  
 ظرافت و عشق و محبت و سایر اوصاف طریقت و اوست پدر بزرگوار خود بود و پدر صغر آثار و شد  
 نجابت از نا هیئت حال او لایح بود و ی بعد از کسب علم و فضیلت مرید مصباح العاشقین  
 شیخ محمد مکن که از کاکلان وقت بود سابقاً ذکر وی گذشت شد و در خدمت او کار کرد و در این هفت  
 کشیده قبل خاص یافت و بیعت اجابت و خلافت نهادش مخصوص گشت و شیخ  
 رزق الله را که اکبر اولاد او بود نیز مرید شیخ ساخت خدمت والد میفرمودند که والد اکبر الله اولاد  
 و در ذوق و شوق و ریاضت و مجاهده و طلب فقر و فنا بوده و شهادت میداد می بود و ند و گریه میکرد و ند  
 و ابیات عاشقانه می خواندند از آنجمله این ابیات میر خسر و بخاطر مانده است که در وقت آخر شب  
 می خواندند  
 همه شب و در می راه | به کس بخواب راحت من مبتلا گشته  
 غرض را می اسکان چه خیال ناسدست این | ایس جمال سلطان بدل گداشته  
 میفرمودند روزی ایشان پرسیدم که این کبیر مشهور که تشبیه با س و می خوانند مسلمان بود یا  
 کافر فرمودند و حد بود و عرصه کردم که موحد بگویم کافر و مسلمان ست فرمودند فهم این معنی دشوار  
 است و امید فهمیدگان و فاته فی یوم الجمعة الثانی والعشرون شهر ربیع الاول سنه ثمان  
 و عشرين و تسامته دیدم در آن ایام هشت ساله بود میفرمودند که چون رحلت ایشان قریب  
 رسید وقتی سحر میبرد داشته بالای خانه برود و بعد از ادای تعجید مرا مقابل قبله ایستاد و کردند





بنهادند و در هر چه از دست  
 نماند از دست بیارند و نفس است  
 غیر از خود و علی اند و سلم  
 رب لا تخلف انی نفسی فی ذلک  
 و اول من ذلک و در هر چه از دست  
 نماند از دست بیارند و نفس است  
 زدن یکدیگر از آن و از این  
 با خود در مشاهد و غفلت  
 خود نگذار تا یک چشم از این  
 و با محال تا شرف و غفلت  
 برین نباشد و من شر کل  
 شیطان من بدایت  
 شر کل جبار و نمیدانند  
 سببی و از شر شیطان رسیده  
 است و از شر هر سلطان  
 مستجاب و از راه راست معاند  
 حق حق عباد و از راه راست  
 بر آن و مخالفان در حق  
 را با وجود شحات آن چنان تدبیر  
 کار و در سلطنت و ملک احوال  
 و اطاعت شیطان و ملک کرده اند  
 و برین قیاس حال جباران  
 و قهاران را که سلطه بر خلق اند  
 از خدایان و در اوجات پند باشند  
 و شیاطین وستم اند شیاطین  
 جن ابلیس و جن و شیاطین  
 ان ملکه و احوال اینان اما  
 استعدت بادل مست و ثانی  
 ثانی و قوت و پیچ که در سرشت  
 آدم و زوئاده اند و او را  
 شیطان عالم نفس گویند و نو  
 از شیطان عالم آفاق مست  
 که بر عقل و حی و ذری و شاعر  
 سلطنت دارد و در عقل معصفا  
 و نور بر عقلی و بگویم ان عبادی

خود را یکشد با دواعی آن کرده می شد که در جای میقیم که ازین حالت بعد و غمی خلاص یابم ناگاه  
 لعنات الهی در ایام و محبت و معرفت مفتوح می ساختند و این حقیر ناچار از این ربابین نعمت  
 گری می خوافتند میفرمودند که ما را احوال و مستحبات و عوامم که روندگان این راه را باشد اصلانیت  
 غیر محض و نیستی و حسرت و ندامت اگر قبول افتد در ری تقریر مشرب قلندریه در پیش ایشان کرده  
 شد که ایشان را احوال و مستحبات چندان نبود خلاصه کار ایشان بعد از ای فرائض تخریب رسوم  
 و عادات و تلبیست و تلبیست مع الله سبحانه فرمودند ما خود چیزی نیستیم اگر باشیم باین مشرب خواهیم  
 بود نسبت از اوست و انتساب ایشان محضیت علیه قادریه بود و از سلسل دیگر نیز اجازتی و مشرب  
 داشتند بسبب مشغولی باطن در آن طریق سینه نقشندیه درست بود غالب بر حال ایشان  
 مشرب توجید بود میفرمودند که چون مشاهده کرده میشد که علما و فضلا در طلب جاه و عزت و  
 کثرت اسباب و جمعیت احوال و نزاع و خصومت که با خلق می افتند قمار شکسته آید بر آن که بسید  
 بخواندیم که بر نشویم بار با بغیر میگفتند باید که با هیچکس بحث علم نزاع نکنی و بکلفت زسانی اگر دانی که  
 حق بجانب راست قبول کنی و اگر نه دوسه بار بگو اگر قبول نکنند بگو که بنده را چنین معلوم است آن نوع  
 نیز تواند بود که شما میگوئید نزاع برای چیست میفرمودند اگر شما را با پیر و استاد خود محبت و اعتقادی  
 بود درین معنی بدیگری جنگ نکنید و تعصب نوازید این کار محبت است آنرا که محبت نباشد چه کار  
 کند فائده در اعتقاد و محبت و اتباع ایشان است جنگی که کنی آن از برای نفس خود است نه برای ایشان  
 میفرمودند که طالب این راه را باید که بر کلمات مشائخ اعتقاد کند و خود را بر آن نهانند و شک و شبهه  
 را که در بعضی مسائل ایشان شکیان کنند بخود راه نه بد و درین راه اول به قماش در آید و اگر نه تمام عمر در  
 گمراهان ماند بعد از آن که با تبعاع و تقلید اعتقاد کرد و بعد از صحبت ذوق و سلامت نظرت البته بر مرتبه  
 تحقیق و یقین میرسد میفرمودند که در اول حال در کیفیت معنی توحید و محبت این عقیده توحید و خلایان  
 بسیار بود و هیچ وجه را تحقیق آن نمی بردم با خود گفتم که چندین ادلیای خدا و مشائخ کبار برین رفته اند  
 اگر ایشان غلط کرده اند و بر ضلالت رفته معاذ الله علیهم چه کنم که من نیز بر ضلالت باشم عاقبت چنان  
 شد که بر بعد از ارجاع به خواصم که خود را در شبهه اندازیم نباشد میفرمودند که ما را چون نظر بر شخصی افتند  
 اول نوری بسیط اجمالی غیر تکلیف مشاهده افتد بعد از آن تفصیل میسر است و او تشخیص آن میخورد گردد  
 و یکبار از یاران در حالت سفر آخرت بدیدن ایشان آمده بود با و فرمود از محمد ممدانی که مشاهده  
 کدام است حق را در منظار گویند چنان دید که صورت را در آئینه از میان بر خیزد در همان صورت  
 منظور ماند و این معنی قرار در پنجمی میراست تا آنجا چه نمایند میفرمودند که معامله طریقت بسا  
 است که مردان و صاحب تبتان این راه دارند و اصل کار تحقیق همین است که ملاحظه نموده

حق بحسب اشیاء از دست ندهد و یکدم ازین خیال باز نماند دست در کار و دل بایار چنانکه گفته اند  
 وایم هر جا با یکدیگر در محراب **ای دار نهفته چشم دل جانب یار** باین طریق که بداند اوست که  
 خود را باین صورت نموده است و تشل بدان فرموده رویه در آنم نباید تا اطلاق و تشریح حق در زمینه  
 اعتباری او با عالم محفوظ ماند میفرمودند که تا تحقیق معنی تشل معلوم نشد از شرب تشل در یب  
 خالص نشود بعد از حصول این معنی هیچ تشل نبوده و میفرمودند که حصول این دولت در  
 خدمت شیخ امان العرش قدس الله سره و میفرمودند که ما هم چند تصور کنیم که غیر معنی تا چند امکان  
 داشته باشد پیش ما صورت نه بندد و در صدد کثرت از وحدت نیرایم و هیچ معقول نه نماید  
 میفرمودند که ظاهر چنان می نماید که اعتقاد باین معنی فطری است برادر نظرش ننهادد اند فی تکلف  
 آترادی باید و علامت آن در ظاهر اعطای نهم سلیم و ذوق صحیح است میفرمودند که حالت ذکر  
 و توجه حضور خود منافی غفلت است علامت محنت نسبت در صورت آن است که در حال دیگر  
 از اکل و شرب غضب و نزاع با کسی پیش برآید و ازین معنی غافل نبود میفرمودند که تو مرا امتحان  
 کن در حالی که خواهی به بین که ما از آن نسبت آگاه هستیم یا نه در مقام حکما می فرمودند که دو  
 در پیش بودند که در نسبت حضور و آگاهی در مقام امتحان یکدیگر بودند آن دو در پیش روزی  
 در مجلس نشسته بودند فیزی از بیرون در آمد یکی از آن دو در پیش از دیگری پرسید که این فقیر را  
 می شناسی که کسیت گفت هو است که میدانی بعد ازین گفتن آگاه شد که شد که چه میگوید این در پیش  
 نیز در مقام امتحان او باشد یا خود گفت اگر دوباره فیزی او را امتحان خواهیم کرد لا چاه آگاه خواهد  
 شد هم درین خیال در کمین بودند آگاه بعد از مدت فیزی در مجلس مروی شیخ بزرگ با کردش و شوق و شان  
 در آمد این در پیش بان یار خود گفت حضرت شیخ را امید انید که چه کسی اند گفت لا اله الا الله فی شناسیم  
 گفت این نیز همان کس است که میدانی پس هشیاری در مقام غفلت مشواری دارد میفرمودند  
 یکی از مواضع غفلت اکل طعام است و سکن کسی که بشیاری است او را عین مشاهده است اگر  
 در کیفیت طعم و لذت آن در رود که از کجاست و چگونه و این لذت چیست و دریا نیده آن  
 کسیت میفرمودند که حالت کتابت هم مشاهده غریب و تماشیه عجیب دارد و ظهور حروف مختلفه از یک  
 غیب و تجلی اشکال تنوعه از کتب عدم با وحدت علم و اراده قلبی مثالی عجیب است از بر آید  
 نهم و کثرت از وحدت و تشل وجود با احکام و آثار با هیات که عبارت است از صور طایفه میفرمودند  
 تشل مطابق مقصود درین باب تشل جبرئیل است بصورت وجه کلبی در تجلی نگاه باید کرد که  
 در آن صورت چیزی از وجه است غیر آن صورت علمیه که از وی در فضل جبرئیل حاصل شده  
 و جبرئیل بمقتضی قدس و ارادت کامله خود با احکام و آثار آن صورت افاضه وجود خود نموده

میس که طایفه سلطان مسکنت  
 ای از آن مقهور و منتقل است  
 و استخوانه از شوقی که عدم  
 بعفت و جود با اهل و ربان  
 حق نایدینه و عجب است در اهل  
 حرف او اسرار حق جود  
 انعام هم حضور نه بیله و در  
 تحقیق استخوانه و بر نفس است  
 چنانکه غرض اول مذکور شد  
 فان تو با عقل حسبی الله  
 لا اله الا هو علیه توکلت  
 و عورت عرش العظیمه  
 این است از قرآن مجید  
 حق حق سبحان تعالی بر من  
 خود می انداخته علم اگر کرده  
 مسفر یا پس گر گشت و دست  
 طار از روی بی باقی حق باز  
 و از قبول حق احوال نه بیگو  
 ای محمد ای محبوب من وای محفوظ  
 و معصوم من جسی الله پس است  
 لا اله الا الله لا اله الا هو نیست هیچ  
 صوری بقی مگر وی علیه توکلت  
 برود که چشم کاره بار خود را  
 کل خود را انیم او را هر  
 رب العرش العظیمه و  
 بارود و کلامش عظیم است که  
 عظیم تر با تا از وی خلقی  
 در عالم اجسام پیدا شده  
 چون سق کل از وی در خرد  
 و تباران و نفی هم بر اس این  
 بود و اصل و ماده آن تنه  
 تبار و نعمت الهی تا از وی منتفع  
 کام بر من مطلع آورده ختم سخن  
 بر غفلت کرده اگر اصحاب جز  
 در بیان کثرت مراتب احاطه و شای

اور استلبس بلباس و خود خاص ساخته ظهور نمود و تجلی فرمود با بقای حقیقت جبرئیل بر صرافت خود بی تغییر و تبدل و جدل و اتحاد در چه چیز کند و اتحاد با که شود و در آنجا خود غیر از جبرئیل و مورد علمیه او چیزی دیگر نیست و علم او نیز نظر بر تحقیق عین او است پس آن صورت عین جبرئیل است نظر حقیقت و غیر او است نظر بظاهر جبرئیل نظر با خلق و تفسیر خود را می آید عیباست بوی و بعد سترار صورت که خواهد تمثیل کند و ظاهر شود عین نسبت است حق را بظاهر صورتی و معنوی و الشریک و را بهم عیبا میفرمودند که بندگی شیخ امام این کلمه را بسیار میگفتند هوا ساری فی جمیع الذرات علی ما کان علیهم من الوحدة و الاطلاق میفرمودند تجزیه و تبعیض در نور ممکن نیست اگر چه هزار چراغ را از یک چراغ میفرمودند در آن یک چراغی نقصانی و تبعیضی و تجزیه نبرده و همچنان وجود الهی با آنکه مصدر جمیع اشیا است بر حال خود مجرد و الاطلاق خود است میفرمودند در احوال صیحت حصص فیوض الهی و قسینات و جود واجب که بر مایات انقسام یافته اند انشای که عقل آنرا بر انقسامات دیگر قیاس کند و این را تمثیلی غریب و شگفتانگیز میگویند که گاهی دیده باشید که طفلان برای بازی کوزه را سوراخ سوراخ کنند و درون آن چراغی نهاند نور چراغ از آن سوراخها نمایان شود و ممکن چراغ بجا است خود است و در آن انقسام تبعیض را محال نیست همچنین و بنیاد وجود الهی بر صرافت اطلاق حقیقی خود باقی است و با وجود آن از روز نهاد در نیچای مایات تا با نیست میفرمودند مشایخ فرمودند که عالم از دست و بد دست بلکه همه اوست و در گفتن بهتر همین است که گویند از دست آیین کار دل است بزبان تعلق ندارد و گفتن همان به که میگویند شریعت بود میفرمودند اگر نیک ملاحظه کنند حقیقت معنی از دست را عین معنی همه اوست یا بنده میفرمودند غیر حق چه باشد و از کجا باشد کان الله لم یکن معشئ پس هر چه شد از دست آنان که کان یعنی اکنون نیز خدا است و چیزی دیگر با نیست الله لا سواه که کجا غیر و کجا غیر و کونش غیر سوی الله و الله ما فی الوجود میفرمودند پیش ما بهر عبارت که گویند ما همان معنی توحید فهم کنیم در فهم ما این هر دو عبارت که عالم مخلوق اوست یا مظهر اوست مال هر دو بیک معنی در آید میفرمودند که در جو اینها در سرگرمی وقت گاهی ازین دادی چیزی گفته می شد ما اکنون خلقی و ذوقی که در سکوت ازان و اخفای آن دست و بد در گفتن نبود هر چند تنهات در اندوخت و برکت زیاد تر شده بود اگر گاهی از کسی انشای این سر مشایده می افتد چنان غیرت دست میدهد که اگر ممکن بود بر دهن او زده شود که باز ازین معنی دم نزنند میفرمودند تا ندانند در آنها را آن کدام است غیر از هر دو بیک حرمت شریعت مگر آنکه طالبی و سحر بانی پیدا شود که در خلوت یا دی چیزی توان گفت و و آلام را از بد نظرت مشرب عشق و محبت آفریده بودند

بالا فدان لغافت درین وقت  
نیز در خط و حساب  
و اصل باشد چنانچه در حدیث آمده  
شیخ بر این امر تأمل و غور اند  
مذکور است بآنکه در حضرت  
نماز ایستاده علی الله علیه و سلم  
تلقین نموده است در باب  
حرز و حفاظت بر امان کبریاست  
فرموده ستر امرش سبیل علینا  
و عین الله تا فقه الایمان و یون  
الله لا یقده احد علینا و الله  
من در انهم حمیه برده و عرش  
بر ما زده شده عین عیانت عین  
الهی بماند ما تا در کون و قوت  
الهی هیچکس قدرت بر ما ندارد  
قدرت و محال میسر میسر است  
که راه بردن آمدن از حیث  
قدرت او محال بر ما که بگویند  
فانده و هیئت آن را ندانیم  
است ندانند الله سرار هم  
مریدان را بخواند این عالم  
یعنی عینی الله عالمه الله و علینا  
توکل و بهر بارش استغیث  
گفته اند اگر یکی باشد که در  
یا هیچ دردی نباشد الا همین  
در و کفایت میکند و از جمیع  
او را در گفته اند که در خواندن  
این دعا اگر نیم در حضور نباشد  
نیز مؤثر و مقبول است و عدد  
خواندن آن ده کرات است  
بعد از نماز صبح و بعد از شب  
اگر صفت بار بخواند بزرگوار  
ست بلکه این صفت دهایت  
اگر بست و حاصل آن  
توحید بهر بجا حق و خاص

اسی گفتم اند معرغ کہ این لذت بشیر آمد درون با جان برون آید؛ ایشان را آن نمان بود

میفرمودند من طفل بودم مقدار پنج شش ساله در کتب میخواندم آنجا پیری بود درین دسال

مقدار من که او نیز در آن مکتب بخواند مرا آبا! نسبت عشق بود و در آن زبان مرا از معنی عشق مشتقات آید

مطلب است با شهید و علمای دینی  
تقوی و قهری از راه سر و کمر که تفسیر  
و تفسیر از حق است و تفسیر از حق است  
الطریق المستقیم، ان ولی الله  
لانی نزل الکتاب هو بنو علی  
العلی بن ابی طالب

در حالت جودت که بی توفیق  
 و اوقات که غم منداگان حاصل  
 است و موجب توب و جودت  
 میسر نماند و تقی علی بن العباس  
 بعضی سفوف و اندک غنای  
 که فرمودند چون خدا را با عباد  
 کرده که با همه مایش باور کرد  
 و تقی علی بن العباس اعظم است و در  
 پوسیدان با شمع و زعفران و دیگر  
 اینه سجاد خان مستوفیک  
 بعضی از آن آورده یا آنکه از  
 اشادت است با تکرار و یاد کرده  
 طلب غیر سخنان را با خود و شریک  
 گردانده و بر جان نعمت یکبار حق  
 تنها خودی نگذارد یا شانه با یک  
 به مختلف مدد و صحت حق اند  
 چون علامه از اول تا آخر  
 هیچ انداخته است و استقامت  
 حجاب را از دست نمی انداخته  
 و اصیت نفس را از هر چه احتیاج  
 و جز اعتبار باشد که در حق است  
 و طبع مقبول در نگاه و عباد او  
 در سبک حاجت و قبول منسک  
 گردد و مستغفر و طلب از مرض  
 و گناهان کبیره از توجن استغاث  
 و طلب توفیق و طاعت و طلب مرض  
 گناهان نیز میکند و سراسر توفیق و طاعت  
 نفع و دفع ضرر که هر چند غرض  
 و گناه از تنگ بدیل مقرر کرده  
 باشد با چون توفیق و طاعت و طاعت  
 و توفیق طاعت و عبادتی به ثواب  
 نقصان جود و چنانچه حق عباد  
 است از دست نیاورد و مستغفر  
 از این نقصان و تقصیر که در طاعت  
 و در سبک نگذاشته اند و تقی علی بن

بنظر خاص و عین عنایت خود این حقیر را اختصاص میفرمودند یا دوم که روزی در ملازمت  
 ایشان تقریر بعضی سخنان علمی می کردم و ایشان بجانب بنده ناظر بودند و در آشنای سخن ایشان  
 را حالتی در گذشت و فرمودند که بیا کردم و تیم و مان حالت هر دو دست پر و دس فقیه بر آوردند  
 و عاگرد و بعد از فرود آمدن آن حالت فرمودند که ما را از مشاهده شما تجلی دست داد  
 و نوری مشهود شد که تعبیر از کیفیت آن ممکن نباشد خداوند آن چه حالت بود میفرمودند  
 که ما را از صفای صحبت در ایشان و طول ملازمت ایشان این مقدار شده است  
 که حقیقت احوال آدمی را می شناسم و این معنی از ایشان بسیار تجربه کرده شده است هر کرا  
 بهر صفت که ایشان موصوف می ساختند اگر چه با فعل از دس آن صفت ظاهر نبود و  
 لیکن در آخر البته آن صفت سر می کشید مبالغه کرده میفرمودند که اگر شب تاریک یکی را  
 مساس کنم امید هست که حقیقت حال او در یابم میفرمودند بعضی آدمیان هستند که باین  
 کس کاری ندارند از ایشان نسبت باین کس آزادی نه و لیکن ایشان را در دل باین  
 کس جای نیست میفرمودند بیشتر بی رضای ما یا جماعه الیت که تکلف و تصنع کنند و نفاق  
 در نند و با خلق چنان نمایند که نباشی بی تکلف راست بر است باید بود و چنانکه باشند  
 باید بود کار با خداست با خلق اصلا کار نیست و آدم را اشتهار بسیار بود از غزل و قصیده  
 و رباعی و لیکن اکثر آنها به بیاض نرسیده فوت شدیلی از او با شان تمام کتب و رسائل  
 تصوف و غیره که در مدت عمر بدست آمده بودند بدزدید خیال کرد که آن اسباب دیگر است  
 اگر چه بعد از آن مطلع شد که این زبان اسباب است که بکاروی آید تو هم آنکه مباد اظا هر شود همه را  
 سوخت میفرمودند که گاهی در ایام جوانی به تقریری شعری گفته میشد و خاطر بدان خوش کرده میشد و ما را  
 خیال تصنیف و بوی این کار هرگز ننموده یکدور ساله که نوشته شده بجهت آن بود که روزی  
 چندگی شیخ امان فرمودند که اکثر یاران در صحبت ما می باشند اما معلوم نمی شود که یاران  
 ما ازین مشرب و ذوقی حاصل کرده اند و این معنی را فهمیده اند یا نه باید که حجاب نگذارد و از  
 عرض کردن آن شرم ندارند و گفته شده که نقیر را مجال آن نیست که در حضور شما تقریر  
 نماید اگر حکم شود اما نموده غرضه کرده آید بدین جهت حرفی چند نوشته آمد میفرمودند که ما را  
 نصاحت و بلاغت آن مقدار نیست که دعوی فضل و سخن آرائی و کمال معنی را دانی  
 توانیم کرد چند فقیرانه و غلسانه هست که بحکم وقت اما نموده شده است یکی رساله الیت  
 مسنی کا تشفات در آنجا میفرمایند ادراک کردن آن حقیقت بی کم و کیف در سه  
 مرتبه مختصر است که آنکه بی کم و کیف در مرتبه جمعیه باعتبار شمول و احاطه و در بیان اد



لیکن چون نام نقر سیف الدین بود بعضی یاران بجهت ندک سینی تخلص کنند بدان سبب  
 درگذشتن این تخلص مسأله کرده شد و درین زمان که آن وان ضعف و پیری بود چندان معنی  
 فنا و نیستی بر حال ایشان غالب بود که هیچ چیز از طعام و لباس فراغت و آسایش و صحت  
 و محالطت تعلقی که نبوت شوق و رغبت باشد نبود و اگر بر اے حفظ صحت با دفع مرضی  
 غلج می بایستی کرد مقید نشدند و میفرمودند که کار خیر از دست ما می آید که خود را بپرویم  
 باشیم یا غنا کنیم برابرست و چندان معنی خوف و ششیت بر ایشان غلبه داشت که کم وقتی  
 ازین معنی نارغ و خوشحال می بودند که میفرمودند من در نفس خود یک چیزی نمی بینم که آن را  
 دست آویز نمود سازیم و دائم که پیش خدا کار خواهد آمد و گریه میکردند گاهی برای تسلی ایشان  
 عرض کرده می شد که در فضیلت یک قطره آب چشم که از ترس خدا بر آید چندان واقع شده  
 است نفس سرد میکشیدند و میگفتند که اگر اینها باشد حیرانی میفرمودند و در نگاه نظر بر کسریا  
 و غنا و حق می افتد همه طاعات و معرفت و طاعات بر یاد میروند خداوند که عاقبت چیست  
 از هم آخر چه طور گذرد بسیار ازین معنی ترسان و لرزان می بودند تا آنکه در قرب ایام رحلت این  
 نسبت بغایت غلبه کرده بود اکثر اوقات چنان بودی که فقیر چون در خانه تلاوت قرآن مجید  
 کردی آیات و معجزات تر خواندی و گاهی اگر بلند خوانده شدی چنانچه بسع ایشان بسید  
 بحدی گریه و از ترعاج و اضطراب دست دادی که از خود رفتندی و آیات و عده و رحمت  
 بقصد بلند خوانده شدی و ایشان را با استماع آن تازگی دست می داد یک شبی ایشان را  
 در همان ایام از اول شب ضعف و فرو رفتگی شد که تا سه پاس شب ازین عالم نشود نبود  
 چون آخر شب اتفاقی دست داد و باین عالم باز آمدند تغییر رشوق تمام و یاد از بلند تلاوت  
 نمیکرد چون باین آیات رسیدان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا اتنزل علیهم الملائكة  
 ان لا تحزنوا و لا تحزنوا و لا تحزنوا و لا تحزنوا و لا تحزنوا و لا تحزنوا و لا تحزنوا و لا تحزنوا  
 زیاده تر شد بسیار بسیار وقت ایشان خوش و ذوقی حاصل آمد مگر فرمودند رحمت با و دهد  
 رحمت باز داد الله فی شوقم و ذوقم و عزمکم بر خود دار باشی هنوز ذوق آن وقت از خاطر  
 این حقیر غیر و امید دارم که مراد عای آن شب سرایه دنیا و آخرت شود ان شاء الله تعالی و  
 چون وقت رحلت قریب تر آمد فرمودند بعضی ابیات و کلمات که مناسب معنی غفور مغفرت  
 باشد در کافیه نویسی و یا کفیه همراه کنی این را بای ر با غمی دارم و یکی غنیمت بیامرز و میبوس  
 صد و اتمه کنین بیامرز و یا شمرنده شوم اگر بجزی محلم ای کرم الا که این بیامرز و میبوس  
 و دیگر این و بیست و سه مرتبه ای که کم بغیر از این از الحسنات و القلیم عمل الزاد الفج کل بی بی

فرمود استغفار که بایستیم که بایست  
 که میبوس است بایست که بایست  
 استغفار که بایست که بایست  
 مرا توبه سبب از جهت توبه  
 استغفار که بایست که بایست  
 محتاج به بعضی از اینها  
 هم استغفار و بعضی از اینها  
 میبوس که بایست که بایست  
 در توبه که بایست که بایست  
 نیز شایسته است که بایست  
 غفلت که بایست که بایست  
 امید قبول است غلظه  
 ده استغفار که بایست که بایست  
 تانی که بایست که بایست  
 بر روز مهتاب که بایست که بایست  
 احکامی که بایست که بایست  
 و توبه که بایست که بایست  
 افق و توبه که بایست که بایست  
 استغفار که بایست که بایست  
 و اگر دلول استغفار که بایست که بایست  
 استغفار که بایست که بایست  
 علی السلام که بایست که بایست  
 اعتقاد خود را سبب که بایست که بایست  
 و توبه که بایست که بایست  
 عدلی و بخشنده که بایست که بایست  
 خود پیش ازین که بایست که بایست  
 رمضان است که بایست که بایست  
 بجز این که بایست که بایست  
 رمضان است که بایست که بایست  
 بیامرز و میبوس که بایست که بایست  
 بیامرز و میبوس که بایست که بایست  
 خداوند که بایست که بایست  
 که بایست که بایست که بایست  
 و توبه که بایست که بایست  
 غفلت که بایست که بایست  
 با تفضل نمود که بایست که بایست

اذا كان القدم على الكرم: و فرمودند که در جواب منکر و تکبر بنویس: فی الله: نبی محمد  
دشمنی شیخ عبدالقادر الجیلانی فرمودند و دیگر با تعلق با اینجا نیست بعد از دو سه روز این  
را قوت نماز عصر بود که ایشان ترا حالتی دست داد بعضی بیتها بود: سر با خونند و گریه بسیار  
کردند و یکمرت خفتند و دیگر قدم بر زمین نهادند و فقیر و مسکین بود طلبند و دیدیم که در روزی  
ایشان آنقدر اثر ذوق و خوشحالی و تازگیست که شرح آن خوان کرده و با خود زمزمه دارند و بنویسند  
خطاب کردند که با یابد آنکه ما اکنون احوال بخوبی و خوشی و کوفتی نیست شوق و در شوق و طرب  
در طرب مست سحرزحمی و بسیاری که در بدن ما بوی به در رفت است و میکن ترا باید که مشغول شوی  
و دعا کنی که مرا زود از اینجا بردارند مرا مطلوبی که در تمام عمر بود درست است و است مبارک باد  
این حالت نماند و نیم دعا می کردم که آخر دم در یار خود داری و بشوق و ذوق از اینجا بری  
اکنون حال این مراد با حسن و چو جلوه گر شده است اگر هم بدین حالت پیش خود طلبید  
کمال لطف و عنایت او باشد و هر که از یاران و دوستان بدین و پرسیدن ایشان  
می آمد از وی همین التماس میکردند که دعا کنید که از اینجا برویم و اگر یکی از ایشان میگفت که  
حق تعالی شمار را صحت عطا کرد تا خوش می آمد میفرمودند از برای خدا این بگویند دعا کنید تا مرا بردارند  
گاهی میگفتند که هفتاد سال گذشت که درین سرای دنیا نیم اگر یکی در سرای دوزخی باشد  
و دیگری شود ما خود هفتاد سال زیاده درین محنت سرا بودیم چرا بطلان نشویم و طعام را مطلق  
ترک دادند میفرمودند رغبت نیست چه خوریم و نماند هم نمی بینیم و گاهی می فرمودند که از  
برای این تیر نمی خورم که مبارک اسب بقای من شود ما را سه دم که اینجا میرود و بخت میرود  
توجه دل تمام بد اینجا است شخصی گل و رد آورد و پیچیدند در و فرستادند فرمودند و در دو نفر مستی  
روح گل و خاصه او همراه آن بخلاصه موجودات میرسید و جسم او اینجا می ماند بعد از آن مقامات  
حوض سلطان و اطراف آن و اوقات که در آن اوقات از آن مقامات محظوظ می شدند  
و ذوق می گرفتند یاد کردند فرمودند نزدیک است که ما هم باین مقامات برسیم و برسیم  
یکی در حالت سکر است از ایشان پرسید که چه چیزی می بینید فرمودند با غما و آبهای بنیم و  
سادات بخاها حاضر اند ایشان را می بینم و روزی فرمودند که فرمان حضرت غوث الثقلین  
آمده است بخوانید که چه حکم می شود فقیر گفت که چه کس آورده است فرمودند که از  
صالحات سعادت من آمده است نیک ما حفظ کنید که چه نوشته اند و روزی فقیر در آن  
ایام بمشاهده کمال ضعف و ناتوانی ایشان گفت که عجز بشریت غریب چیز است فرمودند  
حقیقت عجز آنست که انتقاد و احتیاج که لازمه ما هست امکانی نیست بوجدان در یابند



و در این موقتی تو قی نگر و روزی فرمودند که اگر از حافظان خوشخوان که آشنای شما اند  
 کسی را بطلبید تا شما را قرآن بکیم آن فرمودند تو خود شب و روز بجهت من تلاوت میکنی  
 پس است مایه و وقت بچهار روز و خوش نیست وقت عبودیت است اگر تعییب است  
 کسی را خواهد فرستد همان روز که ازین عالم رحلت خواهد کرد فقیر بجهت یقین کرد در  
 حالت احتضا مستون است گفت که ظاهرا فقرادین دفت بیاس انفاش مشغول  
 میشود چشم کشادند و آهسته گفتند ایس انفاش انبرای امروز کلامی آید که اعضا  
 را از آن مانده فرود در ساقست شدند و بیاس انفاش مشغول شدند بعد از این بعد  
 بر حمت حق پیوسته و دکانه آنکس فی السابح و الحامدین من شهر شبان ۹۹ تسعین  
 و آنکه که بعد از عبادت و فی تحت القباب متوجه آنست رحمة الله تعالی علیه رحمة واسعة  
 و جزاء عظمی پس از این ای والد اعز دنده

چند روز من پیش از این که در این عالم باقی ماندم و اندام من را در این  
 که زمان ضعف و پیری بود مشغول بودم و فقیر بودم و چهار ساله بودم و اینست  
 امر منی صعب آنکه شستن ایام جوانی و فتن یاران همساران جانی عارض شدند مرض  
 باعث دفع دلییری و رفع کلفت ضعف و پیری همین فقیر بود شب روز در کنار رحمت حوا  
 عنایت ایشان تربیت می یافتیم و بعد از این ایام طهریت سخنان این طائفه را در کام جان  
 این حقیر ریخته تربیت باطنی را فحیمه شفقت ظاهری می ساختند و من نیز بحکم فطرت  
 مرتفعه جویند و الله دیوانه آن کلمات بودم اندکی خاموش می شدم و خود را فراموش  
 میکردم و چون آگاهان صاحب اعاده این افراد می کردم بعضی از آن سخنان با خصوصیات  
 وقت نبود و خریه خیال من مانده است خالی از غزاتی نسبت و غریب تر از و است  
 آنکه فقیر را حالت انقوام خود نه مدت مرده سال یا ده نیم سال خواهد بود انچنان در خاطر است  
 که گویا حکایت وی روز است در آن زمان نیز که آثار تربیت و عنایت ایشان بظهور آمده  
 تحقیقا علوم حاصل شده بود شب و روز در خدمت ایشان در تنه کرد و تا کار و بحث و تکرار  
 میگذشت شبها به سر می آمد و بنده را به پزیرایی خود قبول داشته خطه ظلو و ند خصوص مسائل  
 بتقین علم توحید و تحقیق مسئله وحدت وجود و ربوبی که موافق علم و شهود است و اگر گاهی  
 مقتضای تعقید مقدمات علم کسی بقصد تحقیق این علوم و سبب و غلغله و شبهه در میان آورده  
 می شد میفرمودند ما را از این نوع شبهات و مشکوک دین مسئله بسیار بود انشاء الله

در این موقتی تو قی نگر و روزی فرمودند که اگر از حافظان خوشخوان که آشنای شما اند  
 کسی را بطلبید تا شما را قرآن بکیم آن فرمودند تو خود شب و روز بجهت من تلاوت میکنی  
 پس است مایه و وقت بچهار روز و خوش نیست وقت عبودیت است اگر تعییب است  
 کسی را خواهد فرستد همان روز که ازین عالم رحلت خواهد کرد فقیر بجهت یقین کرد در  
 حالت احتضا مستون است گفت که ظاهرا فقرادین دفت بیاس انفاش مشغول  
 میشود چشم کشادند و آهسته گفتند ایس انفاش انبرای امروز کلامی آید که اعضا  
 را از آن مانده فرود در ساقست شدند و بیاس انفاش مشغول شدند بعد از این بعد  
 بر حمت حق پیوسته و دکانه آنکس فی السابح و الحامدین من شهر شبان ۹۹ تسعین  
 و آنکه که بعد از عبادت و فی تحت القباب متوجه آنست رحمة الله تعالی علیه رحمة واسعة  
 و جزاء عظمی پس از این ای والد اعز دنده  
 چند روز من پیش از این که در این عالم باقی ماندم و اندام من را در این  
 که زمان ضعف و پیری بود مشغول بودم و فقیر بودم و چهار ساله بودم و اینست  
 امر منی صعب آنکه شستن ایام جوانی و فتن یاران همساران جانی عارض شدند مرض  
 باعث دفع دلییری و رفع کلفت ضعف و پیری همین فقیر بود شب روز در کنار رحمت حوا  
 عنایت ایشان تربیت می یافتیم و بعد از این ایام طهریت سخنان این طائفه را در کام جان  
 این حقیر ریخته تربیت باطنی را فحیمه شفقت ظاهری می ساختند و من نیز بحکم فطرت  
 مرتفعه جویند و الله دیوانه آن کلمات بودم اندکی خاموش می شدم و خود را فراموش  
 میکردم و چون آگاهان صاحب اعاده این افراد می کردم بعضی از آن سخنان با خصوصیات  
 وقت نبود و خریه خیال من مانده است خالی از غزاتی نسبت و غریب تر از و است  
 آنکه فقیر را حالت انقوام خود نه مدت مرده سال یا ده نیم سال خواهد بود انچنان در خاطر است  
 که گویا حکایت وی روز است در آن زمان نیز که آثار تربیت و عنایت ایشان بظهور آمده  
 تحقیقا علوم حاصل شده بود شب و روز در خدمت ایشان در تنه کرد و تا کار و بحث و تکرار  
 میگذشت شبها به سر می آمد و بنده را به پزیرایی خود قبول داشته خطه ظلو و ند خصوص مسائل  
 بتقین علم توحید و تحقیق مسئله وحدت وجود و ربوبی که موافق علم و شهود است و اگر گاهی  
 مقتضای تعقید مقدمات علم کسی بقصد تحقیق این علوم و سبب و غلغله و شبهه در میان آورده  
 می شد میفرمودند ما را از این نوع شبهات و مشکوک دین مسئله بسیار بود انشاء الله





شب خواب چه و سکون کدام است ؟ خود خواب بجا شوقان حرام است ؟ هرگز در شوق کسب و  
کار تمام بوقت نخورده و خواب در محل بنده هر روز با وجود غلبه برودت جویای زمستان و شدت  
حرارت تابستان دوبار بخوابد و بانی که شاید از منزل با بعد و میل داشته باشد میل میکند  
در میان روز ادنی وقفه در غربت خانه بسبب تنهایی و چند لحظه که سبب عادی توأم حرکت  
ارادیت واقع می شود و مذق پیشتر از وقت صبح بخوابد و در سببیم و در سایه چراغ جزو  
می کشیدیم و غریب تر آنکه با وجود احوال اوقات دشوار ساعات مطالعه و تذکار و بحث و  
تکرار هر چه از کتب خوانده میشد بلکه در ای آن از شروح و حواشی در نظری آمله تقییر آن بکفایت  
از ضروریات وقت میدادیم اکثری از شب و پاره از روز مطالعه میکردیم و پاره از شب  
و اکثری از روز بکتابت میرفت و آنم پدر و مادر من ملاک آن بودند که به یکدم با کودکان محله  
بازی کنیم یا شب بوقت متعارف بخوابیم یا نه ؟ من میگفتم که آخر من از بازی خاطر خوش  
کردنست و مرا خاطر بهمن خوش است که چیزی بخوانم یا مشتاقم برعکس آنکه پدر آن مادران  
اطفال را بر خواندن و بکتاب رفتن زجر کنند و عتاب نمایند و از جانب دیگر مباحثه خطاب میکردند  
گاهی در اثنای مطالعه که وقت از نیم شب در میگذاشت و اندم قدس سره مرز یاد عزیز و که  
با یا چه میکنی من فی الحال در از می کشیدم تا دروغ واقع نشود و میگفتم که خفت ام چه میفرمایند  
باز بر می نشستم و مشغول می شدم و چند بار در دستار و موی سر آتش چراغ در گرفته باشد و  
مراترا میدن حرارت آن بجزه دماغ خبرند

کدام پایه هفت که در ابداع زنت | کدام خواب چه آسایش و کدام | چه خار خار در بستر فرقت زنت  
بجز تم فدل خود که مر زنت ولی | از کج غمگین بر زمین باغ زنت | و با وجود شوق و شغف تحصیل

و تکرار علم و کثرت صلاه و اوراد و شب خیزی و مناجات هم در ادان طفولیت بمقتضای  
جلبت صوری جد و اجتهاد بوجود می آمد چنانچه مردم حیران آن می بودند و هنوز ذوق آن اسما  
و اوقات در کام وقت پیدا است تا آن که بفضل تانتناهی الهی و ما توفیقی الا بالله جزای  
دافرو قسطی کامل که من غریب شکسته نه در خور این همه انعام و اکرام از حضرت غریب نواز  
شکسته پرورد حاصل وقت شده است زیاده تر از آن محنت و ریاضت می کشم و بمشغولی  
تعلیم و افتاده مناذ الله بلکه تعلیم و استفاده بسر میرم در زوایه غربت افتاده و دل با میدواری  
نهاده با هیچ کس از نیک و بد کاری نه و از هیچ آفریده بر دل غباری نه و از مصاحبت این  
و آن ناراض با لم بلکه از ذکر زید و عمر و که در ترا کتب نحو مذکور شود نیز در ملال با عی  
حد بلکه با هیچ کس کاری نیست | و از من بدل بکس آنرا نیست | اگر بر دل دشمنان من باری هست

وقت بر غضب بعد از استیلا بر وقت را  
نقد آورده بر سر مکاری از غضب  
ساعتها به خواب و بیداری می گذشت  
بهشت و جهنم عالم تسبیح  
نوبه متذکر وقت حق عامست  
مخبر در مشقه که خاهاگان در می بند  
ان هذا ملک با ملک با ملک  
بسیار در سنی که غلبه تو بر خزان  
لا حق در پوستان است یا پوست  
کرده شده است از راه این حکام بخت  
تو بنی کافر و چنان باید دادی  
است و حق را بکجا دادی و حق برود  
خو اندک و دمی سرودگی است  
فی المعاصی لعله از کافران بفرار  
نرم و در آن ملک با ملک  
ملکی ای حاجی و الفیض من العوب  
نیتی که در تکلمه در بیض کتب  
نقد حقیقه مسرور است که در دهان  
که در این دعا که شورش و قوت  
در سبب شافی است و حضرت علی الله  
عیدم آری با هم من سلام الله  
عید و علی آیه انکرام عظم فرموده  
نیز بخانه بهتر جامع باشد الصبح  
اهدنا من هدی و هدایت خداوند  
راست نماز و دوستان و بخواه که راه است  
عید و این ترا دعا فین  
عاقبت عاقبت بخش بار آورده  
که عاقبت بخند و این را در اذن  
بخت و نوبت و دوست دارد  
متر و نور را شرد آن چاکر دوست  
داشته این ترا و متولی امور ایشان  
شو و یارک اینها اعطیت  
و برکت و بار بار در هر چه که داده از نعمت  
و تقاضا بر منشا تقصیرت  
و دعا به انبار ای بر دروگارا از خیرت  
نفا کرده



آتش دوزخ در امان است اعتماد من بصاحب قدمی است که مالک رقاب او بیاست  
 ره روی نتوان یافت که در خدمت او قدم از سر نسیا زود میری ای او سر نینداز و این خود  
 بسبب سرفرازی ایشان است کسیکه قدم بر قدم مصطفی بود بلکه دم بدم بدم آرد و وسعت  
 آن سرست که پا کمال او گرد و هر چه جمع پدران از وراثت مصطفی و مرتضی انداختند  
 بان خلف صدق رسید بگر که این چه غنا بود اگر چه و نثران بسیار ندولی آنچه بوی رسید  
 به یکس نرسید وراثت ال بجهت تعصب برابر قسمت کنند و لیکن در وراثت حال یکی بادیگری  
 برابری نرسد بلکه برادری نبود اگر دیگران قطب اند و قطب قطب است و اگر ایشان  
 سلاطین و سلاطین محی الدین که دین اسلام زنده گردانید و ملت کفر را بجزا نمود  
 که الشیخ محی و لمیت زهی مرتبه که ایجاد دین از حیثیوم ست و احیا از وی عوث الخلقین  
 آنرا گم کند که جن و انس همه بوسه پناه جویند من بیکس نیز پناه با وجسته ام و بر درگاه افتاده  
 مرا جز غنا نیست و کس نیست و بغیر لطف او فریاد رس

عوث اعظم دلیل و یقین

زبد آل سید کونین  
 اوست در جله او بیاست  
 قدم او بگردن ایشان  
 من که پروردگار ذوال یم  
 ای ندای بشنای جانم  
 امید دارم که اگر از راه بیرون

شیخ دارین و بادی یقین  
 ره نور و مسالک قربت  
 او بیاست با شاذل و جان  
 خود کرامات او مورت است  
 همه دم غرق بحر احسانم  
 هست بای امید جاویدم

یقین رسید اکابر دین  
 بادشاه ممالک قربت  
 چون پیر در انبیا مستاز  
 وصف توفیق او از من نه نکوست  
 عاجز از مدحت کمال و یم  
 در ده عالم با و ست امیدم

انتم اور سپری کند و اگر از پای و آریم او و سنگیری نماید بکم بشارت بای که او بمحمان خود داده  
 است و ساداتهای دنیا آخرت آماده است فرموده است که قاضی الحاجات مرا سبلی  
 نوشته و او که در ان نامه ها می رسید ان من تا قیامت ثبت افتاده همه را بمن بخشید قلم  
 عطف بر جراتم همه کشید اگر نام من در نامه مریدان او مکتوب شد پس چرا غم خودم که کار بر حسب  
 مدعا و مطلوب شدن نام مرا درید اید قبول در وید است و دست خواهان او یم خواستن او  
 مقوض بدوست ارادت حقیقه از من مجازی کجا آید و صلوة دائمی باین بی نازی نشاید انتسابی  
 بوسه کرده ایم و پناهی بدرگاه او برده و لیکن چنان دایم که چون این سعادت از  
 ازل نصیب من است تا ابد قریب من خواهد بود در آن زمان که از خود خیزند انستم نامش  
 بر لوح دل می نگاشتم **ما بعشق تونه امروز گرفتار شدیم** که گرفتاری ما تا زود روز ازل است  
 جاذبه محبت او بخود میکشید مرا در ان مقدورند و کرمه و عنایت او بخود میخواند و ما بآن مشغورند

شده ایم ای دین داده هر شرط مسلم  
 میگوید محبت می اسلام و ملک و بقا  
 غفلت و حیات بد و حیات بر تقاضی  
 آورده ام که بدشمن عالم از عوب  
 و غم ختمی منصف بد و کلاه صبا پیشان  
 مرا نشاند ابدان تعلیم و کرم میگردند  
 بی میگوید حیات بر مشابست است  
 مراد شاه بادشاهان را در ان عالم  
 است و دست بحقیقت ختمی آنها  
 و بر دیگران جزوای می نیست و  
 کزانی در شرع و معنی بخاری  
 نقل میخانه که تحیات رعایا مکتوب  
 کز و رطوبات بدان محبت میگردند  
 کلمات مخصوص بدین چند و در ان عالم  
 عبادت و علم زدی هزار ساله مانند ان  
 میگذشتند مثل ان انظار و اجابت  
 آنکه انانیت بکردگار قالی تان کرد  
 برین خصیصه افتاده و انکاشت  
 زمین مطلق تعلیم ستمناش کرد و گفت  
 انجات بخدای بیغنی انی را تعلیم است  
 نه سال شانه و است متقی آن نه فرود  
 و احداث ختمی نازهای فرزند و فاضل  
 بای دست و صوره را بر جوی و نایز من  
 کند ای اله که کلمات بدین محبت  
 نیز میگوید منی در صفا و در ان عالم  
 و انانیت طبعی و عملی حال نیز در  
 در دند و تاسمین می محبت و صواب  
 نظام اسلام حدیث ایما النبی  
 و من الله و در کما ته سوا بر توار  
 ای پیغمبر رحمت خدا و بر کلماتی که انانیت  
 و خدای امروز در در کتاب پیغمبر رحمت  
 را که حدیث و کلام بر سید بر پیغمبر می باشد  
 علیه السلام کیفیت مسلم نیست که در ان جا  
 مذکور شد کیفیت صلوة و در ان حدیث  
 معلوم شود اگر نیز در کتب طایفه صاحبان







این میزنه بخواند کفایت است  
 و در حق آن که حکایت علی بن ابی طالب علیه السلام  
 آنرا بر هیچ احدی بعد از خود نماند  
 بزرگ علی علیه السلام آنرا بعد از خود نماند  
 علی بن ابی طالب علیه السلام آنرا بعد از خود نماند  
 تفسیر با اعتبار از دست و چشم و ریش  
 من است و از این جهت گفته اند که  
 در سال هجرت عقب جاده کربلا  
 چون اوجیه آنرا بشکستند بفرستادند  
 چنانکه در قولی که در آنجا درین  
 آنکه کما در حدیث آن روح بود و در  
 تفسیر در شکایت است و در آنجا  
 و صده از او هر چه خواستند  
 و در آنجا آنرا بخواند و فعل است از  
 آنجا که آنرا نیست که آنرا  
 و علی علیه السلام بعد از آنکه آنرا  
 میفرمود و ب. آنرا گفتند  
 کثیر و لا یفرقوا و لا یفترقوا  
 معونه و منتهی آنکه آنرا  
 از هم نماند و دعا خواند علی علیه السلام  
 من تقه خذ القدر من تقه عذاب  
 النار من تقه السج الدجانی فتنه  
 المعزم و ما من تقه العیال  
 و از آنکه من التقی باطنها و باطن  
 اللهم اغفر لی ما قدمت ما اخرت  
 ما اعنت و ما صرفت و ما انت  
 در جانشانی الدنیا حسنه و الاخره  
 حسنه و دعا خواند آنرا بخواند که حاجت  
 شماست

عرض دادم کلمه چند از آن درین اوراق نیز ثبت کردم تا هرگاه که خواهم وقت خود را بدان خوش  
 کنم و اگر حال دیگری نیز موافق حال من افتد وقت اندیز از آن خوش گردد شاید که مرا  
 دعائی کند که موجب حصول مدعا گردد و الله قریب مجیب

## مناجات بدرگاه قاضی الحاجات

خداوند اتوبای جان کن که مولی کریم مغفل یا بنده ضعیف مقصر عامی کند نه چنانکه حاکم  
 عادل تدار بار اهن منصف عیار بدکار خداوند اگر با ضعیفان عدل پیش آری ما عجز و صبر  
 حقیقه پیش آریم اگر چه با حاجت حجت نیست و لیکن چه کنیم که غیر این مقدمه دست آویزی  
 نداریم خداوند اینده را مجبول بران ساختی که جز نفع خود نمواید خلق این جبلت از کسیت  
 استعداد و قابلیت با هیئت اینها زبان دیگر است ما بکلام تو آموخته ایم و شریعت حبیب  
 اندوخته میخواند ایستاد و میثبت و روی خوانده ما شاء الله کان و ما لم یشاء لم یکن در دل نشانه  
 اذعونی استجب لکم آنجا دیده و ان الشرحی کریم صفت ترا شنید لا تبدل خلق الله و حق القلم  
 بکار جو کائن خیرست لایسانی عما یفعل و ما یبدل القول لدی خداوند اگر استعداد و قابلیت  
 و قدرت و علویت تو شرط است پس این درد بید و اتنا بد علاج پذیر نیست خداوند از گرم سرد  
 که در مندی تا ابد و بداد او رسد خداوند ابرها حضور عطا کن که هیچ از نیایا دنیا پدید آید  
 ده که جمع مطالب دنیا و آخرت و بر آید استغفر الله مرا با این مقدمات چه کار ضعیف فقیر سائل  
 قوتی ده که یقین آرم و غنای ده که احتیاج از خلق بردار و عطا کن که ظاهر و باطن محمود  
 دارد خداوند اتو میدانی که سینه چه پر آمال و امانی است و یقین در ضعف و ناتوانی و لیکن  
 هیچ دعا تبیین نتوانم خواست چه دایم شاید که خیر در خلاف آن باشد مگر درجات آخرت که  
 خیریت آن متعین است گاهی باعث از باطن خیزد که خواهش این نیز خارج از طریق عبودیت  
 است بنده را آرزو نباید و لیکن این منزلت بعد است و بنده عاجز و سرافراز و در خواست  
 است الهی یقین دایم که جمع آرزوهای دنیا چون موت در میان است بیج است و از نو  
 رضای تو خواهم و استقامت طلبم بر استقرار حق و قوت یقین و غلبه عقل بر دم محبت بخت  
 عطا کن تا رفتن ازین عالم دشوار نیاید و محبت قرار دهی کن تا محبت موت روی نماید  
 خداوند احوطه مباشرت اسباب نیست بی اسباب بیج کار رافع باب فی اندکی کارایی  
 بیچاره را از دایره اسباب بیرون نه و اگر بی سبب کنی سبب را بر ما آسان کن یا مفتح الابواب  
 یا مصلب الاسباب بی و تشابه بالاستطیع له طلبا خداوند اتو میدانی درین کار که بنیاد کرده ام

رجا هر جانب منقطع است غیر از درگاه تو بوسیله خامه گان درگاه تو خالق همه چیز سازنده که این  
 در مصلحت است و نفس از همه تر منده تر و ترساننده تر است خداوند اگر متوقع خلق و متوهم نفس  
 پیش آید بذات پاک تو که از همه پاشیدیم و بلاک شدیم بهیچ وجه طاعتی بندگان ترا معلوم  
 است خداوند احوالی پیش آنکه اگر از دل کشاید دل را بارغ سازد و خاطر او فراخ دهد یا تنگ  
 از احمق یا غیث المستغنیین و یا خیر الناهرین خداوند اگر بدو وقت موفه است و لیکن  
 پیش از آن بشارتی که است فرما که خوشحالی آورد و یقینی که کلفت از میان بردارد و کار دنیا  
 را بر ما آسان کند و چوده عدم او را یکسان گردان و لا تخف ای اندیشا که بر منی و لا مبلغ عسلی  
 و لا تسلط علی من لای رحتی علیک تو کلفت و از یب خداوند احقیت تو کل نفوین به کیل معرفت  
 و شهود صورت نه بنده و معرفت و شهود مرتبه کمال است که ما نا دهان را دعوی نزدش من  
 مثل کوریت بر جا مانده بی دست و پا تنها در صحرای افتاده و فنی نوی رسید نادیده از احتیاج  
 بحکم جلالت و اضطرار فریاد کند تا کسی دستگیری کند و بهر باد آرد و اگر با نظرش اندک هیچ  
 کس دستگیری نخواهد کرد نیز از استغاثه چاره ندارد و از حزن و فزع چه نیارد و خداوند اگر  
 بنده از تو غائب است تو خود حاضری فریاد دوس و ضایع بگذر از خداوند تو میدانی که پیش از آنکه  
 با سباب دست بزنیم چه امید با که در سینه ما نبوده اکنون که نظیر را سباب می افتد خیالات سابق  
 رو بگو تا می بیند و قدم بهمت پس می افتد خداوند امید بائی که بر او گردان و خاطر ما می  
 افروزد و تا ناز کن آنچه ندانی است نقش آن بوس از خاطر ما دور کن و آنچه در دلی است  
 بران بختی بخش که سعی در آن کنیم و یقینی ده که پیش از وقت استعجال آن نگینم خداوند ادرایم  
 صخره بگم جل و جلالت بهمت مقتصر بر خواش دنیا بود بهر طریق که باشد اکنون که اندیشه آخرت  
 در بنوغم آخرت با غم دنیا یار شد اگر دنیا دهی بطریق ده که خیال در دین نیارد و غم آخرت را از  
 دل بر ندارد الهی آخرت چنان کن که جز غم آخرت خداشته باشم و سینه را با ضحمت نخرانم  
 الهی تری در کار آورد منزل و ادبار از پیش بر افاد مطلوب رخصای است بهر نوع که باشد و  
 بهر طریق که بود اگر گاهی بمقتضیات مجلت بشری میل طبیی چیزی خواسته شود در ظاهر اگر مطلق  
 باشد در باطن مقید باین قید خواهد بود اللهم و فتنه کما تحب و رخصی کما تسخط و لا  
 ترضی اللهم لا ترم بی حیث نهیتی و لا تفقدنی من حیث امرت می خداوند ای همه چیز بر تو آسان  
 است آسان چه باشد هر جنس کرم که توان خیال کرد به بندگان خود کرده همه انواع نعمت  
 که توان تصور نمود عطا فرموده دنیا و جاه و شوکت و عظمت و رفعت و دین علم و هدایت  
 و معرفت و قرب و کرامت و هر چه توان تصور کرد به بندگان خود داده اما امید از چه باشم















خلیفہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس اللہ اسرارہا نوشتہ اند و در صدر این سطور و در اوایل آن در آخر کردہ  
 بوم اینست درین ایام مصطفیٰ بقدر کجالت شیخ احمد سلمہ اللہ تعالیٰ از حد متجاوزست و اصلا در پردہ  
 بشریت و خشاوہ حجت میان نمائندہ قطع نظر از رعایت طریقہ و اصناف و حکم عقل کہ باین چنین عجز و  
 بزرگان بد نماید بود و در باطن بطریق ذوق و وجدان و غلبہ چیزی افتادہ کہ زبان از تقدیر آن لال است  
 سبحان اللہ تعالیٰ القلوب ویراں الاحوال شاید ظاہر بنیان استخوان کنند من غیر آنکہ کمال حسیست  
 و بجز منوال است انتہی بلفظ صنی اللہ علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ اجمین بر محکم یا از انوار الراحین

نشر خانہ طبع سابق جلد ۵ خامہ مظہر صفادارین مولوی محمد حسین فیضیہ

حسن بیان اہل حیرت حمد و ثنای عالم و جبریت کہ اشد اخبار غیب بر مرآت قلب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
کابان نود و آرموس انورش اتحاد خائیر اخبار ابرار اسفادہ فرود کا محل نور القمر مستفاد نور الشمس و  
زینت حرف و زبان کافہ انام اہدای صلوة و سلام بحضرت مخبر صادق الشیخ و زیدیت کہ عمل بر اہل و احداث  
او سبیل انھن اللہ تعالیٰ نود و پردہ باز امر اسر سبستہ کہ نود نور رسالت اظہر من الشمس و این من الامس  
الابد بعدہ فقیر محمد حسین فقیر سائن جنت خلف شیخ محمد اسمعیل غفر لہما اللہ الجلیل و رحمۃ مید بد کہ  
و دندان محبت کبریا افزودہ و ساکین اہل عشق مولیٰ را اہلکار کہ درین زمان فرخی تو امان بود و عیلائے  
مقصود لہما و عماری سلامی مد عای اہل صفاکہ عبارات است از کتاب مستطاب حکایت عاشقین رب  
غفار و در آیات مشتاقین جلال کردگار غیر از غنیمت ال الجنة و لا غنیمت من الدار الذین یصدق علیہم  
و لو کانت النجیہ نصیب العاشقین بدون کمالہ و اہلاد و لو کانت اسطر نصیب المشتاقین مع و اہل و اشتواہ  
المسما اخبار الاخیار فی امر الابرار از تالیفات عالم دین رب من حضرت شیخ عبدالحق ابن سیف الدین  
اسکھما اللہ فی اعلیٰ علیین ارباب افادت باب مولوی حافظ محمد عبد اللہ صاحب سلسلہ الشہادہ  
جلوہ فرمای نثار گیان و شمشادہ ریز منظر مشتاقان میشود وقت است کہ نقد عقل و خود دینار بار معان  
روحانی دادہ بقہ دجانبہ مشتری آن شوند بر عاصمت بن رفیق یلے بدل خالی از خلل باصلاح ظاہر  
و تصفیہ باطن پردازند اکنون وقتی است کہ گرفتاران اتیان ہوا اندیدن کتب قصص کادبہ و خط و واقعہ  
مثل پدر نیو فسانہ عجائب و بکا و لی و اگر گل و غیر ہا و تذکرہ ہای باطلہ شعرا غاص و زریدہ بمطالعہ  
این تذکرہ مجانب خدا آمین و خود بار اطلای دست افشار گردانند چراغ ختم خانہ ہوا و ہوس را  
شیخ حرم توبہ و تقویٰ سازند و باللہ التوفیق و بیدہ از مہ التحقیق اللہم اغفر لمنصف و لمن  
طہور و لنا ظہر و لنا ثرا الخ الخ آمین آمین آمین -

و راه حکم اعدا چو انداختی و اگر حجب  
 و مضاعفانند تنهرا اغضا طربان  
 است و بعضی غفلت است مراحتی  
 ترا نشون باشم که تو مخصوص غفلت  
 یا یاد کند و حال خود یا نکند  
 یا نافرمانی و نوری دل  
 یا یاد باشد یا نکند چه جز مشهور  
 دشت و دهنه را از استقامت بر عمل  
 و است آن نیست نیت تحصیل  
 نیز شروع در عمل کن مخصوصا ذکر  
 نخستین علم است مخصوصا غار  
 یک رکعت تمام که هر یک از  
 الکت و غفلت و غفلت بدرفته  
 رنگ کسان برود شود و نازک  
 دوری خودی پیدا شده باشد  
 عملی که خوب است و یک کتب باب  
 نادران و خراخرا چه خوب  
 یا آنچه را که شاید که عمل  
 باشد همین ساعت از عمر تو بد  
 بسیار باشد و باب که گفتیم  
 غیر تو را که کار کن  
 از گزند از گذشتن از این راه  
 کار دارد کار  
 نت کتاب الراسل الدین  
 و تیا و اما از علی بابون  
 الحین فصل سید المرسلین  
 علی الله علیه وسلم و علی آل  
 و اصحابه اتباعه و اهله و  
 الحق و محیی علوم الدین  
 قمر

تکمیل

## بسم الله الرحمن الرحيم

اعلادی که در افکار و تسبیحات و مقادیر حکام و عبادات همین یافته است که جز مشایخ که واضح است حکمت  
آزاد اند بکنه آن نرسد و علل را بعین را در کمال و تکمیل خاصیتی و شری خاص است که در پیش آن نیست خیرت طیفه  
ادم و بعین صباحا و تم میقات ریه از بعین علیه و بعینه الله علی ریس از بعین شنه از در کل هدی است و این حفظ  
علی اقی از بعین حدیثا و من اودک صله العجمه از بعین صباحا و نتایج و غرض است از مایه اگر بنه این پیل ساله که حکم  
عمر چل ساله دارد و تمین و تبرک بدن جویم و در حصول کمال بدان فال از نیم از علم و عایت مناسب و در بنیاست بعد  
از این هر چه بران افزاید چه انویسیم اگر آن نیز بکل رسید نور علی نور و اگر نرسد تکمله و تقیم آن باشد و در رسم عنوان  
اختیار بدست کاتب است یا اول و ثانی بنویسد یا جاری و در چون و ثانی و در چون و ثانی و در حاصل هر دو نفوذ  
یکی است بالفعل اختیار بر لفظ دوم افتاد که نقش اخیر است منقول و بالله التوفیق -

## الرَّسَالَةُ الْحَادِيَةُ وَالْأَرْبَعُونَ تَوْرِي الْقُرْآنِيَّةُ الْبُذْرِيَّةُ فِي تَصْوِيرِ مَعْنَى تَرْجِيهِ الصَّلَاةِ

الله و ز شول - الحقن شرح الله صدرنا الاسلام فهو على توپ من ربه باید است که شرح صدر از معنی مناصب انحر مناقب  
و اجل نعم و اعظم مواهب الهی است که حضرت سید السادات و خلاصه کائنات را که صیب خاص و مقرب مخصوص  
درگاه است علیه من اسعولات افضلها و من انجیات ائمتها و اکملها بدان تخصیص ذمه داده سوره الم نشرح لک صدرک  
را برای امتنان این نعمت فرو فرستاد و مراد بشرح صدر در اینجا توسیع و تفصیل صدر شریف اوست از برای جمع  
کردن مناجات حق و شهود وحدت و دعوت خلق و مباشرت کثرت با بداع اسرار و حکم و انزال انوار معارف و علوم  
دائرة ظلمات جهل و ضیق و نکبت و تیسر و تلقی و محو و تحمل با نبوت که از معنی و گرائی آن پشت طاقت بشریت او را

می شکست و تولدی عزوجل و در ضمن آنکه و زرک الذی انقض ظلمک اشارت بآنست تا حاضر غائب کاین  
و باین و جانت مرتبه فرق و جمع کشته و بار مکاره و شداید اینکار برداشته بار عایت آداب بساط قریب نمود الصوفی  
کاین باین که گویند بر تویی از نور انبیت این حال و اثری از سلطوت این مقام است

برگز، جود حاضر غائب شنیده چمن در میان جمع و لم جای دیگر است به در مسافت زمسانت بیرون به در اضافت  
زاده اندت برین به قال الله تعالی ان من شرح الله صدره للاسلام فهو علی نهد من ربه متیق باید که نسکه بکشید خدا  
سینه او را برای قبول دین اسلام و تصاف به صفت استسلام پس آنکس مستولی و مستطیع بر نوریت از پرده روگام  
خود اعظم اسباب شرح صدر نوریت که باری تعالی در دل بنده می تابد آن نور توحید و ایمان است که چون در دل  
بنده افتاد و روح و سرور در کشاد و در سیه و فراخی در دل او پیدا آید و چون آن نور مفتوح گشت در تنگ دل افتاد و سبکی  
و شفت گزشتار شد قال انبی صلی الله علیه و سلم اذا خل سور فی القدر با نفی و التشریح چون در آید در دل نور ایمان  
نراخ گردد و دل گشته گره در دل صحابه گفتند یا رسول الله یا علامه ذلک خوب چیست نشان در دل در آمدن آن نور  
فرمود الانابة الی دار الخلود و النجاة فی عن در العز و فرمود نشان آمدن آن نور در دل در آمدن نور و در جمع  
خودن بنده است بدار خیرت که همیشه و پاینده است و در روشن و سقیم و گرفتار ناپودن در دل بر کنان است  
از سرای دنیا که فریب و مینده، از راه برنده است و لظواهر خود را آراسته، پیراسته نماید و بکرو غلج و دلال دل از  
عاشقان خود بر باید چه بروشنائی نور ایمان بدیده بصیرت یقین در باره که بجای کار دنیا ناستوار و ناپاینده  
است و آخرت دایم و باقیست لایزم روی از دار فنا گیرد و توجیه باطن بنابر بقا رود و نوشته حسنت برای سلوک  
راه سفر با خود دارد و نصیب از انشراح صدر و فراخی دل برانداخته نصیب وی است از زمین نورد نور را در کشاد  
سینه و فراخی دل اثری تمام است و ازین جهت است که نور محسوس نیز در شرح صدر و شرح خاطر حقی و افراد در دو  
ظلمت محسوس و نفس آن تا گفته اند که نفس ناطقه عاشق نور است هر جا که بر توی از راه در دنیا بد روی توجیه بهمان جانب  
آرد و بهمان طرف بشتاید بلکه بر خورشید تابان جمالت عاشق است به کرکک مشب تاب را هم  
دوست میدارد و لم به از نیجاست که در خانه روشن خواب کمتر آید که نفس بسبب توجیه و اقبال بروشنائی از  
درون بیرون افتد و چون تاریک شود بجانب درون رود و بظلمت آباد خواب در آید و بزم وصل توام  
دیده روی خواب ندیده چرخ روی تو در پیش خواب راه مجال به و حقیقت نور خواه حسی بود یا عقلی بر توی از  
نور وجود باری تعالی و تقدس است و نور نام ذات پاک مقدس است که نور نور السموات و الارض و این نور  
بر ذرات موجودات مافیه و تمام محسوسات و معقولات را در گرفته هر جانموی دیگر و رنگی دیگر بطوری بافته است  
و چون مبدا و قیوم همه اشیا و وجود حق است که نور الانوار و موجود و مظهر تمام احکام و آثار است لایزم که نور  
نور و طاب آن ظهور باشد که بر کس شمع و مری خود را دوست دارد به چه غایم آن خاتمه نموده خطاب نموده  
نه ششم نه شب پرستم که حدیث خواب و میخیزد و بایستد ظهور نور از اسباب فرج و سرور نورانیست و خواب و

صدور است دیگر اسباب شرح صدر علم است چه علم دل را چنان تسخیر و فتح سازد که هر گوشه زان از آسمان و زمین فراخ تر شود چه را شامل و بر همه محیط گردد و چنان که علم مخصوص زیاد تر شود انشراح صدور زیاد تر گردد و مراد از ان بر علمی نیست بلکه علمی است که از پیغمبر صلی الله علیه و سلم میراث مانده است و خود الانبیا میراثی بزرگتر از علم دارند که بن الانبیا علم یورثوا دنیا را و دوزخها و انوارها و انوار العلم اشارت بدان علم است و در روز گاری در آن است که موجودات و صفات از عظمت فلسفه در میان آمده و فضل و ین اسلام را تا یک ساخته است و ظاهر از راه برده است اطلاق جمل بران ادلی و اخری است از علم فائز و انوار الیور چون من حکمت بونیان نفس است و به این حکمت ایمانیان فرموده پیغمبر است به العلم انما خود یک من علم لا ینفع و غلب لا ینفع و از علم ین انوار و محبت حق ترک کند و محبت را در پیش گیرد صدور مدخلی عظیم است چنانکه محبت تا حشر شرح صدور ندارد و ترک کامل نزد بحقیقت علم اعظم و وسیع صفات حق بیاب و علما است که وسعت و فراخی دای قیام با سبب است از موجودات و معدومات و ممکنات و متعینات و کلیات و جزئیات در گرفته است چنانچه بیرون از احاطه و تلقین صفات بیرون تفهیم خلاف صفات دیگر از قدرت و ارادت و کمال و تسبیح و تهنیت و در تعلقات نهانی از تقدیر و تخصیص ثابت است و در سببیت علم مخلوقات که بر روی اعظم نیز منتها عالمی است در انشراح صدور وسعت قلب و فراخی خاطر و گشاد کار و فرج و سرور لازم آنست این بتواند بود محبت نیز چون سبب از خود رستن و از قید هستی که مایه تمامه قیود تعینات است گسستن است و فضاوی شوق چو ای اسیر پادشاه و باعث بے قیدی و خلیع اسرار گسسته مهار شدن است سبب گشود سینه و فراخی دل باشد طبعه ضا که متعلق محبت عالم لایه های نه و محبوب ذات لم یزل ولا یزال حضرت ذوالجلال باشد سبب اعظم و موجب نوعی مریض صدور ننگداری و احوال از حق و تلقین ال بغیر آن خواب و دوستی و مساوات و محبت و واثق یکی محبت است که بیشتر این جهت و عیش و دنیا و سرور نفس و لذت دل و معیبه روح و دواست همه اندر ما است این محبت حق یعنی نه است کلی و یکی محبت است که عذاب روح و زندان دل و ضیق صدور و خیرایه همه اندر همه است و این محبت غیر حق است یعنی غم و آلوده تو سرایه شادی و سرور به شادی از غیر نورسرایه چندین غم و دواست و از جمله اسباب شرح صدور دوم که حق است در همه احوال که سبب ظهور نور توحید و صفای وقت و تنویر لطیفه قلب و امور است و بیانت عبادات ایکن موجب صعود و کمال طبع بجناب قدس است و نیز ذکر چون فاعل شده و دائمی باشد سبب فنای ذکر در مذکور و بقای او بوی گردد تا آنجا که با اتحاد و کثرت باقی موجود در آن مرتبه نباشد جز وجود حق و محیط ترویج است که از وجود حق چه باشد بدان سینه که بر روی در و نیکو از ان فراز همه باشد سبب محبت حسن و نیکو و در زمین سینه هر چه چون عاقلانه و دیگر از اسباب شرح صدور احسان خلق نمودی تعالی است آنچه ممکن و توانی و جبار غیر آن احسان کمال خود ظاهر است و هر که راست فرخ تر سینه گشاده تر و هر که راست کوتا تر سینه ننگ تر و وجود سخاوت و احسان بقی در حق عظیم است نزد خدا و خلق و در دنیا و آخرت موجب عزت و رفعت و تبار و ثواب است احسان بجاه و خواجه یکدیگر در سایه عزت خود جلالت و بزرگواری است و در این راه و از وی کوتاه گرداند و در سینه و مقصود مطلوب

کسی گردد و غیر آن از جود احسان بسیار است و اتم و اکمل جود آن احسان نمودن است تعلیم دین و هدایت راه یقین تا باعث برتقای میت و تائید دین گردد و در حدیث آمده است و چیزی است که بران رشک تو ان برد و غبطه و حسد خود یا مانند آنرا در راه خدا به بندگان خدا و عرف کنند یا علمی که در دین حق بطالبان حق بیا موزانند هرگز حسد نبرم بر منجی نه مالے نه الابرار بلکه دارد و یاد بری و هالے به دیگر از اسباب شرح صدر شجاعت است و نزد انصاف هر که در راه حق دریغ نداشت کشته سینه تر و بے تعلق تر از وی که خواهد بود و شجاعت سر همه خوب است و مصدر همه نیکیها است و هر نیکی و کار سخنت که در راه دین توان کرد بزر و در انگلی و قوت و شجاعت توان کرد و گفته اند که شجاع را در آن هنگام که محبت بر جان بازی برگماشت و حمله کرد چیزی نماید و کاری کشاید که دیگران را بخوابانند چهل سال نماید و نگشاید اما اگر برای خدا و در دین خدا باشد و بی تکلف جان دادن بالاتر از هر کارهاست لاجرم جزای او این است که بی احتیاج غنای هم برزقون فرخین با الهام الله با ترازوی برتر چه باشد سلسله نان و بی از هر حق نامت و مهند به جان دهنی از هر حق جانست و مهند به دیگر از اسباب شرح صدر پاک کردن دل است از صفات ذمیمه از حسد و عجب و کبر و ریا و بغض و کینه و حب دنیا و مال و جاه که نه بر خدا باشد چه ظهور آثار اینها سبب انارت بخارات و خانات ظلمانیه کونیست که از زمین بشریت و نفسانیت برخاسته دل را مکرر و مظلوم سازد از انوار ایمان و توحید و علم و محبت و کبر حق که اسباب شرح صدر اند و خانی کرده ساحت سینه را رنگ و تیره گردانند و مکرر بر آلودگی میروی بپروند که یکایکی حقیقت گذر توانی کرد به صدر و قلب در اصطلاح این معرفت و علم اندکی از دیگر می رسید و بر مثال خانه بدیرا صحنی و فضائی باشد چنانچه صورت غنمی کسی این دو بخش و بران واقع است چون خانه روشن بود لایحه من خانه نیز روشن گردد چنان تامل بود و تامل و هر چه بر قلب از عالم ملکوت وارد گردد از انوار اسرار پر توان بر صدر بتابد و روشن و فراخ گردد اندین معنی و در شرح فتوح الغیب زیاده برین شرح یاخته است و از آنچه مذکور شد معلوم گشت که اسباب شرح صدر نور توحید و ایمان و علم و محبت و ذوق حق و احسان و خلق و شجاعت و طهارت قلب است و در مجموع این صفات اکمل التم و افضل خلق ذات بابرکات حضرت سید کائنات است صلی الله علیه و سلم و جدا از این متابعت دین بر ایداره متابعت و هر که اقدام در راه متابعت بیشتر نصیبه وی از انشراح صدر و نورانیت قلب بیشتر قل ان لنتم تحبون الله فاتقونی و لابد هر که پیروی یکی بکند و قدم بر مقدم دی و دیشیک آنجا رسد که وی رسید اگر چه مقام وی عالی تر و جای وی بلندتر از همه است و آنجا که غلام اوست فرد و بچانه است و هیچ یکی با وی نیست که در سوره جبریل از بازمانده اما دانه رسی است و مقام حوالی و حواشی دارد و هر نو یک بر وی می ناید و فیضی که مبرسد بر تو و اثر آن بر دیگران می افتد و میرسد و از سلسله الارحه للعالمین خصوصاً بلائیه محبت که مستلزم معیت است که المومنین مع من احب فیض از راه درون و بیرون میرسد اگر چه در بیرون جدائی است و آنجا که توانی کجا بود منزل ما در راه طلب شکست صد ممل مانا لیکن شب در روز با تو کجا بودیم نه ما بر در تو مقیم و تو در دل ما و صلی الله علی سید المصطفی الامین محمد و آله و صحبه و اتباعه اجمعین و هداة طریق الحق و محیی علوم الدین

الرسالة الثانیة والاربعون فی تنقیح البیان فی احیاء الشکر المفید واستلزامه بحصول المحیة والتوجید



دوست دارد و وقتی آن چیز بر روی غلبه آن چیز بر روی غلبه آوردن وی گردد بهین معنی که غیر محبوب از نظر شهوی ساقط گردد و انانی  
 دلیل آن درین مقام است و بلکه گویند وجود یکی است و موجود یکی است و موجود جز یکی نه و غیر در میان نه و گویند که با غیر  
 و گویند که نقض طریق سوا الله و الله مانع الوجود و حکایتی دیگر است آنجا اطلاق آنجا یگانگی نیز مجاز است شاید که حقیقت  
 حال همین باشد اما طریقه اول احوط و احتیاط است و الله اعلم سخن بجای عجب کشید تا اینجا آمدن حاجت نبود و بدان کاری  
 نداشت طینان قلم با اینجا کشید و چون سخن با اینجا کشید خاموشی بدو هم نازدن بهتر اما نکته در سخن نخستین بخاطر رسیدن به  
 بآن ضرر است و آن اینست که شکر سبب مزید نعمت است اما نباید که در شکر گفتن این سخن در نظر نهد و که شکر  
 گویم تا نعمت زیاده گردد اگر چه در مساطفه ظاهر ایمان و شریعت رواست که کسی کاری نکند و بکلمه و عده عاقل نظر بر مزدی دارد  
 حسابی است اما بر طریق اهل صفوت و معرفت کوتاه بینی است و نقص تمام دارد و این شخص عاشق نعمت است نه منعم بلکه حقیقت  
 عاشق نفس خود است و آنها که کام دل طلبند از شکر نهان به شکر نیست عاشق اندلی عاشق خوانند و باین طریق  
 مشکل است که سبب مزید نعمت هم گردد اگر چه بر اندازه هست و عمل وی گردد و شکر باید که نسبت ذات منعم بود به لحاظ  
 نعمت اگر چه بوجه نعمت است اما نعمت منظور به این نعمت که در حال دارد چه جای آن نعمت که در زمان آینده اندیش چشم  
 طبع بر آن در و چون شکر برای منعم شد و وی بدست آمد همه حاصل شدن نه الهی بلکه آنکه بابت شکر تفسیر شکر  
 کنند به استعظیم انعم کننده متعارفین جایز می باشد بهیچیکه لذات انعم لذات منعم و ناهم چون عارف را این حال  
 پیدا شد همیشه در شکر خواهد بود و شخص ایل گاهی باشد گاهی نباشد باریک مگر نگرانیهای باطن و لطافت خفی بر کار دارد  
 که آن دائمی است هرگز منقطع نگردد و با وجود آن طالب نعمت دیگر است و عاشق منعم دیگر اگر چه خوشی و شادی نعمت و حیثیت  
 اخلاص نسبت بمنعم باید بلند و مقامی عالی است اما در جود و سرور بقایات منعم عالی تر از آن است قل بفضل الله  
 و برحمته فبذلك فليفرحوا بآن حال عموم طالبان و سالکان است اما حال سرور و همان و سلطان محبوبان صلی الله  
 علیه و سلم دیگر است و ازین جهت فرمود تفرحوا بآن گفت تفرح یعنی اگر خوش دیگران بوجه نعمت و فضل و رحمت من  
 باشد شادی تو ای محب خاص و ای محب مخصوص من باید که بین باشد به نعمت من که من منعم و نعمت من از من است  
 نه من چون من ترا با من هم نعمتها ترا باشد و در نعمت عدد و شمار داخل است اگر چه بحد و بیشمار باشد اما اینجا که منعم عدد و شمار  
 را گنج نبود اما همه عدد و شمار با دران مندرج است خدا کی یکی باشد از شمار باشد پر آنچه و کردارهای پریشان  
 جدا و گیتا سازد و بجلوت جمال وحدت یک دل و یک روی گرداند

## الرسالة الشائنة والاربعون تحقيق الدعاء والاستعداد بلسان الحال والاستعداد

نعم و رسوله دعای ذات آن گزیده صفات از برای حصول سلوات و برکات در تمام حالات خصوصی دعای فتح و  
 خیرت در رجوع بدین ارماف و بخیر و برکت که درین ایام مطمح نظر و مدعی محبت است شامل لوقات و احوال است و  
 سرزندگی اداست که چرا در باجاست نمی رسد پیش آن خواهد بود که بهر دو کار حقانی هر چیز را در حق معین نهاده و تقدیر فرموده است

تا در مد نوبت هر کار که هست بی سودی نکند یاری بر یاکه هست به وسایب الخیر مطلقا و با دالایان نجایا  
 نشاید که در ذهن برسد که چون تقدیر است باز دعا چیست اگر تقدیر رفته است که این کار شد نیست خواهد شد دعا کند  
 یا نکند جواب تقدیر رفته است که این کار شد نیست اگر دعا کند باز اگر گویند که اگر تقدیر بود و دعا رفته است وجود خواهد  
 آمد آدمی را همان چه فعل است جواب تقدیر بود و دعا از آدمی رفته است که خواهد کرد و دعا را سبب اجابت ساخته اند  
 و تقدیر منافات با عالم اسباب ندارد و چندین اسباب که در عالم بوجود می آید و سبب است پیدا می گردد و همه به تقدیر  
 الهی است آتش که می سوزد نه به تقدیر و می سوزد و دوری توفان آتش را سبب سوختن ساخته است تقدیر همه را  
 شامل است تحقیق این سخن به اثبات اختیار مبنی است و تصدیق آن تقدیر باز میگردد و این سخن سازاست و قابل  
 به بحث و گفت گو است که حمله ایمان را تشنگ و تیر و گزند قبله از این در بعضی مسائل که درین باب نوشته شده  
 شده است اما اینجا میگویم که صاحب ایمان را باین تمنان چه کار است ایمان باید آورد و بهر چه گفته اند و خبر داده اند  
 گردید و اگر ایمان برین موقوف میدارند که اگر بفهمیم بهر چه حقول باشد باز آیم زیرا ایمان در هر حال تو ایمان  
 بیار همه محول تو خواهد شد چنان دودل خواهد نشست که هرگز بپای تو نخواهد رفت و در دلم نمی روی بیرون و  
 در گرفتاری درین و بیرون را ایمان خود تصدیق کردن است و دل از درون نه بحث کردن و بدل نمودن اگر در مایند  
 که هر چه میشود خلق را و تقدیر را میشود گوئیم اما و صدقار اگر بپند هر چه هست با عقل شماست و با اختیار شماست گوئیم سنانا  
 همه از ما است باز اگر گویند نیکی از ما است و بدی از شماست گوئیم نعم همچنین است الخیر که بیک الشریس الیک جنگی  
 نیست و ایمان این باقی همه جهل حقون است و میزن ز چون چرا که بپند و عقل به قبول کرد بجان هر سخن که  
 جاتان گفت و اگر بفهمانند بر حقیقت این سراطع بخشیدن نهاده اند و در حقیقت دیگر و خود گویند که این مردین  
 جهان بر کسی نکشاید مگر در آنجهان که پرده از روی کار انداخته ایمان اگر در حقیقت کار چیست و هست از پس پرده  
 نگاه می کنی و تو چون پرده بر افکنی نه توانی و نه من به توانم الیوم نشد الا وجود انهار درین جهان اینقدر فهم و عقل  
 پس است که فهم عقل ادا و نواهی شرع تو اندر کرده ازان کار کرد و خاموش نشست اکنون عااید کرد با جایت  
 آن چشم داشت بقصد انتحال امر و امید عده صادق چنانچه فرموده است و الا من غفل و ادعوی تعجب کما ان الله  
 یستکون من عبادتی سید خلون جهنم و آخرین مراد بعبادت رنج و عاست عجب از طالب مشغوف که مولی کریم نعم  
 باین تأکید و سنانه گوید که بخواجه و طلب تا هر چه خواهی و بطلبی بدیم و بی صبر کند و نخواهد تسلیم و زیاده بران گفتگو و بحثی در میان  
 آورد و گویان ناخواند بر در کریان هجوم میکنند و غلوی آردند بعد از خواندن دایر کردن خود چون صبر را نتواند کرد و صحبت  
 ادعوی کدام است اسنادی گزینی خواهد گویان را غلوی آید و ناله بردش چندان کنم تا بخود آن غلج را خندان کنم تا از نا  
 بود مراد عاشقان به چرخن گفتن یان شیرین دایان به گرجایت کردشان همه الهی در نه باید دارد اندر آیند شاد و  
 و کند و دلالت آن بیشتر بهر تقریب سخن بار و گرد و دعا و کار تمامه اریا و انبیاء و الهی بدی و پیروان ایشان  
 و سرور انبیاء و تمام اوقات و احوال از خود درون و خشن و نشستن و خاستن در سفر و حضر و هم شاد و عااید میکند و



هر کاری دعای مخصوص داشت. محمد ثانی که عاقل از ضاع دین و ملت و ضابطان اقبال و افعال حضرت نبوت  
 انعامها را ضبط کرده و فراهم آورده و رنج نموده اند از اینجا باید طلب داشت نعم اگر کسی را ذکر استیلا یا بعد و غلبه که فرصت  
 دعا کردن و درخواست نماید دیگر است و محققان آن نیز قسمی از دعا و سوالی را طلب است و در حصول مقصود  
 بالاتر از دعا سوال است من مستحق اعطیه فضل الی اعظمی است این فرمود هر که باز دارد و ذکر کردن هر از  
 سوال کردن از من به هم در آنچه با هم سان کنندگان را با قرآن عظیم بالاتر از همه است و فرمود هر که قرآن اذکر باز دارد به هم  
 اعا بیشتر از آنچه به هم ذکر کنندگان را دارد و ذکر جزئی از قرآن و لغو از انوار است و اختیار مشایخ مریدان را و اگر بگویند  
 بزرگوار احدی نیست که در حق تو حمید را گویند و تو را که یکتا است برمی انگیزد بر مثال بر انگیزش این آتش را از سنگ لیکن  
 چنانکه زود پیدا می شود و زود هم تواند بود و شیخ شیخ نعمان نور شهاب الدین عمر مهر دوری اندک اندر و در فرمود که نقش تو سپید  
 در دل اذکر زود می آید و زود می آید و از حضرت علامه می نشیند و میر بوجد و پدید می آید و عظیم شریک با ذاتی دیگر کاروش  
 زبان حال میگوید و ایستادن حضرت یکیم با بی علم و نامه و کسر انصاف و جزو توانی و انظار فقر و نامرادی بالاتر از ان است که  
 بزبان تقریر نماید چه معلوم است که زبانی را که به جمل و اندک و در چند روز خواست کند چه چیز و حوصله هست او نمیکند و در صورت  
 سکوت کار معجزی معلوم الی در جود انتقام و است و علم الی بکند حال بنده میگذشت دست جود و اورا ذکر و برای رساند که بعد  
 دعا زود می آید و هر وقت است فقر و محنت و غم و غماری و پدید و کار توانی و تقدیر زود می آید این چهار صفت است و قوت  
 و قوت و قدرت و عزت و زود می آید و صفت بنده و آینه و صفت حق و معنی چون بنده به صفات حق و تقوی و ثوابت گردد انوار  
 و آثار صفات الهی در وی پیدا آید پس چون بنده این چهار آینه را در چهره صوری حال خود گرفته نماز و نماز شب و سایر اعمال و انوار  
 صفات حق در آن تاباند و تاریکی بر ششانی پدید آید و تیرگی از آن محو گردد و صفات حق در وی پدید آید بنده شسته و بنده  
 بصفت حق گردد و آثار صفات حق بر گزشتان و صفات حق در وی پدید آید و اگر حلول لغو نماید بکند صلیه آن هر وقت  
 از آن و اینجا انشاء در تک فطرت زودی از حق و زودی که باز دعای دیگر است بر این استند که پیش از سوال بنده را بر زبان  
 نال بلکه بر زبان حال نیز آید بخدا خلق نیست و اگر این را دعای سوالی بر زبان حال اعتبار کند دست است اما از زبان حال نشنا  
 به ختم که بنده بر زبان سوال بسته باشد جود و موهبت حال بخیر و فقیری خود را و بنیاید و بر زبان حال آنچه بر زبان نالی با گفت  
 میگوید این مناسب تر ظاهر تر است زیرا که مستغفار و بالاتر از آن است و استیلا حال و وقت بنده نیست و در اینجا  
 سوال و طلب متعلق با اختیار و نظر و آگاهی است و اگر بگویند که عبادت و تقوی و طاعت است و زود می آید و کار آخر  
 ثبت و طالع گویند و در بیان شرع آنچه در نصیب او نبوده اند انتصافا کمال خاص و وصول بمقامی مخصوص کنند و گویند  
 که دعای که مستحکم الاجابت است همین دعا بر زبان است و است و زیر که تقدیر الهی بر آن رفته است که او را تابا بخاک  
 نصیب او نهد و اندر ساند و کم الهی توانی لطافت آن را بخواه طلب یا نه طلب خواهد یا نخواهد و من دایمی الدن  
 علی الله عز و جه انهن معلوم است که حال آن می همیشه در گذارد و ملکیت حق طلب سوال است و طلب چه کار کند و بگوید  
 از که طلب بود یا نه این اما چه طلبیده چه چیز است که بهترین چیز با و دست داشته ترین چیز را نزد خداست که باید طلبید

و حدیث آمده است که سید رسل صلوات الله و سلامه علیه و علی آله لم یخلف عن عبد المطلب گفت یا عباس یا عباس احب  
 لایسأل الله عنی فرمود محبوب ترین چیز را که باید سوال کرد از خدا عافیت است این سخن در نظر اهل عرف مخفیته نباید که از  
 عافیت جز معنی تسکین و برپا بودن قوت بنیه بفهمند و لیکن بعرف خواص و اخص خواص معلوم آن عظیم است و شامل قسامت  
 لغت های ظاهر و باطن است و بحقیقت این حدیث از جوامع ملک و از خصایص کلام حضرت خاتمه محمدیه است غلبه بن السطوت  
 افضلها و من اعلیها انهم اکملها عافیت بعرف اهل خصوص سلامت از تمامه آفات و نقائص بنیاد آخرت است بالاتر  
 تمام تر ازین چه باشد و نزد اخص خواص عافیت عبادت ایسکون القلب مع الله است در بر چیدن با خدا آرام گیر و وضع گردد  
 عافیت است عمار بر آرام دل و جمعیت خلوت در بندگی و مال شال و لذات و شبهات بود و دیگران باشند که ایشان را علین  
 اشیاء و در راه خدا و حال بر یک منوال بوده و در نسبتی که با خدا دارند فتور میفتند و از اثر حقانیت بدر زدند و معنی یکان  
 بودن و بر یک منوال بودن حال در فتنه مسائل که در بیان صبر و عافیت بیان کرده شده است این نکته که گفته شد  
 که در نسبت خود میفتند حق از دست نرود بیان آن علی الاجمال میکنند و تفصیل منها یک حدیثیه این باشد در جمیع  
 احوال اوقات عافیت و ظاهر و باطن روزی که خدا و نعمت های حسی و عقلی بر مرید دارد و قائم مشکل بار آسان گردانند و عافیت  
 جمیع کارها با تجربه باد این

## الرسالة الالهية والآراء على لسان القلم ببيان معنى قولهم لا اله الا الله والقلم والعدم

القدر سوره از احوال خود چه گوید که بر جان این ضعیف نمی داند و می ترسم که در حق و شادی نزد سر بیدار آن حال  
 محال عبود ندارد غیبی اند که علاج آن بیهوشی و سستی است از آشنایه نسخه ترکیب آن در دست دارد و کینیت ساختن  
 و از آنجا که درون دوی مانند یقین است که می تواند از این چرخست و گرفتاری چه جای شادی و آزادی است شادی و آزادی اگر ظاهر  
 بوده نیستی و نامرادی خواهد بود که در آنجا هیچ مراد و آرزو نباشد و از روی بندگی و محبت اراده با حقیت آنست و در سرانده و همیشه  
 در دست چه مراد و متعلق مراد خواهد بود حصول مراد محال تا گفتند حقیقت از این خدا علم که اراده و آرزوی قرب و محال  
 نیز نماند مگر اراده نیستی و نامرادی که در شئی ترک و تعلیم مراد است بیدار آن لا اله الا الله که گفته است این معنی دارد و آنکه این معنی  
 نفی گفت اراده عدم اراده نیز اراده است این سخن را بیانی است شافی که در سال ترک تدبیر و اختیار همین بر این گفته  
 شده است که آنجا باید نگاشت و با جمله بندید و در برادگیری زنیگانی کردن و تمام از خود پیش شدن کاری محنت و مشق است گفته اند  
 لا اله الا الله القلم والعدم مراد بیدار آنست معنی پیش از قدم نهادن بر عهد و بوند داشت و بعد از آمدن در دایره  
 وجود خود همیشه مقدمه بسلاسل وجود و احاطه و آثار خود بود و درین دنیا چه در عالم دیگر بعد ازین روی عدم نمی بد  
 دید و بطن اصلی که عدم سابق است رجوع خواهد نمود به سجده عدم و شوق خفته بودم مرا با نیستی خویش خوش بود  
 از آن خواب خودم بیدار کردی و ندانم تا ازین چیست مستوفی و غریب غلبه احکام وجود و سطوت سلطان قدرت بیدار است  
 که اعلام را نیز آرام نیست همیشه در جوش و خروش اند و منتظر وقت نشسته بگوش بر آید کن میگویند نهاده که حکم در رسد



و بچه حال ازین کشاکش بیرون آید سه زین گونه که تضاد تند در کشاکش و در جبرتم که کار من آخر کجا شد و سابقه نهاده اند  
که خانه فرخ آنت نظر بران و دور که آن چیست اندوه ابد و شادی از اینجا خیزد اگر بجانب اندوه و در هرگز روی شادی نبیند  
اگر بشاد آید و غار شیشه از هم اندازد و بهار آید احوال خود اندوه و شادی و بیم امید بهم است تا آخر هر چه قرار یابد گویند  
که نشان سعادت آنت که مدت حیات اندوه و بیم همراه بود چون دم آخر رسد شادی و امید و ای روی نماید مشکلی دیگر  
در کفر خانه نفس طبیعت آدمی آنت که با وجود علم و دانش و ایمان و یقین چون نوبت بصل و سدر و ماند و نرند شهوت  
نفس آن همه دانسته تا دانسته گردد و هر چه یاد بود و فراموشی پذیرد چشم باز و گوش باز و این دکان خیره ام در چشم بندگی  
خدا و ای عجب چون می بیند وی شاه و عالمی بر آفتاب چاشنی که در کار فرخا عمل بود و آید و در تحقیق صدق و امان  
در ماند و بداند و در خلاص صد خطره و دیگر راه است که الخلفون علی خطر عظیم و چنین راهی پر خطره و پیش چگونه توان رفت  
و بر سر برد و عاز صعبیت این راه است که بیجا قتی بیناید و شکایت میکند و میگردد از راه میکشاید و باران غمان بگردانید و  
چرا که طاقت ازین راه رفت و مفلس شد و با وجود این صعبیت و اشکال اگر آسان گردانند این همه راه در و دراز بیک  
قدم بپایان می گردانند گفته است مهری یک قدم بر نفس خود نه دان و اگر در روی دوست و سبیل آنت که از سختی و نری  
و دشواری آسانی و رسیدن و دیدن و زاریدن همه باید چشم بر لبست و کاری کرد و شباشب رفت که تا چون  
صبح بدید به چشم که این کشتی تا کجا رسیده باشد و اگر نه باین روش و خنای و بیایستی اختیار باین راه و رسیدن بدگاه  
سخت و دشواری نماید و نیک بپای تو و دوسر که در بکوی تو و جی تو فین تو و تیسر و همت بخشی تو و سیکلی تو بازی و نیم  
سمن بجای دیگر میکشد و در در و دیگر که کاوش معنی جبر و اختیار است می اندازد و اگر در وی آخر من دراز کرد و چنانکه از ربطه  
و ضبط بیرون رفته است بیشتر و دور تر میرود و در این مسئله نیز می باید تقاض زد و اطمینان کرد و ازین لبست و دست برداران  
اموختی و در دینده بود و کار کرد و خود بیشک و شبه امرونی در دین آمده و در آدمی قوت فهم و خطب ابداع یا فتوحاتی دیگر  
که بیان کار تواند و یکجا بنفعل و ترک و ترجیح تواند نمود و روی پیدایش دیگر توقف چیست و قیمت صحیح کاری بر کشف این  
حقیقت موقوف نیست و خود گرفته اند که درین نشاء انکشاف آن ممکن هم نیست و مصمت و تا چون هیچ نشود و در حد حال  
الهی بی پوده به پدید حقیقت هر چه منکشف گردد و هر چه هست در پر تو آن نور روشن شود و آن هر چه نقاب از رخ خود  
کشاید و بی پوده بپایم خلف با نا آید هر سر که بتاریکی مشب و نهان بود و در پر تو روی اطمینان نماید و اگر مقصود کار راست  
راهی راست تر ازین نیست و اگر طریقه حیل گری و بهانه جویی و حجت مست آن دیگر است الله بی و بیکم و نهاده و بهر راه مستقیم  
امروز خود در غفلت و غمزه اندک اکثر آدمیان را که بجا نهند همه بنفس دنیا و خلقی گرفتارده و خرنه و نود و هیچ نمی اندیشند  
که آخر کار چیست و نفوس تری انداختی و انجلی العبد ازین خشک ام حلا به باش تا پنده بر اندازد و جهان از روی کار  
آنچه مشب کرده فروات گردد آشکاره نهایی کارخانه صلوات بر سر فنا نهاده اند نخست فناء خلق که سود و زیان و متایش  
و نگرش بود تا باور ایشان همه یکبارگی از نظر میقتودم نمای نفس که نهان و آشکارا پیر و فرمان بود امر حق گردد و  
در همه چیز با کار نموده شریعت کند و سوم خای آرزو با و طر امشبها که هیچ آرزوی و خواش و در درون نماند



و زیادتی شوق است حق جل علاه اب حیات و مرصیات چنانچه مفتوح داشته است و از این توفیق  
کارهای کسب بام کدو و سعادت و دو جهانی کمال است حق تعالی هست و فیض و از قبول گرداند بمنور طالع با خیر

الرساله السادسة والاربعون حرقه الجنان تمنی الكشف العیان

السلام علیکم وعلیٰ آئالتهم و سلم  
بارها سینه خوش زند و دل خروش کند از احوال دین چیزی بر دل نگیرد و کیفیت احوال که تحمل  
بگویند که گذرد شغل دیگر نیز آید حال که در دین جوان خوش فروستند و بیشتر از این احوال بود و ایمانی کرد  
دل فرود آمد بود و یاد کرد و آن وقت که در آن وقت حال است نامدی ذوق چه نویسد و ذوق سخن بدین  
است اگر چه ذوق در سخن نیاید و یار نوی آن سخن افتد که سخن با چاشنی بدین رنگین سازد و لذت بخشد و دلنشین گرداند و  
دیگر قلم بعد از دست گیر خواهم سخن انشا کند که در چند کلام سعی کسب انجام تواند داد به بیاری قلم از دست نهد و  
نشیند کاش میدان وقت که ذوق رو نمود و خوش رده بود و چیزی نوشت عجب خوش سخن آمد و روشن تواند و چون روشن  
سخن نیاید و مانع قوی را ارسال عرضه نیست قتی حرفی چند از کیفیت حال بطریق احوال نوشته بود و دو خدمت فرستاده  
گفتند که خوش آمده بود پس در محل قبول فرستاد و وقت گشته بود از آن باز نگذاشت که برهنه آن محرمه مانک تجرأ  
سخن به آنرا را بدید که زیور قبول انشاید اما مقتضای احتیاطی که گفته شد صورت نه بست تا امر در آن جسته در عرق انجا  
می باید اگر چه سست است و خالی از اسطراب اما این مشور دست قوی بر نفس قلم دارد و میل حکمتی و طبیعت حق تعالی  
و بطوبی در زبان و احساس می نماید که چیزی ترشح کند اگر چه نه بدان قدرت که در آن افتد اما اگر قطره چند از  
معانی در پی هم آید احتمال بیرون افتادن دارد و مانع دیگر از نوشتن احوال در آن زمانه چنان از ره محبت است که  
هر چه نویسد آلودگی نکات نیاید اگر چه سر یا غری نعمت است اما تمسک بر یک حال و وصفه و تشریح غایتی حاصل از محبوب  
داشته که به آن بهر مباد و منشور امید و نتایج می یابد اما آن صفای همیشه ندای حذر آید و کن من انشا کون  
مبدا به انفس از ایست محال که در دین ایستد ایست اگر چه در آن عالم است اما از آن عالم شایسته و شایسته دارد  
فی فی انجا طبعی حکما از آن نشسته است بلکه کل شین و التفات کردن است تا نوبت بیدار نمودن که رسد  
من از سر زند گردم گویا من یک سخن گویا تو میدانی که من یک نفر نیگویم با هر می نالد و می خروشد که تا چند  
پرو و مینون باغبان محبت ننگ دل دارند چه شود که اگر چه در دنیا کذا لای نری اما هیچ ملک و دولت و السموات و الارض  
نگارند تا پروازی نماید و بی نهایتی از ترس این سخن در دل لای سکنت الله و اوقات اینا این نگردد الی الله و الله ازین است  
این از باب و لکن لیطمین قلبی و من انکون علیها من انشاهدین است تشریح و تو قها جابت این علوم  
حکما این معاد دارد که کمالی محتاج مانع از جواهر کیمیم جاتی نخواهد که سبب کف چیست ندانم که می وی این صفت دارد  
با و در آن علم حکم نه نیست عاقبت کار با میداند و در کار حکمتی دارد تا یک در آن تو قها جابت نون حکمتی داشته باشد  
اگر چه آنکه حکمتی است که در آن حکمت تا این قلم و اسطراب بر روحش آلودگی دارد و محاربت



حجت و برهان بایستاد و دوسه روز درین قلق و اضطراب گذارند تا گاه نور تصدیق و تسلیم بدل بتافت که ظلمت ریش  
از تیاب رابر داشت و لعجب طلبی با در حکم کفر پیدا شده در مقام تسلیم ساکن و ساکن گشت و چون باستیصال عهد  
شماره ایجا آید دل برآمیده گرم و صدق نهاده بنشست چون باد بگز از تقصیر بصورت این مرام هر انسانی یافت باز  
عرضه شد که در عاقبت این امر چیست غایت این کار چه اعلام فرماید تا جدی در کار پیدا آید و شوق بیفراید جواب بنشیند بهر خیر  
و خوب خواهد بود و نشد که عنایت حضرت غوث الاعظم بنهار است بیخ عم و اندیشه با خود راه ندیند و نه الاشارة عند اعظم  
من الدنیا بحد غیر ابل الدین و الدنیا ما فیها و الحمد لله که خوب بنشست و دغدغه تمامی تنزیل نماید و نفوس عامه خلایق از اهل شهر  
و غیر هم که کمالت برخواست بودند در مقام سکوت و اعتراف آمدند اگر اجمالی می دانسته نادانسته غیبی کند و حتی گویند باقی  
ندارد زبان مردم نمیتوانست با وجود آن نفس حجت طلبت بلکه قلب صوح نیز در بنگام وقوع محاطه دلق و اضطراب  
تا یک نوری خاص حالتی مخصوص را مستقامت و یقین که از بر و غیب قضای عیان بیرون افتد و نشا بها از مطلوب نما که بهر  
نفرماید بهام و اشکال مطلق مرتفع نمی گردد و هر چند میداند که این راه نائی و دستخیز می رود و کشتایش کار موقوف بروقت  
دوینجا روز و بهفتاد ماه و سال شمرده عقده عنایت ابد است و هر چه واضح مستحق فرماید و خبر صادق خبر دهد حق است و صبر و صفا  
و تسلیم از او که شرائط کار و اجتنابین مسلمانست و خواستش از او که و استعجال مانع و حصول و منافاتی بقیه بندگی است و اعظم  
و واضح صادق بجهت بر دین این معنی و تکیه این صیفت از کتاب مستطاب فتوح الغیب که خواهد بود و وجه خواهد بود اما با وجود  
آن نفس از این اندیشه نمی آید و دل قرانی گیر و دو حشت بیرون می آید و میگوید که اگر همین قدر گویند که صبر کن و مضطرب شو  
یا گویند که نصیب تو بهر مقدار است یا ده طلبی کن بلکه اگر گویند ترا بدگاه قبول جانی نیست و بمنزل وصول راه نه و الحیاذ  
بالله من ذلك نیز راضی است بارها بنفس بد کش میگویم که ای مستعجل صلاح کار نفهم دای نادان عاقبت اندیش  
چندین بر سر این شهوت مایست و تشنای در سوال کن و کاندیده دار بهم که از بادا چیزی گویند که بیشان شوی و  
گوئی چرا ختم کاش بهم مستورماندی برده از رو حقیقت حال بر نیفادی یا ایها الذین امنوا لا تنسوا الواع  
انفسیا عان تبدلکم تنسوا که اما هرگز این که اطیع اگر سنه چشم از آرزو که دارد باز نایست و از شرع و شهوتی که بسته باز نایست  
و گویند یا برو بخشاید حال قصه و نمایه اطمینان نمی آید و قرانی گرم چند آنکه نزدیک آن سخن رسا که لا انکلمنا الله او  
تا یتدنا آیه نعوذ بالله من ذلك امنا با الله و ضعیفا بقضائه و بحقیقت از آن قیل نیست و فرقی عظیم در میان  
همان فرق که همانی حتی نمی آید است و بالجملة آمده و تملکی از حد گذشته وقت املا و اعانت است فرماید و حق میگوید  
و در آگاهانه گیری که منتهی بجناب حضرت غوث الاعظم است میباید پوشیده و نه داودی در بر کرد و در قالب حقیقت عظمی  
غوثیه در آمد و تصرف کرد و توجه با احوال مقدمه شایخ سلسله نمود و انکشاف حال که بدو خبری گرفت و اعلام نمود تا دل  
بمگر قرار آید سه دل میروزد و دم صاحبان خدا را بداد که باز بهمان خواهد شد شکار را اظهار این اگر چه بی ادبی است  
و لیکن چه کند که طاقت طاق است کجا رود و بجهت گوید سه فریاد دل غم زده را اگر کنخی گوش پس پیش که از دست  
تو فریاد توان کرد و مضمون معلوم شد دیگر پس است -



## الرساله السعیه والاربعون طیب المذاق بوجدان الذوق فی مقام الطلاق

الشر ورسوله عند تقصیر لایمت چه نماید این حالی که فقیر راست اقتضای همین میکند اگر آنرا تفصیل گویم ستایش نفس لازم آید اگر چه مشاغل این فقیر اکثر از جنس قیود است اما چه کند که ازین قیود برآید و دشوار است مادیات زندانیانیم مقید باشیم چه صورت دارد بحمد الله قدیم و اگر گاهی رقیه نفس نیز باشیم بدان اضنی نسیم و در آن متکلف و منهدم استقامه نقضانها را اضنی بودن از نفس است بعد از رضا از نفس کلام کمال این قیدها چنانکه آن بر خود بسته ایم تا ازین قید نفس برآیم خداوند که برآیم و چگونه برآیم بر سر ساحلی است حکیم که را بی نمود و قاعده بر بسته و دستور العمل بر سر نهاده و ارا بقیود او امر و اسی مقید ساخته و گفته که حقیقت این قیود بی قید است اگر باین قیود مقید باشید خود را بدان بر بندید بعد از آن هیچ قیدمانند و از همه قیدها برآید بجز قید بندگی او و همه بندها بکسلیه جز بند محبت او و ایمان آوریم که هر چه او گفت حق است و هر چه از جناب حق آورده است و در دست آورده پس باین قیود مقید باشیم چه کنیم مقیدیم امید دریافت بے قیدی بے رنگی که آنجا اضا دارا یکدگر آشتی است ازین قیود بر بسته امیدوار شسته ایم تا چه کند محبوب اگر باری فرماید و بران کار جزائی و عذر نکند باید کرد چنانکه با وعده مقرون گرداند و اینجا نیز آشتی که بدینال عذر و فریادها میکند بکس آنکه موغور را بدینجا نفس در بند ذوق و عذر برین میدارد و بنوع سخن و لب جناب این وی جان میدهد چه چنانکه عذر کردن در مقام لطف و رحمت آمدن یارب مگر وعده وصل دهد اینجا مگر اجازت و گرفتار چهل موغور گردد اما محبت چهل صاف گردد بمقام فنا کشد از گرفتاری طلب وصل بلکه ذوق آن نیز برآید اما مطلق ذوق بهم بسیط غیر متعین نه متعلق بجزی باقی ماند مرا تبه ذوق را یا ایالت ذوقی بالا می ذوقی دیگر است از ذوق که روی نمودن چهل نظر بر کوفت و افتاد گرفتار شد اسقاط این ذوق و قطع نظر کردن از عوالم الا فتن از آن ذوقی دیگر آرد نعم ذوق تمام گردد که زار دارد سلوک بدو راه روان است و از دریافت نقضان نفس باعث کمال و تمجیل ذوق محال ناشی گردد بهر اسی هستی طلب قصد الا که اگر مطلوب سدا از ذوق گیرد اگر زهد گرفتار شوق ماند و شوق را نیز چهل مطلوب نهایت بود نهایت نیست اما بدینجا میرود با هستی و طلب و میرود و نسبت طلب تعین طالبی و مطلوبی باقی است و سیراب شوق که طالبان کمالند و عالم ملک و ملکوت باشد که مظاہر صفا و افعال اند و عالمهای وسیع و رنگهای گوناگون و نیز رنگهای بوظنون دارند و ذوق درستی فضا و کم شدن و شوق از شوق بیشتر و سرخیز تعین نسبت ماقدر و محو تر ذوق بیشتر محلا آنکه ذوق در خود است و شوق در کثرت و در بر سر نیافت است و لیکن در ذوق نیافت و موغور نیافت و خود محو در شوق در کمال یافت کمال و در آن نیافت و انبساط باعث است بر تحصیل آن و در ذوق در کمال و انبساط نبود شوق پایه کارکنان در آن وصل طلبان و ذوق حال یاران و از برای افتادگان و خود را از دست دادگان است در شوق اگر باشد دریافت باشند و در ذوق یافت دریافت دیگر است و یافت دیگر دریافت آنکه دریافت کوی کرم و یا یار افتاد مریه ذوق بالاتر از یافت است ازینجا گفت آن عارف صاحب ذوق قدس الله سره اسباقی که این جان ذوق یافت است دریافت انتهی ذوق نام ذات

محبوب است چو نیت ذات محبوب گردد و متحد بوی شود یعنی کثرت بدو و دو فانی از قید گردد و بیگانهی صرف ماند حقیقت ذوق ثابت گردد اگر گوی چو بیگانهی صرف شود هیچ دلی و هیچ نسبت ماند نسبت ذوق چو نیت در باب چه نفهم ذوق ماند نسبت ذوق نسبت ذوق از ذوقی است و ذات ذوق از بیگانهی باز اینها حق نظر باید کرد بدین ذوق هم در آن فساد و حد است بعد از تنزل ازان آلمان در فوق چنین می نماید که چو نیت حال آتی است بلکه زبان مبالغه ازان هم باریکتر لجه لطیف که برقی صدیکه جز آن تواند بود ازان بیرون آید ذوق حاصل میگردد و بجهت شدت قرب اتصال این با آن چنان بیند باید که بعد از آنست زبان تفسیر ازان تو ماه است عقل آن در ملکوت زمین نمی گنجد عرفان ذوق و سن یقین لم تعبر علی الله کجا افتادیم آغاز سخن در چه بود از این کجاست انجام بجا کشید ز طبعاً قلم خود بر یکم که برگزیده است تا توانست و نه چون و خروش دم زندگانه بگوید اگر او را از امر کشف حق سخنان باریک گفتن منع کرده اند و فرموده که خیر از این شایع و کار کردن راه نمون متعلق باشد دم زند و کویز عهد کرد و باقی این تسلیم و تقسیم نموده است ما غلبه و سلطان او را در عهد کنی دار چه توان کرد از حکم وقت بد توانفت العبد علیه ما منشا این جوش آغاز ایام ربیع است که ماده سودا را بچوشت فرو گری در داغ صبر پیدا کند و در میان گوی اندا ذوقی وقت و زمان نیز گنای است اینهمه با نیت خیال مخاطب افشاگان است که در زمین در آملو تفسیر کرده و جوش آورده حقیقت حال مخاطب افشا دی حکم است بر مکتوب و شکل را در آن اختیاری نیکی از برگان چو نیت غنی گفتی به سامان فرمودی که من نیز هم چو شما شنوده ام گویند دیگر است باری هر چه بود گذشت باز بحال خود بایم که مقصود عذر تفسیر طاعت بود چنانکه در اول نامه این حرف نگاشته اند از آنجا که بیان کنند که زبان حال و لسان الحال بین من لسان القال شکر نعمت وجود و عزت مقام شمار از شریعت انصاف واجب است باید بلا نیت رسید و اندا نیت و محظوظ شدن اهل عرفان به ازین صحتها کجا هم میرسد لیکن با غلبه حال پس توان آنده حال این فقیر بر چه جسته است اعاقت کار چیست دورای آن بعضی وجهی محقول نیز در وجهی آن گفت و چیز دیگر هم است و الله اعلم بحقیقه الحال و حال این فقیر در انتفاع و نیاز زمینی بجای رسیده است که اگر یکی از عوام الناس را بینم که نظر غنائی و محنتی برین می افکند سعادت خود میداند چه چاکا با بر اهل فضل خود تمامه اهل این و در کار که حاکم و پسر انداز حیثیت این و اما ان شکر گذاری میکند اگر چه بیکس کاری ندارد اصل همین است که اگر با کسی کاری میداشت بر دل بازمی نشست عارف برنده وجود را شکر گذاری کند که نعمت شهو حق ازان حاصل است باعتبار آنکه دلالت بر وجود حق و صفای وی دارد بالا تر ازین گویم آئینه وجود حق است ازین بالا تر گویم مظهر وجود اوست و مظهر اینجا مفهوم ظاهر نیست که بجا ظهور و جل بر و است چنانچه آب آئینه که در اینجا دلی است ظاهر دیگر است و مظهر دیگر اینجا بمعنی تمثیل وجود است که خود را این مثال نمود و باین صورت ظاهر کرده است بالا تر از همه گویم فرو وجود است و وجود بین ذات حق و اگر همه عبارتها را که مذکور و همین معنی فرود آیم هم میشود معنی ارجاعات همان نفهم آید و معتقد موافق حال سامع متوجه عبارتها



دیم قوت

و چه غما آنکه اول آنرا ندانند که چه بود کجا خواهد رفت و سر و وقت او چه عاقبت کار او چیست چه دعوی علم کند آنگاه سر  
محتاج و نیازمند بود چنانچه می تواند بیدار گردد گیسو تواند از خود انداخته و عبادت یا نای قوت و قدرت و گردن فرانی  
و خدا است بندگان و ملک امارت و اگر هر که بینی بعبادت اوست و صورت احتیاری را آدمی را نهاده اند که اگر  
بحقیقت معنی آن در او سرسراست کسیکه ذاتش دیگری بیدار کرد و صفاتش دیگری نهاده دعوت قدرت و  
اختیار و افعال که فرع و اثر ذات و صفاتند چگونه درست آید و چیزی که وجود او خود نیست بهستیش  
نهان از خود نیست بهت الحمد للہ النفس اینقدر هست که جوهر آدمی چنان آفریده شده است که بر دیر تو گمان  
الواصفه حق که زندگی و شوق و بیداری و دانائی و توانائی و خواست و گویا نیست مافیه و بحلیت اینها از افراد  
کائنات افاضی را تمیاز یافته است پروردگار تعالی اعلمت و در علم آفرینشها و کارها درین عالم که عالم انسانست این  
چنین می آفرید که از دلخواهی باعثه و خواستی بیداری را و او بر کسی که او پس کاری اندوخته بود می آید و ما از قضا  
همس قدر بنمایند بهمانه تویی باده بهو بنمایند زیاده بر اثرات قدرت و اختیار مرید را تکلف است بمدا فعل اختیار  
در آدمی سه چیز است ادراک باعثه و خواست یا بیدار گشت که وی پس سه چیز هیچ اختیار دارد آدمی اگر چشم بسته باشد  
پس صورتی در نظری بیاید می تواند آنرا نه بیندنی تواند بعد از دیدن اگر آن صورت ملایم و موافق طبع اوست پس  
و شهوت و نفس که بیدار شود که باعث حرکت گردد بجا وی بعد از بیدار گشتن باعثه ارادی و خواستی از ذات و پیدا آید که با  
حرکت کند و باختیاری که اختیار از ذات و پیدا شده بجانب خود و در بود دانسته در بلا یافتن آنکه مختار در فعل  
حکومت در اختیار که گویند این صورت را و کاش نمیدیم آن نفس من سارا تا دیده و دانسته در غم افتاد  
کائنات دیگر نیز اگر چه همند و هر حکومت قدرت الهی اند و معلای پس بر نیانی و سرگردانی و حیرانی که آدمی را و دیگر  
نداد حاد و نباتات خود چون نشا و حیات ندارد و مظهر علم و دانش نیفا و آسوده اند که از حیثیت و جوهر پروردگار  
خود دارند با نمانند و در یخ و به نمانند و استا و اند و حیوانات اگر چه حس و حرکت دارند و باین علت برخی و اهل جمالی که از  
مرکز خواست برسد و گمانا چون فکر و اندیشه که چه شد و چه خواهد شد چون شود و باشند از انداختن با جمالی که بگفتاری  
عقل پیدا آید فارغ اند و ملائکه اگر چه علم و دانش در مرتبه کمال دارند اما چون عقل محدود است متعلقا جسمانی گرفتار اند  
شهوة و غضب که برای جلب نفع و دفع ضرر است در ایشان نهاده شده از آلائشهای جسمانی و آفتبهای جذباتی منزله  
مبرا بریک حال و بریک منزلت میباشند آدمی است که اعلی ترکیب عقل و شهوت و غضب و تعلقات جسمانی و کدورات بهولانی  
گرفتار است و لا حسی و روحانی افتاده است و غم و هم و فکر و اندیشه و هوا و هووس چون چراغ از و طبع و آرزو در ده هوا  
با صد چیز محنت و بلا گرفتار است سرشت آدمی را در چنین افتاده که او چه کار کند و نمی بیاوردی آدمی را در  
که در چنین بلا و محنت افتاده که از نفس و عقل از گشتن بهی از دست دل فعل انداختن بهی از جام غفلت گشته  
سرست و متاع دین دنیا داده از دست گشته بکشته جستم بهو تباری بهیشمار گشته باشد صدا و ناری به  
که دانا به نادان نشسته به عکس که سادان نشسته به گداز و زو طبیعت گشته خورند و فاد و چو  
مکش در دیند به نمانند و نماز و احکام به بے ذوقی نشسته بر درگاه نادانکار دنیا اعتباری به خوش آن کس که

۱ بند بیکاری ۵ کار عالم که تیج در تیج است ۶ بنک بنگر که تیج  
 تیج است ۷ مشکل ترا که از رخا بنی نادی بنواد موس میس شهور آفریه اند در اینجا بنیابا زبیر  
 زینت در لباس عشوه می فریبکاری آراسته که بیک نگاه دل هدیه را گاه بستاند و بیک پیا له نامه صداله  
 لا از هوش برود و بهوش گرداند ۸ دگر زبده توان و ز مسلم دارند که روی بر سر آن کویچه و هوشیا آئی ۹  
 زبده بجوی میفر و نشان مکنش کا بنجا سرد سارگر و خواهی کرد ۱۰ در حدیث آمده است الدنيا خفرة و حلوة فرمودینا  
 سبز و شیرین است بنیغنی تر و ناه که دیدن آن خوش آید و دیده شهوت زیبا و یگین نماید و شیرین که چشیدن آن  
 بخشنه و در مذاق طبیعت لذیذ اند که بنگر که این وصف چگونگی بهر سیر از آن توان کرد قرآن مجید میفرمایند  
 جعلنا ملائكة الاصل یبنظروا للناس هم احسن عملا گفت اینجا را با صد نقش نگار آراسته ایم زیبا و  
 رنگین ساختیم تا بینیم که چشم از آن می خوانند و کاشای آن نمی اند ۱۱ عا ندر از من توان است ۱۲ که دود  
 طفلی و خانه رنگین است ۱۳ سخن از عشوه گر بیای دنیا و فریب خوردن نفس از آن راز است عمر در گذشت که آن سیر  
 آید این حکایت سیر بیاد آن که عجز و بیجاری خود را پیش آریم و دست دعا بدر گاه کرم بنده نواز بر داریم خدا یا  
 خداوند ما را ما گذارد ما را بر ما بگذار ما را از شر ما بگذار ما را بر ما یاری و عقل ما بر نفس و دین ما بر هوا و مادی گاری  
 بخش آن توانی توانی ما را هم آرد آن دانا را در ورطه مغفلت و نادانی فرو گذارد و وقت معصیت مغفلت  
 پیش از آن حم کن که حسن طاعت و هشیاری کسی و در بعد فضیلت زیبا در آن مدد که در ثروت هدایت دهی ۱۴  
 یارب مدد کردی خود بر من ۱۵ از بیم و ازیدی خود بر من ۱۶ درستی خود مرا خود بخود کن ۱۷ تا از خودی بخودی  
 خود بر من ۱۸ اسرار که بر من نهاده اند بخت از خالق که وجود و عدم و مدح و ذم و منع و عطا ی ایشان  
 از نظر اعتباری فقط گردد و در هر سوی الهی تا بجهلی تابع حق گردد و بر فرموده خدا رسول بخار و دوسوم از ارادت  
 و خواستش که تیج خواست لفع و ضرر و خیر و شر و آرزو در دل مانده جز خواست حق و نه بین جز فعل او نه داند جز علم او  
 و نه با بد جز ارادت او ۱۹ تا تو ز پندار تو هستی باقیست ۲۰ میدان به یقین که بت برستی باقیست ۲۱ بالاتر  
 از من دیگر بشنو که چه میگوید گفت بت بند است مستمستم ۲۲ این بت که تو پندار شکستی باقیست ۲۳  
 استغفر الله و اتوب الی الله و لا حول الا الله توجه کلام بجانک دیگر بودی اختیار با من سو افتاد مقصود  
 تذکره واقعه شسته شدن آن جوان سعادتمند و برادرش و در بیشک جوانی مقبول و نیکو سیرت و صورت و فقر دوست بود و حجت  
 الله و تجاوز عن سیئه خوش است و مندی مردانه مردیکه بضرر بیخ مجاهده بموت اختیاری جان بدو امانت حجت  
 بے خیانت بصاحبش سیرده جان بجانان و گرنه از توستانه اجل ۲۴ خود به انصاف کا خراش بگو یا این سخن  
 بخدا بسی عظیم است این واقعه و شستن گرد ملامت بر چهره وقت شریف ایشان نزد دوستان و مخلصان عظیم تر  
 از همه است حق تعالی تیج وجه گرد ملامت و دگر بر چهره دولت و اقبال آن سعادتمند مبداء مال ننشاند و در  
 مرضیات خود همیشه خوشوقت و خوشحال ارد و صبر توان بر در صبر و تحمل چاره نیست توجه به حضرت حق باید برگشت  
 و تسک ب حفظ و عصمت وی کرد و تقوی بر حجاب عزت ذی بجهان نمود توجه دل های غریبان ایم بگو ایشان است  
 ۲۵ سایه لطف قوای سر دروای دامن باد که گذاری بسر زان شتیان دارد ۲۶ آن مسک حسن و خوبی عالم بر تو  
 اوست ۲۷ آنکه که ابدیه دلها بسو اوست ۲۸ هو الله حفظکم و هو الحفیظ العلیه عزیز من در امثال این قافله  
 فهم فقر اینجا بگر میروند که آدمی نازد از دشمنان جانی که در کین گاه ملاک او بند و قصد حیات فانی و بے  
 دار آنچه مقدار ایم و اندیشه دارد و چه قدر هشیار و گاه همان وقت خود میباشند اما از دشمنان یانی که شیطان و دشمنان



اشهد رسوله. ردی این فقیر و غار حاضر بود ناگاه کتاب میر بر دل فرود آوردند و یکایک باطنه میخندند چون در غایت صفت  
 دارد آنت که محل نماید و بعد از ورود و نزدل بیان تفصیل می نمایند ثم ان علیا بیانه حجت آنت مابیت میر با مرد کاخید  
 منعق آنت: و دل افتاد و حضور نماز ماتق تفکر در آن شد چون از نماز بیرون آمد و در تفصیل محال و موارد آن که بنده را در آن صبر باید کرد  
 روی آوردن گرفتند چندی از آن با صاحبزبان بیان کردم و چون آنرا با بی غلبه میختم از ایمان و اسلام خواستم آنرا بنوسیم و خود نوشتههای  
 فقیر اکثر ازین قبیل است که در دین مسلمانی بکار آید و نورایان در باطن میفرمایند و حقائق و حید و احکام وجود که طالب باینجا بیگر  
 برود و اعینه عمل و عبادت را است گرداند چنانکه در اهل کتاب گفته ام امید است که این روش براه هدایت برود و نیز مل معقود  
 برسانند و باید دانست که معنی صبر ترجیح و اعمیه حق است بر داعیه هوا از در تقاضایین و دو اعمیه و ثبات قدم بر داعیه حق با معنی نایب  
 کارخانه دین مسلمانی صبر بود و هیچ طاعتی جز صبر تمام نگردد که تا از صفای صبر نماند طاعت بوجد نیاید و آنجا که صبر و انقیاد ایمان گفته اند  
 صبر از معصیت اراده نموده و صبر بر طاعت را نصیقه دیگر گفته اند و اصل ال باب صبر بر مومده آن مراتب بر عقاید دین مسلمانی است خفیه  
 آن عقاید که عقل در آن باطن نیست بلکه عقل بگفتاری عادت و سواس و هم در آن حیرت دارد و در ترویجی اندیش احوال قیامت و حشر و نشر  
 و ابدال آن عالم و عجائب و غرائب قدرت الهی در ملک و ملکوت که شارسع بدان خبر داده است طریق علم بآن و وصل بدان جز خبر حقایق  
 نیست و ثبات بران و اطمینان بران جز نور ایمان بحض مومسیت و یقین که بکسب اختیار بنده عطا کنند و اور ابران دارنده صورت  
 پذیر نیست در اینجا چه همه جا همین حال است آن عقاید که عقل را در آنجا غلبی میخاید و مشکلین بر عزم خود آنرا اثبات بدلائل عقلیه  
 میخاید و جب یقین آن ایمان است تا آن نباشد و لائل ایشان همه سبب حیرانی و سرگردانی است و اگر خدا خواهد آن دلائل  
 نیزه لنشین گردانند وین صورت آن دلائل مقدار موافق آن یقین قلبی است که در دل حاصل نمائست است نه موجب موجد آن  
 چنانکه مثلاً یکی در کار خود مایست و راسخ است و در آن مشغول و مشغوف و دیگری مویید و مقوی آن بگوید باین گفتن جدی و قوی در آن  
 کار پیدا گردد و اعتقادیکه در آن دارد تازه شود اگر گویند که این ایمان تقلیدی است غلط است این یقین است که در دل نشسته  
 است تقلید آنت که در محبت یقین هر چه از کسی بیند بشنود بگوید و اندیشه در آن افتد و تاج دی گردد و اعتقادیکه در آن دارد تازه  
 شود و اعتقاد تقلیدی بتشایک مشکک زائل گردد و اینجا چنان حکم نشسته است که بعد تشکیک زائل نگردد مگر آنکه نور ایمان را بر  
 گیرند آن زمان هیچ دلیل فائده ندارد و نوز با شدن مشکک محال و اگر دلائل طبعی و دلائل عقلیه در دلائل عقلیه آیات و علامات ایمان  
 بسار است گفته اند که در دین اسلام تقلیدی نمانده است دلائل حقانیت آن واضح است و بالغرض و التقدير اگر سبب بیان  
 ظلمت غفلت و سواس و گرفتاری عادت و نظر در سخنان اغیار غبار شکی و شبهه پیدا گردد و در حیرت مذموم بدماغ و دقت بدود  
 صبر را نپذیرد و پای نباشد بر جای باید داشت و بر مرکز استقامت اگر چه بنور مختلف بود ایستاد و بچپ است آواره نشد و زبان  
 از خیال باطل و کلام بیوده و بی هوش نگذارد است با سم النور و الهادی مشک کرد و اعتقاد خود را لایق آنرا با الله اعتقاد  
 به آیت و بحال و کمال محمدی صلی الله علیه و سلم و علیه صدق و حقانیت وی ناظر باشد تا آن غبار بنشیند و دود بدرود و پرتوی  
 از آن نور بپیش نیاید از آن چه نیست بود بر دل افتد چه طبع نور مومنت و انصاح و انقلاص قلب بحد از عرض ظلمت و ضیق  
 نکرت قوی تر در روشن تر نماید و دود و حال بعد از فرق و ذوق دیدار بعد از حجاب لذت تر و شیرین تر ازیکه الاشیاء یستبین

با اعتقاد اداگر بے مبری کند و زود از جای درآید و سبکی نماید و قدم بر راه و هم زند و غنا بدست و سوس بسپارد و سبایه لقیقین از دست دبد و در پاوی کفر افتد و تا دینی که نصوص را بکلم عقل و سوس و هم توهم معاصت و تقید نفس کنند آن نیز از بی ثباتی و بی بصیرت و اگر بر اعتقاد حقانیت خصوص در علم الهی که آنچه اولاده نموده حق است هر چند اطلاق بر حقیقت آن نباشد در حصول یکان کالی است و در مسئل اثبات اختیار با اعتقاد سابقه تقدیر یا ایمان را جو سوگ این طریق سبیلی نیست آخر در تشبیهات خود به ضرورت باینجا می باید آمد اگر در همه جای همین روش و اندکاردشمار بر خود آسان کرده باشند زبان تازه کردن با قرار توبه نه انگیزش علت از کار توبه و العیاذ بالله وصل این بیان مبر شد در نسبت اعتقاد دیگر مبر و عمل است و اتمام آن بسیار است بر عملی که هست تا مبر نکند بوجود دنیا بدو جید نیفتد و حقیقت چنانچه خود در واقع است نشود و چون حقیقت او بوجود دنیا بوزنم نتایج و آثار وی بران مترتب نگردد و کار کرده وی برابر باشد بلکه کرده از نا کرده بدتر بود و انکه است از من الرحمن و ماضی ترین اعمال و مقرب ترین عبادات نماز است که اقرب مالکین العبد من ربّه و بهو ساجد مبر و لازم است بعد از مبر بر اسباج و اکمال و حضور رعایت شرائط و آداب آن و حضور و طاعت در آن که گفته اند حضور نماز بر ائمه حضور و حضور است که مقدمه اوست و مبر در قرأت قرآن با حضور و خشوع و رعایت تجوید و ترتیل و کلماتی که در آن داخل است و در تعبد و معانی آن و تعویل قرأت موافق سنت خصوصاً در نماز شب که آنحضرت صلی الله علیه و سلم در آن طولی سور میخواند رکوع و سجود و توبه و جلسه بر اندازه آن سیکو و گفته اند که در قرأت قرآن زبان و گوش و دل یکجا باید تا آنچه بزبان بخواند بگوش بشنود بدل بفهمد و طاعت و تعبد و رکوع و سجود و توبه و جلسه فهم معانی تسبیحات و تصور کبریا و جلال حق و شهود عظمت و کبریا و بی سمانه و تعالی موافق حدی که با خدا دارد و استغفار در مقام تمکین در تشبیه و تمخیل حالت مواج که مورد این کلمات است و بعد از سلام و اذکار و اعیان مآلوره خواندن و اگر در پس امام است تا محل دعا نشستن و بعد از سلام نیز با اضطراب برخواستن نیز از جمله مبر است و در زمان آنحضرت این قوم را کردند و برخواستند و مستقیم بکرو تسبیح و دعائی شد در سرعان القوم میگفتند و اصل این لفظ نام آن گروه است که در مبر میخواندند و دست و پای زده هم را کام تا ساخته برآیند و راه گریز که نمیکند کالسیر بر نند و بعد از نماز اعدا تا بر آمدن آن کتاب مقبل قلبه نشستن و دیگر حق مشغول بودن نیز از عو کلمات است و سبب عذر بر قرشتگان بجزعت و رحمت و بلکه در بختان بنقدی از آن می باید بداند این عمل است و بعضی شایع که بعد از نماز بخلوت در رفته اند و آنجا مشغول شوند ثواب ذکر و توجیه خاصیت وقت دریا بنما ثواب مبر بر التزام مکان که منطبق حدیث است قوت پذیرد و نیت ایشان در اینجا حصول جمیوت و جناب نریاست اما باید در آن مبر در همان مکان و وفق است بسنت ثلث و فلان اجاز بین العشائین نیز همین حکم دارد و پیش از عشاء نوم و تکلم بعد از وی مکروه است از آن نیز مبر باید کرد و وصل مبر بر رعایت و بلا یا و شد اند و حوادث و دهر و حقایق خلق و ادای حقوق اهل و اولاد و رعایت حقوق اصحاب اجاب امثال آن مشهور است و جمله این باب مبر بر شد اند و ریاضات و مجاهدات و مکایدات سلوک است خصوصاً نزد علم حصول معقود و بسبکی راه و تاخیر فتح قباب و بر تقدیر فتح قباب کمالات و وجود و تامل و معاللات و حصول مقامات و حالات مبر بر ستر و گنجان آن و عدم التهمیل و انبساط و اظهار و افتخار بآن لازم است و از آن که طریق صدق و اخلاص است و با جوجس و جمال فضل و کمال در محل تواضع و فروتنی استادان و دوا شکستگی و نامرادی دادن و با خردان در نظر شفقت و عنایت دیدن و با بزرگان ادب و مینگی و زردین حلیه دیگر بحال حال



افزون و قسمی اعلا از میر نوین است و دیگر از مواد صیر توقف و تامل کردن است در انکار شخصی که دعوی کمال کند و بر هر یک کدام از دو صاحب  
صدق و کذب بیانی واضح نبود و احتیاط در آنست که بر تقدیر تعارض قراین و دلائل قریب صدق در ارجح دارد و از نظر قریب کذب انماض  
کنند که توقف در مقام اشتباه محو و استیلاست و گفته اند که اخراج سزار کا از کفر با احتمال ایمان بهتر است از اخراج یک من از  
ایمان یا احتمال کفر این است تر آنی درین باب کافی است و آن یک کا ز با فعلیه کذب و آن یک عا دقا یعنی یکم یقین الذی یؤید که مبادی آن  
میر از اعتقاد و التیاد و اطاعت بی تجربه با حقان عدم استحصال و احتیاج بی شهادت و دلائل نیز محو و است تا منجر به حشت و پشیمانی  
نآورد و الله اعلم بایمان و این آموزا صبر و صابر و ادب و انقواء الله معکم تفکون و الواقیت باخصیر

## الرسالة الخمسون تنبيه اهل الفكر برعاية آداب الذكر

الله و سوله - در آن هنگام که شیخ اجل اعز اکرم احد اعدا عبد الوهاب متقی و قادری شاذلی روح الله و هذو اهل النبا بکاته  
و متوجه این مسکین را تلقین ذکر نمود و اجازت داد و آداب آن آموخت کتابی بایست من و او سمنی پنج اسلک الی اشرف المسالک  
در چون عدت آن کتاب عربی بود برای طالبان ترجمه کردم و قضیه تلقین در مک بود سه تسع و تسعین و تسعمائة و ترجمه در مدخلی شد بنا برین  
بزرگ است و شش و فتنه توفیق دستگیری کرد و الهام را بانی بدام منضم گشت و الا هو بر بدو با و تا قاتما میفرماید که آداب کسبت  
است پنج پیش از شروع در ذکر و دوازده در میان مشغولی بذکر و سه بعد از فراغ از ذکر آن پنج که پیش از شروع در ذکر است نخست توبه  
است و بیعت توبه گذاشتن بنده هر چه نه نزدیکی بخدا و سود ندیده را از گرفتار و کردار و خواست پس از پشیمان از آن آدم طهارت  
غسل یا وضو و سیم آرام و خاموشی تا مشغول گردد و دل بجدایس بگوید ذکر بدل و حاضر آرد یا حق را پس اذان شروع کند بزبان یا شیخ حاضر نماند  
جز بخدا و بگوید بوانفت دل زبان لا اله الا الله چنانچه در جستن بدل خود شروع و در ذکر کسبت شیخ که اگر از وی داده اگر بر بان نیز هدایه شیخ را خریا  
خواهد اندی نیز رواست اگر حاجت بدان اند گفت مولف کتاب حقه الله علیه گفت شیخ خبر نیل حر با دای چون آغاز کند ذکر حاضر در صورت  
شیخ را در دل و در دگر دیدن زیرا که دل شیخ نماز و مقابل ل شیخ است تا حضرت بنوبه و دل نبی صلی الله علیه و سلم و اتم التوجه است بکفرت  
الله تعالی شانه و همیشه روی دل دی بدان سوی است پس ذکر چون صورت شیخ در دل است و از نور ولایت روی مدحبت  
میریزد و با از حضرت الهیه از حضرت الهیه بر دل سید المرسلین صلی الله علیه و سلم و از دل سید المرسلین بر دلها ی مشایخ  
تقوی و برتر تیب میرسد تا شیخ وی و اندل شیخ بدل ای پس توانائی می یا بد بر کار فرمودن ذکر چه طالب بدایت حال بر مثال طفل  
است که اورا توانائی نیست بر کار فرمودن آلت بر وجهی که ناشر کند و کار گرامند و مقصود بر یاد اگر چه تمثیری حق در دست اوست که در ذکر  
است اما توانائی بر تمثیر زن جز بهمت صورت نه بند فرمود پیغمبر صلی الله علیه و سلم الله کرسیف الله توت بکوهی السیف بدست آید  
صلی الله علیه و سلم قوله تعالی و ان استغفرکم فی الدین علیکم ان تعترفتم بهم بدانند که مدد خواستن از شیخ مدد خواستن از حضرت  
پیغمبر است صلی الله علیه و سلم که نائب و جانشین اوست و این اعتقاد را بجز بر خود نمیدارند و تارنده رفته متقین کشید و آن دوازده است  
که در حال ذکر است اول نشستن در جای پاک چهار زانو یا بر دوزانو چنانکه در لازمی نشیند قوی آرا اختیار کرده اند و بعضی از علما  
ابتدا طاهر این را بهر دست که تاثیر این وضع در دل بیشتر است و قبح گویند بهر وضع ازین دو وضع که آرام یا بدو دل را برگیرد

نشینند و بسوی قبله نشینند اگر تنهاست و اگر جماعت اند هلقه برینند و دم نه بندند و گفت دست را بر هر دو ران سوم مجلس ذکر را  
بیوتها غش معطر دارد که در مجلس ذکر طائفه حاضر میشوند و مسلمانان جن نیز حاضری آیند چهارم جامه پاک بپوشند از چ  
حلال پنجم در خانه تاریک بنشینند اگر میسر گردد ششم چشم بپوشند تا راه حواس ظاهر بسته گردد و بسته گشتن راه حواس ظاهر سبب  
کشاده شدن حواس باطن است که راههای فیض دل اند تفتیم صورت خیالیه شیخ پیش و چشم آورد این از او که آداب نزد  
قوم ششم راستی در نهان و آشکار و رعایت صدق در ظاهر و باطن گفته اند که صدق تمیز است که هر چه جز نیکوکار اگر افتد پاره کند  
آن را بهم اخلاص و پاک کردن عمل از هر آلاشی و گفته اند بعد از اخلاص میرسد اگر بدو به مدلیت گفت کاتب حروف حق الله  
عنه گفت شیخ یعنی الله عنه صدق مغز و خلاصه اخلاص و کمال اوست اخلاص آنکه ریاضت نور زد و جاه دنیا طلبد و صدق آنکه اجر  
و جاذبه فرات نیز در نظر دارد و گفت مصنف کتاب در ذکر این دو ادب که هر چه در دل برید از نیک بد ببقیه شیخ عرض کند از نیما  
گفته اند که شرط نیست که شیخ مطلع بود بر باطن مرید و کشف کند از او لیکن شرط مرید است که ذکر کند و هر چه ظهور کند دل وی شرح را  
و اگر ذکر کند خائن باشد الله لا یحب الخائنین و هم برگزیده کلام الله الا الله را بگوید آنرا تعظیم بقوت تمام بجه و بر آرد الله را از  
بالا نه ناف از نفس که بین المجنبین است و برساند الله را بدین صورتی بر حاضر قلب معنوی گفت سهل بن عبد الله شری چون  
بگوئی لا اله الا الله را بکش این کلمه را و نظر کن بر عزت و قدیمی حق پس ثابت آنرا و نیست گردان هر چه جز اوست گفت اهام  
غالب در کتاب بیان ثمرات اعمال هر چه بنگاه بانی کند بر قول لا اله الا الله در ظاهر و درون گرداند زبان خود را همواره بدان بکشد  
الله تعالی بر دل وی نوری که برادر دیرده را از سر که درین کلمه نهاده اند و دگر گیر او را انوار وی و شیفه گرداند دل او را دوستی و از  
بیخ بر کند و خانی گرداند او را آثار وی پس به بندید بن خود و از گفتگهای مملکت آنچه نتوان بیان کرد آنرا در اندازه نتوان کرد  
صفت آنرا که نتوان آورد بعبارت نتایج و ثمرات آنرا پس از آن برگردد که برای ظاهر و زبان باطن وی در دل و چند آنکه پیوسته  
گردد همیشه بود که وی غالب آید باطن بر ظاهر وی تا وی گردد سلطان قلب بر حرکت لسان پس نیست گردد و در ماند حبش زبان  
و بگذارد در دل بد که پس از آن بتابد آنرا بفتح بر دل وی مستغرق گردد در دل با نور و حایت برادر دیرده از لطافت و صفات  
ربانیه و فروغ و ابداد و اوقات غیبیه و پیدا گردد از احوال سینه آنچه باز دارد و از صفات بشریه و بالا بر داور اوقات علویه و بر ذی  
یا بدی که پس در و ندبوت محمدیه را پست فرود و روح وی در دریا می نوحید و بیرون آید از آن اسرار لطیف و معانی شریف پس  
پاییده ماند ذکر و نخواست پای که بر آید بران بقوت نورانیت این کلمه پایه تقوی است و آن کشاده میشود باین از جهت که  
کلیدی حقیقت لا اله الا الله است بای فهم و تذکر است که کشاده میگردد و قلب را در آستانه قرار آورده است آنرا  
روح الهی بر جبرئیل از احکام بر خیزد الانام محمد علیه الصلوات و السلام تمام شد کلام غزالی رحمت کند او پروردگار بروی و سودمند  
گرداند او را و اینها شایان است و گفت شیخ محی الدین نووی که از اجله فقهاء و ائمه مذاهب شافعی است لا اله الا الله سر همه  
ذکر است و ازین جهت اختیار کرده اند آنرا سداقه اجله و فقه و خلاصه این است که هر چه پیش میدهند دران را  
و ادب میکنند بریدان و خوانندگان وجه الله را و میفرمایند ایشا ترا بجا اوست آن دپیوسته بودن بران و میگویند این کلمه  
سودمندترین حاد است هر اندن و مواس راهوی آوردن بدگاه الهی و بسا ذکر کردن حق یازدهم حاضر گردانیدن معنی کلمه است

بدل هر بار و هر بار که پدید آید چیزی از احکام بشریت و موساس بگوید بزبان **لا اله الا الله** بدل معبود **الا الله** و نزد انفسه نشاند  
و تیرگی دل طلب صفا و طلب چیزی از معارف شوق و ذوق را بدل گوید **لا مطلوب الا الله** و بگوید بفنای خاطر تمام **لا موجود**  
**الا الله** مشاهده آنکه وی تعالی مطلق است بدان ده از دم نفی از موجود از دینی جز خدا **لا اله الا الله** تا قرار یابد تا **لا اله الا الله**  
در دل و سرایت کند باعضاء و گفته اند که مرد را باید که چون **الله** گردد از تارک سر تا انگشتان پای بجنبیدن آمد و نشاند و شد و مانع  
نماید اگر این حال و اندیشه شود که سالک است و امید است که بسایه بالاتر از ان بر آید اگر خدا خواسته است و آن  
سه ادب که بعد از فراغ ذکر است یکی آنست که چون خاموش گردد فرو رود در خود و خشوع آید بادل حاضر آید چشم داورنده  
دارد ذکر را و اثر نفیض آنرا و تواند که چیزی بدل بفرد آید از نور و حضور که در گیرد و جدا در آید و باو این گردد انداختن دل انداد یک  
ساعت و سود بد آنجا فکر ریاضت و مجاهده سی ساله ندیم و دم آنکه نگاه دارد و در حدیث است که آنرا تا چند بار بماند و در آنرا  
است در شتایی بصیرت را و کثرت در شتای پرده باز او بریدن و باز داشتن خاطر های نفس شیطان را چه بکس نفس و تعطیل  
حواس را بگرد و بمرده و شیطان قصد مرده کند بیوم بعد ذکر آب نخورد که سوزش دل و آتش شوق را نشانند که مطلوب است از  
ذکر و حکم نیز در اینست که کتاب خوردن بعد از حرکت سخت علت استقامت است و اگر گفت صاحب کتاب کند که باید این ادب  
را خوب نگاه دارد که نتیجه ذکر با نهم پیدای آید و گفت شیخ یوسف عجمی رعایت این آداب مرا ذکر را در وقتی است که عقل  
خود ایستاده باشد و ذکر خود اختیار دارد و چون از عقل غائب گردد و از دانه اختیار بیرون افتد آنرا احکام دیگر است که اصل  
آن می شناسد و چون ذکر از دست اختیار ذکر بیرون رود و مصلوب لا اختیار گرداند بیرون می آید از دی الفاظ و گوناگون که همه محمود  
صاحب آن بران معذره بلکه مشهور آن همه اسرار اند از حیط ضبط بیرون پس گاهی ده لای می گردد و میزبان وی **الله** اند یا بهو یا لا  
لا محدود یا لا یقصر یا آه یا با باز آواز بے حرف یا هر ع و خط و ادب درین وقت تسلیم نفس گذارستن است و در ابواب و تا  
تعریف کند در وی هر چگونه که خواهد و بعد از سکون و در نیز آرام و خاشی ساز چشم دارند و در دیگر را و گاهی اتفاق می افتد این انواع  
مصلحتان را در یک مجلس و این آداب لازم است هر طالب را تا حاجت مندانه بزرگسان و چون بے نیاز گردد بدین طلب استغرق در  
فکر و حاجت نیست بهیچ یکی از ان آنکه ربانی نیافته نفس را از بشریت متمایز است بزرگ ظاهر و باطن و پس از ربانی یافتن او قید  
بشریت حاجت نبود بزرگ ظاهر تا آنکه گام که عود نکند بشریت و باز نگردد احکام سالک چون عود نکند بشریت باز محتاج گردد  
و بزرگ بشریت میرود می آید تا راه فساد تمام شود و کامل گردد و فنا و بقا بعد از کمال فنا و بقا نیز باقی ماند حکم طلب با حققت  
و بهیبت مانند حکم بشریت بادل و بعد ازین حال گرفته میشود علم از سینهای مرد آن بذوق و وجدان وصل این بود آداب ذکر  
که در کتاب منہج سالک بیان فرموده و درین کتاب فغانی ذکر و فوائد آنرا نیز ذکر کرده آن مشهور است که در کتاب **سبوت**  
کتاب توم مذکور و دستور اگر آنرا بیایم سخن در از گردد و وضع این رسائل بر اختصار افاده امانانده چند ذکر کنم چه ازین کتاب چه  
از دیگران از آنچه از زبان حق ترجمان شیخ ذکره **الله** بالحق شنیده شد و کم چیزی باشد که مذکور شده باشد در کتاب زاد المتقین  
فی سلوک طریق الیقین با وجود آن هر چه بقدر الهی بر زبان قلم آید بنگاریم فائده در کتاب مذکور میگردد که برود در ضرب است  
بزبان و بدل و بزرگ زبان میرسد بنده بد کول و دوام آن و تا نیز ذکر دل راست و چون هر دو جمع شود لا بد اتم و اکمل بود

مشهور و متعارف در اکثر سلاسل اینست و در سلسله شریفه قادیانیه روحان الله علیهم نیز چنین است و از سلسله نقشبندیه  
 قدس الله تعالی اسرار هم اقتضای کنند بر کردل و هم از اول بندی ایران دارند نهایت را اندراج کرده اند بدایت که ایشان میفرمایند  
 این سخن دارد و ازین سخن نیز ظاهر میگردد که ذکر اول کار ختمیان است و ممکن ایشان از اول همین راه برند و یقین است که آنچه از ذکر ختمیان  
 را روی میخورد باشد مبتدیان را نخواهد بود چنانکه در ذکر زبان نیز در اول کار و آخر آن تفاوت است پس استیلا بعضی نادان و  
 بفهم سخن نارسان آنرا چیزی نیست این سخن را در میکشد از اهل این شان باید یادفت فائده انکار بعضی از فقها ذکر طلب را حصر  
 ذکر در سنان مکاره است چه ذکر ختمیان است و این هر دو بدل بوده بزبان نظم و کز زبان را احکام و آئین است مخصوص  
 بدان انا فی الطلاق ذکر از فعل قلب و آنرا ذکر نام نه نهادن درست نبود لافقه و لا تضرعا مگر در اینجا کثرت اسرار و کز زبان را شرط کرده  
 چنانکه تراتر آن و از کار دیگر که در نماز جز آنست و او را دو وظایف نیز از نیایب است و مثل طلاق و عتاق و بیع و شرا جز بفعل  
 زبان صورت پذیرد و باین معنی فرق آمد میان ذکر در ده مانا که کلام نقباء بحدیان باب است نافع الله اعلم فائده پرسیدم از  
 شیخ که این انواع ذکر و طرق آن و کیفیت جلسات و جز آن که در بعضی سلاسل میکنند بطریق صحیح در سنت ثابت شده است یا نه  
 فرمود این مستحسنات مشایخ است و دروغی که ذکر بر ای آن موضوع است تلفخ و فرمود در اصل ذکر نام همین لا اله الا الله است  
 و نا اختیار باقیست آنرا شیخ حروف و مخارج آن چنانکه هست باید گفت و چون شوق غالب آید و از ضبط و اختیار بیرون  
 افتند آنرا حکم دیگر است و فرمود گمان آنست که این بعضی ذکر با مثل ذکر آره و مانند آن که در بر مطلق اصل واقع است پس  
 همان بیجا یکدکرم آنرا دو وقت غلبه بجهت اختیاری از مشایخ دیده اند و آنرا سبب گرفته اند الله اعلم فائده حبس نفس در ذکر  
 نزد بعضی اصلی قوی است و میگویند که در تنبیه طلب در وقت و در وساحت سینه از حس فاشک فاطم غیار بالا تر از این چیزی  
 نیست و در سلسله شریفه چشمتی و کیری و شطاریه شرط است و در سلسله نقشبندیه شرط نیست لی لولی است چنانکه حضرت شیخ ویدیاد  
 و سند به گاهی حکیم الهی قدس الله سره در کتاب او را و خود همچنین فرموده اند و این فقیر از ترجمه جمیع باقی قدس سره شنیده است  
 که میفرمودند نیکیاری شیخ بهای الدین علم که از کبار مشایخ متاخرین قراسان اند و خارج او مولای عبد الرحمن جامی نزد ایشان  
 تبرک میرفتند فرمودند که حبس نفس در ذکر میکنند سنت صحیح ثابت شده است گفتند شما انکار طریق را چه بزرگ یعنی خواجسه  
 بهای الدین نقشبند کردید فرمود مقصود انقیاد طریقه ایشان نیست سخن بود گفتیم شیخ که کلام سلسله سهروردیاست نه با در سلسله  
 ایشان حبس نفس در ذکر نیست موافق این شیخ بزرگ زین الدین خانی که نیز سهروردی است در کتاب و هایل گفته ذکر کند شدت و  
 قوت چنانکه قوت آن در گلی در رود و بگذارد نفس را که بطور خود بر آید و گفته که حبس نفس در ذکر مبنی بر امری است که راجع اند باصول  
 جوگیا و کمال و آقا و الله اعلم فائده شنبلی قدس سره یا یاران خود میگفت خدا و اسم میگوید که من نمیشناسم کسی که ذکر میکند را و شما چنین  
 نمیشنید با خدا کردید حاصل آن چه شد اشارت بشود ذکر کرد که انس با خداست و توحش از میروی و از ابو عثمان بر سیدند که بسیار  
 میگویم ذکر کرد و شریخی آن در دل خود نمی یابیم گفت شکر گویند که باری معنوی از اعضا شما آراسته شد لطافت من شیخ این  
 عطاء الله اسکندر می شادلی صاحب کتاب حکم گفت غفلت تو از ذکر سخت تراست از غفلت در ذکر در کتاب مذکور و اجماعی آرد  
 که هرگز گوید لا اله الا الله محمد رسول الله می جنب و شرف از آن زیرا که این کلمه طیبه بذات خود از عالم حیرت است و در آنست بملک و

و معصومی است بملکوت و مطلق نمی گردد بخلاف عالم حق استدر آن و خفایق عالم همه صادر است بقوله تعالی الیه یعود السکون الطیب  
و هر که بگوید آنرا هزار بار بر طهارت هر صباح آسان گردد اند پروردگار تعالی بر وی اسباب رزق را و مانا که مراد بر رزق شامل رزق دنیوی  
و دنیویست و هر که بگوید نزد خوابیدن بر بستر یا در شب کند و صبح و روزی بر پیش رویش و قوت خود را از آن براندازد و توتهای وی و هر که بگوید در  
وقت استخوانها را بر سرست گرداند حق تعالی شیطان باطن او را و همچنین هر که بگوید نزد ماه نوالمین گردد از تمام اسقام و هر که بگوید نزد بر  
شهری المین گردد از فتنه آن و همچنین هر که بگوید بخم هم حضور فکر و بفرستد آنرا برای ظالمی یا جاری پاره پاره گرداند و او را بر هر که فتنه کند  
بدان اطلاع و انکشاف غیب منکشف گردد بر وی در کتاب او را و گفته شده که جمیع بودند که هر روز بمقتل هزار بار میگفتند تویی  
دیگر بے هزار بار و گفته آن باشد از ده هزار دیگر کمتر نباید بمقتل هزار بار گفتن آنرا خالصتست مشهور بود که در روز اعلان و در بهشت  
فانده چون در کتاب و سنت امر بیک کرده اند دیگر برای آن است و دلیل احتیاج نباشد و تلقین مشایخ را تا شریعی علم است  
و ایشانرا سندی هست که آنحضرت صلی الله علیه و سلم تلقین کرد مر علی مرتضی را در وقتیکه پرسید مرتضی کرم الله وجهه چگونه تذکر کنم  
یا رسول الله گفت بشین و پیش هر دو چشم خود را و بشنوا از من آنرا سبب یاد پس تو بگوئید بار تا من بشنوم از تو همچنین تلقین کرد  
رسول خدا صلی الله علیه و سلم علی مرتضی را و تلقین کرد علی مرتضی حسن بصری را رضی الله عنه و کرم الله وجهه تا آنجا که منتفی شد سلسله

## خاتمه

محبت حسن بصری رحمه الله علیه با امیر المومنین علی رضی الله عنه کرم الله وجهه و تلقین ذکر از مشهور شده است میان بعضی  
مشایخ طائفت از شاگردین زمان و سکین علماء و محدثین را در این سخن است و در هیچ کتاب روایت حسن از علی نیامده و شیخ  
نجم الدین کبیری نیز در اجازت نامه خود که یکی از اصحاب داده گفته است که محبت داشت معروف کرخی با داود طائی و گرفت از وی  
علم طریقت و صحبت داشت و او دانی حبیب نجفی را گرفت از وی علم طریقت و صحبت داشت حبیب نجفی با حسن بصری و گرفت  
از وی علم طریقت را و صحبت داشت حسن بصری همایه را گرفت ایشان علم طریقت را از حبیبیت رسیده اینست بعضی مردم  
محمودند محبت داشت حسن بصری علی مرتضی را رضی الله عنه و کرم الله وجهه این بصیحت رسیده و الله اعلم لکن ذکر فی فضل الخطاب شیخ جمال الدین  
سید علی در بعضی رسائل خود اثبات محبت حسن با علی بقیاس عقل دلیل معقول نموده و ثابت کرده که حسن بصری در مدینه بود پس چه احتمال  
دارد که امیر المومنین علی را در بیافته باشد حال آنکه هر روز به مسجد رسول الله صلی الله علیه و سلم نماز حاضر میشده باشد و در جامع الاحوال  
گفته که ولادت حسن بصری یکصد و دو سال که باقی مانده بود از خلافت عمر بن الخطاب و دید عثمان را رضی الله عنه قدم کرد بر بصره بعد  
از قتل عثمان و بعضی گویند که ملاقات کرد بصری علی رضی الله عنه یکصد و هشتاد و دو سال که باقی مانده بود از خلافت عمر بن الخطاب و دید عثمان را رضی الله عنه قدم کرد بر بصره بعد  
بوده تا آمدن او بر بصره علی رضی الله عنه باز آمده بود آهسته و احتیاجی در یافتن او علی را بر بصره نیز نقل میکنند که دی کرم الله وجهه بر بصره  
آمده و قصاص دو عاص را به بر خیزانید الا حسن بصری که جوان بود و حضرت امیر حمزه از وی پرسید که جواب داد پس السلام داشت  
و او را باین طریق حکایت بدید حسن بصری علی را و او را ثبوت پیدا میکنند تلقین ذکر را کافی است بدین و محبت او را چنانکه در حدیث و روایت  
بجستند هم امتداد محبت با شیخ الله اعلم

الرسالة الحادیة والجسور تذکیر اهل الذکر بیان فضیلة علی الفکر

الشهد و سلم شیخ ابو عبد الرحمن سلمی رحمه الله علیه فرمود که در فکر سرده حال بزرگ اندر هر یکی از این دو آداب و احوال متفحص است  
 که راز است شرح و بیان آن آنچه در دل من می افتد آنست که در بزرگتر درجه وی بالاترست زیرا که ذکر بنده مرغانی است متعجب  
 و مستلزم ذکر خداست بنده را فاذا ذکره فی ذکر کم و نیست هیچ حالی که اثبات کند بنده را از جان حق مانند آنچه بزرگان گفته است  
 حق تعالی او را ببلان حال مگذرد که محبت کفر فرمود و بجهت شایسته گفتند بفضل دوست و دشمن وی تعالی مرا ایشان را  
 دوست داشتند ایشان مرا و را و بفضل یاد کردن او مرا ایشان را یاد داشتند ایشان مرا و را یعنی محبت و ذکر حق مر بنده را ساقی  
 ست بر محبت و ذکر بنده مرا و اگر گفت بنده مسکین بکارنده این حرف و حقیقت حال چنینست که دشمنی گفتند چه مرجه از این حق  
 است تعلیم است و از این بنده حادث و حادث از قدیم پیدا گردید و زوی بوجودید و بکنین و نکردن محبت حق را بالاتر از محبت بنده  
 در آیت محبت و تقدیم نکرد بنده مرحق را بر ذکر حق مر بنده را و از آیت ذکر نماند باید و آنچه ازین در دل بنده میرزد آنست که محبت از صفات  
 است و ذکر از احوال نخست بجا و به محبت حق بنده بآن جانب کشیده میشود و بوجود محبت مشرف میگردد پس از آن ذکر میگردد  
 پس حق تعالی شک و یگوید و جزای ذکر وی میدهد و او را ذکر میکند و محبت بر محبت می افزاید باز این محبت باعث برافزونی  
 محبت دیگر میگردد و همچنین این سلسله میرود تا میرسد به محبت می افزاید گفت شیخ ابو عبد الرحمن سلمی پرسیدم با علی دقاق که کدام یکی  
 تمامتر و بزرگتر ذکر یا فکر پس گفت ابوالی و دقاق شیخ را درین باب چه در دلی می افتد لغتم تر و من ذکر کردم و گفت است زهره حق سبحانه  
 و صف کراهی شود بنده که وصف کرد و نمیشود بگذرد و لا بد آنچه وصف کرده باشد بدان حق تمامتر و بزرگتر باشد آنچه وصف کرده شود بدان  
 مخلوق پس استخوان کرد شیخ ابوالی دقاق این کلمه و بنزد حق سبحانه نام کرد کتاب خود را و فرمود و بنزدانیک بنده که فرمود بنده از ذکر  
 مبارک از زمانه گفت شیخ ابو عبد الرحمن سلمی مرزگران را احوال است یکی ذکر کسان است و این حال بزرگترست که همیشه خدا را زبان  
 یاد میکرد و باشد و زبان نام وی را نکرده و فرمود پیغمبر صلی الله علیه و سلم که خواندنی داری و نیازی در زبان تو تر باشد بنده که خدا بجز آنرا  
 و لا بد چون سواره زبان بنده که حق جاری میباشد از ذکر جزوی باز دارد و دیگر ذکر قلب است و آن تصفیه است از جمیع  
 جو جس و مواد و خواطر کفر و موی آید بر وی و بر بدن انگشتان و بر آوردن آردل از جهت مشغول بودن وی بنده که رسید وی و تحقق  
 و ثبوت وی بدان و این ذکر آلاء و نهای حق است پس همیشه پاک صاف میباشد دل بنده که حق و دنیا ذکر سر است که چون تصفیه  
 کرد دل را صاف گشت باطن از هر کدر و خلاف فرود نیاید بر سر وی فرود آید و از خواطر مکرر آنکه بیاید از ممل و مغلوب بحقیقت ذکر  
 پس کویچ کند بر گردد از آن گفت کاتب حروف پس گوید ذکر سر اثر و نتیجه ذکر قلب است که چون قلب تصفیه کرد صفای سر حاصل  
 شد سر لطیف است فوق طلب دوام ذکر حقیقت که بعضی در لیثان اثبات کنند همین اتصال سرست بیارده خود و ذکر قلب حکم قلبی که دارد  
 بر یک حال باشد چنانکه گفت حافظ دوام وصل میسر نمیشود تا شایان کم التفات نکال که آکنند شیخ گفت دیگر ذکر روح است  
 و آن ذکر است که فانی میگردد و ذکر از صفت خود برودیت ذکر خدا پس باقی نمی ماند مراد از ذکر و نه حال نه صفت و ذکر مرشاده  
 میکنند ذکر حق تعالی مراد پس بجهت مباد و فانی میگردد از رویت ذکر از جهت علم و ی با نکره ذکر حقیقتی سابق است بر ذکر وی  
 مرحق را و غالب است بر وی پس میگوید و می باید که کجا مقابله تواند نمود و ذکر معلول حادث بنده که قدیم سیکله لم یزل و لا یزال است  
 و اما انکار پس مختلف تفاوت اند متفکر است که تفکر میکنند و آنچه میگذرد بر وی از جماعت و محامی پس تفکر میکنند در وقت خود

و عجز از ادای حقوق وقت و مواجب آن و متفکر است که تفکر میکند در نعمت های خدا و او دوام لطف و تواتر احسان و تقوی خود از رسیدن  
 لشکر آای حق سبحانه و درمی باید که لشکر ناقص حادث به گزینی رسد بفضل احسان کامل قدیم وی تعالی که بر دست و مکی دیگر تفکر  
 میکند در ساقیه ازل که چه گذشته است و دیگری در عاقبت کار که چه خواهد شد و یکی دیگر فکر میکند و حیران میگردد و آیه های صبح  
 الهی چنانکه فرموده متفکران فی خلق السموات و الارض و یکی فکر میکند در رضا و محتاج پروردگار غنی و تقدس و متولد میگردد از فکر در مصالح  
 معرفت و در آری سنگ دور و بعد رغبت او بر عیاری بهایت و امثال آن و در آن انواع فکر بسیار است و اکثر آن راجع باحوال نفس است  
 و خواب و بیداری و غفلت و بیداری آن و تفکر و فکری که در احوال وقت خود در اکثر احوال و متفکر در نفس است که فکر میکند در  
 ذل و اوقات و می ذاکر حبس حق و مستغرق در مطالعه و مشق و در غیر نظر بر نفس احوال و می چنانکه فرموده انا حبس من مذکری  
 و ذاکر فراموش نمیکند و فسر خود را نیز که ذکر وی در آنچه مشاهده میکنند و ذکر حق مراد ارس نانی میگردد و از همه اوصاف باستقراق  
 وی در بین فانیس میباشند این ذکر ذکر حقیقت انا تفکر جوع بند است باوصاف خود و مشاهده و فانیس خود و گفت میفرمود  
 علی الله علیه و سلم تفکر کنید در آای خدا و تفکر کنید در ذات خدا پس است بر متفکر راه تفکر را در ذات و بنوعی مراد کرده ذکر در آن و فرمود  
 و ذکر الله ذکر اکثر ارس اگر در تحقیق راجع بذات حق است زیرا که ذکر نتیجه معرفت و محبت است پس فرمود در راه ذکر و نگار آنکه  
 در رفته است در محبت وی بر فوق است در حاکم سوزانم کرد و باز گرداند بجان حق و حالی که چون و در گردد باز گرداند باوصاف  
 نفس ذکر چون ضعیف بود اهلاد و هم بود چنانچه فرمود و زانوی ربه ندان چنانچه فرمود پیغمبر صلی الله علیه و سلم افضل اندک زنی و ذکر حقیقی نمی باشد که ناشی  
 از فانی معرفت است پس بر هر حالتی که ذکر وی در آن معرفت مثل تشریف است و ذکر بغفلت موجب لعن است سر  
 صاحبش را و متفکر همیشه در مطایبه نفس و وقت و حال خود و زیادت و نقصان است و می سبب نفس خود میکند پس وی در محل توبه است از  
 تقصیرات و تکرار نعم و غایت آید بر ذکر معرفت حق و ذکر نفس نانی گردانید و از جوع بنفس احوال نفس تا آنکه نانی گردانید و از حق  
 اندک معرفت مذکور و تا نیم گشت و از بیست و میلان تا بجای رسد اگر و این گردانید زبان را تا آن گردانید گفته اند عجیب آن کسی که  
 ذکر گوید خدا را و نشود و دهان را بجز از توبه متقبل فکر نوری است که میراند اندل همت غفلت را و می آورد بقیق ذکر و ذکر نور روح است  
 و موجب صفائی وقت و چون صاف شد ذات مشابهه تقدس غیب را بنور روح و صفای سر و در آید و حضرت و باقی ماند بر وی محل ضمیمه  
 و نه استجاده و ذکر الله اکبر یعنی بزرگ تر از آنکه باقی گذارد و بر ذکر چیزی را از وی و بنده چون متعلق گردد و در ذکر ساقط میگردد از وی و صف  
 سوان حاجت و قول پیغمبر صلی الله علیه و سلم من شغف ذکر عیسی مستلکی اعطیه افضل مما اعطی السالکین اشارت بدانست و مرتبه دیگر است  
 که از ذکر خود بیشتر متغنی گردد و بنشاید ذکر حق مراد را با جمله ذکر فکر هر دو حال و شریف جلیل باشد و در اتم و اعلی و اصفی است گفت کاتب  
 خود این حاصل خلاصه کلام شیخ ابو عبد الرحمن سبکی است و پیچیده فحی در آید از آن نیست که فکر مقدم کار سلوک است و است حصول توبه  
 و انابت و اصلاح نفس و تلبس است که معنی و قابل آموخته میگردد و اند حقیقت سالک لطیفه باطن او را برای تنویر تحقیق بذکر الهی اطمینان قول  
 حق جل علی ادم یتفکر و ادم نیز بطوری تحصیل حال اول است و قول وی سحانه الاید کر الله تعالی القلوب اشارت بحال ثانی و سالک  
 در حال سلوک میفکرت و ذکر توبه و ذکر سبب صفاء نورانیت و ذکر اگر گردد و باز فکر پیش معرفت شود و از معرفت محبت باعث بر نگر گردد و همچنین  
 تأیید و از ذکر فکر چله ندارد و اشارت بیست شوی نیز آن میخاید گفته است که انقدر نفیتم باقی فکر کن به فکر اگر جامد بود و ذکر کن

و مانا که کلام شیخ در ذکر است که متباین مقام سلوک و آفرین است که نماند از اول از کل اسوه است و الا در هر مرتبه ذکر الله حاصل است و در فکر نیز ذکر موجود است و توبه و انابت و محاسبه و رغبت و در سبب و بریت آلا و شکر و بیت تقصیر در آن کفایت  
اثرات نکو و محال و موار است همه جا ذکر است تا گفته اند که اشرف و افضل ذکر حق است در امر دینی و اتمثال آنها و بر هر چه  
برای خدمت نیت ثواب کند ذکر است چه معنی ذکر یا در آتشن خدا و دیا و کردن مرا و راست و عمل شیخ علی متقی علی رحمة الله علیه در علم  
بیم از شیخ ابن عطاء الله اسکندی در مفتاح الفلاح می آرد که ذکر غلام یا فلق است از غفلت بسیار بدوم حضور قلب  
باحق و توبه و اسم نه که راست بدل زبان و بر ابر است در آن ذکر الله یا هفتی از صفات وی یا حکمی احکامی یا باطنی از افعال و  
استدلال کردن بر چیزه از آن یا دعا یا ذکر رسول و انبیای او یا ذکر خدا و عسکان و ادبیای او یا هر که انساب کرده بوی نزدیک جسته  
بوی بوی از جود و سبب از اسباب فعلی از افعال بقرات یا ذکر یا شعر یا غنای یا حاضر یا حکایت پس مستحکم ذکر است و فقیه ذکر  
ست و در سبب ذکر است و مضی ذکر است و اعطاء ذکر است و تشکر در عظمت جلال حق و عز و جلال جبروت و آیات وی در ارض  
السموات و فی ذکر است و انتقال آید و با و دوی یا زنده نفس از دوی وی ذکر است و ذکر که بی زبان بود و نگایت  
بدل نگاهی یا اعضا و گاهی یا سران و گاهی آینه گاهی نگاهی نهان و ذکر که مال است که جامع و در هیچ بن مرتب اجتناب از عارفان  
گفته اند که ذکر هر صفت نوع است بدست و پا چشم و گوش دل و روح و زبان ذکر بدست یا در آوازه و ضعیف است و ذکر چنان فتن  
زیارت علماء و اقربا است چشم دوام بکار و گوش استماع کلام حکماء بدل القطع از افشاء انابت بدار بقدر روح اشتیاق برودت  
و نقاد بر زبان تلاوت آنچه منزل است از سما و آنچه مستجاب است از دعا و فی الحدیث من طاع الله فقد ذکر الله و ان قلت سلمه  
صیام و تلاوت القرآن و من طعی الله فله یذکره و ان کثرت صلواته و صیامه و تلاوته و التقرن روحا طهره من دنائت و الله اعلم

الرسالة الثانية والخمسون للعقاصم بحبل الصبر والشبات عند اجتماع ابا اللذ والشهوات

الله و رسولہ حق و جل علاہ و جمع افعال ماضی و معین با اختیار و تخیل و توحید و ششم رجب ملائمت محبت اسامیت آن و بلند رسید دیدہ  
 را منور و دل را سرور گردانید آن جز انتظار و تدم مرتب نوم آن و بلند پیش نهاد وقت نیست باید کہ خبر آنچه در اختیار باشد با حکم  
 صلاح دید وقت ناظر و توقف باشد ازین عظمت مانع نماند کہ زیادہ برین طاقت برداشت باز فراق و رقت باطن این ضعیف  
 نمائندہ است دریافت صحبت این فقیہ را مقصودم دارند تا بعد ازین چه وقوع شود بعد از معلوم وقت حال آن سائنسدان و مال خواهد بود  
 کہ آدیان در طلب خواہش مقاصد و مطالب دنیا و مآثر و آن با مقاصد دینی چند قسم اند از آن خود نگویم کہ مسلمان اگر چند ضعیف  
 الایمان باشد از محبت دین و آخرت خالی خواهد بود و نقادانی کہ بہت این مقدار است کہ جماعہ در طلب دنیا چنان غالی و مہملک افتادہ  
 کہ بہین را مقصد مقصود پنداشتہ اند و غنہ دین و زیان زدہ گی آن فارغ نشستہ اند گویا علم بدان ندارند خود با علم دین و کمال طائفہ  
 دیگر علم بدان دارند و لیکن در وقت معاملہ غلبہ شہوت و هجوم نفسانیت آن علم چون ضعیف است و بر حد یقین نرسیدہ است  
 درمی مانند آنرا فراموش میکنند و از دست میدہند بر او شکر کردن چه حاجت است غلبہ آند و شہوت برآوردن چنان غالب افتادہ  
 کہ دیدہ و دانستہ در دام می افتد چنانچہ اشارت و اعلمہ الله علی علم بدانت و حکمت ابتلاء الهی توای نیز آن فضاے آن کردہ کہ



که دنیا را متاع آرزو دیده و دل آدمیان زیب و زینت داده است که حکم طبیعت بی اختیار با خجانب میروند و در حدیث آمده است که الدنيا حلاوة خضرة فرمود دنیا شیرین و سبز است یعنی شهوت او را باطن لذت و در ظاهر رنگین زیرا اعتقاد است اینجا باید الهی و نصرت و اعانت وی سبحانه در کار است که از آن نگاه دارد و از گرفتاری و در دام وی افتادن باز دارد و با ریختن و رسم یکی عصمت است که خالصه انبیاء است صلوات الله و سلامه علیه که معصیت و خیال با سوء حق و میل بدان را با ایشان راه نیست و سدی در میان است و دیگر حفظ است که آفرای اولیاء و دوستان حق ایشان میکنند که اگر چه خیال معصیت و میل با سوء راه باید اما از تعریف و غلبه سلطان آن محفوظ دارد که آن عبادی نیست لکن عظیم سلطان قسم دیگر آنست که بعضی معصیت هم میکنند و گرفتار شوند اما لطیف الهی ایشان را بتوبه و استغفار از آن برآورد و احب الله عبدا لم یفرغ ذنبه اغنیه دارد مقصود و مصدق این معصیت آن بود که بعضی از مزایای و مباحات عارض وقت آن سعادتمند شود الحمد لله که از آن محفوظ ماند هنوز هم اگر چیزی از آن خیالات حکم طبیعت یا بافتضای تکلیف بعضی دوستان و یاران مجازی پیش آید بدفع و رنجان پیراخته و در بر سلامت و استقامت استوار برانده نمون نعمت و کرامت الهی باشد که نعمتی و دوستی با امر از عافیت فراغ و سلامت و به تعلقی نخواهد بود و زیاده بگوید اعتقاد این ضعیف بر قابلیت استعلاء آن سعادتمند همیشه بود و آن چون اثر آن معاملات یک نوع ظهور نمود آن اعتقاد ثابت در این گردید حق تعالی شمار ایام آن دارد و پنجمین آن توای فرزند امیدوارم آن باشد آنچه آرزو این ضعیف از شماست آنست که این سلسله غربت و نامرادی و مسکنت و بچارگی و قدح الطبی و قدح انسانی را به حق سپری خود مرتبه بلند است گمان آن تو انعم بر دشمنان و بر یاران و آنچه از کار اند دست این فقیر نیامده و حاصل نشده و ناقص مانده از دست شما بیاید و شمار حاصل شود و کمال یابد که وجود و وجود ثانی و الد است بلکه عین و بود است اگر توفیق یاری دهد و براه ترک و تجرد و زهد مطلق بسوی آن خود سعادت گیری است و لیکن از تاب حوصله بشریت کمتر مردم بسیر و رست باری اگر آن نباشد از ترس و تها که مشوش وقت باطل پریشانی حال گردد خود را نگاه دارند و آید اینست باقی از قضاء و قدر الهی چاره نیست این دعا را لازم وقت خود دارند اللهم انی اعوذ بک من جهل العیال و ورک الشقاء و سوء القضاء و شتمت الاعداء و این دعا نیز که در ای کلامی از آن زبان زد وقت و زیاده های این حقیر است اللهم انی اعوذ بک من الخور بعد الکل و من الشقاوة بعد السلاوة و من القطع بعد الوصل و من الرد بعد القبول و من الخيبة بعد الرجاء و من المن بعد العطاء و این دعا اللهم احسن عاقبتنا فی الامور كلها و اجرنا من خزی الدنيا و عذاب الآخرة خدا میداند که در ایام سابق که این خیالات و احتمالات فائده شما بود چه مقدار قبض بر حال این ضعیف مسلط بود آن دوقی و فراغی انبساطی و بر باطن می یابد که زبان فقیر از آن کوتاه است بر زمین باشند و از پروردگار خود را صنی باشند و امیدوار باشند پروردگار توانای ابواب خیر مفتوح دارد و آن درین باب منصرف نیست سگ گردی بسته شد باید که گری کشاید و زیاده درین باب چو گوید قلم رایه تکلف و زور نگاه میدارد اگر سرد بد میرود تا آنجا که می برسد پس کنم مرطوبان را این بس است بانه که در دم اگر در ده کس است این را باعی امام احمد غزالی قدس سره در اثنا این نامه بر ضمیر جلوه گر شدی بود با منیافت چه نوشته شد در مایه ای که تا یکند به ریاضت خواهد که کان یا بر نظام کانت خواهد که احسن و جمال روز گات خواهد که آن باد تو که آن نکارت خواهد که و العاقبة بالخیر

# الرسالة الثالثة والخمسون توبة الوداني الاعالي بالخوف السكوت حقرة الابالي

الله ورسوله آه از استغفای دلبر آه ۲۵ که کز تعلیم بسته بر کونین راه به عجائب گاهی است دم نتوان زد گاهی میخوانند  
و میرانند و تانی دیگر ناخوانند، میدهند و میبرسانند و خاکند در عالم ظاهر گفتند که صاحبان گاهی بدشنامی میخوانند و گاهی بدعائے  
بر بخند امر کرده اند که دعا کنند و بخوانند اگر نکلند و بخوانند در معرض عتاب خطاب آیند و چون بخوانند بنالند التفات  
نکنند و پیرستند که می نالد و چه میخواند بلکه بے ادبی و گستاخی نسبت کنند اگر زخم زبانش نشتد بابرانگیزد و در طلب نشینم  
بکینه بر خیزد و این قوم را در خواستن دعا کردن و در طریق است گره های بخوانند و زبان خواش مطلق بستر اند و گویند هر چه شدی  
است میشود خواستن چیست و حمی دیگر میگویند که چون میفرمایند بخوانید بخوانیم چه صورت دارد و میفرمود اومی خواهیم اختیار بدست  
اوست و بدیدانند به از بخوانی معلوم میگردد که اگر بخوانند از این جهت بخوانند که میفرمایند که بخوانند درین صورت اگر بخوانند حکم کرده یا  
و قوی دیگر مزاج وقت را می شناسد که درین وقت باید طلبید و در وقت دیگر خاموش بود و میگویند که بعضی از خاص مقرران را می  
شناسانند و میدانند و می دانند و می نمایند که تقدیر چنین رفته است و این سد نیست و این ناشدنی درین صورت عاها نه است شن و ناشد  
هم تقدیر الهی است عا اگر بخواند بود از برای انظار عزت و کرامت این بنده و حکمتها نمی دیگر خواهد بود و حقیقت همین است که بعد از  
دعا چیز حاصل میشود نه آنست که تقدیر بخلاف آن رفته است و بدعا آن تقدیر تغییر یابد چنانکه در احکام کونک و سلاطین دنیا بنظر  
ملاحظه هر چه هست همه تقدیر الهی است و عا نیز تقدیر اوست گاهی اینچنین تقدیر رفته دعا کنند یا نکنند و خوانند یا نخوانند  
این کار شدنی است و گاهی این چنین رفته که اگر دعا کنند شود و اگر نکلند نشود و درین صورت هم دعا وجود می آید هم دعا بدست  
می آید گمان میشود که این دعا دعا وجود آمد بدعا نیامد با دعا آمده باین معنی گفته است که بخت و جوی نیاید کسی مراد دلی به  
کسی مراد یابد که بخت وجود دارد و گاهی تقدیر بوجود دعا رفته نه حصول دعا درین صورت دعا وجود می آید نه دعا و شاید جاری  
و ثوابی بر دعا مترتب گردد و آن نیز در تقدیر و مشیت اوست اما چون فرموده است که من ضایع نمیکتم علی بیخ عمل نکنند و الا  
جرم دل بوده او بر بسته امیدوار یابد بود که وعده او صادق است اما آن نیز بر روی واجب نیست که اگر نکلند گویند چرا نکرد  
درگاه لا ابالی که میگویند این معنی دارد و شاید که درین وعده قیدی و دشمنی باشد که بران اطلاع نداده باشند از اول امید می آید از  
ثانی بیم می آید و هم مقرران درگاه در میان امیدو بیم راه میروند که الایمان بن الخوف و الرجاء آنها که خواص در گه تکلیم اند  
و هست ز دگان عالی تسلیم اند تو میدوش که رحمت حق عالم است به مغرور مشوک خاصکان در بیم اند این سخن دور و دراز میرد  
بجا با سر میکشد که آنجا سر میرود صد سر درین راه از پے کجوف میروند به پیشار باش دهان سرخو را یگان مد و نور بارگاه  
حضرت سلطان سخن گویند و در کوی اختیار بدست زبان مد و از دل بر سر هر چه بگویند همان بگوید تا مشورت بدل نکشی دل بدان مد  
دل کم اگر زباده توحید مرست شد به پیشار باش در کف دل هم عنان مد به بیرون در خلق بر آئین خلق باش به کس را بسو  
رازد و درونی نشان مد به صد سر درین راه از پے کجوف میروند و خاموش باش دهان سرخو را یگان مد به ایگان باید آورد  
و خاموش نشست و هر چند بگویند یا بد شنید و بجای آورد و گرد و دید و دم نزد و چون و چرا نمی تواند صاحبان غائبان تسلیم

و گردن نهادن چه چله است ۵ مزن ز چون در اوم که بنده مقل: قبول کرد بجان هر سخن که جانان گفت: مسلمانی نیست  
باقی همه گمراهی است و آدرگی و این کاری سخت شوار است آنکه گویند مسلمان بودن از همه مشکل است این معنی دارد اللهم  
ثبت قلبنا علی الایمان بر زبان آمدن این سخنان لافاطل که بے اختیار قلبه جوش درون زبان آید غارتی آن روز است که حکم  
جلبت بشری دلفر مود بعضی بزرگان بالای منبر بر آمد و فریاد باز داد و بنالید و باران طلبید و هیچ اثری بران مترتب نشد شرمندگی  
در گریبان خجالت کشیده فرو آمد: ناگناه گاران: از گون بختان چه آید چه کشتاید جایی است که از شوی خواش: دعای  
ما آنچه باشد برود چه جایی آنکه آنچه نباشد بیاید و بزرگی دعا طلبیدند گفت این بس نیست از شر دعای من ضرری بشما  
نرسد چه جاست توقع خیر و بد نفس میگوید که وی تعالی مسیح است و بعیر لطیفه خیر و جواد و کریم باز سبب توقف چیست  
جوابش آنست که هم چنانکه ای سخنان این صفت دارد قادر و مختار و جبار و قهار و عظیم و حکیم نیز هست شاید که در اینجا حکمتی داشته  
باشد که نفس آن نیز خلق رایج است و رطوفات محمد شیخ نصیر الدین محمد قدس الله سره العزیز نوشته اند که یکبارگی ایشان را  
باستقار طلب باران بیرون بردند و باها کار کردند و بنالیدند و زاری نمودند هیچ اثر آن ظاهر نشد چون بمنزل باز آمدند باسید  
محمد گیسو در از عشتیاز و محرم را ایشان بود فرمودند سید دیدی که امروز با ما چه معامله کردند خلق ما را چنین و چنان میگویند  
میدانند هر چند نالیدیم هیچ خریدند و نیز مینویسند که آخورد سیرایت خوانند که در فلان کوچه مخفی است از وی باید دعا طلبید  
مخفت چه باشد مردی بود از مردان راه که خود را چندگاه بغیر غافل مستی وقت در لباس مخنشان می نمود و این قوم تابع حال بیبا شد  
چون در غمی بینند که کار مردان نمی کنند و کار زنان نیز از ایشان نمی آید خود را مخنث صفت می یابند که مردانند و نه زن اند و  
بچنان مینمایند ۵ تا در دره عشق کار مردان نمی: ز نه بار دم از صدق محبت نه زنی: مردان همه در دعوی مردی چون زن اند: تو خود  
چیزی ندی که نه مردی نه زنی: بعضی که در خود اثر شرک بت پرستی و دوئی می یابند زاری بندند خود را در صورت مشکان زنارند  
می نمایند تا اتفاق نشود ظاهر و باطن برابر نمایند معنی در شرع جائز نیست و حکم شرع لغو است اما با دیوانه پیهوشان و بیخودان  
چه توان گفت کلام الجانین لیلوی و لایمردی القصد نزد آن مرد رفتند و به قصه رسیدند این طور کارخانه هست چه توان گفت  
و چه توان کرد شکایت این خال نزد بعضی یاران کرده شد گفتند که نزد ما ذوق آن فریاد با و نعره با که شما دیدید از دج و نعمت و  
حصول باران کم بود عنایت ینمایند تسلی میدهند و حقیقت حال همان است که آنچه نه حقیقت بر آید گره ازدل نمی کشاید و من  
لم یکن لوصول اهل فکل احسانه ثوب استغفر الله و اتوب الی الله و لا حول و لا قوة الا بالله لا اله الا الله محمد رسول الله  
صلی الله علیه و سلم علی آله و صحبه و اتباعه اجمعین بدها طریق الحق و محی علوم الدین

شر

## الرسالة الرابعة والخمسون في كبريائيل المجاهدة بان المكاتبة عين المشاهدة:

اللهم كما نعمت فزدو كما زدت فادم و كما اومت فبارك عايت و در غایت ایجاز و جامعیت ترجمه بار  
خدا یا چنانکه انعام کردی و مخصوص گردانیدی بنده خود را بنعمتهای قاهر و باطن زیاده گردان نعمتهای را و بکارها را از کمی نقصان و چون  
زیاده کردی باقی و پائیده دار و این ساز از نیستی و زوال و چون پائیده داشتی برکتی ده آنرا و سعیتی بخش دران و حقیقت طلب

توفیق شکر که سبب مزید نعمت و صرف آن در مرضیات حق که حقیقت معنی شکر است و صدق نیست و خلوص طوبیت که شرط  
قبل همه کارهاست کرده است و بی این معنی مزید نعمت و دوام قربت و حصول برکت صورت نه بندسته اند برین جاریست  
که وجود و عدم اشیا را منوط و مربوط با سیاق ساخته و تمامه کارهای خلق را بتقدیر و تدبیر خود پرداخته سبب افافه نعمت  
فصل است و ایجاد سبب نیز بفضل همه فعل اوست و الله ذو الفضل العظیم اینجا معنی همه از دست که آن روز مذکور بود  
درست آید حق جل و علا آن نیک بخت دارین را بزیاد نعمت و پابندگی برکت مخصوص گردانید حضور وقت دروشتانی دل  
و نشاء سینه و قوت باطل و سلامت ظاهر و دولت دنیا و سعادت آخرت و خشنودی حق و سفید روی نزد خدا و رسول که اصل  
در برابره عزت و قبول است پائیزه دارد علم شریف حیثه خواهد بود یا آنکه نسبت کمال انسانی را در طرف است و نعمت  
دارده بروی دو قسم است ظاهر و باطن محسوس و محقول و صمدیت و معنی و خلق و دنیا و آخرت خوشا سعادتمندیکه  
از هر دو محلول و در هر دو دریا و در هر دو خانه از وی ظهور گردد کمال جامعیت اینست و نشان این جامعیت در زمره ملک و امرا  
آنست که چنانکه مدارج و مراتب و دولت حسی و جسمانی بلند گردد پایه پیاپی ترقی و عروج بمصاعد و مراتب کمال عقلی روحانی  
تسلط و قرین آن گردد الحمد لله نشانی ازین کمال در احوال شریف مشاهده افتاد اللهم زد و هنوز آنچه معلوم شود از حد یکی و از  
بسیار اند که خواهد بود و نعمت این تفسیر برگردن کوتاهی زمان صکت است که محال سخن رانی و همزبانی تنگ بود انشاء الله  
صحبت محتوی که سبب حصول آن صدق توهم و قرب رابطه محبت است و راه رسیدن بدان ارسال مکاتیب است  
تلافی این تفسیر کند مکاتیب را نصف مشاهده گفته اند جائے دیگر اگر نصف است انشاء الله توفیقی اینجا تمام مشاهده خواهد  
بود اگر در ظاهر این سخن نگیرد بد نکته غریب و دوسه نماید چون یک مکتوب نصف مشاهده باشد مکاتیب دیگر که پس آن  
رود نصف دیگر بآید باین حساب تمام مشاهده دوسه نماید و اگر در مکاتبات متوالی و متواتر گردد مشاهدات  
از حد اندازد میرون پذیرد در نظر ظاهر بین چنان دید که در مشاهده کلام و متکلم هر دو حاضرند و در مکاتیب کلام حاضر  
است و متکلم غایب اما در نظر حقیقت بین متکلم غایب نیست حاضر است اما در پرده کلام باین معنی گفته است  
اند و غزل خویش نهان خواهم گشتن و تابوسه زخم برد منبت چو نش بخوانی و در دیده دیگر که از سر حقیقت آگاه بود و در غبطه  
پرده عین پرده کس نماید اینجا سهیم است بیدار گردد اما بحق ناطق ابو عبد الله جعفر صادق سلام الله علیه و علی  
سائر اهل بیت الطهاره گفت ان الله تخلی للناس فی کلامه مقعد امام کشف این ستر است فایم اینجا نکته دیگر است  
که پرده دیدن دیگر است و در پرده دیدن دیگر آنکه پرده بیند موجب است و آنکه در پرده بیند مشاهده آخرین دیدن و  
شنیدن همه در پرده است اگر پرده برافتند دیدن بودند شنیدن است است از پس پرده گفتگو می و توان چون  
پرده برافتند توانی و نه من و این سخن در معنی مسائل کشاده تر ازین گفته شده است اینجا باید نگریست روی  
سخن بسوی دیگر بود و سر بجا دیگر کشید این همه از جوش و روغن و طیفان قلم است که در لایفه سابق عرف کرده بود اما بمقصد  
و خواست سخن را بسخن پیوندد و سخن در مکاتیب بود و در آنکه مکاتیب مورد صحبت معنویت ذکر آن مجموعه که در  
خدمت گذاشته است تقریب یافت که مضامین آن متکفل حصول این معنی است بخدا شکر و حسیفه است و خوب

هم نشینی است اگر چه از لکنت و اعجمیت خالی نخواهد بود اما شاید که در وقتی بمان سخنی گوید که بکار آید و در دل نشیندن آن تزار سائل  
میگویم و نام مکتوبات بر آن نمی نهم که یاد از مکتوبات شیخ شرف الدین بن یحیی میری قدس الله سره و مکتوبات قطب جهری علیه الرحمة  
میدهد اینهم دعوی میکند معنی دیگران دارند ما نیز داریم معاذ الله از آنچه دیگران دارند ما هیچ نداریم بلکه آنچه دیگران ندارند  
نداریم دعوی از ما نمی آید جز شکستگی نیستی نه دعوی نیستی که آن نیز از هستی است نه در راه ماست که در لی بخرند و بس به بازار  
خود فروشی ازین راه دیگر است چه در بعضی منقولها که در عهد طفولیت سرزده بود و گفته شده بود پس عجب نظر خود پسندان است به  
طوره و در مدت آنست به هیچ چیز به خود در مندی نیست که در دلو به خود پسندی نیست به یازمی بنیم ربط سخن از دست  
رفته پس ستم مقصود آن بود که اگر گاهی آن مجوعه را به تصور صحبت معنوی نگاهی میکرد و با شنیدن در نباشد گاهی چه باشد  
و صیت میکنم که یکبار اذلال تا آخر حرف بخور فرمایند که روی بجانب راه راست دارد و در طبیعت انصاف گوارائی دارد و  
اگر اوقات خلوت مجلس وقت و انیس حال سازند و دانی دیگر دلزدگی فرمایند و در زیاده گستاخی خوب نیست عاقبت  
بجای باد استغفر الله و التوب الی الله و لا حول و لا قوة الا بالله و صلی الله علی سید الانام الداعی الی طریق الحق و البقیین  
محمد و آله و صحبه و اتباعه اجمعین بدها طریق الحق و محبیه علوم الدین و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

## الرسالة الخامسة والخمسون تبصرة الاغنياء بالفقير مرات جمال لغنا

الله و رسولہ دل می پسند و زبان می نهد و دست می لرزد و قلم می شکند و کاغذ می پیچد که چه گوید و چه نویسد و از کجا  
و مژنده از کدام راه آید تا بهت و شوکت و جاه و جلال و عزت و کمال آن معلی جناب را اندیشیده و بقیام بهشت  
و ادب ایستاده و بر صفت ذاتی خود که عجز و بیچارگی و ضعف و ناتوانی است نظر افکند و زبان عوف و عادت که در خطاب فقر ابا  
جریان یافته است سخن کند یا بر حسن خلق و تواضع و شفقت و رحمت و نزول از مقام عزت و جبروت که از ایشان در وقتی  
مشاهد کرده است اعتماد نموده و بر رفعت مقام فقر حقیقه اگر چه در آن پایه نباشد نظر افکند به تکلف زبان جرأت و جسارت  
کشاید اگر راه افراط و تفریط نرفته و در بلند پست نیفتاده و در راه میان که خیر الاور و وسطهاست در آمده نزدیک بموضع انفس الامر  
و بیان واقع حکم کند و بوضع دعاء نصیحت و خیر خواهی که سر پای وقت در ایشان است تعرض نماید و اولی بیاید و تازه تر  
مینماید و چون از بسا طرب و حضور و درین تری قدمی افتد و اگر در بزم حضوری بود سخن بر طبق مزاج وقت و حال میگوید  
بیشک مقبول می افتد اکنون نیز ما بعد عفو و صریح سخنی میکند و التکل علی الله بشرحانی رحمة الله علیه علی مرتضی راضی الله  
اعنه و کرم و جبه در خواب دید لکنت یا امیر المومنین سخنی فرما که پسندید بشوم بدان فرمود چه نیکوست مهربانی اغنیاء فقر  
بطلب ثواب در خانه خدا و چه زیباست ناز فقر بر اغنیاء نظر بقدرت و غنای دی قنای روشن است که آنچه حق جل و علا  
از عزت و جلال و مال و منال و فضل و کمال نصیب ایشان کرده است بمقتضای طبیعت اعتیاج و نیاز غیر بر ایدان راه  
نیست چه معنی غنا تو انگری و بی نیازی است و بی نیازی با نیاز جمع نشود اگر تو انگران را رجوعی و نیازی خواهد بود با طائفه  
در ایشان خواهد بود اگر در ایشان حقیقی انداز جهت طلب غنا و نصرت ظاهر تو به و اعداد باطن که کارگر ترازو صد شکر است

و نورانیت بخش کشودل است و اگر در پیشان مجازی باشد از جهت ظهور اثر وجود که مفعول در پیشان آئینه جمال غفای تو نگران  
ست حق باین علایا آن کمال حقیقی و غفای ذاتی که هیچ وجه نقص احتیاج را گرد سرزیده کبر یا وجلالی تعالی و تقدس راه  
نیست عالم را آفریده و بندگان را بر بندگی و پرستش امر فرموده تا بحال و کمال خود را جلوه نماید ظاهر گردد انداخته انداخته است  
ظهور تو بمن است و وجود من از تو به قلست ظهور لولای لم اکن لولاک به صاحب حسنا ترا شمر می یابد که روزی نهان شای  
جمال خود کند اگر چه اصل حسن محتاج آنست نیست اما تجلی ظهور مقتضی آنست حسن بآن ناز که دارد نیاز مند عشق است عشق  
خود سر اسیر نیاز بندگی است نیاز می هست خوبان را بر عشاق و لیکن محتجب در پرده نازده ماهی روم فریاد  
میل معشوقان نهان است و سیرت میل عاشق باد و مد طبل و نقره حسن تر از عشق من آواره شد باندۀ محو غمت  
شهره عالم ایاز را به محبوبان اگر بر عزت و حسن بنا زند به به نیاز می خود بایستند و باغبان اتفاق کنند خود بخود عشق بازند  
میثاق عشق مقدر الطیر جوهر حس است و بجا و به رحمت حسن رسوخ و نیستد و بیتابان بجا می خود می آردن نه حسن خوبان تعالی  
ظهور را بخود میکشد بلکه خود بجانب وی می آید محبت از طریقین است و خود محبت یک نسبت است که از و طاف سر کشید و بر تو  
انداخته هر یکی را نامی جدا نهاده است و در هر طرف رنگی بگر گرفته ناز و نیازی و بیان آورد و است اگر از رنگ دوی و غیریت  
قطع نظر نماید بر سر دوی یک گردد و لیکن لذت در دوی و دانی و نونی است و پدیدایش عالم برای این است که در این تکلف و کرمی  
ساخته آتشاد گنم آن در گریه که تمام غرض و عا بود سخن بجانب دیگر رفت و الحمد لله که بجانب محبت لذت خلاصه  
کار است و دعا نیز ناشی از محبت است و محبت را دو سبب است حسن و احسان هر که حسن دارد و اگر چه اثر حسن او که احسان  
عبادت از نیست یکسے سرمد محبوب است چندین مردم که در آفاق عالم هستند هر که حکایت فضل کمال نشان رازی شوند و بیشک  
بانه محبت در خود می یابد اگر چند اثر نفع از اینها غیر سرمد و احسان است که در محبت تمام شود و کمال پذیرد و مالک تمامه دل  
گرد که آدمی بر محبت منعم مجبور است و حقیقت این هر دو صفت خاصه درگاه حضرت رب را بابت از انچه بر تو می  
بر ذرات موجودات افتاده خصوص بر افراد انسانی که اتم مطالب بر تیونات الهی اند خوش سعادتمند و جزا نیکمندی که ظهور این  
صفت در جوهر ذات وی بر وجه تو موم و کمال ظهور نموده از صفت کمال تکمیل نشان مندر شده باشد قدر نعمت حق باید شناخت  
و وظیفه شکر بجای آورده که شکر سبب مزید نعمت است اگر چه ادای حقیقت شکر در نظر عقل محال است و لیکن نظر و طائف  
شرع که مولی تعالی همها بر بندگان افاده نموده و بر هر نعمتی شکر می بین ساخته است ممکن است سر بخشد شکر فراید سجده به  
پای بخشد رخا و خنده به این در عبادت بد نیست و عبادت الهی هم برین قیاس است و التوفیق من الله انجا نکته الیه است بار یک که شکر  
را بجانب قدس حق نیز نسبت کرده اند و الله شکو جلیل چنانکه بندگان شکر مولی تعالی میگویند و ی تعالی نیز شکر بندگان  
میگوید یعنی جزا شکر ایشان میدهد و سبب مزید نعمت میگردد تبارک الله و چون وی سبحانه جزای بنده  
میدهد از باطن بنده نیز می باید که بجانب حق چیزه را فاعل گردد و آن مزید محبت است پس شکر بنده سبب مزید نعمت است  
از خدا و شکر مولی تعالی موجب مزید محبت است از بنده و بل جزا الاحسان الا الاحسان از انجا محبت و نعمت از انجا جانب  
محبت و خدمت و نعمت دادن نیز اثر محبت است سخت تر از خدمت و داشت و نعمت داد و تو نیز از او دست دار و طاعت







بمزيد الفضل والاحسان والبهم بد كبر من الملايس العرفانية المجربية واللاهوتية باللفظ والاعتناء نصارت لهم حقائق الصفات  
والاسماء باسناد كانت لهم الحقيقة في تحقيق عيوبهم من الحق اساسا واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة لا شاهد لها سوى  
احدية ذاته ولا بينة لها سوى سمائه وصفاته واشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله الذي انعمت به ربنا عليه من تارة الفطائل  
وبه اكرم به الى الدين القيم من غير الاختلاط والافتلال على آراء اصحابه واتباعه اجمعين بدار طريق الحق ومحى علوم الدين لما يعتقد من  
البنان من السبيل الاصل الاكرم والولي الاخر الا عظم عين الايمان وعلم الاعلام كتاب بل كتب لا يحيط بذكره العقول واللام تأخر من بحر  
باطلة الى انهار قلنا انما وجدنا من سلطان علمه ومعرفة الى بلادنا اقواجا والواجب وانما كنت يرى متكررة وفوج تشابهت  
نكن في كل موج در آخرو في كل فوج شوكة اخرى لا يرى الا نظر فيها الا حيرة تدبش وبصار انقلاب دقة تفتح ابواب اسرار الغيوب  
تدبش مطالعها من الباطن كوا من الاسرار واطل شمس المعارف من مطالع انوار فاراد الملوكة ان يقفوه ويدبش  
على آثاره وليقتبس ويستفيد مما امكن من انواره واسراره ولكن يا سيدي هذا العبد منوع من المستطعم بالاسرار والادوية  
بالوقوف على بيان آداب الشريعة في خلال الآثارة وهاتوا شيئا مونا يا سيدي الشيخ عبد الوهاب المتقي القادر على الشد في الحب الخفي  
في ما كتب له من الوصايا وسبب لمن اعطيا قال ودعيته ان لا يتكلم بالحقائق بل يبين للحقائق علم المعاملات وما يتولون به  
من العيوب وقال رضي الله عنه لا يقدم الباطن على الظاهر لا يلتقي بالظاهر عن الباطن وقال كن فقيها صوفيا ولا تكن  
صوفيا فقيها وقال شيخنا ان يستعمل في الدعوة كتب الغزالي كالا حياء ومنهاج العارفين لا كالنفع او التسوية والمصون  
به من غير الله يسبيل تعذيب عبده كتاب عين العبد به نص عبارة الشيخ وصاحبه الغيا بان لا يتكلم الا في ابواب الدين الملمة  
وفيها فيه ترويح الدين وتجديد الشريعة وحفا عنقاد الدين واحكام السنة ولا يخرج عن دائرة الاعتدال وحيط الاحتياط  
والاستقامة ولا يقع في اشعار الوجودية وتاويلات الباطنية مما يوجب الحسرة والارامة فان لم يرضى الشريعة في انما بها  
ودرويات ضمن ذلك اني رايته يوما يقابل كتابا فقلت له يا سيدي ما هذا الكتاب ما اسمه ومن مصنفه قال هذا الكتاب اسمه الان  
الكتاب وذكر فيه الحقائق والاسرار في طريق الشيخ بن العربي تصنيف شيخ عبد الكريم حلي مؤيد اليمن وقال وهذا الشيخ تفسير  
في رسم النادر من الرقيم في تسعة عشر مجلدا بعد حروفه كل مجلد في حرف وقال لقد رايتنا اربعة وخمسة من مجلداته وتكلم فيها  
بلا لسانه الاذنين ويحيي عنه لظائق البيان وقال كان شأنه في التصنيف في اكثر اوقات كان يسبح في المغازات والبراري و  
فقرته وصحابه واخوانه وبناته او شجرة وصنوافيه القاطنين والقلم والدعوات وشيئا من الاطعمة والفواكه والثمار فاذا  
مر شيخ عليه او البها حيران بلس وكتب اوراقه تركها في ذلك المكان وذكر شيخنا رحمه الله ان كان في المركب فرأينا في المنام  
ان جاء نار جل شيخ كبير نوراني فقلنا من انتم فقال انما عبد الكريم الجيلي حيث لا نذكركم فلما اصبحتنا سألنا المعلم عن مكان المركب  
قال لم مسامت وعدن وقربنا الشيخ عبد الكريم بعدن فاستمع امرؤك والكتاب المذكور من الشيخ ليطلبه فتوقف فيه فقال  
انتم يرونه وتطالعونه لا بأس ان شاء الله تعالى بل لمة تفتاد وتروى ودفعوا للسؤال بمعتقد ان لا يعطيه ولا يسبح فيه ثم قال  
باجران في ابد الكتاب وامثلة سموا مجموعته بالسكون كان احذ يقدر على التمييز والتفرق فانظر فيه مبارك والافيه  
خوف الهلاك والعتاب فلم يعطى الكتاب والذات في نذر شيخه ليوافقه من الفتوات الملكية لنسج وكان نسخة صحيحة مليحة

قريب انما فيها فقال تريد ان تخلصوه ويشتره قلت ليسر نشاء الله قال خذوه لابس نان في هذا الكتاب غلوا كثيرة جليل غريبة  
 ولكن بشرط ان لا تقوا في بهيمة ومجانة وتخفون بوجهاه ومن ذلك كان يوصي حين الاعتقال في القوم عليهم وكلما تهم يقول  
 اسلم وسلم واقراني في ذلك كتاب سیدی احمد بن رزوق المسمی بقواعد الطريقة فی الحج بین الشریعة والحقیقة وهو کتاب جلیل بحسب  
 حاجات بین طریقة الفقه والتفقه والعلم والحال لا ینتفع به الا فقیه حنبلی مشرق علی الاحوال وهو فی تحقیق مفید بالاعمال لا ینتفع به بقیة  
 متصف عنده ولاه فی متصف مع ما جدید فاکلا الجانین شیخ کمال العریقین لقد شرح اکثر مفاد هذا الفیقر وترجمه بالفارسیة فی  
 رسالة مسماة بمرج البحرین فی اربع بین الطریقین وكذلك حوت عادة هذا العبد الضعیف فیما یدور من من التصنیف التالیف  
 الرجوع الی کلام الایمة الذین هم جامعا للطریقین المتفق علیهم بین الطریقین علی طریقة توالیف سیدی شیخ الامام العارف علی المتقی حجة الله  
 علیه حمته استمد وقد اتفق للعید من ذلك حتی جاوزت الثمانین طوبی السحیح الله الموفق والمعین یاسیدی قد اقرانی شیخ  
 اکثر فقیه القوم هما سید حضرت سیدی الکتاب الفقه من فاته او غنی فیه مقام التوقف والتسليم لم یاذن بالتحلیف تعظم غیر فی اخذت منه  
 الاجازة ان اتفق صحیحة اهل وطالب صادق ثابت فی الاعتقاد الا یکان لم یتحقق فی ذلك الا ان کان رضى عنه فغیر لیس  
 الشان ان یؤخذ علم المعروف من فیه الکتاب وانما الشان ان یؤخذ بعمل السکر اتباع طریقی الذین فاذا اخذت المرأة وصفی  
 القلب یقع فیه ما یقع ویختلف ما یتكشف بنور الایمان ویفقیه کان البضا یقول واجب ان یصحیح الحنفیة علی طریقه السنة  
 والجماعة فانه الذم جاء من عورده رسول الله صلی الله علیه وسلم والصحابة قال بعدوا استحکمت هذه العقيدة وصحت  
 استقامت بحسب تعذیب علیهم ولا ینفی کلم فیهما اختیاره صیرهم مقسط فی قبولها واعتقاد بان طالعهم کتب القوم واستخدمتم  
 منها محسن مبارک وأنهم بشرط المذكور وهو عدم الوقوع فی البهیمات والوجهات بحسب المقصد وقال فان رزیت فیماتقل  
 من کلمات اهل الحقیقة ما یحتمل فاسر الشریعة عارضه وادارة ذی نسبتها الیهیم واخری بتاویلها وظلیمتها با حکم الظاهر والحق  
 القوم فان لم ینسب الترطیع والتاویل فالا حوط التوقف والتسليم قال شیخ الامام انوار المعارف الیتم القدوسی سیدی محمد  
 بن رزوق رحمه الله فی کتاب قواعد طریقه منی العلم علی البحث والتحقیق یعنی الحال علی التسليم والمقتدین فاذا تعلمت المعارف  
 من حیث العلم نظری قوله یا صله من الکتاب والسنة وآثار السلف لان العلم معتبر باصله واذا حکم من حیث الحال سلم له ذوقه  
 اذ لا یوصل الیه الا بمثل فهو معتبر بوجدانه فاعلم به مستند لا ماته صاحبیه ثم لا یقتدی بل عدم علوم حکم الا فی حق مثله وقال ایضا یفتیر  
 الطریع باصله وقاعدته فان وافق قبل والارادة علی مدعیات تامل اذ یقول علیه ان قبل اذ سلم ان حلت مرتبة عالما وایاتیه  
 هو غیر قادر فی الاصل لان الفساد الفاسد لیه یهود ولا یقصد فی صرح البصاح شیئا ففخاة الصوفیة کابل الا هو ان لا یصلون  
 وکامطون علیهم من المتفقیین برودتولیم ویکتب فطهم ولا یتزک مذرب الحق الثابت بحسبیتهم وله فخرهم فیه وقال ایضا  
 قال شیخنا ابو العباس اعظمی بعد کلام ذکره الجا بدین بوحی من هذا الکلام دما فیه معذور مسلم حاله من باب الضعیف  
 والنقصیه والسلامة یومن الایمان الخافین ومن فقیه شیئا من ذلك فهو لقوة ایمان معذرة التوسع وامرعة علمه مشهده واستواء  
 کان مع فقهه او نور بحسب ما فی القوال من انوار الموضوعة علی اشیء کانت وهذا شیء معروف مقبوم وهو عجیب انتهی  
 وکان سیدی شیخ عبد الوهاب یقول المراد بالنظمية المعصیة بالنور انما غنة وقال التوقف فی عمل الاستبابة مطلوب کزمه

فيما تبين وجهه من خبره ومعنى الطريق على ترجيح الظن الحسن مذمومة عن ظهر معارض وقال قوم ما أدى اليه الاجتهاد حرم به امر  
 الباطن الى الله من ثم اختلف من جماعة من الصوفية كابن الغارض وابن حلاوة الحقيقتي التلواني وابن دواسكين الى الحق  
 التيسر الشريفي وابن سبعين والحاتمي والمراد بالحاتمي هو الشيخ ابن العربي لانه من اولاد الحاتم الطائي وبهذا الشيخ قد اختلف فيه الناس  
 قد يجد حديثا في بعض المواضع في العلوم الحقائق والمعارف موصوفه لكن في طريق الهداية والاتباع غير معروف قال ابن رزوق مثل شيخنا ابو عبد الله  
 القوري رحمه الله وانا سمع قتيلا له ما تقول في ابن عربي فقال اعرف بكل ذم من اهل كل فن فقل يا سائلك عن هذا قال اختلف  
 فيه من تكفير القطيانية قيل في ترجيح قال السلم تسلم قلت لان في التكفير خطا وتعمير بها عاد على صاحبها بالظهر من جهة التبدل والبرهان  
 بجهاته ووجهاته والظاهر علم وكتابه فصوص الحكم فيما يفهم من ظاهره ويتبادر الى الفهم محل التردد والالتباس بلا شبهة عند ذي البصائر  
 والبصائر الوقوف عليه بالتقليد واعتقاد كل باقية بعينه وليس طريقة التصوف مخففة في علمه بالفصوص والفتوحات وتوحيها انما  
 حقيقة التصوف صدق التوجه الى الله من حيث يرضاه الحق وبما يراه ضاده كما هو مقام الاحسان المشار اليه بقوله صلى الله عليه  
 وسلم ان تعبد الله كما تك تراه فلا اسلام الاشارة الى الفقه والايمان واشارة الى الكلام والاحسان اشارة الى التصوف كما جاء  
 في الحديث جبريل باسدي كان في الذي من الفقهاء الواعين العاشقين وكان كاسمه سميغا قاضيا لا غبارا باخبا لا تاركان مشير  
 التوحيد توحيد الوجود وقادر في الله المذوق والمشهود كذات طه في تجرعه وكان يرضى من شدي حانه ومقاله بكت ذوال في اذان الصا  
 فادخلت في ميدان علم الظاهر بتفصيله وتبسيطه في شيء من ذلك فزال ولكن لما كان دخل في القلب من  
 ادراك من بعد الصبا استقر في الباطن بحيث لا يقبل السوء الخفاء الجدي في باطنه وشاهد على التوحيد انه ليس في الوجود الا الله الواحد احد الشهود كل  
 ما ظهر منه يربط به الوجود المشهود لا يعقل عندي سوى الله انما يقوم بقولن به طور دراهم العقل لكنه عندي بحكم الانصاف والاتصاف هو الحق  
 الشايت المعقول شهد باطني فاذا يكون سوى الله وكان الله لم يبين مع شيء ممن اين جارسوا وما كان سواء ما به التمكن معا في حدتها  
 فظهر فيها الوجود الحق من الحق سواء يقول يا سبحا الاستشهاد بظهوره فيها وتماثلها به سبيل عباراتنا شتت حسنات احدها  
 وعنده ان القول بايجاد العالم يكفي في وحدة الوجود في القول بان ليس في الوجود الا الله وتوحيدهم الله وسواء وامثال ذلك  
 وقد قال بعض المتأخرين لا يعقل لصدور الكثرة من الوحدة وجه سوى التوحيد كان والذي يقول بالفارسية ايجادا غير عبادات  
 بعبادة درست وهم بدو مست باجمه درست وكان يقول احسن عبارات هم ازوست ومعناه معنى همه درست خان من غلب على  
 باطنه التوحيد ليقوم معنى التوحيد من كل عبارة وبكل اشارة وكان يقول والذي كان يشكك عليها القول بالتوحيد فلما تحققت  
 انتمثل حل الاشكال والتمسح بالاشبهاء في الحال لان في القلب بالتمسك يكون العينية والخيرية كما يحققان ويصح معنى قوله تعالى  
 والله من وراءهم محيط حقيقة التمثيل باقية على ما هي عليه ثابتة في صدقات لا تغير فيه ولا تحول مع ان مثال الذي تمثل به عينه باعتبار  
 الحقيقة واثم سواء هو صورة العلية التي افاض عليها جودة لقدرة له على هذه الافاضة مما كان يتمثل جبريل بصورة ذهنية  
 وقد قال الشيخ سحابة قتمثل بها بشرا سديا فهو الظاهر الساري في جميع العزاري من النفس والافاق مع بقاءه على ما كان عليه  
 من البطون والاطلاق هذا ولكن شهودا يا سيدي الحق ليس على هذه الطريقة التوحيدية المتعارضة كما يقولون انا نشاهد الحق  
 في الاشياء وكل شيء مظهر ومرة شهوده بل شهودنا متعلق بالاحدية المطلقة التي هي غيب الغيب مع قطع النظر عن الاشياء

والاشياء مذبول عنها تخلق اللطيفة المدركة بالتحقيقة المطلقة التي اسم الشر وهو سماه ودلوه مع قطع النظر عن النفثة الحريية او  
 الغدسية او التركيبية او الهندية وشبه الذات مجردة عن انما خطه معاني الاسماء والصفات وهو ذكر الخفي وقد يكون هذا في الابتداء فعلا  
 من الذكر يتكلف فيه بصير بعد ذلك صفة له لا اختيار له فيها فلما ان اياها عرفنا اختير له في الالبصار ولا تكلف في نفس علم حصوله  
 لما قلناه وقد يغيب الذكر عما سوى الشر في هذه الحالة وينسد ابواب الخواص ولا ينيكه الذم ذل عنه ولا يتصور قد يذبل وهو لا  
 ما بالانقعات الى شيء ولكنه اصل المحضو حاصل ولذلك اكر في هذا احوال ثلثة او بها كالوجه في انه قد يحصل ذم له ما عنه بالانقعات  
 النفس الى شيء مثل الحكايات مع الاصحاب اللجباب يتو بها وتكون مثل الطائر المعلم كالناري وتحوه بطير ويدرب عن البهائم  
 ويحكي بادي وجهه وعاءه وقد يكون بحيث لا سبيل للذبول فيه كالعش الطرفة فانه لا يمكن للذبول عنه تغافل للقوم خلاف في دأب  
 هذه النسبة قبل تدمر وقيل لا تدمر وتمسك في علمه واما بقوله صلى الله عليه وسلم مع الله ذلت الحديث ويحجب بان المراد  
 في مع الله ذلت واما ستر على خلاف ما يثبت في غيري كما قال است كيتكم واكم سلى والتحقيق ان الدائم المستمر بالانقاع السر والقلب  
 وقد يتقلب وانروح ان شئت المحبة عن الصفات الى ما سوى المحبوب لكن قد يورث فيها تايادة القلب بمتو به او هذه النسبة  
 التي اشرنا اليها هي النسبة الغشبية والهايمان شات في كلاهم وعبان كانت في تلوجهم وحاصنها في نفوس الغشاة من لوع  
 الادراك تعقيد القلب عما سوى مشبهه بل يقيم طريق التصفية وهرق السوء المتعارف بل بقية التزكية في طريق التزكية معاملة  
 مع النفس ونزاع وجدال معاد في تصفيه ذبول النفس وصفاتها عن كل ما سوى هذه ورويات الداعي اليها والمرشد  
 لها لمين في بلدنا هذا الشيخ العارف الكامل سر الله الاعظم ونور الالام مبداء وولانا نوح محمد الباقي قدس سره الاصفي وكان  
 من رجال الله المتنور بنور ذات التصورة ومعنى المتصف بصفات اهل مخصوص الظاهر والباطن وبون مشايخنا في هذا  
 الطريق حواه الله من اخرجوا كان قدس سره بقول هذه النسبة غايية في قارة حانية العبد من ذات الشرهات في نصيبه واما الكلمات الاخر  
 التي هي اشارة الى تجليات الصفة الجيزة التي هي اصل الالام السالك من كشف العوالم وجودها في شيء آخر بنقدنا من كتابكم الشريف  
 من المعارف والحقائق ما لا يسد المقال مع ذكر اول الاذلة الا حق نور اخفى مما شاهد وشاهد من احوالكم واولكم من احوال الخائب  
 والجناب السائب وما سمع من سالككم من الاخبار في صدق البهتة وعدم الانقعات الى الاغيار بلوغ البهتة في ترك الدائم و  
 الدناير وقلته المنام والذكر اواني والقلب الصافي واختيار الغرير وسوكل في الشر والقطع عما سواه وكما في كلف عجيب  
 غريب لا يتيسر الا بفضل الله وقوة فيقه ولما سمع المملوك حماد صدقكم ونصو مز يدخيركم وبركاكم وكنتم تاد من من تلك المقدسات  
 تركتكم فيها بخار السجح هم تدبيل في طريقها الى اموال والملك اضطر والى ان يدرك خد شتم تيشرف بصحةكم ولكن يا سيدي ابعيد  
 معذرتنا باعذار يتعارفها نفوس اهل العرف والعبادة التي يعيدهم ويخرجهم عن الوصوف الى كمال الخيرة والسعادة حاشا وكلانما  
 ذلك شان المتكبرين والمخمين ولا الفقراء ولا المساكين يا سيدي الى لما كنت وفي خدمته ميدي الشيخ عبد الوهاب المتقو هنت  
 عليه احوالي من ميدي واتي وقلت يا سيدي اتا امر نشات من زمان صغري في امريضة للتعليم والتبذل عند نصيحة الناس الا اضطر  
 منهم والدخول فيهم ولما حصل لي بفضل الله طرف صالح من ذلك قضيت طري حاجتي مما هنا لك على بعض اهل الحق الى الخروج الى  
 ارباب الدنيا فادركت سلطان الوقت والامراء فاعتوا بالشأن ورفوا امكاني واراد ان يكثروا لي سواهم ويحكموا ليعودوا

بهذا الضعيف صديقم ومودقم قحالي الشدة لم يتزكى منهم واحد في قلب عبده جذبه هذا الى هذا المقام الشريف ولها تقية محمية  
وحكاية عويصة تذكر بها في اول تاريخ المدينة الذي الغته مسمى جذب القلوب الى ديار المحبوب ولما وصلت هذه المقام  
سعدت بزيارة سيد الانام عليه الصلوة والسلام وقوت في خدمتك وتشرفت بعجتكم سرى الى قلبي شئ من نور الايمان والعمل ما يروى  
على قلبي ما كان من تقية الحرم والامل فالان اريد ان اسلك طريق اتباعكم وادخل في زمرة الفقهاء من اشياكم فسكت  
الشيخ واطرق ليأثم فم راسه وقال سبحان الله ما احسن هذا لو كسر احد قدمه وجلس في زاوية العزلة والنحول فهو على مرتبة في  
الوصول القبول ثم قال ولكن هذا هو المحب شديد ثبات القدم فيه بعيد الاصل في هذا ان يشرك المرء الناس في تعلم في خرم  
ويقتب عن شرمه لئلا يكلم في محاط الملوك والناس وحصل له مما في ايديهم الياس ولم يذمب حين الرجوع من الحج كما هو عادة  
بعض الحاج من اهل الحرم الاول للحاج الى ياد من يجا لور وبرهان فوردوا جميعا على الفقهاء واهل هذه الطريقة من الحرب الفقهاء بمحمد  
سالم من اوقات تلك الماشاء الذين البركان في وطنه المأوى اعني حقه الداعي الذي هو مكان الفقهاء والمساكين سكن العاشقين المحبين التزم باب الفقر  
على الشرا جيا فغدا كرم في بنيه اخرا قال المرء ما ان بفضل الله الكريم المتعال والقصة خوية بخلاف في ذكر بالاسم والملا  
المفقون الشيخ قد امرني بالخلوة والعزلة والافراد ولكنه قد تساهل وتسامح في ذلك ملاحظته ونظره لا اعتبار لم يترك جانب الرخصة  
ما فاخته ان لا يرى في ذلك شدة باسا فكان هذا بعيد الضعيف يعني او تامة بما شاء الله من الاعمال والاستعمال  
ولكنه كان يخرج الى بعض موافق في بعض الاوقات والاحوال ما يتخدم ويبرز بعض الاحباب والاصحاب من اهل الخير ويتبرك  
بصيتهم وينتشر بخدمتهم ماثون عن صمته الغير لحوق البصر ثم سلك الله على ياسيدي رجلا من اهل سلسلتنا من مشق في  
الحقرة الجبلانية ومجدو باسكرا تا بشراب المحبة العرفانية فجزني وقهرني والزممتي الخلوة والعزلة والافراد ومنعني عن الدخول على الناس  
والتردد الى بيوتهم وصيتهم ولو كان مع الفقهاء والصالحين من العباد وجد في ذلك باع ولم يتسامح قطعا وقال يا هذا لا يطلب منك  
عمل غير هذا وقال ولا اقول انه ذلك من عند نفسي وانما هو امر مؤكدر من مكان آخر عليك به فاحتج بالاسوال من الاطلاع على  
حقيقة هذا الامر وانكشاف حليته الحال فقال تدعوا الله ان لا يطعكم على حقيقة الامر لا يكشف عليكم حتى يبلغ الكتاب جلاي فغير عند ذلك  
بابه الرجوع والمال وبشرني بان فيه الخير كل الخير ان شاء الله تعالى وهذه الحكاية ايضا خوية بنا بسبب الاختصار فالامر وضع عند اهل البصائر  
ودوى البصائر لم اشفع يا سيدي هذا السر بغيركم بهذا البيان والتقصيل الله اعلم وجعل ما اقول وسيل فهذا شائي وانما تجر في  
امر ولا ادرى ما يفعل بي وماذا يكون عاقبة هذا الامر كما في ذلك الاختيار والتدبير الى تقدير العلم بخير اقول له رضى  
بما قسم الله لي وفوت امرى الى خالقي لقد حسن الله فيما مضى كذلك يحسن فيما بقى والمسؤل من احباب الدعاء  
والاعانة والاداء تحسن التوفيق وثبات القدم على طريق الرشاد والساد وانتم سكان بلد الله وجار بيت الله ودار الشرب المعنى المراد  
عند اهل الله ونحن الفقهاء والمساكين المحتاجون السائلون الياسطون يدا الفقر والغاقة والبالون في طرق الطلب غاية الجهد الطاعة  
والناقصون في جميع مراتب الكمال والقاصرون عن كل ما ناله كمل الرجال والمتصرفون الى الله الرجوع فضلا كرمه بوسيلة  
خاص عبادة المفرقين الذين هم سيوف القدرة ومقرب الحقرة والمتوسلون بهم في امور الدنيا والدين متبركين عن جولنا وتوتنا  
محبين عن الدعوى وادعائهم ليس فيهما والتقوى والقلية على الناس اعادنا الله من ذلك غير شين انفسنا سوى العجز

والتقصير والفقور والافلاس وبعد تهديد هذا الاعتذار وارتكاب هذا الذنوب والاعذار فاذننا احد من المجذبين  
 المحبوبين ويصرف فينا القوة وقدرة من دراسته صحف الناسوت من بهاء عالم الملكوت والمجربون بطريق فرق العادة كما يكون للكلاب  
 والمرادين لمزيد اليقين الى الطلب والارادة حتى يقوم الحجة وتنقيح الحجة ويعيق عليهم الارض ولم يفيقوا الصبر والتوقف والتردد بل على  
 بطريق التقدير والفرص ولا فخر بل هذا الاعتذار والصبر والتوقف والاختيار من اجل ان تخلص لما ان تخلص الحق في واتي محب  
 اذا تجلى جلالة بقاء ان لم تكن تحت البلا ليجذب قاطرا لكشف ما في ظاهرنا من الاضداد والاثقال وفي باننا من الحجب الظلال فلا  
 بد ان تنهوا الشئ من فضلكم وبركانكم بما عندكم من الاذكار والاوراد الاحواب فهو هذا يعين دعوة لطفه القادرية انما ينتهي انفس الله  
 علينا من بركانه وبركات عاونه كما انتم شرم بذلك في كتابكم الذي شرحتمونا به واتهم من بل يعودوا لكم فاعرفوا لعلكم ينالوا من  
 انكم اكب ان يدعوا عندنا يا سيدي دعاء بدوتم الايمان ليدي غوث التقلين شئى احسنه وصيغ لعلكم لا تفرحوا في سيد الشيوخ  
 عبد الوهاب يدبروا واوراد وازاب كثيرة منها حزب البحر والحزب الكبير يغلب السامي بل الحسن الشاذل وحزب تيزه انون انما شفت  
 الى العباس المرسي وشاجات ابن عطاء الله الاسكندراني الذي كتبه في آخر كتاب الحكم مع شرحها سيدي احمد بن رزق وحزب الشيخ  
 العارف الاعلى ابن الدين شبيب الذي كتب الملك كلمات حديقه منة اليكم وشروا بالانوار في يد حزب الشيشة عارف الله محمد بن  
 العربي وحزب الشيخ الامام العبدف يا شاذلي الحسن الكبرى واوراد واوراد المجد الا فم الشيخ محمد الكبرى يدرككم بما يطول  
 ذكره وعندنا عاصم سيف الله الشيخ العارف بالله سيد الدين المومنين بملفوظه من اوصية بعض ابناء بيت النبوة سلام الله عليهم  
 الحسين ودعاء سيفي السيد مولانا امير المؤمنين جويو بن علي المرتضى بزم - وجماعة اخرى دعوات الامام السكاك المكمول  
 الامام زين العابدين سلام الله عليه وعلى اباه العظام وادعوه انكم تكونوا متواضعا في طلبه يا سيدي في اوراد حضرت پير  
 دستگیر فانه اصل كل مطلب وعلامة كل مقصود يا سيدي شيخ عبد الوهاب بكتب النجوم وطرقهم وسلاسلهم واجازتي  
 من اربع سلاسل القادرية الشاذلية الهندية والچشتية وبه الاجازات حصلت حضرت علي الغوثي من الشيخ محمد بن محمد بن محمد  
 السخاوي كان في الهندية المطلقة قبل من انفراد صاحب مقام التخرير والتفريد التوحيد فكنتم اهلنا على النسبة القادرية  
 وحدها واقف على باب فضلها وكرمها لقد كان العبد الفقير غصب في الشيخ كان لا يرى ولا يذكر احد من المشايخ على وجه الفقر  
 والاتحاد عند ذكره وكان حاضرا توجه فقال السيد الشيخ عبد الوهاب انتم من فقرائه ومريدوه ولكن شرا طالب الحق ان يستفيد  
 من كل مفيد ولا يفيد لكل مستفيد لا يخلق باب الطلب واليد طريق الاستفادة على نفسه فمن اين يحصل له الفائدة يرى انه من  
 شيخه ومن هنا كان توجهي والتجاني الى صحبتة فوالله اني في هذا السوء واستغفروني منه ان شاء الله العفو عنه بعد تامل ومعارف  
 اشارة الى ذلك منه يا سيدي قد وقعت الاطالة في الكلام وتبين القبح فكنتم من الاجاب الى محبة والوفاء والذم لعلكم  
 على ذلك اني لما تزلت من مصيبة صحبتكم اودت بكم حجة منوثة واجبة قد كرت حكايات ومقالات كما يكون في الهوى  
 وانما استغفر الله ما وقع فيمن السهو والزلزلات وما يذم من تركه بالهوى بالانسان من ذلك انه عفو غفوره المامول  
 من كرمكم ان تعفوا ما وقع من غاية الشغف والانبساط والسرور والسرور صلى الله عليه وسلم مولانا مفتاح الجود محمد  
 الباطن وباب الظهور على آله واصحابه واتباعه مشارق الهدية ومطالع النور وآخرو علمهم ان الحمد لله رب العالمين

## الرسالة السامیة والخمسون تحویل النعم والبرکات تبفیر سورة والحدایا

التدور سوره. والعلمیات فیما سوغند خور و پروردگار عالم جل جلاله با سپان خدا یان که نفس میزند و بیگانه آید و در  
اسپان نام است. معنی که بلند کند و از او جدا کند عادت است و ختم چنانکه برای علف کند و صبح آواز نفس او در و بدین و  
احادیث و فضیلت فرسیده و آیه شریفه فرموده اند الخیر معقود فی نواصی الخیل منی بسته شده است در ناصبه های اسپان  
یعنی و موی پیشانی ایشان و کند نام خیر را تران که بدان اعلای دین و مکتوبی بقا حاصل گردد فالو یات قدحایس  
بیران آن گاه که نشر از سنگ بسپاهی خویش و این در حال و دیدن بیشتر بدو فالو یات قدحایس غارت کنندگان و در  
صبح و این صفت سواران است و چون بواسطه اسپان بود صفت ایشان و بسته باشد غلت اکثر وقت صبح و آفتاب  
میشود و در حدیث آمده است که آنحضرت صلی الله علیه و سلم در وقت صبح نزدیک به شهری و در آن کفارت کند سیرت و اگر از آن  
می شنید که علامت اسلام اهل آنست که با زنی ایستاد از غارت و اگر نمی شنیدی تاخت و میزد و ناخون به نقایس می آید که اسپان  
نشان از وقت صبح که لازم عدد و بدین است و سطلن به جمعا پس در میان می آیند گروهی را از اعدا و دین یعنی می نازند و  
نور آید و فالس میشود و غارت می کنند و دشمنان دین را و این سوغند خوردن با سپان و در حقیقت برای اظهار تقد و مرتبه و عزت  
فایان است که سپان ایشان را که از تعلیم و آثار اندک بهجت اعدا و اظهار دین این مرتبه با شمل غازیان را چه قدر عزت  
خواهد بود و سوغند بر این معنی می خوردن است که انسان را به لنگ و نا بدستیک انسان بخا صیت بر شریعت و جبلت هر پروردگار  
خود تا سپاس است و بی فرمانی کشنده و بخل و زنده است و کند و نا بهر سه معنی گفته اند و بعضی گویند که مراد با انسان عبد الله  
این بی مناف است و این سوره در مذمت وی نازل شده است با وجود این است که با آنکه غازیان را باید که شکر پروردگار  
تعالی و تقدس کنند که ایشان را با عار و دفع و دشمنان و دین توفیق داده است و بر بدل جان و مال خود برای حق بخل نه زنده و بجزع  
و خطیبت بطلب دنیا و ماسوی حق عامی نه شوند این معنی مناسب تر آنست بسوغند خوردن با سپان و صفات ایشان  
مذکور شد و الله علی ذلک شهید و بدستیک خدا تعالی بزرگوار و کفران و عصیان انسان گناه است و از آن آگاه است  
یا انسان برین احوال خود گناه است بهجت ظهور آثار او اگر چه غافلست و بآن معترف نیست و متغافل می و زنده و آنکه حجت  
النجیر نشین یل و بدستیک انسان پر دست داشتن مال سخت است و غیر معنی مال گیر و در آن بسیار آمده است و مال را  
مال بهجت آن گویند که میل بدین بلیت آدمی زاد است و در دست غیر هم هست و اگر در راه خدا صرف کند و شد می و بخیل نیز  
آمده است یعنی چنان دوست میداد مال را که شکر نعمتی کند و در راه حق صرف نمی کند و بعضی می دهند و کفران می نمایند و لا یفقه  
را و آنجیز مافی القیوم را یا پس نمی داند انسان چه خواهد بود حال او در قیامت بر آنچه شود آنچه در گذر با است یعنی زنده گردانیده شوند و به  
و خصل مافی القل و بر جمع کرده شود و حاضر گردانیده آید چیزیکه رسته با است از خبر و شوا افعال اقوال و تخصیص فی مصدر  
برای آنست که بهین است و این قلب است و عده و اصل است و افعال جوارح فرع است از آن که بهجت و بهجت و بهجت  
حسب بر بدستیک پروردگار آدمیان با اقوال و افعال ایشان در در دستخیز و اناست و بر جز اولان او توانا است پس

در جمع اقوال افعال احوال از خدا باید ترسید و تقوی و وزید و بالشر التوفیق پوشید مانند که در حدیث آمده است که قرآن را خیر است و بطیفه ظہر آنکه آنکه از ظاہر عبارت وی بر حکم قواعد شریعت غریب معلوم میشود و بطن آنکه بر بواطن اصحاب مواجید و احوال لایح میگرد و این صفات را که برائے سپاس غازیان مذکور شد اہل باطن بر صفات نفوس کامل فرودی آرند و بجایات یعنی نفوس کہ می دوند و رطلب کمالات مقام قرب الهی و المومنین بایات یعنی برآیند مشفق سازند و بافتا خود انوار صراف را و المیزات و غارت کنند و غایب آینه بر آئینہ نفس عادات و بے بدست و زندگانی و غفلت و کمالات را فائز تبارہ نقاوی بر انگیزد و در شوق تحقیق کمالات فنا جود و جد و انوسطن به جبین پس ای آئینہ سام علوی و صفت ملکوت را بگیند و سوگند بر این نفس کاملہ کہ آدمیان در تحقیق کمالات سعادت حروی و قرب الہی کفران زنند و تعصیر کنند و میدانند کہ تعصیر میکنم و بسبب هجوم غفلت و غفلت جمالی و ناول آن روز کہ پردہ از روی کار بر افتد حقیقت منکشف گردد و معلوم میشود کہ حال چیست پس باید کہ مراقبہ الہی را باحوال شان از دست ندهند و غافل نباشند و فارغ نشینند و اللہ اعلم

ترجمہ مکتوب حضرت سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم در تعزیتہ پسر معاذ بن جبل از عظمیٰ اوصیاء اکابر  
امام عباس علیہ السلام

الرسالة التاسعة والخمسون ترجمته مكتوب بنبي الابل في اعززية ولومباين حبل

[illegible]



صبر و تکیه بستاند و بنگراند تا همه احوال آدمی اوقات از چهار بیرون نیست نعمت است یا بلا طاعت است یا معصیت و تظیف  
در نعمت شکر است و در بلا صبر و طاعت و دین و توفیق در معصیت تویر و فکاح اخلاق من مذهب الهیة و عواریت  
المستوفیة و عتایس و در پست و در بخششهای خدا گوارا گرد و ده بود ترا او سفا و یتها و با تهاست و می توانی که نهاد بود نزد تو و متوکل  
با شیطنة و صدور و بهره مند و در مندرگ و اندر تراوی و در خوبی و خوشحالی که شک می برند و بر روی یقین و عتق با جو کشند  
و گرفت اورا و تو بزرگ و در بعضی نسخ کثیر یعنی بسیار یعنی اگر چه بعضی متانید و لیکن احر و ثواب بران داد و اجر و ثواب  
و می بستاند عظیم تر از همه است و در حدیث آمده است که چون حکم نوشته می می ستاند و میران بقدر شکران امر میکنند که برای او خانه در  
بهشت بنا میکنند و نام آن خانه بیت العبری نهند الصلوة و الحمد و الهی ان صیرت و به در حمت حق تعالی و هدایت  
مرکز است اگر میر کردی و چشم بر اجر و ثواب خدا داشتی اشارت مبصون کریم و یثیر الصابرين الذین اذا اصابهم مصیبة  
قالوا ان الله ربنا انیرا یحیون اولئک علیهم صلاوات من ربهم و در حمت و او اولئک هم المحمذ و فاصبر و کلا  
یجبه جنت احرث پس شکیبایی کن و باید که باطل و نابود نگردد بے صبری کردن ثواب ترا افتند پس شیطان شوی بر ز آفر  
که چرا صبر نکند و در دست و ادم و اعلم ان الخیر کایدر شتاید آنکه بے صبری کردن دفع نمیکند چیزی از معصیت  
و باو نمی آرد و فتنه را بوسه تو دلای فم حزنه و دور نمیکند غم و اندوه را بیکه زیاده میگردد و اندازد ماه و ماهانزل فکانت قد چیزیکه  
و آئینده است از بلا و حادثه پس شوره و قرو و آئینده است البته شعرو عوصت جزا من فقید فلانکن فقیدک لایاتی  
واجک زاری و آنچه گم شد و رفت باز نیاید بای اجر خود از دست آمده و اصبر فان الله لا یفشی أجر المحسنین ۵

## الرسالة ابن ابراهیم العبارات لبيان اهل الاشارات

الحمد لله رب العالمین و صلی الله علیه و آله و سلم محمد مصباح مشکات نور قدسک و مقیم حوزة اسرار انیسک علی آله و اصحابه و ابرار سطح حدود الایمان  
والانقیاد و مراکز دایره احاطات راتب انکشاف و الحیران علی التباعه و احزابی مراقی و مصانعه و محالی الهم میانی تو اعد اسرار العلم  
و الحكم مجازیب سلسله جواذب القادرية الالهية النافذة الربانية و مفاویج ابواب العالمة المحیة الرحمانية الصمدانية و علی المنتهین  
اسی حفراتهم و الملتهمین من برکاتهم و سائر الساکین لهذا الطريق و الحائرین انوافین فقد الرقی انکاس اشبه انوار جلاله بقرینه  
احدیة و انجلی بحال جنایات برابره شهودیة محمدیه بر باطن مقتبسان شکاکت و حقیقة ظاهر مستر شدن صراط مستقیم شرعیة تنالی و  
مشکلاتی باطنی و انوارات و اندک کسیر تجارب انوار رحمت دیکر است بر ملاحظه نهاده بادیة قلوب متعطشان و حصول زلال و ملتقطان  
نزد اسطر قریب و افع تو بر مشعران عیون استظاف و مقصود و هدور قلوب رتجا مشورح گشت که که رسد و چگونه رسد ناگاه  
بهوب ریاح حکمت ربانیة غشیه قوشیه اقتضای تیسرین بجانب دیگر گردد و تقلید صلیح ارادات رحمانیه غیبیه بعبودیه بسو  
دیگر بر مشعرنا برقت تو ما عطا شامع نه فلما را و بافتش و تجلی و جمع فقرای این دیار و منتبhan این سلسله علی مقد  
خصوصاً اندوه الساکین شیخ عبدالرزاق المشهور شیخ بهلول و جواد طریق المحیة مولانا حاجی محمد بدیع سلامت احوال  
و صعود مدارج کمال مشغول اندوه الساکین عقد قلب مصمم و عزیمت همت مستحکم است در و تکیه ارادات ازلی رفته باشد

بخدمت سیر آن دیار برکات آتا که شنبی بدر یافت سعادت ملازمت و مشاهدہ انوار جمال حضرت شیخی سیدی سند ی قدس گاہی مسمی کلیم الہی نور اللہ العالم بنور جانہ مادام بقال انھم علی علی محمد آلہ سعادت ملاقات ایشان شرف موقوف شرف گردد و مذکور علی اللہ اعزیز

الرسالة الحادية والستون إطلاق اللسان بشكاية حال ليجران (الشد ورسوله)

[illegible]

اقتضای ابتلا و امتحان دیگر دارد چنانچه بحال سکون و آرام تنگ میزد گشت و فریاد آمدن و فغان و جمعیت مال از قبیل محلات عادی  
شروع و فرقه از بیطاعتی رو یقین نهاده و حیانت چند روزه دینار البخت سلامت اندیشیده و در بنگ ابد ما زدند و جمیع در مقام صبر  
و رضا پائے استقامت فتنه و در مرکز حق از آن گشتند و شهید شهادت پدید و نبوت احباب و مصحاب مجن و مصائب گزینان  
آمدند. الله اعلم تا آخرین حال چیست و نا بجا میگوید و بجا میگوید و خداوند اینها معلوم شود و ندید که بعصر صبر و غضب  
ایشان از لاک کنی و استهلاک و استیصال غائی امت و مومنان و محمدی است که بایشان وعده بغنیمت کرم و دهر بانی و آسانی رفته است و نیمه  
سختی و تنگ گرفتن چیست آخر حقیقت کلام حکمت و دان تو بیدانی و توفی رحیم و لطیف بطیفای بهمان و آشکارا و است ارحم الراحمین  
سخن دراز شد و از راه مقصود اندکے دور تر افتاد مقصود بیان حال ضعف و ناتوانی و وحشت و حیرانی خود بود که با وجود  
ضعف پسری که درد بے دوا و مرض بے علاج است بیمار بهای غریب و ضعفهای شکر و استیلا یافته و ملازم وقت

و حال این شکسته یال گشته است که از سطوت آن قوت حرکت بدن و سکون تلب فراغ وقت و سلامت حال روی همدم  
 نهاده و بنیه این جیگر اصل ضعیف افتاده و گاه عمر بهشت و ریاضت گذشته و آلتان پیر به پیر یا فتد و میانه پیران علاوه بر آن شده دیگر  
 چه حال باشد الحمد للهِ علی کل حال جز صبر چاره نیست و از رضا و تسلیم گریزند و اگر چنانکه قوت بدنی روی با خطا طامع و از پاس  
 انگار است همت تعلیمی و غذای روحانی که عبارت از حق و توحید و نگاه و انجا بظهور آله است مدد نمی نمود و قوت نمی افزود مطلق خود  
 متوجه می شد از دانه و جو و بلغم عدم رفت و بود بیت و امید و حال تو زنده میداده و گرنه مدد هم از بحر تستیم ملاک و با لجه حال  
 این ضعیف درین حال شوق خضر است یا ازین ضعیف بر آورده قوتی عطا کند و بحال آرنجها چندگاه بهین ضعیف و ناتوانی بگذرد  
 و بقای کشند یا به اراده بان عالم بر بند هر چه حکمت و قدرت و وی توانی انتضا کنند و ماضی است و رضیت بما قسم الله  
 و فوضت امری الی خالق بقدر احسن الله فیما مضی که لک تسکین فیما بقی به رضینا بقضاء الله ما بدست دوست دادیم  
 اختیار خویش را به صلاح ما همه است کون تراست صلاح به تا آلتان تسلی خاطر بدان میداد که بر نافت تو فو حق از ضعیف  
 این دیار برآمده و در قضای سیروانی الارض پای نهاده روی صدق و اخلاص با انجام شریعت که موطن این ارجح و مستقر  
 توبه اهل فلاح است و ابد آرد و عود خواهد نمود و بقیه عمر را اینجا گزیند آنون زاد بخت فقدان پذیرفته و راحه تو شکسته پائی شده  
 و جز صبری در دیار دوری و همچو روی کار نمی بیند تا آخر کار چیست ان الله علی کل شیء قدیر کوس رحیل بگوش جان میرسد  
 جای توافل نمائند اگر بکنیم طبیعت ساعی طاری گردد آن دیگر است و الاگاه بریگاه و متوجه و مترصد امر و گاه است و بحقیقت  
 مثال غفلت اهل عالم در غفلت بهوشیاری بران رسانست که مثلاً تبعه در لشکر گاه است افتاده از بارگاه سلطان آواز کوس رحیل  
 می شنود و استقامت سفر میکنند و دل از اقامت گاه بر میدارند تا گاه زمانی آواز کوس فرو نشست باز غافل شدند و توبه غفلت  
 رفتند و گمان بردند که مگر حکم سلطان با قیامت شد باز آواز کوس آمد باز سر برداشتند متنبه گشتند باز فرو نشست باز غافل شدند  
 همچنین عود غفلت بهوشیاری میرود و میگذرد روزی باشد که حکم رحیل اجب و محتج گردد و بر ستن بار سفر ضرورت افتد استعداد آن ساخته  
 یا تا ساخته باید رفت و خواهی خواهی در ازین سراچه فانی برداشت تا آنجا که میروند چه بدی نماید آنجا همه ابعاد بقا و عیش  
 و عیش و ذوق در ذوق و سرور در سرور است انشاء الله تعالی و بهو علی کل شیء قدیر

## الرسالة الثانیة والستون اظهر الفلق والاضطراب فی حصول المطلب بالارتباب

التمه و سرور الله الی ضعیف فتوی برضاک ضعیف اقتضای چه ضعیف بدن چه ضعیف دل چه ضعیف ایمان چه  
 ضعیف یقین چه ضعیف عقل چه ضعیف طالع بر هم نشسته و فرائض آدم و در حکم ظلمات بعضها فوق بعض گشته انوار توبه و  
 همت و قرار دل و ثبات قدم را می پوشد و با ندرک چیزی متاثر میگردد که نیاید صاحب عقل و اهل تحریر بعد آن متاثر و متغیر گشت  
 چه جائی اهل ایمان و معرفت راه با ندرک بدوی و هراسی و تویی که پیش آید از جای روده و حال و دگرگون گردد و عهد را فراموش  
 کند بر حال که بوده مانند مقدمه یقین از روی حال حکم غنیت گیرد اگر چه آن علم و اعتقاد که دارد باقی است این نقص عظیم است  
 و عیبی تمام چرا باید که چنین باشد علاج این تمیز اند که چیست دعا بانه مناسب حال خواندن و مقدمات تعلیم استحضار نمودن

بکلیف خود را بر قدر و ثبات داشتن سودی ندارد و علاج این تقویت و تأیید بشکایات غیبیه و اشارات غیبیه است **س** اما  
دل ده و دلیلی بین در به خویش خوان و شیرینی بین و اشدا نواع بهیصری و لغزیدن پائی ثبات و بطریق تقدیر و قدرت تعویذ اول  
بشور و دل روزگار است که صاحب سلطنت و سلطنت و امر و نهی و قهر و مانند بار با نفس میگویم که درین مدت بیست و پنج سال که  
بعد از تمام سفر حجاز درین شهر بهین وضع یا قریب باین گذشت و هرگز از روی اندکس ندیده و ابتلا نیفتاده دیگر حرف چیست  
گمان بخود نیک و در دسترس نیست محال است چون دوست و دلد ترا که دوست دشمن گذارد و ترا باین طریق شرط و تعلیق گفته است  
که چون دوست و دلد ترا تحقیق دوستی و یقین بدان میهم و نامعلوم و الله اعلم و این را نیز از سواس شیطان و تعریف و تصور مردم میدانند  
که معدوم را در حکم موجود دارد و بهیچم البیوت معقول بکار و الیس الله بکاف عبده و یخوفک بالذین من دونه و من یغفل الله فانه  
من ابد و علاج این ورود و قطع این ضعف نیز بهانت که گفته شد نیست بتمم بدرد قرا و کن اظهار قدس که در از دست ره  
مقصود من تو سفرم چون تنگدلی و بی چنگلی و حشمت و نفرت بر تبه نهایت رسیده بار یا خیال مقدر در افتتاح از تنگنای محنت برآمده  
کشاد سینه بدست آرد و یقین بر این مقامات که مقرر من و سلامت و موطن ایمان و امانت اند و حتما آتش تحفظ انسان من و حلیم  
و الذین یؤمنوا بالله و الایمان در شان آن ناکمن و ساکنان آن دارد شده است بگذارد تا بضاعت فطرت و نقد حال خود را  
از خوف و غیبار و تحفظ اجزای روزگار بر باند و تعویل تطبیق امر آنرا و الزام خلوت باین عظمت سفر و ارتکاب خطرات آن می نماید  
که امر بنا بر آمدن و بجنبید بقصد ترک صحبت و غیبار و قطع الفت یلزد و بار است و گسستن قیدند سیر و اختیار این سفر منافی  
این کار است بلکه عین مطلب مقصود است بهیست سودی صولانه از پی سیر و تماشا سیر و بهیچمین بی تو تنگ آمد بهیچ سیر و  
و ایشان نیز بدان راضی خواهند شد امیدوار است که اگر بناگاه صورت این حال و نوع این خیال و توفیق تدبیر افتد برضا و خوشنود  
آن روزگاه مقنون باشد و موجب ارتکاب خلاف امر نگردد بر ناصیه حال و رخ گریز پای و بهیصری نهند و ریخا نیز اگر دست گرفته  
مکام بدانند و گویند همین جا باش و هیچ جا مردود و مقصود حاصل است میباش و نمی جنبه مزاج و مال ندین حکایات بجان یک سخن  
آمد که اشارتی از انجانب میخواهد اگر دست گیری بجائے هم و دیگر بنگذیر و نگذیر کم حال نیست که گفتیم اگر ایشان دانند با ملت  
اینهمه پریشانی و سرگردانی و قلق و اضطراب و چیزی یا ببدل آنکه جوهر استعداد از محبت ذاتی بی نصیب بقی افتاده است و بحقیقت  
طالب کمال گرفتار نفس است که برزی خود حاصل کند این درادر باب کمالان گفته اند جناب عزت حق که مطلب بالذات و محبوب  
مطلق است سزاوارتر است بدان و خاصیت نفس چنین افتاده که غلبه که کند نظر بر جزا و آن دارد و در هر کار غرض و غایت آن  
اندیشیده بسیار اگر لطیف پیشه و مستعمل بی صورتی شده و در ریختن است که شاید حکمت عدم حصول مقصود و تحویشی  
که دارد همین باشد که چون ثمرات و نتائج بر اعمال و افعال ظهور نرسد و نظر از وساطه اعمال علیه آن ساقط گردد و اعتماد بر آن نماند متعلق  
محبت ذات گردد و جزا و ثواب عمل از نظر ساقط شود این احتمالی است که برای خاطر نفس برمی انگیزد و خود را بدان تسلی میدهد  
انصاف است که عدم حصول اسرار و آثار و نتائج و ثمرات بجهت عدم اخلاص و نقد شرائط عمل بسبب عدم قابلیت استعداد  
عالمست چه قریب الی و شرف اختصاص و نگاه ادرا عمل و دیگر و کار و اهل آنرا قابلیت دیگر و قبولی دیگر است مصرع  
هر تیره و درون قابل انوار نباشد و من لم یکن الوصال اهلان کل حسنه ذنوباً این سخن تمام مطابق حال این

مسکین است یارنگی دیگر است که حال او اینست اگر کناره کند شفاعت تا بلایه و توبه که دارد و معذرتش هر سه و بی وجهه  
 شایع مجوسانند و عن القلوب و مانی بالعاویر به از اینجا گفته است که روی می آید که هیچ طاقت باز نگردد و قبول می آید که از هیچ  
 معصیت نه اندیشد اللهم انی توبه بک من الرد بعد القبول و من القطع بعد الوصول من الخشیه بعد الرجاء و من المنع بعد العطاء و اعد ذک من  
 بعد الکفر ثانی از اسباب وحشت و تنگدلی فقدان رقیق است در شدت طریق چندان غم نیست که از فقدان رقیق گفته اند مارجع من رجع  
 الا یقرب الرقیق و غود باشد من الرجوع و اعد ذک من کس نیام که درین طریق رقیق حال من باشد هر کس از صفای کبار و طلب  
 و مشایخ با یکدیگر بر خفا دارد صاحب و در پی مطاعب و مقاصد ماعی و داعی بجز من مسکین که دره او بی تنهایی افتاده و دل بر خمار  
 و ناکامی نهاده اند هر کس گرفت و اسیر بخت بند خویش یا ما نیم گوشت و دلی و دمن خویش و در بنیاد و خاطر راه یا بدی حست  
 و ناهمیدی که چون سبب بالفارق در یکجا میزند و یکجا جمع اند لا جرم تفضیل و برکتی مخصوص خواهند بود که این و حیدر یزدان  
 محروم و بهر جور خواهد بود و امیدواری آنکه همین از بهر کناره گرفته و جدا افتاده است انشاء الله تعالی بختی مخصوص و ممتاز گردد  
 که دیگران ندارند و علی شایسته بجان الله در ابتدا و حال که از شدت راه آگاه بود و نظر بر قسمت و تقدیری گماشت امیدها  
 تازه و جوان و پهلای بی اندیشه دیگران و در کجیل و ناوانی خویش آن بهر نارانی دعا میکرد رب هب لی ملکاً لا یبغض  
 لاحد من بعدی انشاء الله الوهاب همه مراتب و کمالات را جز مرتبه احدیت و احدیت تدریت ممکن الحصول  
 پیدا شد که از پای دور افتاد و جان بدو داده و قدر خود را شناخته و شدت راه و استغنا درگاه دیدنیافته است و دانسته است  
 که بر یکی از احدی متبذیر نیست که بهر آرزوی زیادت اذن سود ندارد و خود را بعد از در میان طالبان راه و بار یافتگان  
 درگاه میداند شاید که در ضمن ایشان داخل گشته و طریق طفیلیان پیجوی از جنس خرفانه نرود و میگوید الله صمد و عباد  
 من خیر الابدان بعد من بعد انشاء الله اعطیه حق حقه و حاکم فانا ان رغبنا لیک و امانت یارب العالمین امید که مطلق  
 محروم نماند و ما به باز گردد و سخن و دانش و فقه و علم و فایده و از دست نماند که نعمت حق که حاصل است بی نهایت است و آنچه  
 حاصل نیست بی نهایت تر سر بهمتی و طلبه آنکه قدم از راه استقامت نه لرزد و سرگرمی طلب دونه نشیند باقی هر چه نصیب  
 خواهد شد الله نصیب الله قریب نصیب علی الله علیه و آله و سلم اصحابه اجمعین بده طریق الحق و محی علوم الدین

## الرساله الثامنه و الستون توصیه الاخوان بالصبر علی جفار اهل الزمان

الشرور و الهی الحمد لله و الصلوة والسلام علی سیدنا محمد و آله و صحبه اجمعین انما بعد  
 مکتوب مرئوب اسلوب آن خوب القلوب و مرئوب الصدور رسید موجب تسلی خاطر و تشریح صدور و نورانیت  
 قلب و طیب و تنگ گردد و بار وجود و محبت و یگانگی و رفیع و شست و یگانگی از مضمون آن ظاهر و با هر گشت مکتوبی که بدست  
 میفتد تا بشیخ مصطفی ارسال داشته شد و در هر معصوبت و در آن تنبیه و الفاظ و وقت و حال بود اگر چه آن برادر در احوال آداب  
 خود همیشه آگاه و بهر ارست زیر که طریق و صیغه نصیحت و تنبیه اخلاص و خیر و اسی از لازم و شرائط محبت و مودت و دوستی  
 و احتمال میان این نفیر و آن محب نه آنچنان است که در آنجا نباشد نفوت و کدورت باشد بر شما روشن است که آمدن شما



فقران همه جناب سید کائنات و خلاصه موجودات است علیه افضل الصلوات و اکمل التحیات بوسید حضرت پیر و سنگیر غریب نواز شکسته  
 بر در غایت استغفار شیخ می الدین عبد القادر جیلانی رضی الله عنه وارضاه عنا درین راه خود شمار مرد و نیکو زیاده چه گوید و محبت و اخلاص  
 و وجه فقر و جانب خود بیشتر تصور نماید و در اظهار انوار و اسرار و آثار و استی و غیر خواهی مقصود از خود را ضعیف نباشد اما اینجا سخن دیگر است  
 که بجهت فقر یا کس جنگ جمل نکنند و مواضع نشوند با فقیریم و با کس دعوی نداریم و در دین باید بود و نه خود پسند در خود بهادر بعض  
 از سایل منظم گفته شده بود نظم عجب اظهار خود پسند است یا طور اطور در و خدا است یا هیچ چیز عی چو در دین نیست  
 که در و خو عی خود پسند نیست یا و اسلام عایکم

## الرسالة السابعة والستون طلب الخورنی قصبة لاهور

و در نامه روز پارس و در دل ما که یک زمان به هم در انجید پیش تو می خوش کردیم به فرزند سعادت مند بختان پیوند نور دیده  
 و سر و پیشش نورانی از جمیع آفات ظاهر و باطن غریب بود بر فتن را یکی که حضرت حق رساند از صحبت انبیا دور دارد و توفیق با  
 ای فرزند بعد از آمدن این سفر چند بار مکتوبین جانب تو شد اما مقصود نوشت سبب آنکه انتظار آمدن آن فرزند نزدیک بود و  
 به از روی حقیقت بود است نه در سبب نه نبود منت خود باید حقیقت حال از نا صیحت تفسیر بیاید نمود آفرین بار مکتوب  
 از جانب آن سید که دهم شد بخواهیم به تم فیم مقصود چنانکه است نموده است تا آن عزیز که بشما تقدیر حال کرد بجهت زبان تقدیر کرده  
 باشد و از آن تقدیر بفرماید پس سیده آن عزیز خود مشاهده حال در استانت چیز یکد باعث آرایش حال ایشان باشد چون گفته باشد  
 و قطع نظر از آن جز راست چون گوید که آن فقیر است که صفای در دین تقودت شما نموده است که انصاف را بجا بخواند تجربه است که فیم  
 مقاصد به تفاهات اوقات و فیم مختلفه بگردد که این از آنجا نوشته شده بود درین سفر نقد وقت آخر چه شود گفت ازین عبادت  
 و حقیقی و میدا فیم میگردد حقیقت حال آن سید یا بود و یا بجلد و در این مکتوب شما بخواست آورد و زبان دقت را در خودش  
 و بران بر داشت و بفرموده ایشان از یک فرزند چیز به از این اندک که درین سفر نصیب این فقیر شده است بگوید و چه گوید همین قدر  
 پس است که برواقت نوازی اینی حیثیت را با بیان ما که نموده که وقت و یک ساعت دهنده دران کاری برای خدا گفتار قطع چندین  
 مصافحت را که از آن به باشد و در آن زمان که در آن شایسته از اغراض خود به تصود و تم آن بوده آن سفر عظیم سابق کل که این  
 جز و در آن زمان و هم توان به باشد و در آن زمان که در آن شایسته از اغراض خود به تصود و تم آن بوده آن سفر عظیم سابق کل که این  
 است تا با دهم این را بگویند از ابدت صف و هر عرصت رجوع افتاده باشد اگر همین راه مدد شدن را بگویند یا قطع نظر از آن بودن  
 اینجا و با فتن غریبان که چه بود بدفتری بگذر که ام ازین رفتن آمدن را است بود تمام اگر ترا تشبیه و تمثیل بسیر الی الله  
 و من الله فکند بودن آن جا بسیر فی الله باشد و با ترسم که سخن بهانه گفته شده از میط احتیاط که درش این فقیر است  
 از آن جهت که در آن زمان که در آن شایسته از اغراض خود به تصود و تم آن بوده آن سفر عظیم سابق کل که این  
 از آن جهت که در آن زمان که در آن شایسته از اغراض خود به تصود و تم آن بوده آن سفر عظیم سابق کل که این  
 اعتبار نیست یکی را از با معنی در روزی و با یکی چیز به بد من که دیگر برادر مدت عمرند حد کایت عین القضاة بهمانه





نفس دست نه بر تنه و در گوشه نشسته اند آن سر که برای تقویت آن رفته شده بود در میان آورده اند و فرمودند که این چنین  
میخواهند شما که از جای خود بجنبید و هیچ جا نروید و هیچکس توجه نیابد الا کتاب حضرت غوث اعظم و این را از زبان بعضی متربیان  
جناب ایشان میگویم زیاد برین اقسامی این را نمیتوانم کرد و میگویم که اظهار روی و افتخار نوری و تراسوی مروت سازیم و گفتیم  
که خدای ما این شهر را چه که وطن گذاشته اینجا میباشیم سبب آن اینست که اینجا کسی هست که گرفتار ایمان و فیضان نباشد کسی چه گوید  
و اسرار این طایفه را چه در یاد و نگار خود چگونه حکم کند همه اهل شهر برین اند حتی بعضی نزدیکان ایشان و آنچه نقیاس هم میدادند  
است که سبب بودن ایشان درین شهر گرفتاری این عیال است که تو گرفته اند و سرباطن این است که باین فقیه میان آورده اند  
خداوند این سریش چنان که اخص خواص و عمده اهل اختصاص ایشان است ظاهر کرده اند و بعد برین مجلس گریه بسیار کردند  
بعضی اسرار دیگر اظهار کردند که نزد گریه این حال دارد اگر خنده این مرد را بیتی شیرین تر از گریه است و من خود ذوق خنده ایشان  
میشنیدم شاید آن تنه که در شربت مردم است نباشد اما یک خنده نمیدانم است که شاید بر ذوق حال ایشان است و میدان  
حق میگفتند که ایشان میفرمودند که هیچ کاری و هیچ حرکت و مسکنت نمیکنم الا با شادمانی خودم شیخ خود را داد و اندک پس سره العزیز بودی  
و فرمودند که شیب بجهت شما بسبب این تو قطع که شمار در رفتن دلی گردیده تیره بودیم حضرت شیخ را دیدیم که در کار شما بسیار داشت  
و غیر اینها خود شما حال اند و اکنون بدلی بروید که دلی در فراق شما بر زبان حال می آید و دید بر دیده این میت برخوانند بر میت  
میرود و در دهانت می رود و جان باک و بی نایان اند و ذلت بر جانها میروید و هیچ اندیشه بخداوند نمیدانم و لا حسن و لا عیاض  
کردند که میرود جان حرام فرمودند این میت از تمام برتر است شیخ حسام الدین بر وقت دعا را می خواند و شیه بجای کام حسام  
خوانده اند اما در اصل میت جان تمام است گفته که این صفات بشری کسی در عذاب دارد و علاج اینها میباید کرد فرمودند بر میت  
نفس خاک تست هر که نور بالا بر تو افتاده سایه زیر پا بود بر که بر تراک خود است و فرمودند بر میت چشم بند و گوش بند  
می بپوشد و گریه بی سر را بر ما بخند و فرمودند شما بجناب حضرت غوث اعظم متوجه باشید همه چیز را بدو نشود فرمودند اعظم  
برند و عاشق نشدند و از پیرو از خدا بر گزشتند و دست پذیرد و چون تو ذات پذیر خود کردی قبول ایمان خداست و اندک بعد بعد صلوات  
بر این میت هم خوانند که از ایشان است بر میت سخن عشق بدل دهنده و لب را کشاید بر این شیشه فرو بند که بادی نخورده فرموده اند  
چونگوی خلق و طاعت ایشان گوش نه تمیید و در کار خود بجد باشد و این میت خوانند بر میت کار جامی عشق و خواست  
و خفته هر طرف می کنند انکار او و بچنان در کار خویش و این میت هم خوانند که از ایشان است بر میت  
در شمع مانع از آن شمع شورانیز کرده که هر چه بادی بود لیکن آتش مایه زرده عرض کرده بر که قصد جهان بود که چندگاه در گوشه  
غریب و تنهایی گذرانده میشد و در وطن مشوشت و وقت بسیار است فرمودند خاطر جمع دارند هیچ تشویشی نخواهد رسید بر میت  
و انکار جهان اگر بعضی است بشوید و برین اگر تریح کسیر رنج رسانده و این میت نیز ایشان است عرض کرده شد که نیز قصد  
بران بود که زیارت حضرت شیخ موسی قاسم سره رفته شود و از آنجا که میسر آید زیارت پیران دیگر که در او چه خفته اند فرمودند  
همه با شما اند و از شما جدا نیستند گفته اند که قصد شیر گزین بود که زیارت حضرت شیخ مشرف شده آید و بعد از آن شیخ محمد عارف  
نیز توجه آن حدود در فرمودند و الله تعالی باریک بام برویم و شما پیش ایشان بریم و من کرده شد که بعضی پیرزاده با خودم زاده با

از اول حضرت غوث الثقلین رضی الله عنه اینجا می باشد بملازمیت ایشان باید رفت فرمود حاجت نیست بدلی بروند  
و دیگر نمکنند این سیر بعضی ماضع ما بود و دیدن بعضی و دیدن ایشان اینجا هم نه میسر شد پیش از دیدن ایشان بود که بجای رفته  
بودند بعد از دیدن فقیر بهفته آمدند و بعد از منزل که فقیر نزل کرده بود رسیدند و فرمودند که این کلمه در شان شما  
از حضرت غوث الثقلین نازل است حقت حقا نیت حقی حقت فردا نیت حقی و فرمودند ما قصد داشتیم که چندگاه در بیرونها  
بگذریم جاذبه غیر معین پیدا شد شاید از جانب شما بود شما برای چه آمدید ما بدین شامی آمدیم فرمودند ما از تعنیفا شما فائده  
دین و دنیا حاصل کرده ایم حق تعالی شما را بآن منتفع گرداند فرمودند اگر چه سخنان مردم بسیار خوانده ایم و خوانده میشود اما سخن شما را  
در فکر گزالی است که سخنان مردم دیگر نیست و در مجلس دو ساعت ازین فرزند سخن افتاد و گفته شد که مشرفی قصد ملازمت بسیار  
دارد و فرمودند تصدیق نکند ما بدین آدمی و این میریت خوانند میریت جدیه عشق بکدست میبازد و بدین که اگر من  
نرم و بطلبی آید بگو یا از زبان شما خوانند این بیایات خواندن ایشان یک عالم دیگر است که هرگز از هیچکس باین حالت و باین  
ذوق دیده نشده است که بخواند باشد الفی زنده مردی باین صفت باین حال بخش نبست و اظهار غریب غریب به عرض منجه میگوید که  
سنگدل که نرم نگردد و ذوق محبت ایشان و رنگ حال ایشان که در ظاهر و باطن فقیر نشسته است بفرموده و تحریر گشایش بیان ندرود و بزرگ  
بزرگان قلم خود بر یقین میزنم که میر نیست شاید که بزرگان تان چون بدل نزدیک تر است چیزی از آن شرح کند و بقیاس چیزی از  
ذوق باطن نیز بر سماع واضح گردد من موقوف وقت ملاقات باشد و چیز بای و دیگر بسیار است که موقوف وقت است این حکایتی از اعتبار  
بزرگان آمد و باعث آن همان جوش است که بخواندن کتب آن فرزند در باطن پیدا آمد ساعت آن کلمات نوشته شد و چون در  
ارسال آن تاخیر رفت زیاد بر آن وقت مساعدت نکرد و در روز دیگر از برادر مدین فقیر از میدان محمد باقر فرزند مقبول ایشان است و عیال قیاس کرد  
و در نزد پرسیدند ایشان رفتند گفت بفرمودند فرمودند میان حسن را بگویند که او نیز برده و میان محمد باقر میان حسن گفت که شمار اینفر  
بجست شد میان حسن گفت که بخورم هم بروم گفت حاجت نیست حکم شد بروید و اوضاع ایشان را در محبت و در واد و در نشست  
و خاست و حرف حکایت طریقی خاص است که با و صانع الهی راه و رسم متعارف نمی مانند این حکایت و در میان حسن را همه هست  
که خالی از غرائب نیست شاید که خود گفته باشند چون در حضور عده رفتند که بعضی اشارت خود را بقیاس غایت بلند و اشارت و کلمات  
ایشان در جاکرت جمع نیست گفتند از هر جام چه پیدا شود بنویسد پیش ایشان ببرد گفتند گستاخیت که ما اشارت پیش  
ایشان میخوانیم و میفرستیم خداوند این سخن چه معنی داشت باشد باری چند بیت از اینجا میان حسن آوردند ما بیت معالی این سخن  
من شوم که خوش سخی است بزرنگ پوست معین در پند و است و بعضی ابیات است که غالباً معتقد از آن نصیحت  
فقیر خواهد بود چنانکه بیت دوم که در کمالش داد و ندی که معالی غافلیم از حال او فلانک بناشی ای معالی مکن اندیشه اگر  
چندین راه ببرد و در کمال تنگی افتاده است و مرد و جماعت که آنچه میطلبی و همین زمان بدو ما تشار خواهد شد  
چشم باطن طلب از نور یقین میجو ای و دیده ظاهر اگر نیست چه نقصان دارد و نیست و برود جهان به ز محبت هنری و  
این هزدر تو اگر هست ز صد عیب چه عیب و زنده فقر معالی چه نکل عالی است که شود شاه و سل بخیه کش لایق مهیب و فقر و  
نیستی بیکدوره ز فارغ باش که یار خود ز کم عذر خواه ما گرد و جود جام سقراطیم اگر گوش کنی هر چه جز دست بود جلد فراموش کن

چونکه در عقل از میان بماند برخواست و همه سابط و اسباب از میان برخاست و هزاران رحمت و صد آفرین بر غرق بادا که  
که حرف راه خوبان کرد و پیری جوانی را از معالی تزدود و سحر و شام سپرس و لبرش در غفلت شب هر شب در خواب است و ای  
فرزند حکایت گفتن و احوال و مشقن مهمل است هر چه هست هست و آنچه ناکه نیست نیست اصل آنست که بران چه حکم شده  
است بایستد و فرمانواری کند و بر آن استقامت نماید بدان توفیق یابد از ان جانب خود تا کیود نماید و تسلی و تنبیه نهایت رفت  
است و ای این نفس بے ثبات که هنوز در تردد و تزلزل باشد فرمودند شما بیخ غم بخورید و بیخ اندیشه بخورید و راه ندیده از تنگیس  
و بیخ چیز نرسید تو چه خود بخوابی شب حضرت غوث اعظم در دست آورید و از همه کس قطع کنید بیخ چیز از شغلی و غایتی و از توجه بآن  
جانب همه چیز خواهد شد هم درود اعم فرمودند که شرح مشکوٰۃ را تمام کنید ان شاء الله تعالی شود که اهل عالم همه از آن مستفید شوند  
گفتم و عاقلان تمام شوند فرمودند آن خود تمام شده است فرمودند در ترجمه گاهی بقریب بعضی از کلمات قوم نیز در آورده باشید  
چنانچه ملا حسین در تفسیر خود میکند فرمودند بجان بیتی مناسب مقام هم میفرستد باشد گفتم فقیر را یتیمها مردم یانست تا بنویسد  
گفتند شمار حاجت یتیمهای مردم نیست آنچه شمار باید از شمار اید شمار و بیخ چیز بیکس احتیاج نخواهد بود همه چیز حاصل است ان شاء الله تعالی

### الرسالة النجاسة والستون سلوك الطريقة على منج المجازفة الحقيقة

استد و سوله بعضی از علمای وقت رباعی زبان مجاز آنشاه نموده و از یاران شرح آن التماس کردند هر کس چیزی نوشته  
و فقیر نیز چیزی به خیال کرده و رباعی این است رباعی گفتم که دو بوسه ده زلب گفتانی گفتم که برو زنی شب گفتانی گفتم  
که بجزر تو نمیدانی بیخ چه رو کرد بیستم زلب گفتانی گفتم که دو بوسه ده زلب گفتانی این سوال سالک طریق محبت  
و طالب مقام قرب و وصلت است که میخواهد شفا یابد عیاناً مشاهده حقیقت کند مشاهده را با ملاحظه کند که بوبر لب که محل  
معدر است مشعر بآنست این مقام صحو و تکلیف است و این قوم را اختلاف است که مشاهده با ملاحظه میگرداند و با حق ثبوت  
نسبت در عرفان بیگوید که دل را چشم است و گوش چشم نمی بیند و گوش شنود و نگانانرا ندیدن منع شنیدن است نشنیدن مانع  
دیدن قطب الوقت شیخ ابوالحسن شاذلی قدس سره در حزب سیر خود گفته و تسالک مشاهده نصیحا مکانه حاله معراج سید کائنات  
علیه افضل الصلوة و اکمل الصیحات نیز ثبت این مدعا است و فرقه دیگر میگویند که مشاهده موجب اصطلاح و استهلاک احوال است  
گنجایش استماع ندارد و دو بوسه اشارت ببحول و وق بعد از شوق و وصل بعد از وصل و بقا بعد فساد است و تواند که رمز بے باشد  
محالست کاین باین دو صحو و تکلیف است چه بوسه دوم بے بیوقوفی حاصل نمی گردد گفتم که دو بوسه ده زلب مشرحت اینست  
و گفتانی ناز و استغناء و محبوبی و نخوت و غرور حسن و دخیبیت و نفی استحقاق و استیصال آن حال و استنکار و استبعاد آن استعداده  
در حقیقت حث و تحریص و تشویش و تیز کردن آتش طلب و برستن کمر جد و جهاد است بلکه امیدوار ساختن ببحول مطلوب در  
فوز بعیت و ظفر بقیه است که من جد و جد گفته اند که رد و منع از کریم حکیم عین اجابت و عطا است قال سید الشیخ ابوالعباس  
الموسمی قدس سره العامة اذا اخو فاحوا و اذا جوارحو و العالیون اذا اخو فارجوا و اذا جوارحو فاحوا و اذا اخو فاحوا و اذا جوارحو فاحوا  
بروزنی شب گفتانی چون در طلب دراتی کمال و خواش در جات قرب و حصول تو هم آن بود که در باطن سالک بقیه

اوله اشرفه بود. نه مانده است و این در تحقیق مقام اخلاص و ثبات پایه صدق مانع وصول حصول قبولت نال  
 بعضی اعیان زمین بود و بعضی اهلوا حتی لقطع عنه شهوت الوصول و سخن مشهور است که احوط ما یخبر جمیع من البصا فی  
 حبس النبیای ایجاه عند الله را عند الله استغفار آمده ی گوید که طالب این نعمت و بخشش این کمال نمودن تبار بر وجه اظهار  
 و اشتها که ظهور و بروز آثار و انوار حقایق و کرامات و دلایل آثار و قرب عالم بر او گردید شامل نقیض گردد و چنانکه اذقاب  
 و ارکان و دایم و اکابر و اساطین ملک و ذلت را میباید شده مقام اولیا عشرت است بلکه تپان از چشم عباد و دل شب  
 تا که محل خلوت و حصول و منزلت کتمان است در مجلس قرب و وصل مشرف و مخلص اگر او نیز که رئیس من ثبوت تخلیه کن ثبوت تخصیص اگر  
 عنایت کند و بخصوصیت و ولایت نیز مخصوص گردانند دستور تبار عزت و وحدت در نزد که تا بیکیس بیند و تداوند جز و دست  
 دیا کسی که محرم باشد چنانکه حال اولیا سورت است و پایه محرم برای آن در بیان آوریم که کسی محرم است و در حقیقت غیرت و بعضی  
 از عرفای اهل دانش که غیره را در اولیائی تحت قبائی تا غیر فهم گیری بر صیقه نسبت خوانده اند تا بیکیگان نامحرمان بدر و نند و  
 همچنان و همان درون با تبدیل ولی بعرف اولی راست مد و بعضی که میندولی انجازه از اسامی حسی الهی است فافهم انجازه  
 گفت نه یا از چهره ناز و نخوت و کاهنیدن جان محب و نسبت کردن بنای هستی و غلب مزید جدا اجتهاد یا بجهت آنکه مرتبه  
 شهوات و محبت ذاتی بالاتر از آن است که ایجاب توفیق و تحذیر زمان و تعیین روز و شب که بین عند الله صباح و ارسا و ششها  
 و عدم اشتها و وجود عدم خلق گنج داشته باشد قال بعضی اهل زمین من اراد ان یطوب فی عبد الله و من اراد ان یطوب فو عبد الله الحقا  
 و عبد الله سواء علیه اظهار اخفی مع کفتم یا یحیی تو میندانی بیچ چون راه مطلوب بر بسته شده و از هر دو که آمده راه ندادند و بجز  
 نلی و منع و رد استبعاد نیاورد و ندی و اینها در حقیقت شد و زبان بشکوه محبت بکشد که حکم ایک مشتکی و یک المستغاث  
 و باین زبان در دل بگوید شاید که هر یک از این صفت تو همه خود کرم و اجابت قبول و عطف و مهربانی است و این همه  
 استغناء از چیست محض کرم و کرم و بیوتم از طرف گفتانی به ظاهر از حال شدت ناز و صرلت مجبوی و ذوق و خوشحالی و صفت  
 استغنا همان است که مراد آن باشد که گوید آری بیچ میندایم نه کار من نیست و غنای ذاتی من برین میدارد ترا چه مجال که  
 چیزی مجبوی و میخواهی که احتمال داد که بر سر مهربانی آمده و عطف و نرمی در مورد میگوید که نه اینچنین نیست که تو میگوئی که بجز نه  
 بیچ میندایم این نه که کفتم بظاہر است و برای مصلحت است و در باطن همه مهر و محبت و عطف و کرم من ترا بیشتر از آن میخواهم  
 که تو میخواهی و لیکن سطوت مجبوی و صولت حسن و خوبی بر این میدارد و میندازد که ازین پایه فرو و آیم و آخر محبت یکی است که از دو جا  
 سر کشیده و همان محبت من که در دست همان محبت است و من آنرا محل در تو هم دلی انداخته و در هر جانب کیفیتی دیگر ظهور نموده  
 و از جانب تو بجز نیاز و از جانب من غناء ناز و در باطن هر دو نیازمند یکدیگریم بریت نیازی هست عوایان و الباشق به  
 و لیکن محتجب در پرده ناز سه میل معشوقان نهالست و سیرت میل عاشق با و مد طیل نفیر و در حقیقت ذوق و لذت  
 در همین است اگر همه ناز باشد معشوق عاشق وجود نگیرد اگر همه نیاز بود معشوقه قلوب نیز بر نظم عاشق ناز از جند آن به  
 معشوق نیاز مستندان چشم کرم تو عین ناز است به نازیکه درود دهد نیاز است و الله بدعوائی و ارسا سلام نیاز است و  
 بهیمن من یت الی هراط مستقیم ناز این چند کلمه برسم استغنی پیش از نظر در انحصار باب فضل کمال نوشته اهد و شرح

این رباعی در خیال اندیادان همه موع و مشغوف با اصطلاحات صوفیه از اهل وجود اند تا قائل بکدام جانب است و چه قدر کرد  
است و در دوق این فقیر مفهوم مجازی این رباعی که معنی حقیقت است و لذیذ تر و شیرین تر از همه است طیب الله انفسنا  
و این مجازی خایه تنبیذ و منتهای اوست که درین مرتبه ظهور کرده است و صورت تمام و اکمال پذیرفته است تخفیف گفته است  
بسیار هر حقیقه که گنیزد و خرابی ظاهر اندر مجاز خواهد بود اینقدر پس است سخن بجای رسیده و سر کشیده است که می ترس  
د از از پرده برون نیفتد و اندر اعلم

## الرسالة السادسة والستون تسليّة السائل بين المسائل

التدویر رسول - مکتوب شریف رسیده احوال معلوم شد و بر سلامت احوال حق شکر گذاری بجا آورده شد الحمد لله علی کل حال  
حال آنکه باب گریختن از طاعون نوشته اند حکم درین باب آنست که از اجنادان طاعون افتاده مگر بزند و بجا که هست  
کلیه نیست بکس در آن خلائی نیست و در احادیث صحاح اذان نبوی واقع شده پس استحباب آن معصیت باشد اذن که در حاکم  
صحیح از عائشه رضی الله عنها واقع شده است که آنرا تشبیه بفرار از زحف داده اند ظاهر میشود که گناه کبیره است و اگر اعتقاد میکنی  
و جزم آرد که اگر میگریزی نجات می یابد و اگر می باشی هلاک میشود کاخر گردد باید دانست که مراد طاعون در اینجا باست و  
مرض عام و مرگ عام در احادیث ذکر نموده اند است و طاعون دو یا یکی است و در مقام و در باب انون گفته که الطاعون  
الواو در باب بجز گفته الواو الطاعون کل مرض عام و کذا فی الصحاح و سایر کتب اللغة مراد از احادیث از اینجا که بخی از طاعون در آن  
شده است و با مرض عام است اطباء طاعون را تفسیر کرده اند بجاوه تسمیه که پیدای آورده اند کشته را اکثر حوادث میگرد و در زیر بغل منقبض  
و جای های نرم و سبیلان و زنده است است که مستعمل میگردد بجز هر یکی که پیدای گردد از بچیان دم و انصیاب الی آخر ما قال الاطباء  
و طاعون باین معنی اگر عام گردد نیز داخل این حکم است و لیکن مراد از احادیث مرض عام و مرگ عام است که کف که مازند و خفوف  
باین قسم نیست چنانکه احادیث آن شاهدند و سه چیز است که طاعون باین معنی گفته و مخصوص بدان داشته و در سایر امضا  
فتوای برخصت قرار داده بلکه آنرا واجب دانسته و گفته اند اگر نه برآید بکفر میکشد این سخن بر تقدیر عامی است و اگر نه بجهنم احادیث  
در روایات نصیه اگر بر آید بقول خود که میگوید بر آمدن واجب است و ترک اجب عصبان است و در نهایی جزئی گفته که الطاعون  
مرض عام بخدش من فساد الهوی پوشیده نمائند که قول بحدوث من فساد و بظاهر است و خالی از فساد نیست چه در یک لایته  
و یک شهر و یک ملک و یک خانه بعضی سلامت میماند و بعضی هلاک میشوند با وجود عدم معالجه و تدبیر و فساد و بوی مشرک است  
بمیان همه و گاه پیدا میشود و بیاورد که اصح است هوای آن و اطیب است مایه آن و نیز اگر فساد بودی هرگز از دو -  
زمین منقطع نشستی چه در هیچ زمانی بعضی بلاد از فساد و احوالی نبود گاهی جماعه را عارض میگردد که مزاج آنها صحیح است از دیگران  
و نیز اگر فساد بودی تمام بدن در گرفت و مخصوص بوضع در بدن نبودی بالجمله وجود آن در تحت مضایقه قیاس در نمی آید پس  
حق آنست که گویند بعضی قدمت قادر مختار است و عذاب است که برندگان خود را و ابتلا و امتحان میفرستد تا مبرکند و امثال  
انما یند یلبی صبری نمایند معصیت و زعم خلق الموت و الحیوة لیبئلو کما انکم احسن عملاً ه چنانکه

در حدیث آمده الطاعون رجز ارسل علی طائفه من بنی اسرائیل او علی من کان قبلكم و اذا سمعتم یفلاته فخلوا علیہ و اذا وقع بارض و انتم فیہا فلا تخرجوا منها فراراً منه و در حدیث دیگر آمده الطاعون شہادۃ لکل مسلم و غیر ذلک من الاحادیث و مشک کنند مخالفان گاہی بقول وی سبحانہ و لا تلقوا بأیدیکم الی التھلکۃ طو این عامست مزجیع م واقع تھلکہ او مشک ہست کہ ایستادن در مواقع طاعون سبب القاء نفس در تھلکہ ست و این سخن بعد از ورود نبی از فرار بود از وقوع طاعون جبری نیست اگرچی در آیت کریمہ عام است و الیتلون و طاعون از افراد القادریہ کہ است و نبی از فرار مخصوص آن ہا است و اگر نہ از افراد دست خارج است و ظاہراً آنکہ کہ دخول در بلدیکہ طاعون در آن واقع است انہای نفس تھلکہ ست ما فہم م گاہی مشک کنند قیاس نمایند کہ از ابتدا آمدن در خانہ کہ دروی آتش گرفته است باز الہ سخت کہ غالب فن و این افتادن خانہ است یا کہ بختن از سخت جدا مانع گویند کہ درین مواضع برآمدن و گر بختن آمده است و گر بختن از طاعون مثل آنست و این مشک فاسد است چہ آن از قبیل اسباب عادلیت و این از اسباب ہی است و اگر ادعا کنند کہ ما بخبر کرده ایم کہ ہر کہ بر آید سلامت ماند کلیت این متغیر بلکہ اکثریہ نیز مسہوم نیست و اگر باشد بچون در ناخن قیہ نبی واقع شدہ این قیاس و بمقا بل نفس است و دران مواد ہی از فرار نیست بلکہ امرست بدان و اقوی شبہ مشک بحدیث من القرف التنف است و این مشک نیز باطل است چہ آن از قبیل تطیرو تشام است نہ فرار از طاعون بعد از دخول آن تحصیل این سخن آنست کہ در مکتوبات از کجی این عبد الشہ بن بکر بفتح موحده و کسر مہمل بر وزن فقیہ از حدیث ابی داؤد آورده کہ گفت بکی خبر دہ اے شہید از فرقت بفتح فاء سکون راہ بن سبک بسین مہملہ آخر کاف بصیغہ تصغیر کہ میگفت لقمہ یا رسول اللہ نہ یا زنی است کہ او را این گویند و این قیہ است بجانب بحر الہل آن زنی دروہیست کہ زراعت و خراجی سال و علف است کہ برای اہل مہمال خود از انہی طعام می آریم و لیکن وی وی سخت است پس فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بگذراؤنا و دور و در آنرا از خود بریر کہ زعفران تلف نیز آید و زعفران بفتح قاف و راہ بلاد لیت دروی و بیماری و مغفقت و باؤز بین تپ آورندہ پس این مرد شکایت کرد از وقوع و با دران زمین و فرمود آنحضرت کہ بگذراؤنا و کہ وقوع و با بیماری ہمک است از ان اجتناب باید کرد و این مشک تمام نیست زیرا کہ وی تطیرو تشام کرد پس رخصت داد آنحضرت نظر بمعوق حال و خوف از وقوع در و طہ شرک خفی و خروج از ان و ترک سکونت دران نہ آنکہ با واقع شدہ ان و بعد از وقوع تجویز فرار و خروج از ان کرد سخن در اینجا ست کہ چون باشید در زمین و واقع شود دروی با بیرون نیامید از ان و تطییر در بلا پیش از وقوع احتراز اجتنابست و بعد از وقوع میرورضا و تفرغ و عاید بلل احادیث صحیحہ مذکورہ در صحاح بیعی و نبی از فرار و ترغیب بحث بر میرورضیات و حکم شہادت ہذا این حدیث در باب تطییر و مال آوردند و طاعون و باوا اعتبار شرم در زمین و دن واسطہ بعضیہ احادیث و وقوع یافتہ است و این حدیث از اجلہ است و بعضیہ گفتہ اند تطییر و تشام بیچ با معتبر نیست و منفی است و آنکہ بعضیہ احادیث ظاہر میشود مراد آنست کہ اگر شوم می بودہ ام کان میداشت در این شہ چیز می بود بطریق قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لو کان شیء سابق القدر لسیقہ العین و لیکن وجود ندارد درین استیادہ و غیر کان و بعضیہ گفتہ اند کہ شوم در مرآۃ است کہ نہ سازگارہ بدخلقی و ناز ایندہ بود و در سرای آنکہ تنگ بودہ بدہمسایہ بدہمواد و راصب کہ گران بہاد حرون باشند آنکہ شوم بمعنی بدگون بود و گویا میگوید اگر باشد بکی از شما امرای کہ مکرہ می پندارد و صحبت او را یا اہی کہ خوش ندارد آن را باید کہ

معارفت کند از آن و از آن انتقال نماید و طلاق بدین را و بطریق شایسته را تا برود از دی که امر است کذا فی الشرح الستة پس معلوم شد که این حدیث در جای دیگر است تا آنکه گفته اند که این حدیث قریب و تلف ابی داؤد است معارض نمی شود با حدیث دیگر که در تحفین و غیرهما واقع شده و گفته اند که فروة بن مسیک روایت کرده شده است از دی مگر یک حدیث یا در حدیث و آن نیز از مروی مجهولست که شنیده شده است نام وی و نیز معلوم نیست که یحیی بن عبد الله بن یحیی لقیه است یا نه و در کلام روضه الاحباب که در ادوار کتاب در طبیب المعنی درین حدیث تکلم کرده خطی و خطی جمع واقع شده است قدر برود الله اعلم دیگر نوشته بودند که طعام نوشته که سرحد میت میفرستند آنرا توان خورد یا نه کلمه درین باب نیست که صدق حق فیه است اگر چه گفتند که صدق نفل اغنیاء را نیز جائز است اما فتوی درین باب بر کراهت است اما لعل ما یکم بخانه میت میفرستند مخصوص بابل میت است که مصیبت زده شده اند و اگر آنرا بطریق ضیافت میفرستند ظاهر است که جائز باشد و بعضی گفته اند تا سه روز مخصوص بابل میت است دیگر مرقوم بود که شخصی وصیت کرد که بعد از من علوانان بختی به صلحا بخورند دین مده بیج بر دی لازم آید یا نه این جزئی در کلی وصیت داخل است و وصیت علی العموم و علی الاطلاق جائز است و در کتاب مطالب المؤمنین فصلی جدا برای این نوشته اند و گفته اند فضل ربی الوصیة بعد الطعام سئل ابو جعفر رحمه الله عن اوصی بان یخلف و اطعاً بعد وفاته و یطعمون الذین یمضون التعزیه تا نه بخور من الشلت نلذین بطول مکثهم و حضروا من مکان بعد و الغنی و الفقیر و ذلک سواء و لا یجوز للذین لا یطول مکثهم و لا یبعد مکانهم و لا للناجیه و نحوه فی جوامع العله انتهى این تفصیل بطول مکث و بعد مکان ظاهر است که گفت الذین یمضون التعزیه این مرد چون ذکر صلحا کرده هر که باشد بخورد بر سر تقدیر رحمت و وصیت با طایم ازین جا مفهوم شد و اگر خلایان بجهت آنست که گفت بروح من بعض مردم میگویند که طعام میخورم کسی با بروح کسی میگویند که است و اگر بلافاصله بروح من این معنی تقدیر کرده باشد که بر صلحا بخورند تا ثواب آن بروح من برسد چه بخورد و در چه لازم می آید فی صدقه الاحیاء عن الاموات لعل لهم و همین است حکم آنچه در دیار متعارف شده است که بروح بزرگی طعام می پزند که مردم بخورند و آب آن بروح آن بزرگ برسد اگر بلافاصله صدق گفته شده پس بفقرا باشد و اگر بعنوان ضیافت کرده همه بخورند و اگر برای قضا باشد اگر در آن لفظ گفتن خوب نیست اگر چه معنی آن صحیح است آن دیگر است این لفظ باید گفت دیگر مردم بود از احادیث معلوم میشود که عمامه در کفن نیست و در کتب فقیه قلیل و قال بسیار است درین باب تحقیق چیست بر علم شریف روشن است که زیاده عمامه استحسان بعینه مشاخرین است تا ما خلا آن چه باشد و در شرح ایوانکارم میگویند همدی عن عمر بنی الله عنه و به ما خلا مالک اما حدیث که از دوسه مفهوم میشود که عمامه بنوع ظاهر این حدیث است که کفن رسول الله صلی الله علیه و سلم تین ثلثه الثواب ثمانیه سفین سهولیه من کسفت لیس فیها قمیص عمامه و تا دلی این حدیث نزد کسانیکه قائل اند بعمامه است که نبود و این ثلثه الثواب قمیص عمامه بلکه زیاده بر آن بود پس مجموع محسوس بودند که آنکه اصلاً داخل کفن نبود دیگر نوشته

انکه ترجیح روایت یا حدیث در ماده جواب نامه که مرئی میباید بر سینه وی می نهند بنظر آمده است  
 و در حدیث خود هیچ جا ما را نظر نیامده و لیکن در بعضی کتب که جمیع روایات قوی و ضعیف اند مثل مفتاح الجنان  
 و غیره روایتی هست که در کفر العباد نقل از کفایه شعبی چیز گفته که مناسبت با این عالم دارد و قال حکای عن بعض  
 المتقدمین انه اوصی الی ابنه قال اذمرت غسلت فاکتب علی جبهته و صدری بسم الله الرحمن الرحیم قل فعلت  
 ذلک و رأیت فی المنام و سألته عن حاله فقال لما وضعته فی القبر جاری فی ما نکه الخطاب فماراه و اکتوبها علی جبهته  
 و صدری بسم الله الرحمن الرحیم قالوا: امنت من العذاب و آنکه نوشته اند که بر که شب جمعه یا روز جمعه از عذاب  
 آبر ما من است ایامه من بین روز و شب است یا تا وقت حسرت این بشدت مخصوص یا بل ایان است یا  
 کفر و هم شریک اند و ان پاشیده نمائند که در مشکوٰه این حدیث مذکور است عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله  
 صلی الله علیه و سلم ما من مسلم یوت یوم الجمعة اذ یلبیه الجوه ناداه الله فتنه فبقدره و الله عز و جل  
 قال لهذا حدیث غریب لیس اسناده متصل و سیوکی نیز در رجحان الجمع و زاحم و البیاض و از شیرازی در القاب  
 و از ابن عمر از ابی نعیم در حلیه از جابر آورده کسی که میریزد بر روز جمعه خاص گردد از عذاب قبر و بیاید در روز قیامت  
 و حال آنکه بروایت شهر شهیدان ظاهر این احادیث در دوام است و اندر علم چون در حدیث ما من مسلم  
 واقع شده کافران ازاله خارج خواهند بود و ذلک ظاهر و گفته اند که کلمه اذ در اذ لیلته الجمعة بری توابع است  
 یا مشک را ولایت ظاهر توابع است و الله اعلم و نوشته اند که شخصی گفت که عمل با برقرآن و حدیث نیست  
 عمل ما بر فقه است بروی چه لازم آید اگر این شخص این سخن بجزئی استخفاف قرآن و حدیث و اسقاط آنها  
 از درجه اعتبار و تعظیم و ترجیح فقه گفته است کافر و مرتد میگردد و اگر باین معنی میگوید که اصل خود قرآن و حدیث  
 است و مجتهدین تطبیق آیات و احادیث بیکدیگر کرده و ناسخ از منسوخ شناخته گفته و مادیات کرده اند و بالعکس  
 تقلید بپندار میکنند و قدرت آن ندارند که استنباط احکام و شرائع از کتاب و سنت کنیم بر چیزی قرار ندیم بار  
 ضرورت است که اتباع روایات که از امامی که تقلید آن کرده ایم گفته و چیزی دارد فاشوا الی الذکر ان کنتم لا تعلمون  
 این جوابها بحال الوقت در وقت کتابت نوشته اگر خطا رفقه یا شد اصلاح نمایند و الله اعلم

### الرسالة السابعة والستون وجدان البر و الاستشمام الوارد

الله و رسول الله و نسیم جان فدایت دل مرده ز زگر در زانکدام باغی ای گل که چنین خوش است بویست و حق  
 جل و جلال ما و وقت و شامه حال ایشان را به نسیم غنایت و نسیم کرامت و رواج کرم خود تازه و معطر  
 و لاد بمطالع کتاب فتوح الغیب که کلام کرامت نظام حضرت غوث الثقلین است رضی الله عنه و این حقیر  
 سعادت شرح آن توفیق یافته است وقت خوشی داشت و بمقصدی در آنجا این بیت مذکور بود بریت  
 مکس روے تو چو در آئینه جام افتاد عاف از خنده می در طبع خام افتاد و در ذوق دریافت معنوی این



بیت بود که مراد از می و خنده وی چیست و از جام و افتادن عکس روی محبوب و افتادن عارف در  
 طبع خام چه که بناگاه این گلهها که فرستاده بودند رسید و گل و گل پر و جمع شده و نشاط افزاوستی بخش  
 و وقت شد ایام بهار است و سودای جتو در جوش و شورش باطن در کار در گوشه خانه و زادی  
 غربت در سرور است شاید که اگر غلبه پذیرد و تکلیف از میان بر افتد بیرون نیز افتد اکنون خود  
 در پرده است تا که غم دل گفته ام در خانه یاد یارها به خواهم زاد از بے طاقی فریاد در بازار با  
 ادب و انگیز است و گرنه عشق و اقمه طلب است تا چه شود بجهت بے طاقی موافق وقت این مخان  
 از زبان آمدن مخدود خواهند داشت و اگر ذوق دریافت معنی بیت مذکور دارند آنچه با فعل بدیهه در  
 حوصله وقت می گنجد اینست که مراد بجام و دل عارف باشد که محل تجلی ذات حق است و باین معنی آئینه  
 برای آن استفاده کرده و افتادن عکس روی کنایت از تجلی حق است و تجلی چون بصورت روح عارف  
 واقع شود موجب زلفه محل استباه است که در بین مبالغه خود را عین حق می یابد و در توهم اتحادی افتد  
 و طبع تمام اشارت بدان کرده چنانکه گفته است و دلت از جاج و درخت انحر و تشنگا و تشنگا بلامر  
 یک ناهسی خرو و لا قدرح و کافای قبح و لا خمر یا عی از صفای می و طافت جام به هم آمیخت رنگ  
 جام و مدام به هم جام است نیست گویی می یا بد است نیست گویی جام به یعنی متحد آمد و یک جز خود  
 و وجود تمیز از میان برخاست این مفتضای حال سکر و بے تمیز است و حق مونث است که بداند  
 می دیگر است و جام و دیگر آن ظاهر است و این ظاهر و این مقام توحید شهودیست که بغلبه حال استغرق  
 محبت چنین می نماید آنکه توحید وجودی میگوید همه را یکی میداند حقیقه و الله اعلم بحقیقه الحال تا بعضی العلماء  
 من العارین التوحید شهودی لا وجودی و به المهدی الاسلام

## الرسالة الثامنة والسبعون في جمع الكلمات العارفين من اهل الصدق اليقين

الفصل السابع والعشرون في بيان طريق الحق تافع بود اگر چه این حقیر را دران جزو تحریر و  
 تبصیر و تقریر نصیب نبود و مکن بتوقع اجر کتاب آن اقدام بران نمود و خود حال اکثر توالیف برین منوال  
 است و جز حکم خاتم برندی پیش نداد و مقصود نفع خلق و ذوق وقت است قائل هر که باشد بین که چه  
 گوید و مبین که میگوید آری عزیز حق اعتماد کنی تا پشیمان نه شوی از حق غافل مباش تا شیطان بر تو  
 راه ده یا بد بهیچ مغرور مباش تا ببالک نگردی دل را از غیر حق خالی کن تا راحت یابی در کار حق باش تا کار تو  
 ساخته گردد و در دنیا استقامت کن تا کفایت پیدا آید و در دنیا دل بکسی بند تا زیان زدن نگردی کسی را به  
 عیب منکر تا به عیب مبتلا نگردی و در تنگی صبر کن تا فراخی یابد و بناید از همه نومید مشو تا امید بر آید و یا  
 کن تا اخلص یا بی کار با خلاص کن تا در حال جزایابی دنیا خواه تا دولت بقاء نگردد و قناعت و رزتا از محنت

برہی آزاد کسے خواہ تا آذرہ نشوی کہنہ بر کسے مہند تاد کہنہ نیفتے کسی را بحقارت مگر تا حوالہ نگردی  
 از جہت دنیا اندوہگین مباش تا پریشان نہ شوی قدر نعمت بہ شناس تا از تو یازد متا مند از ہمہ  
 جدائی کن تا بحق انس یابی غم خدا خورد تا اہل کوتاہ نشود مرگ را بسیار یاد کن تا دل بد دنیا مشغول نگردد  
 ترک گناہ کن اگر نعمت حلال میخواہی تو غم از کسے کن تا عزت یابی فروتنی بکن تا بہ بزرگی برسی در خدمت  
 تا فرو نیفتے از خلق عزت گیر تا بحق انس یابی شکر حق بجا آر اگر نعمت دین و دنیا میخواہی این مباش تا امان  
 یابی با حق باش اگر عیش جاودان خواہی خدمت بزرگان کن تا بہ بزرگی برسی قہہ پیش گیر اگر عافیت  
 خواہی خود را بحق سپار تا پشیمان نشوی دست بدامن صاحبان زن اگر دست خواہی آمستہ رو  
 تا مامدہ نہ شوی خود را هیچ قدر منہ تا بقدر گردی از اہل دنیا پرہیز کن تا دل نازیک نشود قناعت کن تا  
 تو نگر گردی بہمت کن تا نعمت بیغیر اید بر حرف کسے دست منہ ما خود نگردی رفیق از حق بین تا فرو نشوی  
 حرمیں مباش تا خواہ نگردی کردار خود را قیمت منہ تا با قیمت گردی در کس بد مبین اگر معرفت داری از ہمہ  
 مفلس شو تا محبت یابی بد رہا باش تا در کشاید ز ریند پیتری مباش تا آزاد شوی صدق طلب کن تا  
 راحت یابی حرمست نگاہد تا مردم نگردی سودای کن تا دران سودی خشم فرو خور تا راحت یابی  
 مسکین باش تا مقبول شوی کار یا خلاص کن تا عاقبت ششمان نشوی اگر در کار سے کار دیگران کن و اگر  
 بیکاری ناراض نشین با ہمہ نرمی کن تا از دشمنان خلاص یابی با رہنمائی تا محنت گردی برزیر دست شفقت  
 کن تا رہائی یابی آہستگی پیش تا شیطان بر تو ظفر نیاید دل بدست آر تا خوشنودی حق یابی بسوداوند  
 سہندہ کن تا عیش بر تو تلخ نگردد با ہمہ آسانی کن تا بہ رہی دیگر از خود بہتر دان تا از خود خلاص یابی  
 درشتی بگذارد تا در ہمہ دشمن نشوی بیک ہمہ باش اگر مردی انصاف از خود طلب کن اگر جہان روی حق را یاد کن  
 تا دل و بہر آن نگردد و دہانندگان را در یاب تا در نہ مانی افتادگان را گذار تا در نیفتے سوی دنیا سپہن تا کور  
 نگردی جز حق میندیش اگر ظالمی خلاف ترک دہ تا سلامت مانی از حکم خدا سرتاب تا عاصی نشوی از نادگان  
 را در یاب تا دستگیری یابی با ہر کسے نشین تا تباہ نگردی ترک لذت گیر تا لذت خواہی انصاف خود بدہ  
 تا ستمکار نگردی آن کار کن کہ حق پسند و آن پسند کہ حق کند یا کس مستیز تا از کینہ برہے آنکس کہ با تو  
 بدی کند تو با او نیکی کن تا در میفراید بیدار باش تا در خانہ و در دنیا بد بار چند آن برگیر کہ بمنزل رساند لقا کند  
 کہ در ایندن بسیار اند ہمراہ طلب کن کہ دشمنان دور راہ اند سر برین در نہ تا بر خودی سر بیگان تا جنگ  
 بر خیزد یک کار کن تا تمام شود خود خواہ مباش تا مردم نشوی دوستی آن بہ کہ خدا سے را باشد خواہی از سر  
 بند تا بر سر خودی بار خود بر کس منہ تا عزیز مانی بزرگی بر هیچ کن تا خواہ نگردی در دریا و در شوی تا گوہر یابی جان  
 را در باز اگر عداقتی تیر یار ہدف شو اگر دوستی حق خواہی رہبر طلب کن تا برہ شوی اگر عاشق یک  
 سودا کن تا سود مکنی خود راہ مباش تا خواہ نباشی اندیشہ بیہودہ از دل و در کن تا پریشان نشوی خود پسند

مباش تا پسند شوی در مالایع مشو تا زیان نکنی گفت را شنوا باش یا استوار مانی نفس را استوار مدار که در وقت است پناه بحق جو تا خلاص یابی مدح کس مکن تا عاقبت نمیدانی پناه حق گیر تا از شیطان برهی و وقت در یاب اگر مرا نه نقد را باش تا تلاشی قطع را از دل بردار تا محتاج نگردی حاجت بجز حق مدار حاجت بر آید با گم شدگان منشین مگر که گم شوی پاس انفاس دار اگر بیداری دینار را در یاب اگر بشیاری بقیض حق خرید کن که حق خرید از آن به حال بارب باش تازه یابی یا دوست چندان کن تا خود را فراموش کنی تا باندیش کن تا در زیان نیفتی و در سود خوشی از حق بمانی یا کار امروز بفر و احوالت مکن تا بحسرت غمی وقت کار در یاب تا کار و ساخته گردد سر هر چیزی نگاهدار تا در فتنه نیفتی بیگانگان را درون نگزار اگر غیرت داری بسوی حق گریز تا از دشمن خلاص یابی دل بهر اندیشه مبتلا مکن تا در غمی یک همت کن تا جمعیت یابی علم نادانی بخواه اگر نادانی خود را گنگ ساز تا اگر گردی شب بیدار باش تا بوی محبت یابی نفس را در کار دار تا تا در کار ندرد و درد حاصل کن تا در مان یابی و دست از گدائی مدار اگر چه گنجی داری از عیب مردمان چشم بهوش تا عیب را مشاهده کنی و نیچو بادیه اختیار کن تا به کعبه برسی و از خود یا کسی مگو تا گنج اسرار گردی زیان کس میندیش اگر سود خواهی بیکس باش تا بیکس نه شوی بخود باش چون یا حق باشی محبت با نیکان کن تا در غمی از همه بیگانه شو اگر بگانه خاموش باش تا برهی کار خود پنهان دار تا قیمت گیر باد دوست خدا را شناسی کن تا عاقبت سود کنی یا هیچ چیز قرار گیر اگر محبت داری سود و زیان خود نمیدانی از آن سبب پریشانی و در بدست آرد اگر میتوانی خود را بجای مبر تا بجای برسی خود را قطره خود دان اگر چه در یابی با کدایان به نشین اگر چه بادشاه و صلی الله علی خیر خلقه محمد آله و صحبه اجمعین فقط

و

تمت

این دور قرائت که از دستخط خاص حضرت شیخ اجل محدث دہلوی قاری مد نظر رسید بر رعایت نسخ مکتوبات به کلامی تا در اینجا ثبت کرده شد

مکتوبات شصت و نهم

عاقبت بخیر باد هر چند میخوام که چیزی آن دل بند نویسم حیران می شوم که چه نویسم جز دعای خیر دارین که نصیب باد احوال این فقیر بخت معلوم ایشان است و محمل آن آئینست که الحمد لله علی کل حال و نعوذ بالله من حال اهل انرا تغییرات و تبدیلات که در احوال خلق حادث است معلوم شریف است آرزو میکردم که کاشکلی بن مقدر که در تقاضای سر بودند اگر چند روز در بنی هم می بود ندیدی شده حیرانم

خیریت شما مطلوب است ہر جا کہ باشد از جانب میان نور الحق ہم خطہا می آید کہ جامع شکر و شکر است س از ان یاد دل لودام  
 شکر لیت شکایت نہ شکر اذ حق است و از نفس خود شکایت نہ الہم کل الحمد والیک الشکر و یک المستعان بار  
 آنچه متوقع است آن است کہ از دعائے بقائے ایمان و حسن و قبح آثار غالی نباشند و اسحاقیہ بالخیر

## مکتوب ہفتادام

۵۵ درود کہ غم کو تارہ بکار افتادہ است بہ معشوق دل موچہ ماہ افتادہ است بہ ایند افتادہ بہت براہ افتادہ است بہ درویش  
 بشوق بادشاہ افتادہ است بہ چہ وید و چہ نویسکہ بزرگان چیز نگذاشتہ اند کہ حاجت بگفتن و نوشتن او مانع باشد کس باید  
 کتا فرماید و کار بند بر سر فقیر یا را افتادہ است کہ جزو سہ تعالیٰ آن و شوری با تو اند آسان کرد در کتابت لا حیلنا  
 ما لا طاقۃ لنا بہ ط و اعف عنا و اغفر لنا و ارحمنا انت مولانا کا کما نعزنا علی القوم الکافرین ثابت  
 بخیر یا یقین ان نوزند باشد کہ من ترادوست میدام و از نیکان می شمارم حق سبحانہ تعالیٰ نماز نیکی ہای دین و دنیا بقدومت تو گرداند  
 دعا و نیست کہ از حج آفات و بیات محفوظ و ارادہ و کجی کرکات و برکات محفوظ گردانید زیادہ برین طاقت نوشتن غلام شما و کار  
 شمارا بخدا سپردیم و السلام و فرزند دیندیجان سپو ند محمد علی ہم را فرستادم تا کہ چند گاہ دیدہ بکجاں و کمال او روشن گردانند فقط۔

خاتمۃ الطبع اول و قطعات تاریخ یکصد و شصت و شصت صاحب الشیخ قیس مشی محمد عبدالعزیز صاحب خزائن البعد جناب الک مطبع سلطنتی  
 الحمد للہ و المنة کہ درین ایام سعادت فرجالت اخبار الاخبار مصنفہ عالم و فاضل بکامہ و وی محمد عبد الحق محدث قدس سرہ کہ در تحقیق  
 آیات و توفیق معانی و مبانی مہیات بہ نظیر و عیم الممال است۔ و بار ہا در مہینہ مختلفہ مشہور شدہ بدین تاخرین اولی البصار  
 گردیدہ اما از مہر نعت افلاک و بیچگاہ طبع شائقین ہی آسودہ و ریو۔ بفرمایش بعض جناب محب حکم جناب دلد ماجہ طہم اعلیٰ  
 مستحسین ہا برین علم و فن چندین نسخ مطبوعہ قدیم و جدید ترقی فرمودہ بہ تصحیح اعلیٰ طبع پرہ فستند و در صحت و قنٹ و ثمت  
 دو سال ازین عہدہ برآمدند بخدمت اللہ کہ اکنون بہ تصحیح تمام در مطبعہ مجتبیٰ زبور حسن تمام و در کشتید معہذا جن رسے بیضا صفا  
 مینظر مطبع مزبور بر حاشیہ اخبار الاخبار کتاب امکان تہذیب و الرسائل کہ ہم مصنفہ مولانا کے محدث مغفور است بخیر  
 کتابت و تاملہ گوئی طراش معانی و مبانی در ویرہ صفت لستہ اند بہ دل بردن شائقین علوم و فنون از مقام ناز برجستہ  
 ہا تا کہ در تصحیح مکاتیب شیخ بہیمان اعتقاد و تصحیح و رفع اعاط بکار رفتہ کہ در اخبار الاخبار بحسن خط و کتابت خوشنویسان  
 کتا از زمان حسن صری و معنوی ہر دو کتب دہ بالا آمدہ۔ امید کہ قبول تمام و شرف پسند خاص و عام بکامد انشاء اللہ تعالیٰ  
 بشرب العالمین و الصلوٰۃ السلام علی رسولہ الامین و علی آلہ و صحبہ و علی حبس الاولیاء و الاخیار و جعین۔

و لہ تصحیح تاریخ طبع سلطنتی  
 بچکم کاتب تہذیب و کتب علم و خوش بنشت یک حکم و طبع گشتہ بوی نوشتہ شد تاریخ پڑہ آبدارہ و گوہر بسفہ در سلکے

در ایام از روشن رخ علم و فقاے در شہر خاست استند و بحسن خطہ طبع صاف و روشن بہ تجلی کردہ است اخبار اخبار  
 از فیض او بیا الکتاب ابدال ہا می گشتہ علوشد الزامہ بعفت گشتہ شد تاریخ خط طبع پڑہ تعالیٰ اللہ ہے و بلسے شہر ہوا

# چند جدید مطبوعات کتب خانہ رحیمیت دیوبند یوپی

نام کتاب	زبان و فن کتاب	قیمت عام	نام کتاب	زبان و فن کتاب	قیمت عام
ابن ماجہ شریف ثلاث سنہ ۱۹۲۷ء	عربی حدیث	۱۰	مسلم الثبوت مع حاشیہ	عربی اصول	۱۰
عشقی بکاشی جدیدہ			تعلیق المنوت کلاں ۱۹۲۱ء	عربی فقہ	۱۰
اصلاح الرسوم محشی و مدلل	فقہ اردو	۱۰	مراح الارواح محشی	عربی حرف	۱۰
العرف الشدی علی جانب الترمذی	عربی حدیث	۱۰	تاجول محشی مطابق مجتبیٰ	عربی منطق	۱۰
از علامہ انور شاہ صاحب			نفع المفقی و السائل	اصول فقہ	۱۰
الفوز الکبیر فارسی اصلی	اصول فقہ فارسی	۱۰	از حضرت مولانا عبدالحی صاحب	عربی	۱۰
از شاہ ولی اللہ صاحب			فتاویٰ عزیزی فارسی حصہ اول	فارسی	۱۰
حسن المسائل ترجمہ کنز الدقائق ج ۱	فقہ اردو	۱۰	فیض سبحانی	اردو	۱۰
ہوئی تھی اب کا طبع ہو گئی ہے			اخبار الاخبار	فارسی	۱۰
الفاروق از علامہ شبلی	اردو تاریخ	۱۰	احوال الصادقین نے حکایات العالمین	اردو قصص	۱۰
الایضاح الموائل شرح	اردو	۱۰	اغلاط العوام فی باب الاحکام	اردو فقہ	۱۰
اردو شرح مائتہ عامل	عربی نحو	۱۰	اشراق نوری ترجمہ قدوسی		۱۰
امداد الفقہاء فی توضیح الایضاح	اردو فقہ	۱۰	انور الدشذی توفیر ترمذی شریف	اردو	۱۰
از شاہ اسماعیل شہید	وصف	۱۰	از شیخ الہند	عربی حدیث	۱۰
تحریر سنیت کا فیہ کی مشہور	مخوبے	۱۰	بہشتی زیور مختلف المخصص جو		۱۰
معروف عربی شرح			جدید مکمل و مدلل بہشتی زیور	اردو فقہ	۱۰
تہذیب العقائد شرح اردو	اردو عربی	۱۰	سے جو بنے لکیر تیار کیا گیا ہے	غیرہ	۱۰
شرح عقائد نسفی	عقائد	۱۰	گو یا کہ اس بہشتی زیور کا خط		۱۰
صلوۃ الرحمن ترجمہ منیۃ المصلی	اردو فقہ	۱۰	بعینہ مدلل کا ہے		۱۰
قال قول مطابق مجتبیٰ	عربی منطق	۱۰	تاریخ الخلفاء	تاریخ	۱۰
کنز الدقائق خورد محشی	فقہ عربی	۱۰	از علامہ سیوطی مشہور کتاب	عربی	۱۰
بیری شرح منیۃ المصلی	عربی فقہ	۱۰	تذیر الناس		۱۰
کتاب العرف از حافظ	عربی اردو حرف	۱۰	از مولانا محمد قاسم	اردو	۱۰
عبدالرحمن امرتسرے			صاحب		۱۰

